میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر علماءِ اسلام، مشائخ عرب و عجم
اور اکابر دیوبند کی مصدقہ عظیم الشان تحقیقی کتاب لاجواب تاریخی دستاویز

الدُّرُّ المُنظّم فی بیانِ حُکمِ مولدِ النبی الاعظم

مصنف

شیخ الدلائل مولانا
شیخ عبدالحق محدث الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

حسب الارشاد

حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ

مترجم

استاذ العلماء حضرت
علامہ محمد منشا تابش قصوری

اقرأ پبلی کیشنز لاہور
0324-8825899

میلادِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ

میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر علماء اسلام، مشائخ عرب و عجم
اور اکابر دیوبند کی مصدقہ عظیم الشان تحقیقی کتاب لاجواب تاریخی دستاویز

الدُّرُّ المنظم فی بیانِ حکمِ مولدِ النبیِّ الاعظم

مصنف

شیخ الدلائل مولانا شیخ عبدالحق محدث الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

حسب ارشاد

حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ

مترجم

محمد منشا تابش قصوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم (صلی اللہ علیہ وسلم)

مؤلف: علامہ مولانا محمد عبدالحق محدثِ الٰہ آبادی

ترجمہ: میلادِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مترجم: علامہ مولانا محمد منشا قصوری 0345-4680027

تحقیق و تخریج ونظرثانی: قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی 0333-4289323

ناشر: محمد محمود احمد حافظ قصوری 0300-8002585

محمد مسعود اشرف قصوری ایم اے

پروف ریڈنگ: محمد شکیل قادری شطاری 0333-4030407

کمپوزر: ام حبیبہ قادریہ شطاریہ ضیائیہ، کاموکی

صفحات 384

تعداد 1100

سال اشاعت: 2015ء/1436ھ (ربیع الاوّل شریف)

قیمت:

ملنے کا پتے

☆ قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی، جامع مسجد حیدری، کاموکی گوجرانوالہ ☆ شبیر برادرز، اردو بازار لاہور، ☆ نفیس قرآن کمپنی، مکہ سینٹر اردو بازار لاہور ☆ نعیمہ بک سٹال، مکہ سینٹر اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ اہل سنت، مکہ سینٹر اردو بازار لاہور، ☆ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور، مکتبہ الفرقان، جام پور ضلع راجن پور، دکان نمبر 11 مکہ سینٹر اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ قادریہ، دربار مارکیٹ لاہور، ☆ مکتبہ نشان منزل، نزد ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ نبویہ، داتا دربار روڈ لاہور، ادارہ صراط مستقیم، داتا دربار مارکیٹ لاہور، نظامیہ کتاب گھر، زبیدہ سنٹر اُردو بازار لاہور، مکتبہ فضل حق، دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ والضحیٰ، دربار مارکیٹ لاہور ☆ مکتبہ کرمانوالہ، دربار مارکیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

نشانِ منزل: علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری	21
حالاتِ مصنف (علامہ محمد عبدالحق الہٰ آبادی علیہ الرحمۃ)	24
مقدمہ از مصنف	37
فائدہ	42
تحدیثِ نعمت	42
عجیب منطق	45
قیام بوقتِ ولادتِ خیرالانام علیہ الصلاۃ والسلام	47
باب {۱} {میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ}	55
فائدہ نمبر ۱) فائدہ نمبر ۲) فائدہ نمبر ۳)	60،59
جبریل امین کا بیان: محمد ﷺ کی مثل کوئی نہیں	66
باب {۲} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ از کتبِ معتبرہ	72
فصل نمبر ۱} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ (منکرین کے ردّ میں)	72
فصل نمبر ۲} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ	73
فصل نمبر ۳} ایسی احادیث جن میں کسی صحابی کی گزارش پر آپ ﷺ نے اپنا میلاد بیان فرمایا	76
☆ باعثِ تخلیقِ عالم ﷺ ☆	77

فصل نمبر ۴} میلادِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ مع میلادِ دیگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام	85
فصل نمبر ۵} میلادِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ مع کسی ایک نبی کے یا میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم	87
میلاد النبی ﷺ کا دن پیر مبارک ہے	88
فصل نمبر ۶} میلادِ مصطفیٰ (ﷺ) وخلفاء بزبانِ مصطفیٰ ﷺ	88
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا	90
فصل نمبر ۷} میلادِ خلفائے اربعہ بزبانِ صحابہ، تابعین وتبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم	92
ایک مٹی سے پیدائش	92
باب {۲} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دربارگاہِ حضور نبی کریم ﷺ	95
فصل نمبر ۱} شانِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بہ اجازتِ سرکار، پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی	95
سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نعت پڑھی، حضور ﷺ نے خود سنی	95
علامہ جلال الدین سیوطی اور علامہ زرقانی رحمہا اللہ کی توجیہ	97
فصل نمبر ۲} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بہ حکم نبی کریم ﷺ، اور آپ ﷺ کی نعتیں، اور کفار و مشرکین کی ہجو بھی	103
کوئی سڑدا اے تے سڑ جاوے (سیدنا حسان کا بیان)	103
فصل نمبر ۳} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن	105
ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول ﷺ نعت گو شاعرہ	105

چودھویں کا چاند طلوع ہوا	106
عہد رسالت کے جلوس و جلسے	107
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدح سرائی اور حضور ﷺ کی پذیرائی	108
باب ۳} میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم خصوصاً حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالی عنہم	110
فصل نمبر ۱} میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ	110
محمد ﷺ نبی منتظر ہیں، مخلوق آپ کا انتظار کرتی رہی	110
صدیق اکبر کا خواب: آپ، حضور ﷺ کے وزیر و خلیفہ ہیں	112
درخت سے آواز کہ یہ نبی ہیں تم ایمان لا کر سب سے زیادہ سعادت والے ہو جاؤ!	113
فصل نمبر ۲} میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ	114
میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ مامون نامی شخص	116
میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ پتھر جس پر چار سطریں لکھی تھیں	116
محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو کچھ بھی پیدا نہ ہوتا	119
فصل نمبر ۳} میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ	120
میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ کاہنہ اور شیطان	120
فصل نمبر ۴} میلادِ نبی ﷺ بزبانِ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ	121
میں تخلیقِ آدم سے پہلے نور تھا	121

نبی کریم ﷺ کا نسب پاک ہے	121
میلادِ مصطفیٰ ﷺ در تورات	122
فصل نمبر ۵} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	126
میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ پتھر	126
میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ راہب	127
فصل نمبر ۶} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	129
فصل نمبر ۷} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	131
میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ شفاء رضی اللہ عنہا	131
فصل نمبر ۸} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	132
لیلیٰ عدویہ، سیدنا عبداللہ اور میلادِ نور	132
سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خواب اور ان کا ایمان لانا	133
فصل نمبر ۹} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	135
زید بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام	135
فصل نمبر ۱۰} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	137
باب {۴} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ عام صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم	138

فصل نمبر ۱}	
میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما	138
ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان بزبانِ عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	138
فصل نمبر ۲}	
میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما	141
شبِ میلاد جانوروں کا بولنا اور حضور ﷺ کے اوصاف بیان کرنا	142
ولادت، نزولِ وحی اور ہجرت پیر کے دن ربیع الاول میں	153
تورات میں میلادِ رسول ﷺ اور اوصاف کا ذکر	
حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بشارت کہ ہونے والے بیٹے کا نام احمد اور محمد رکھیں	162
آپ ﷺ کی زیارت کے اُجالا ہی اجالا تھا	164
فصل نمبر ۳}	
میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	165
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفات بزبانِ ۳۹۰ سالہ ازدی عالم، قبل بعثت	165
فصل نمبر ۴} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما	167
فصل نمبر ۵}	
میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو صحابی ابن صحابی ہیں	168
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک راہب کی زبانی میلاد النبی بیان کرنا	168
آسمان وزمین سے ۵۰ ہزار سال پہلے نبی کریم خاتم الانبیاء ﷺ ہونا	170
فصل نمبر ۶}	
میلاد النبی ﷺ بزبانِ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ	171

یہودی کا اعلان کہ ولادتِ احمد ﷺ کا ستارہ طلوع ہو چکا	171
فصل نمبر ۷}	
میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ سیدنا عثمان بن العاص صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	172
فصل نمبر ۸}	
میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	173
میلادِ مصطفی ﷺ باآواز مدینہ کے ٹیلے	173
فصل نمبر ۹}	
میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ بریدہ اسلمی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	173
فصل نمبر ۱۰}	
میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ سیدنا قیس بن مخرمہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	174
فصل نمبر ۱۱}	
میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	175
حضرت ابوالبشر نے نورِ نبی چمکتا دیکھا	177
فصل نمبر ۱۲}	
میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ عرباض بن ساریہ صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما	182
فصل نمبر ۱۳}	
میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	183
طاعون کی وبا، ابواُمامہ اور ان کے ساتھی محفوظ رہنا	183
نبی کریم ﷺ کی آمد بزبانِ خود	184
فصل نمبر ۱۴}	
میلادِ مصطفی ﷺ بزبانِ سیدنا ابوجہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو قریش میں بڑی عمر والے سردار تھے)	185

185	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبد المطلب کا بیانِ میلاد
187	فصل نمبر ۱۵} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
190	فصل نمبر ۱۶} میلادِ مصطفیٰ علیہ السلام بزبانِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
191	جس نے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کیا اسے میں جہنم میں داخل کروں گا
192	تیرے جیہا کوئی ہور نہیں
194	فصل نمبر ۱۷} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا زید بن اسلم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
195	فصل ۱۸} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ
195	فصل ۱۹} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا ابومریم غسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
197	فصل نمبر ۲۰} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا ابوصخر عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
198	فصل نمبر ۲۱} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
204	فصل نمبر ۲۲} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
204	فصل نمبر ۲۳} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
204	ولادت و وحی کے دن (پیر) کا روزہ رکھنے کی اجازت

فصل نمبر ۲۴} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما	205
فصل نمبر ۲۵} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	207
فصل نمبر ۲۶} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا خویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	208
میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ یہود اور اوصافِ رسول ﷺ	208
فصل نمبر ۲۷} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا ابو الطفیل صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	210
فصل نمبر ۲۸} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	211
آفاقہا گردیدہ ام، مہر بتاں ورزیدہ ام بسیار خوباں دیدہ ام، لیکن تو چیزے دیگری	211
میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ یہودی تاجر	212
نبی کریم اندھیرے اور روشنی میں ایک سا دیکھتے	214
فصل نمبر ۲۹} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	215
میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	215
فصل نمبر ۳۰} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا	217
میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ حضرت شاہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	217
فصل نمبر ۳۱} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدہ فاطمہ بنت عبداللہ ثقفیہ صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	220

فصل نمبر ۳۲} میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	221
باب {۵} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین	229
فصل نمبر ا} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم	229
حضرت عارف ربانی عبداللہ بن ابی حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق	230
یہودی عالم سے سیدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکالمہ در بارۂ میلادِ نبی ﷺ	232
فصل نمبر ۲} میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	237
میلاد شریف ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہے	237
فصل نمبر ۳} میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور سیدنا امام علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما	237
فصل نمبر ۴} میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت امام ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	238
حضرت امام صادق محمد بن علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم	238
مواہب لدنیہ میں ہے، ابی سہل قطان سے روایت	238
ہاتھی والوں اور ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کے درمیان پچپن دن ہیں	239
فصل نمبر ۵} میلاد النبی ﷺ بزبانِ سیدنا عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	240
قتیلہ بنتِ نوفل، ورقہ بن نوفل کی بہن، اور میلادِ رسول ﷺ	241
فصل نمبر ٦} میلاد النبی ﷺ اور حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	243
میلاد النبی ﷺ کے وقت شیطان ہی رویا تھا	243

فصل نمبر ۷}	
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	244
شیطان کو جبریل نے ٹھڈا مارا	244
فصل نمبر ۸}	
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	245
فصل نمبر ۹}	
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا ابن شہاب یعنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب القرشی الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	245
فصل نمبر ۱۰}	
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا اسحاق بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما	246
فصل نمبر ۱۱}	
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا عبید اللہ بن القبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	247
فصل نمبر ۱۲}	
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	247
سونے والو خوش ہو جاؤ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ المکرمہ میں تشریف فرما ہو گئے	247
فصل نمبر ۱۳}	
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ ابو العجفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ	248
فصل نمبر ۱۴}	
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	248
فصل نمبر ۱۵}	
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	249
ایک سانپ، چار عورتیں، اور سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	249

عنوان	صفحہ
فصل نمبر ۱۶} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ ابو یزید مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	250
فصل نمبر ۱۷} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	252
فصل نمبر ۱۸} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	260
فصل نمبر ۱۹} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ داؤد بن ابی ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ	261
فصل نمبر ۲۰} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ معروف بن خربوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	261
رسول اللہ ﷺ کی ولادت پر شیطان آسمانوں سے روکا گیا	261
فصل نمبر ۲۱} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	262
باب {6} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم	263
فصل نمبر ۱} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	263
وہ مرتبہ خدا نے ہے تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا	264
فصل نمبر ۲} میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت عمر بن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما	265
اللہ تعالیٰ نے خود میلادِ مصطفیٰ ﷺ پر خوشی ظاہر فرمائی	265
فصل نمبر ۳} میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت موسیٰ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	267

فصل نمبر ۴}	
میلاد النبی ﷺ اور وہب بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	268
باب{7}	270
رائج میلاد شریف کی محفل کی حقیقت اور اس کا حکم	270
فصل نمبر ا} میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی حقیقت اور حکم، جبکہ محرمات اور منکرات شرعیہ سے خالی ہو، اور دن کا تعین و تخصیص نہ ہو	270
نقلِ عبارت مولانا سلامۃ اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ	270
جسے مومن اچھا جانیں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے	272
اقسام بدعت، امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ	273
امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ	277
قال العلامۃ الموصوف علیہ رحمۃ اللہ الرؤف	279
حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر میں محفل میلاد کرتے تھے	280
سیدنا عامر انصاری اور میلادِ مصطفیٰ ﷺ	280
ایک مسئلہ زائد، فائدہ کے لیے	283
علامہ طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے در مختار پر حاشیہ میں ہے:	284
فصل نمبر ۲} علماءِ کرام اور فقہاءِ عظام کے فیصلے ☆ ہر سال ولادت کے دن جشنِ میلاد شریف منانے کا حکم، جب کہ وہ مکروہات شرعیہ سے خالی ہو	285
علامہ مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ	285
علامہ محمد بن یوسف شامی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مشہور کتاب "سیرت شامیہ"	286
شیخ امام علامہ ناصر الدین (ابن البطاح) رحمہ اللہ تعالیٰ	289

289	امام شیخ جمال الدین عبدالرحمن بن عبدالملک رحمہ اللہ تعالی
290	امام علامہ ظہورالدین بن جعفر رحمہ اللہ تعالی
290	نصیرالدین طیالسی رحمہ اللہ تعالی
291	امام حافظ ابومحمد عبدالرحمن بن اسماعیل (ابوشامہ) رحمہ اللہ تعالی
294	ایک شبہ اور اس کا ازالہ ،جوابِ شبہ
295	محدث ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی اور مولد شریف
296	ایک میلادی اور اس کے پڑوس یہودی، اور زیارتِ رسولِ پاک ﷺ
299	حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کا رسالہ "المورد الروی فی مولد النبی"
300	حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی
301	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی
302	شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالی
303	شاہ اسماعیل صاحب دہلوی
305	شیخ المشائخ مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ تعالی
305	شیخ المشائخ مولانا جمال الدین علیہ رحمہ اللہ تعالی
306	مولانا مفتی محمد سعداللہ رحمہ اللہ تعالی
308	علامہ صدرالدین موہوب بن عمر خدری شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی
308	شیخ الاسلام حافظ الحدیث ابوالفضل احمد بن علی بن حجر رحمہ اللہ تعالی
310	عبدالمطلب کے بعد آپ نے خود اپنا عقیقہ کیا جب کہ عقیقہ دوبارہ نہیں
310	یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم عید مناتے ،فرمایا: اس دن ہماری دو عیدیں ہیں
312	علامہ شیخ جمال رحمہ اللہ تعالی مفتی مکہ
313	علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالی

علامہ ابن جزری رحمہ اللہ تعالی	313
علامہ شہاب خفاجی محشی بیضاوی علیہ رحمۃ اللہ القوی	313
خادمِ شریعت ومنہاج عبدالرحمن بن عبداللہ سراج حنفی مفتی مکہ مکرمہ	314
مولانا مولوی رحمۃ اللہ صاحب مفتی مالکیہ وشافعیہ وحنابلہ	314
ابوبکر حجی بسیونی مفتی الاحناف مکہ مشرفہ	314
مفتی شافعی بمکۃ المحمیہ محمد سعید بن محمد بالصبیل	314
خلف بن ابراہیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ	315
عمدۃ المفسرین، زبدۃ المحدثین علامہ مولانا شاہ عبدالغنی نقشبندی مجددی قدس سرہ	316
فصل نمبر ۳} اصولِ تعیین اور میلاد پر اعتراضات وجوابات	317
نبی کریم ﷺ نے خود اپنا عقیقہ کیا......ابولہب کا مرنے کے بعد مستفید ہونا	323
ابولہب کو انگلیوں سے مشروب ملنے کی مزید تحقیق	325
اعتراض اور جوابِ اعتراض	328
ہر سال نبی کریم ﷺ، صدیق، عمر اور عثمان شہداءِ احد رضی اللہ تعالی عنہم کے مزارات پر جایا کرتے اور سلام ودعا کرتے	331
سوال ، جواب	332
فصل نمبر ۴} میلاد کی محفل میں جب ممنوعاتِ شرعیہ ومحرمات ومنکرات نہ ہوں تو تعیین دن وغیرہ کی صورت میں حکم	335
حضرت مجددِ الف ثانی رحمہ اللہ تعالی	335
سوال ، جواب	336

نقلِ عبارت مولانا محمد مظہر قدس سرہ	338
شیخ تاج الدین الفاکہانی رحمہ اللہ تعالیٰ	338
امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ردّ	338
نقلِ عبارت رسالہ فیصلہ مولانا کرامت علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ	339
اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ جس بات پر یہ امت اتفاق کرے وہ حق ہی ہوگی	344
ایک تمثیل، عام لوگوں کی سمجھ کے لیے	345
میری اُمت بارش کی طرح ہے، دریافت نہیں ہوتا کہ پہلا مینہ فائدہ مند ہے یا آخری	345
نقلِ عبارت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ	347
باب {۸} میلاد شریف کی محفل میں قیام کرنا	347
علامہ عز بن عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ	347
شیخ شیخنا عبداللہ سراج الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ	349
مفتی المالکیہ ابوبکر حجی بسیونی رحمہ اللہ تعالیٰ	350
مفتی الشافعیہ بمکۃ المحمیہ مولانا محمد سعد بن محمد باصبیل	350
مفتی الحنابلۃ رحمہ اللہ تعالیٰ	351
ابن الجوزی رحمہ اللہ تعالیٰ	351
شیخ مولانا محمد بن عبداللہ ابن حمید مفتی حنابلہ مکہ رحمہ اللہ تعالیٰ	352
فائدہ عظیمہ	352
مولانا حسین بن ابراہیم مفتی مالکی مکہ شریفہ رحمہ اللہ تعالیٰ	352
مولانا محمد عمران ابی بکر رئیس رحمہ اللہ تعالیٰ	353

مولانا عثمان دمیاطی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ	353
علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ	353
نووی، بغوی وخطابی رحمہم اللہ تعالیٰ کا فیصلہ	254
علامہ ابن حجر فی مولدہ الکبیر	354
نقل جواب حضرت علامہ مولانا مولوی تراب علی صاحب قدس سرہ	355
قاضی ناصر الدین عبداللہ بیضاوی در تفسیر انوار التنزیل	358
تقریظات	359
عمدۃ العلماء، زبدۃ العرفاء، حضرت مرشدنا ومولانا شاہ ابوالخیر فاروقی نقشبندی مجددی، نفعنا اللہ بطول بقاءہ	359
عمدۃ الواصلین، زبدۃ المقربین حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی چشتی مہاجر مکہ معظمہ	359
جناب مولانا محمد رحمت اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ	359
سید حمزہ شاگرد رشید احمد گنگوہی	362
جناب مولوی عبدالسمیع رامپوری صاحب مؤلف انوار ساطعہ	366
شاہ اسماعیل دہلوی	368
شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ	369
صاحب بنایہ کا فیصلہ	370
محمد ابن علی دمشقی محدث لکھتے ہیں:	372
امام علامہ ابوالحسن علی ابن عبدالکافی ملقب تقی الدین سبکی	373
جناب مولانا نسیم الدین احمد رضوی عظیم آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ	374
علامہ عبداللہ، داماد محمد قاسم نانوتوی	375

عنوان	صفحہ
مولانا محمد جمیل الرحمن خان صاحب خلف صدق مولوی عبد الرحیم خان مرحوم	377
قصیدہ عرضِ حال پُرملال اشرفِ شکستہ بال بحضور پُرنور، سرور کائنات مفخر موجودات ﷺ	379
منظوم من تصنیف منشی محمود صاحب المتخلص بہ رونق رحمہ اللہ تعالیٰ	382
قطعۂ تاریخ طبع منشی رونق	383
قطعۂ تاریخ طبع زاد مولانا قسیم الدین صاحب رضوی عظیم آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ	383
قطعۂ تاریخ دیگر	383
تقریظ دل پزیر ودل ربا از قاری محمد یاسین قادری شطاری	383

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحدیث نعمت

محبوب رب العالمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ بروز پیر بارہ ربیع الاول شریف واقعہ اصحاب فیل کے پچاس دن بعد مکہ مکرمہ میں متولد ہوئے۔ آپ ﷺ کی آمد وہ عظیم المرتبت انعام ہے جسے منعم حقیقی نے قرآن مجید میں خصوصیت سے ذکر فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ (سورۃ آل عمران:۱۶۴)

رحمۃ للعالمین ﷺ کے غلام ہر زمانہ میں رب کریم کی اس نعمت کبریٰ کا شکر ادا کرتے آرہے ہیں زمانے کے اعتبار سے شکر کے انداز گو مختلف رہے۔ لیکن جذبۂ تشکر ہر عمل کا روح رواں رہا۔ وہ خوش نصیب جو اس نعمت کی قدر و منزلت سے آگاہ ہیں وہ ہمیشہ اپنے رحیم و کریم پروردگار کا شکر ادا کرتے رہیں گے۔

اہل عشق و محبت جدید دور کے تقاضہ کے مطابق عید میلاد المصطفیٰ ﷺ کا جشن جلسے، جلوسوں، کانفرنسوں وغیرہ کی صورت میں اظہار تشکر کرتے ہیں، جبکہ ہر زمانہ کے اہل علم و قلم نے تصانیف و تالیفات کو تحدیث نعمت کا وسیلہ سمجھا، ایسی لاتعداد تصانیف میں حضرت شیخ الدلائل شیخ عبدالحق محدث الٰہ آبادی علیہ الرحمۃ نے جو اپنے ہمعصر علمائے عرب و عجم میں بلند مقام پر فائز تھے انہوں نے بھی میلاد مصطفیٰ ﷺ پر عربی میں ایک ایسی کتاب قلم بند فرمائی جو عالم اسلام میں محبوبیت و مقبولیت حاصل کر چکی ہے اس پر اکابر

علمائے عصر نے تقاریظ لکھ کر مہر تصدیق ثبت فرمائی۔ پہلی بار یہ کتاب مستطاب ۱۳۰۷ھ میں پھر ۱۳۰۸ھ میں طباعت سے آراستہ ہوئی۔ اس طباعت کا ایک نسخہ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب نقشبندی شرقپوری کے کتب خانہ میں موجود تھا جسے حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی کے فرزند ارجمند حضرت الحاج صاحبزادہ میاں غلام احمد نقشبندی مجددی شرقپوری علیہ الرحمۃ نے ۱۴۱۲ھ میں شائع کیا۔ حسن اتفاق کہ اس کی اشاعت وطباعت کی ذمہ داری راقم الحروف محمد منشا تابش قصوری پر ڈالی، اب اسی نسخہ کو از سر نو جدید ترجمہ کے ساتھ مکتبہ اشرفیہ مرید کے، کو طباعت واشاعت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، واضح رہے کہ اس جدید ترجمہ میں میری بھرپور معاونت عزیز القدر مولانا علامہ قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی نقشبندی اشرفی رضوی زیدمجدہ خطیب اعظم کامونکی، مدرس مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کامونکی، بانی جامعہ شطاریہ ضیائیہ کامونکی نے کی جو جامعہ نظامیہ رضویہ کے جلیل القدر فضلاء میں ممتاز مقام رکھتے ہیں موصوف نے کمپوزنگ، تخریج جدید اور تصحیح کا کام بھی بڑی محبت سے سرانجام دیا، یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ جب میاں غلام احمد صاحب نے میری ذمہ داری اس کتاب کو چھاپنے کی لگائی تو اس وقت بھی مولانا محمد یاسین قادری شطاری نے بھرپور تعاون کیا تھا، دعا ہے مولا تعالیٰ موصوف کو دارین میں کامیابی وکامرانی سے بہرور فرمائے!

حضرت شیخ الدلائل علیہ الرحمۃ کے احوال وآثار مجھے دو معتبر تصانیف سے حاصل ہوئے، انہیں پر اکتفاء کرتے ہوئے بعینہٖ قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

پہلی تصنیف لطیف حضرت شیخ عبدالمصطفی محمد عارف قادری ضیائی علیہ الرحمۃ (مدفون جنت البقیع مدینہ منورہ) کی ہے، جو قطب مدینہ حضرت ضیاء الدین احمد القادری، علیہ الرحمۃ کے تفصیلی احوال پر مشتمل ہے، اور دوسری کتاب مستطاب ''سیرت امیر ملت'' ہے جسے جوہر ملت حضرت صاحبزادہ پیر سید اختر حسین شاہ جماعتی علی پوری نے تصنیف فرمایا۔

اور ترتیب وتسوید کا شرف پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر فاروقی علیہ الرحمۃ کو حاصل ہوا۔ جب کہ نظر ثانی واضافات جدیدہ، جناب میاں محمد صادق قصوری نقشبندی جماعتی بانی مرکزی مجلس امیر ملت برج کلاں کے حصہ میں آئی، اور جانشین امیر ملت حضرت صاحبزادہ پیر سید منور حسین شاہ جماعتی علی پوری مدظلہ نے اشاعت وطباعت کی نگرانی فرمائی۔ جمیل ملت حضرت علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی ضیائی دامت برکاتہم ناظم اعلیٰ وشیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی نے اپنے کلمات طیبات سے بھی نوازا،

کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے! اور سید عالم، محسن اعظم، نبی مکرم، رسول مکرم، صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نگاہِ رحمت سے نوازتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش فرمائیں تاکہ یہ ناکارۂ خلائق، عصیاں شعار کو ہر قسم کی روحانی و جسمانی بیماریوں سے شفا عطا فرمائے!

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ○

كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا کا راز تابش کھل گیا

جب جہاں میں سرورِ دنیا و دیں پیدا ہوئے

محتاج دعا: محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی

خطیب: مریدکے

مدرس: جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان

۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ/2015ء

سخنِ جمیل

از قلم: حقیقت رقم حضرت علامہ الحاج مفتی جمیل احمد نعیمی مدظلہ
ناظم اعلیٰ دارالعلوم نعیمیہ کراچی

کتاب مستطاب ''الدرالمنظم فی حکم بیانِ مولد النبی الاعظم'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استاذ العرب و العجم الحاج الحافظ العلامہ مولانا المعظم حضرت شیخ الدلائل شاہ عبدالحق محدث الہ آبادی علیہ الرحمۃ کی وہ تاریخی کتاب ہے جسے اپنے وقت میں بے حد محبوبیت و مقبولیت حاصل ہوئی، اکابر وقت نے تصدیق وتوثیق سے مؤکد فرمایا یہ کتاب عرصہ دراز سے نایاب تھی، نہایت خوشی و مسرت کی بات ہے کہ اس تاریخی کتاب کو جدید ترجمہ و تخریج کے ساتھ اشاعت و طباعت کی سعادت ہماری جماعت کے جیدّ عالم دین، صاحب تصانیف وتراجم کثیرہ، مؤسس نشان منزل، فاضل جلیل، عالم نبیل مخدوم ومحترم مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری مدظلہ، مدرس مرکزی دارالعلوم، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان، کو حاصل ہو رہی ہے، موصوف ہر شعبہ علم میں اعلیٰ صلاحیتوں سے جانے پہچانے جاتے ہیں، سینکڑوں سنی اہل علم وقلم کی تصانیف وتالیفات پر نشان منزل کے عنوان سے ان کے احوال و آثار لکھ کر بڑا تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ ''نشان منزل'' کتاب کی صورت میں شائع ہو جائے جو ''ایک تاریخی دستاویز'' ثابت ہوگی۔

بہرحال راقم زیب نظر بہترین ترجمہ بنام ''میلاد مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ'' (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نہایت خوبصورت اشاعت پر خراج محبت پیش کرتا ہے، دعا ہے اللہ تعالیٰ علامہ قصوری صاحب زیدہ مجدہ، کی مساعی جمیلہ کو باریابی کا شرف عطا فرمائے اور سید عالم نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نگاہِ کرم سے بہرہ مند فرمائیں۔

فقط: احقر جمیل احمد نعیمی ضیائی
ناظم تعلیمات وشیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ
بلاک 15 فیڈرل بی ایریا کراچی

16 ستمبر 2014ء

قطب مکہ معظمہ شیخ الدلائل محمد عبدالحق الہٰ آبادی قدس سرہٗ

محمد عبدالحق بن شاہ محمد بن یار محمد مہاجر مکی ۱۲۵۲ھ/۱۸۳۶ء کو الہٰ آباد، ہند میں پیدا ہوئے، آپ مفسر، فقہ حنفی اور اس کے اصول کے عالم و فلسفی اور تصوف میں سیدنا محی الدین ابن عربی قدس اللہ سرہٗ کے طریقہ پر تھے۔ ہندوستان میں تعلیم پائی ۱۲۸۳ھ میں حج کیا اور چار سال مدینہ طیبہ میں اقامت پذیر رہے، پھر مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی، شیخ الدلائل کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔ ہندوستان کے حجاج آپ سے بیعت کرتے اور دلائل شریف کی اجازت حاصل کرتے۔

آپ بہت بڑے ولی اللہ، عالم باعمل، متقی شب زندہ دار اور بہت عبادت گزار بزرگ تھے۔ اہل مکہ مکرمہ آپ کو قطب مکہ مکرمہ کہا کرتے تھے۔

آپ صدیقی النسب تھے۔ مولانا تراب علی لکھنوی وغیرہ سے درسیات پڑھی، حضرت مولانا عبداللہ صاحب گھورکھپوری سے بیعت کی، امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری قدس اللہ سرہٗ دوسرے سفر حج میں آپ کی قیام گاہ پر بار بار حاضر ہوئے۔

سیدنا امام احمد رضا قادری قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں:

> ''فقیر دعوتوں کے علاوہ صرف چار (۴) جگہ ملنے کو جاتا۔ مولانا شیخ صالح کمال اور شیخ العلماء محمد سعید بابصیل اور مولانا عبدالحق مہاجر الہٰ آبادی اور کتب خانے میں مولانا سید اسمٰعیل کے پاس۔ رحمۃ اللہ علیہم''

حضرت مولانا عبدالحق الہٰ آبادی کو چالیس سال سے زائد مکہ منظمہ میں گزرے تھے، کبھی شریف (مکہ) کے یہاں بھی تشریف نہ لے گئے، قیام گاہ فقیر پر دوبار تشریف لائے۔ مولانا سید اسماعیل وغیرہ ان کے تلامذہ فرماتے تھے، کہ یہ

محض خرق عادت ہے۔ مولانا کا دم بسا غنیمت تھا، ہندی تھے مگر ان کے انوار مکہ میں چمک رہے تھے۔ التزاماً ہر سال حج کرتے، مولانا سید اسمٰعیل فرماتے تھے کہ ایک سال زمانہ حج میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب بہت علیل اور صاحب فراش تھے، نویں تاریخ اپنے تلامذہ سے کہا: مجھے حرم شریف میں لے چلو! کئی آدمی اُٹھا کر لائے، کعبہ معظمہ کے سامنے بٹھایا، زمزم شریف منگا کر پیا اور دعا کی الٰہی حج سے محروم نہ رکھ، اسی وقت مولا تعالیٰ نے قوت عطا فرمائی کہ اُٹھ کے اپنے پاؤں سے عرفات شریف گئے اور حج ادا کیا۔

امام اہل سنت مجدد اعظم احمد رضا خان قادری قدس اللہ سرہ العزیز مکہ مکرمہ کے علماء کا تذکرہ کرتے ہوئے، آپ کے بارے میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

> ''علما کی خدمت سے شرف لوخصوصا اکابر، جیسے آج کل مولانا مولوی عبدالحق صاحب مہاجر الٰہ آبادی جو حمید یہ محل کے قریب تشریف فرما اور مسلمانان ہند کے لئے رحمت مجسم ہیں۔''

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ مدرس، مدرسہ عربیہ اشرف العلوم گھوڑا مارا راج شاہی مشرقی پاکستان ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء کو جب حج و زیارت سے مشرف ہو کر اپنے وطن پہنچے تو احباب کے اصرار پر انہوں نے سفرنامہ حرمین طیبین مرتب فرمایا۔ مکہ معظمہ میں جن علماء کی خدمت میں بطور وفد حاضر ہوئے ان میں سے مولانا مفتی سعد اللہ مکی، مولانا سید علوی مالکی قاضی القضاۃ، حضرت علامہ شیخ محمد مغربی الجزائری اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن درویش ہیں۔

مولانا غلام مصطفیٰ اپنے سفرنامہ صفحہ ۷۴ میں رقمطراز ہیں کہ:

مکہ شریف میں، ہماری ملاقات مولانا درویش عبدالرحمٰن صاحب قبلہ بانجو سے ہوئی ان سے مل کر بہت ہی باتیں معلوم ہوئیں یہ نہایت ہی بزرگ اور ہر

دلعزیز درویش ہیں۔ میں دن کے وقت گرمی سے پریشان ہو کر ان کے مکان پر چلا جاتا۔ ان کا مکان حرم شریف سے بالکل متصل اور نہایت ٹھنڈا تھا ان کی عمر شریف تقریباً اسی سال کی ہو چکی ہے لیکن جوانوں سے بھی زیادہ چست ہیں۔ سوائے بالوں کی سفیدی کے ان پر بڑھاپے کا قطعی کوئی اثر نہیں ہے میں نے ان کی صحت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بزرگان دین کے کرم کا اثر ہے۔ میں جب چھوٹا تھا تو حضرت علامہ شیخ الدلائل مولانا عبدالحق صاحب الہٰ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جوٹھا کھانا مجھے نصیب ہوا کرتا تھا۔ یہ حضرت موصوف کے جوٹھے کھانے کی برکت ہے کہ میں ابھی تک جوان ہوں، مولانا عبدالرحمٰن درویش یہ وہ بزرگ ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے بہت سارے تبرکات ان کے پاس موجود ہیں جن کی میں نے اور مولانا عبدالمصطفیٰ صاحب اعظمی نے زیارت کی مولانا عبدالرحمٰن صاحب کے پاس اعلیٰ حضرت کے عطا کردہ تبرکات میں حسب ذیل چیزیں اب بھی موجود ہیں ایک کالے رنگ کی شیروانی، ایک روئی دار بنڈی، بریلی شریف کے بنے ہوئے تانبے کے دو لوٹے، ایک مشک، مولانا عبدالرحمٰن صاحب کا بیان ہے کہ میں اس وقت چھوٹا تھا لیکن ذی ہوش تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ علمائے حرم شریف جب اعلیٰ حضرت سے ملتے تو ان کی دست بوسی کرتے اور اتنا احترام فرماتے کہ میں نے اتنا احترام کسی ہندوستانی عالم کا نہیں دیکھا۔

حضرت علامہ سید علی قادری رامپوری مہاجر مدنی و حضرت مولانا کریم اللہ قادری مہاجر مدنی فاضل بریلوی کے نام ایک مشترکہ مکتوب محررہ جمادی الآخریٰ ۱۳۳۰ھ میں لکھتے ہیں۔

حضرت مولانا صاحب قبلہ مدظلہ العالی (حضرت علامہ عبدالحق الہٰ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) نے مکہ معظمہ سے دو خط بنام سید محمد سعید و سید محمد عباس

رضوان صاحبان کو بھیج دیئے۔ والحمد للہ علی ذلک...... مولانا موصوف نے مکہ معظمہ سے تحریر فرمایا ہے کہ ہمارے خطوط کی نقل کر کے بریلی کے مولانا کو بھیج دو بعد ازاں سید محمد سعید صاحب وغیرہ کو دے دینا۔ لہٰذا نقل خط نامی سید محمد سعید صاحب کے ملفوظ عریضہ ہذا اور خط نامی سید عباس صاحب کا مضمون واحد ہے نام کا فرق ہے۔

اس خط کی نقل الدولۃ المکیہ مخطوطہ مخزونہ سیدی و مرشدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کے شروع میں درج ہے۔

رسالہ من العلامۃ الفاضل شیخ الدلائل محمد عبدالحق الی جناب الشیخ الاجل محمد سعید سلمہ الحمید المجید و مولانا الشیخ عباس رضوان سلمہ اللّٰہ الحنان المنان دام فضلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما اما بعد...... فمن محمد عبدالحق عفی عنہ الی جناب الاجل محمد سعید سلمہ الحمید المجید و مولانا الشیخ عباس رضوان سلمہ اللّٰہ الحنان المنان السلام علیکم و علی من لدیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ قد ارسلت الی جنابکم جواب کتابکم واللّٰہ اکلفکم الامر اہم و ہو ان مولانا الفاضل المحقق جامع فنون العلوم و شتات الفضائل احمد رضا خان سر الحنان المنان من اجل علماء اہل السنۃ و الجماعۃ و جل ہمتہ الرد علی الفرق الضالۃ سیما الوہابیۃ والنیا شرۃ و غیر ہما شکر الیہ سعیہ و نفع المسلمین بوطل بقائہ و ہم فی اشد عداوتہ و الافتراء علیہ و ینسبون الیہ مالا

اصــل لـه حتی افشوا انه کتب فی الرسالة الفلانیة کذا و کذا و الحال
انـه مـا کتب فیها و حتی زادوا من عند انفسهم فی بعض رسالاته کما
یـطـحهر هذا الامر من مطالعة رسالاتة و قالوا لا ینبغی لاحد ان یطالع
مـو لـفـاتـه لانه یکتب فی بعضها شیئا مواقها لاهل السنه و الجماعة و
بعضها مخالها لا ہ فلا اعتبار لها اصلا و هکذا افتراء ات اخری یطول
ذکـرها هنا و قد افشوا انه الف الدولة المکیة فی مکة المعظمة زادها
اللّٰـه تـعالیٰ تعظیما و تشریفا و کتبفیها کذا و کذا مخالفاً لعقیده اهل
سـلـنة و الـجـمـاعة و الـحال ان الدولة المکیة لما کتبها الشیخ منها
نسـخ عـدیـدة کـمـا هـی موجوده هنا عند العلماء المعتبرین وما هو
الازور و کـذب و اختـلاق عـلیه کما یطحهر هذا من التقریظات التی
قـرظـت فـی رسـالتـه الـمسماة الدولة المکیة بعد افشائهم لمذکور و
سیـصـل الـی جـنابکم بواسطة المولوی مجی محمد کریم اللّٰه سلمه
اللّٰه سلمه اللّٰه تعالیٰ الرسالة بالدولة المکیة فالمر جو من جنابکم ان
تـکتبـوا علیها شیئا دفعا للافتراء علیه و قد ورد فی الحدیث الشریف
عـلـی قائله الف الف صلوة و سلام واللّٰه فی عون العبد و ماکان العبد
فـی عون اخیه و قال اللّٰه تعالیٰ (لینصر اللّٰه من ینصره) و بلغوا السلام
الـی حـضـرة الـنبـی ﷺ و عـلـی الـه و صـحبـه علی جمیع الانبیاء
والـمـرسـلین و سلم تسلیما کثیرا والسلام مع التعظیم حرر ۲ شوال
۱۳۲۸ھ هجری علیه افضل الصلاة و التسلیم

کتبه محمد عبدالحق

آپ کو دلائل الخیرات کی سند شیخ الدلائل علی الحریری المدنی بن یوسف

باشلی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہما سے حاصل تھی۔ حزب البحر کی اجازت علامہ شاہ عبدالغنی دہلوی مہاجر مدنی و مولانا محمد قطب الدین مہاجر مکی قدس سرہما اور حزب الاعظم کی اجازت علامہ عبدالغنی مہاجر مدنی و قصیدہ درود شریف کی اجازت شیخ علی الحریری اور مولانا ابی البرکات تراب علی لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حاصل تھی۔

حضرت قدوۃ السالکین سیدی قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین احمد قادری قدس اللہ سرہ العزیز کو آپ سے دلائل الخیرات و دیگر تمام اوراد و ظائف کی اجازت حاصل تھی۔

آپ کا وصال ۱۸ شوال ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء کو مکہ معظمہ میں ہوا اور جنۃ المعلی میں مدفون ہوئے۔

آپ کی تصانیف میں سے:

۱. الاکلیل علی مدارک التنزیل، شرح تفسیر نفسی، تین جلدوں میں سات جزاء ہیں۔
۲. سراج السالکینفی شرح منہاج العابدین.
۳. حاشیہ علی شرح المسلّم (منطق)
۴. مجموعہ ارشاد الحق
۵. تعلیم حقانی
۶. مجموعہ رسائل اربع
۷. انیس المسافرین مع رسالہ حج بدل
۸. منبع المحسنات فی مولود افضل الکائنات.
۹. الدر المنظم فی حکم بیان مولد النبی الاعظم (صلی اللہ علیہ وسلم)
۱۰. الکنز الاکبر شرح فقہ الاصغر
۱۱. التعلیفات علی الدر المختار

''سیرت امیر ملّت'' سے اقتباس ملاحظہ فرمائیے

شیخ الدلائل حضرت مولانا شاہ عبدالحق بن یار محمد صدیقی الحنفی، الہ آباد (بھارت) کے مضافاتی گاؤں نیوان میں پیدا ہوئے۔ سلسلۂ نسب خلیفۂ اوّل افضل البشر بعد از انبیاء حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ نے مولانا تراب علی لکھنوی (ف ۱۲۸۱ھ) سے درسیات پڑھیں اور حضرت مولانا عبداللہ گورکھپوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ پھر دہلی جا کر نواب قطب الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۲۸۹ھ) اور دوسرے علماء کے سامنے زانوائے تلمذ کیا۔

۱۲۸۳ھ/ ۱۸۶۶ء میں مکہ مکرمہ کا سفر کیا اور حضرت شاہ عبدالغنیؒ (ف ۱۲۹۶ھ) بن حضرت شاہ ابوسعید فاروقی دہلوی (ف ۱۲۵۰ھ) سے فیض حاصل کیا۔ روایت حدیث اور طریقت میں اجازت حاصل کی۔ پچاس برس تک مکہ مکرمہ میں مسند تدریس پر فائز رہ کر علم و فضل کے دریا بہائے اور کنافِ عالم کے تشنگانِ علم آپ سے سیراب ہوئے۔ اپنی گوناگوں علمی خدمات کی بناء پر ''شیخ الدلائل'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کے شاگردوں میں حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ دہلویؒ (ف ۱۳۴۱ھ/ ۱۹۲۳) مولانا عبدالاوّل جونپوریؒ (ف ۱۳۳۹)ھ اور سنوسیٔ ہند امیر ملت پیر سید حافظ جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ (ف ۱۹۵۱ء) بہت مشہور ہوئے۔

آپ بہت بڑے ولی اللہ، عالم باعمل، متقی، شب زندہ دار اور عبادت گزار تھے۔ اہل مکہ آپ کو ''قطب مکہ مکرمہ کہا کرتے تھے۔ فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاںؒ (ف ۱۹۲۱ء) دوسرے حج کے موقع پر کئی بار آپ کی قیام گاہ پر حاضر اور مستفیض ہوئے۔

۱۹۰۵ء میں حضرت امیر ملّت محدث علی پوری قدس سرہ نے مکہ شریف میں آپ کو احادیث سُنائیں اور روایت حدیث کی سند حاصل کی اور آپ نے پانی دم کر کے پلایا، کھجور دم کر کے کھلائی اور ''حدیثِ اَسْوَدَیْن'' کی اجازت عطا کی۔

اجازتِ ''حــدیــثِ اَسْــوَدَیْـن'' کے بارے میں حضرت امیر ملّت ؒ فرماتے ہیں کہ:

''مکہ شریف میں میرے اُستاد حضرت مولانا مولوی الحاج عبدالحق صاحب محدث ؒ نے مجھے ایک حدیث شریف کی اجازت دی۔ اس کو ''حدیثِ اسودین'' کہتے ہیں۔ یعنی ''حدیث مصافحہ''۔

من صا فحنی او صفاحه من صافحنی الی یوم القیامة دخل الجنة.

''جس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا یا اُس شخص کے ساتھ کیا جس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا تھا۔ قیامت کے دن وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

ایک اور مقام پر حضرت امیرِ ملّت ؒ نے اِس اجازت حدیث کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا ہے اور یہ واقعہ ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء کا ہے جبکہ حضرت اقدس حج بیت اللہ کی سعادت اور روضۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ السلام کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ حضرت ارشاد فرماتے ہیں:۔

> اسی زمانہ میں حضرت مولانا اُستاذنا مولوی عبدالحق محدث الہ آبادی مہاجر مکی ؒ کی بھی زیارت فقیر کو نصیب ہوئی۔ اُن کا زہد و تقویٰ اور خدمتِ اسلام دیکھ کر تمام اہل عرب اُن کو ''قطب'' تصور کرتے تھے۔ یہ بھی فقیر کے حال پر بڑی عنایت فرماتے رہے یہاں تک کہ ''دلائل الخیرات شریف'' حرف بحرف سُن کر اُس کے پڑھنے کی اور قرآن و حدیث شریف کی اجازت عطا فرمائی۔

چنانچہ آپ کے قلم کا اجازت نامہ اب تک فقیر کے پاس موجود ہے۔ نیز پہلی مجلس میں "حدیثِ مصافحہ" کی اجازت فرمائی اور پانی منگوا کر تبرک کر کے پلایا اور کھجوریں دم کر کے کھلائیں۔"

دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وابستگی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیرِ ملت فرماتے ہیں کہ:

"میرے استاد حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب (جو محدّث، مفسّر کے علاوہ قطب زمانہ ہیں) نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر تھا۔ ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوں۔ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے میری دعوت نہیں کی۔ یہ خیال اس وقت آیا جبکہ میں مواجہہ شریف کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اِدھر دل میں خیال آیا اُدھر پانچ منٹ نہ گزرے کہ ایک بدّو آیا اور کہا کہ مولوی صاحب! رات کو آپ کی دعوت ہے۔ میں نے کہا کہ میں کسی کی دعوت نہیں کھایا کرتا۔ اُس بدّو نے کہا، میں اپنی طرف سے نہیں کرتا، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں۔"

رمضان شریف کا مہینہ تھا، وہ بدّو مغرب کی نماز "مسجد نبوی" میں پڑھ کر مجھے ہمراہ لے کر مدینہ منورہ سے بارہ میل دُور بطرف شمال، پہاڑ پر لے گیا۔ اُس وقت میری اسّی برس کی عمر تھی۔ بدّو نے اپنی عورت سے پوچھا کہ کیا کھانا تیار ہے؟ اُس نے کہا، نہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ روزہ رکھا ہے، اتنی دُور سے آئے ہیں، صرف افطار کیا تھا، یہاں پہنچے تو کھانا ندارد۔ معلوم نہیں کیا حال ہوگا؟ اتنے میں بدّو باہر آ گیا اور ایک پیالہ شہد کا اس میں دُودھ، گھی، شکر اور کوئی نعمت بھی تھی، مجھے دیا۔ جو لذّت اُس سے مجھے ملی، ساری عمر اُس سے پہلے یا بعد میں نصیب نہ ہوئی۔"

"ایک دفعہ صوفی محمد حسین نامی ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا

اور عرض کرنے لگا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہمارا مدینہ، بھٹی ہے۔ جیسے کہ بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔ ایسے ہی زمینِ مدینہ نااہل کو اپنے سے نکال دیتی ہے۔ حالانکہ مرتد اور منافق بھی مدینہ پاک میں مرکر یہیں دفن ہو جاتے ہیں۔ پھر اس حدیث کا مطلب کیا؟ آپ نے اسے کان پکڑ کر نکلوا دیا۔ وہ شخص حیران تھا کہ اُسے کس قصور کی وجہ سے نکالا گیا ہے۔ رات کو اُس نے خواب میں دیکھا کہ قبرستانِ مدینہ منورہ یعنی جنت البقیع میں کھدائی ہو رہی ہے اور اونٹوں پر باہر سے لاشیں آ رہی ہیں اور یہاں سے باہر جا رہی ہیں۔ جب اُن لوگوں سے پوچھا گیا کہ کیا کر رہے ہو، تو وہ بولے کہ جو نااہل یہاں دفن ہو گئے ہیں اُن کو باہر پہنچا رہے ہیں اور عشاقِ مدینہ کی اُن لاشوں کو جو اور جگہ دفن ہو گئی ہیں یہاں لا رہے ہیں۔''

وہ شخص دوسرے دن پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اُسے دیکھتے ہی فرمایا کہ:

''اب سمجھے، حدیث کا مطلب یہ ہے، کل تم نے مجھ سے اغیار کی محفل میں اسرار پوچھے تھے جس کی تمہیں سزا دی گئی تھی۔'' (سیرت امیر ملت حصہ دوم)
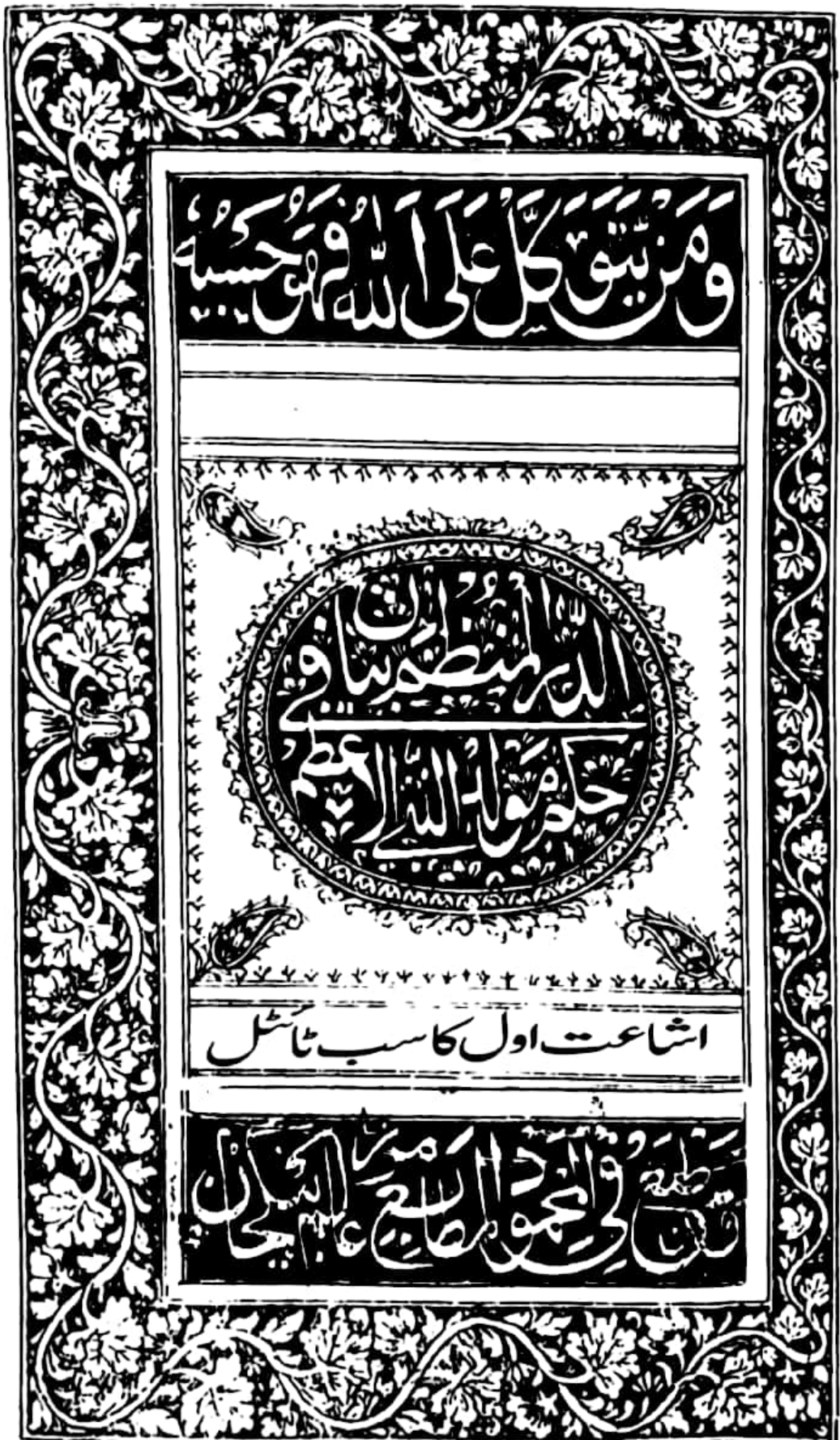
میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر علماء اسلام، مشائخ عرب وعجم
اور اکابر دیوبند کی مصدقہ عظیم الشان تحقیقی کتاب لاجواب تاریخی دستاویز

الدر المنظم
فی
بیان حکم مولد النبی الاعظم

تصنیف

شیخ الدلائل مولانا شیخ عبد الحق محدث الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

حسب الارشاد

حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ

بسعی

پیر طریقت حضرت الحاج صاحبزادہ میاں غلام احمد نقشبندی مجددی
زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف

ناشر

مولانا الحافظ القاری صاحبزادہ محمد ابوبکر نقشبندی
ناظم مکتبہ حضرت میاں صاحب شرقپور شریف شیخوپورہ

اشاعت ثانی کا سبب تاسل

مقدمہ از مصنف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ۔

(حضرت شیخ الدلائل علامہ) محمد عبدالحق ابن مولانا علامہ الشیخ محمد بن الشیخ یار محمد محدث الٰہ آبادی رحمہم اللہ الہادی تلمیذِ رشید مولانا العلامہ، البحر الفہامہ ابوالبرکات رکن الدین تراب علی علیہ الرحمۃ

برادرانِ اسلام کی خیر خواہی کے لیے یہ کتاب پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے، کیونکہ بعض لوگ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے نہایت تکلیف محسوس کرتے اور اسے نہایت بُرا سمجھتے ہیں، اور یہ کہتے ہیں کہ خاص طور پر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہنا چاہیے۔ اُن کا اس ذکرِ مقدس سے چڑنا اور بُرا کہنا، بہت ہی بُرا ہے، (نعوذ باللہ منہُ!) اور اُن کا نظریہ بالکل غلط ہے۔

جامع ترمذی، جو صحاحِ ستہ میں سے ہے، اس میں خصوصیت کے ساتھ ایک باب کا عنوان یوں ہے: بَابُ مَا جَآءَ فِیۡ مِیۡلَادِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اِس باب میں کتنے روشن کلمات ہیں!

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، اگر ان کلمات کی ممانعت ہوتی تو امام ترمذی اپنی جامع میں قطعاً نہ لاتے، جبکہ وہ بڑے اچھوتے اور محبت بھرے انداز میں ذکر کرتے ہیں، اور باب کا نام ہی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے، اگر یہ ناجائز ہوتا تو ذکر تک نہ کرتے۔ جامع ترمذی کے اسی باب میں حضرت قیس بن مخرمہ صحابیٔ رسول (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے میلادِ نبی علیہ السلام کے سلسلہ میں یوں بیان فرمایا ہے:

وُلِدۡتُ اَنَا وَرَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَامَ الۡفِیۡلِ ۔

میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی سال پیدا ہوئے جس سال واقعہ اصحاب فیل کا ظہور ہوا۔

حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت قباث بن اشیم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا:

اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

توانہوں نے کہا:

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّىْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِى الْمِيْلَادِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں، البتہ میں ولادت میں مقدم ہوں۔

سبحان اللہ! کیا احترام ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا! بات بات میں ادب و احترام رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو ملحوظ رکھا جا رہا ہے۔

افسوس! کہ بعض لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی سے ہی الرجک (allergic) ہیں، جلتے ہیں، برا سمجھتے ہیں، اور برملا یہ کہتے نہیں تھکتے، کہ میلادِ رسول اللہ کہنا ہی نہیں چاہیے۔ تو ان کا جلنا، برا کہنا، یہ بہت ہی برا اور قبیح عمل ہے۔

نعوذ باللہ منہ!

ان کا یہ کہنا کسی طرح صحیح و درست نہیں، بلکہ بالکل غلط ہے۔

ابن سعد، ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر حضرت امام جعفر صادق محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے فرمایا:

كَانَ قُدُوْمُ اَصْحَابِ الْفِيْلِ لِلنِّصْفِ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَبَيْنَ الْفِيْلِ وَبَيْنَ مَوْلِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ لَيْلَةً۔

اصحابِ فیل نصف محرم کو آئے، چنانچہ اس واقعہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد (پیدائش) میں پچپن (۵۵) دن کا فاصلہ تھا۔

یعنی نبی کریم ﷺ واقعہ اصحابِ فیل کے پچپن دِن بعد اِس عالم ہست و بود میں جلوہ افروز ہوئے۔

اِس روایت میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ باسعادت کا ذکر کرتے وقت مولدِ رسولِ اللہ ﷺ کے کلمات فرمائے، اگر یہ کہنا منع ہوتا تو آپ ولادت کے بیان میں "مولدِ رسولِ اللہ ﷺ" ہرگز نہ فرماتے۔

واضح ہو کہ بعض لوگ میلاد النبی ﷺ کے مسئلہ میں جھگڑتے ہیں اور ناشائستہ کلمات استعمال کرتے ہیں، ان کا ذکر نہ کرنا ہی مناسب ہے، نعوذ باللہ! وہ تو کہتے ہیں ذکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا کیا فائدہ! ہم تو ایک مرتبہ پیدا ہو چکے، ہمارے اختیار میں اس طرح پیدا ہونا نہیں ہے، اگر کوئی اور قسم کا ذکر آپ ﷺ کے متعلق ہوگا تو عمل کریں گے، مثلاً کھانے، پینے، سونے، وغیرہ کا بیان۔

اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ بھلا آپ ﷺ نے اپنا حال کبھی کسی سے بیان فرمایا؟ خصوصاً ولادتِ مبارکہ کا ذکرِ مقدس؟ یا آپ ﷺ نے بھی کسی نبی ورسول کے میلاد کو بیان کیا؟ (علیہم الصلاۃ والسلام) جب ایسا نہیں ہے، تو تم لوگ آپ ﷺ کے خلاف بیان کرتے ہو، یا خلفائے راشدین علیہم الرضوان میں سے کسی نے بیان فرمایا؟ یا دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی نے؟ نیز تابعین، تبع تابعین سے میلاد النبی ﷺ کا وجود ثابت ہے؟ جب قرونِ ثلاثہ میں نہ پایا گیا، تو اب ذکرِ میلاد کرنا بدعتِ سیئہ ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ ذکرِ میلاد النبی ﷺ مستحسن تو ہے، مگر اجتماع (یعنی جلسے جلوس نہ کیے جائیں) صرف اکیلے اکیلے ذکرِ پاک کریں، اور پھر اس کا تکرار بھی نہ کریں (یعنی ہر سال میلاد النبی ﷺ کا اہتمام نہ کریں)، اگر ایسا کریں گے تو یہ ممنوع، بلکہ بدعتِ سیئہ ہوگا۔

نیز ذکرِ میلادِ حبیب ﷺ کو اشعار کی صورت میں بھی نہ پڑھا جائے (یعنی نعت

خوانی کی صورت بھی نہ ہو)، اسٹیج سجا کر اور منبر پر بیٹھ کر بھی میلاد بیان نہ ہو (یعنی اس انداز سے ذکرِ میلادِ مصطفیٰ کریں تو درست نہ ہوگا)۔

جو لوگ اِس طرح کہتے ہیں، درست نہیں، اس لیے کہ حدیث شریف میں ہے:

"عِنْدَ ذِكْرِ الصّٰلِحِيْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ"۔ نیک و پارسا لوگوں کے ذکر کے وقت (اور ایک روایت میں یوں ہے:) عِنْدَ ذِكْرِ الْاَوْلِيَآءِ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ۔

اولیاءِ کرام کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

(جب ذکرِ اولیا کا یہ حال ہے) تو میلادِ سید الانبیاء والمرسلین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ مبارک کے وقت بطریقِ اَولیٰ رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

اِس لیے، یہ محقق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ مبارک کے وقت رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور تمام فرشتے ان (ذکر کرنے والے) لوگوں کے لئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں اور ان کو دنیا و آخرت کے مصائب و عذاب سے نجات حاصل ہوتی ہے، شفیع المذنبین صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ کی ان کے لئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

تو ثابت ہوا کہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے سے بہت فائدہ ہے، اللہ تعالیٰ جَلَّ وعَلَا اپنے کرم سے ہمیں توفیق مرحمت فرمائے!

صحیح احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے کہ سیدِ عالم، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازخود اپنے میلاد کا کئی بار ذکرِ مبارک فرمایا، بعض اوقات منکرین کی مذمت کے لیے اور بعض اوقات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست والتجاء پر ذکر فرمایا۔ اور یہ سلسلہ بدستور جاری رہا!

نیز یہ بھی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ کبھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نبی یا رسول علیہ السلام کے ذکرِ ولادت واحوال کے ساتھ اپنا ذکرِ ولادت واحوال فرمایا، اور کبھی انبیاء و مرسلین

علیہم الصلاۃ والسلام کا مطلقاً ذکر کیا۔

یوں ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول رہا، یعنی وہ بھی صرف ذکرِ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے قلب کو سکون بخشتے، اور کبھی انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے ذکرِ مبارک کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ کرتے رہتے، یوں میلادِ مبارک کا بیان بھی جاری رہتا۔

بسا اوقات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو آپ سے اجازت حاصل کر کے ذکرِ مقدس کی محفل سجاتے، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ارشاد فرماتے تو محفلِ ذکر کو نورٌ علیٰ نور بنا دیتے۔ عموماً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اشعار کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح پیش کرتے خصوصاً آپ کی ولادتِ باسعادت کو شعروں میں بیان کرتے۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے یوں دعا فرماتے:

قُلْ، لَا یَفْضُضِ اللّٰہُ فَاکَ۔

(میری نعت) پڑھو، اللہ تعالیٰ تمھارے دانت صحیح وسالم رکھے!

فائدہ

یہ مبارک دعا، مدح سرائی اور نعت خوانی کرنے والوں کے لیے ہے، کہ بظاہر وہ تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مدحت کی سعادت حاصل کرتے تھے، مگر اس میں قیامت تک ثنا خوانی ثنا گوئی کرنے والے شامل ہیں۔

اور یہ دعا تمام منہ کی حفاظت کے لیے ہے نہ کہ صرف دانتوں کی سلامتی کے لیے، اس لیے کہ بعض اوقات گلا بیٹھ جاتا ہے، بات کرنی مشکل ہوتی ہے، گلے یا زبان میں خشکی یا درد محسوس ہوتا ہے، دانت بھی گر جاتے ہیں، لہٰذا یہاں گلے سے مدح سرائی کرنے والوں کے لیے ہر تکلیف سے سلامتی کی دعا ہے۔ (سبحان اللہ! سبحان اللہ!)

تحدیثِ نعمت

راقم السطور محمد منشاء تابش قصوری جو اس وقت ۱۰/ ذوالحجہ مبارک ۱۴۳۳ھ

بمطابق ۲۷ اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز سعید عید الاضحیٰ تقریباً ستر سال کے پیٹے میں ہے، جب پروگرامز میں جانا ہوتا ہے تو عموماً طرز و ترنم سے تقریری اشعار پڑھتا ہوں، لوگ، خصوصاً میرے تلامذہ دریافت کرتے ہیں کہ آپ کون سا نسخہ استعمال کرتے ہیں؟ تو میں عرض کیا کرتا ہوں کہ میرا عمدہ ترین، طاقت ور، صرف ایک ہی نسخہ ہے، وہ ہے: محبت وعشق سے ذکرِ حبیب خدا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ۔ جب بندہ یہ ارشادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کررہا ہے، تو پتہ چلا کہ ذکرِ حبیب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ہی ہر مرض کی دوا خصوصاً منہ کی ہر تکلیف سے شفا ہے۔

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی میلادِ مصطفیٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ کا یوں ہی بیان ہے، نیز عشرہ مبشرہ اور دیگر صحابہ وصحابیات و امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن سے لے کر تابعین، تبع تابعین سے بھی صحیح روایات سے میلادِ مصطفیٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ کا ذکر کرنا ثابت ہے۔

اشعار سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر آپ کے سامنے تسلسل سے ہوتا رہا، اور وہ بھی یوں کہ صحابہ کھڑے ہو کر نعتیہ اشعار سے اپنی عقیدت و محبت کا والہانہ اظہار کرتے رہے۔

اور از خود نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ نے منبر شریف پر جلوہ گر ہو کر اپنے نسب شریف اور ولادتِ مبارکہ پر خطبہ ارشاد فرمایا، جس کا تفصیلاً ذکر احادیثِ صحیحہ اور کتبِ معتبرہ سے عنقریب ملاحظہ فرمائیے گا، ان شاء اللہ العزیز الحمید!

تاہم یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ذکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز ہرگز منع و بدعتِ سیئہ نہیں ہے!

نیز جب کتبِ احادیثِ شریفہ سے بیانِ میلاد ثابت ہے، تو بیان کرنے والے جب چاہیں تذکرہ کریں، حدیث وروایات کے اِسناد سے یا بلا اِسناد (جیسے بکثرت ائمہ دین متین، خطبا واعظین کرتے آرہے ہیں)، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی عموماً جب تذکارِ میلاد واحوالِ مبارکہ بیان فرماتے، تو بلا اِسناد کرتے۔ یہ تمام باتیں آئندہ سطور سے

واضح کی جارہی ہیں جنہیں قارئین کرام نہایت مفید پائیں گے۔ان شاء اللہ العزیز!

واضح ہونا چاہیے کہ بعض لوگ عملِ میلاد شریف، جو کہ مروّج ہے، جس کا بیان عنقریب آرہا ہے، جبکہ وہ محرمات ومنکراتِ شرعیہ سے خالی بھی ہو، اوراس میں تعین وتخصیصِ ایام بھی نہ ہو، بدعتِ سیئہ کہتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں، بلکہ اگر بدعت کہیں، تو بدعتِ حسنہ ہے۔

بلکہ بعض اکابر علماء نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومعجزات کے ذکر کو واجب علی الکفایہ قرار دیا ہے، جب کہ ظہورِ فساد اور ضعفِ اعتقاد کا وقت ہو، اور منکرین سید عالم نبی مکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ کے بارے غلط نظریات کے پرچار سے عوام کے ذہنوں میں شکوک وشبہات پیدا کر رہے ہوں۔

اور بعض اکابر علمائے اسلام نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر مسلمان، دشمنانِ اسلام کا حال بدیدۂ حمیتِ اسلامی ملاحظہ فرمائیں کہ وہ اپنے دین کی ترویج اور لوگوں کو ترغیب دینے کے لیے جگہ جگہ اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل کی نشر واشاعت کرتے ہیں، تو مجلسِ مولود شریف جو حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوات والتحیات کے فضائل ومعجزات کی اِشاعت کا ذریعہ ہے، اسے ربیع الاول میں، بلکہ ہر مہینے میں لازم وواجب جانیں، چنانچہ اس کا بھی بالتصریح بیان ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بعض لوگ اُس عملِ مولد شریف کو بھی بدعتِ سیئہ کہتے ہیں جو ہر سال ولادتِ باسعادت کے موافق دِن ہو اور محرمات ومنکراتِ شرعیہ سے خالی ہو، حالانکہ ایسا نہیں ہے، بلکہ یہ بھی بدعتِ حسنہ ہے، اس تعیین کی اصل بھی شرع شریف سے ثابت ہے، اس اصل اور اس پر لوگوں کے اعتراض وجوابِ اعتراض کا بھی بالتفصیل بیان ہوگا۔

اور جاننا چاہیے کہ یہ عملِ میلاد شریف بہ تعیین وتخصیصِ روز ہو یا بلا تعیین وتخصیصِ روز، اگر وہ محفل منکرات ومحرماتِ شرعیہ سے خالی نہیں ہوگی، تو تمام اکابر کے نزدیک بالاتفاق ناجائز ہوگی، ایسی مجالس کو کوئی بھی ذمہ دار عالم پسند نہیں کرے گا، جائز نہیں سمجھے گا۔

مگر اس کے برعکس، بعض لوگ نفسِ میلاد شریف کو بدعتِ سیئہ، ضلالت و حرام قرار دیتے ہیں اور وہ (بدنصیب) برملا کہتے ہیں کہ ہمارا مشن اصل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی روکنا ہے، اور یہ (ہمارا روکنا) بہت اچھا عمل ہے، اِس لیے کہ بہت سے مفاسد کی وجہ ہی میلاد ہے۔

(اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ!)

اکابر محققین اس نظریے کا سختی سے ردّ فرماتے ہیں، اور فرماتے ہیں: تحریم تو حرام اشیاء کی جہت سے ہے، نہ کہ باعتبارِ اجتماع، میلادِ مصطفیٰ ﷺ تو شعائرِ اسلام میں سے ہے، اگر ایسے اُمور کے واقع ہونے پر محض اجتماع کو بدعتِ سیئہ سے تعبیر کیا جائے تو اسلام میں کہاں کہاں اجتماع ہے؛ جمعہ کا ہفتہ وار اِجتماع، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور حج کے اِجتماعات، ماہِ رمضان میں نمازِ تراویح کے اجتماع، نیز دیگر دینی امور کے بجالانے کے لیے مشاورت کے اِجتماع، غزوات و سرایا اور بعد کے جہادی اجتماع، افواجِ اسلام کے اجتماع، کیا کوئی ان اجتماعات کو بدعتِ سیئہ قرار دے گا؟ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ تمام اجتماعات، عظمتِ مصطفیٰ، توقیرِ مصطفیٰ اور بنیادی طور پر میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی طفیل ہیں، بناءً علیہ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شعائرِ اِسلام میں شمار کیا جانا کوئی مضائقہ نہیں ہے، اور یہ مندوب اور قربتِ خدا اور رسول کا ذریعہ و واسطہ ہے، اور وہ اجتماع جو شرعاً قبیح ہیں، وہ ممنوع و حرام ہیں، ان کا انعقاد سراسر ناجائز ہے، مگر افسوس کہ ان بُرے اجتماعات کی تردید میں اس شدومد سے لوگوں کو بچانے کی کوشش نہیں کی جاتی جس شد و مد اور سختی سے محافل میلادِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ سے روکنے کی مساعئ قبیحہ کا تسلسل جاری ہے۔ (العیاذ باللہ!)

عجیب منطق

انعقادِ محافلِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے مانعین یہ بھی کہتے ہیں کہ "مولد النبی" ﷺ میں مضاف (مولد) کی تعظیم، "بیت اللہ" کی مانند ہے، زادھا اللہ تعالٰی تعظیماً و تشریفاً، یعنی جب کسی چیز کا علاقہ بڑی چیز سے لگاتے ہیں تب اس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی

ہے، جیسے مولد نبی کا، اور آپ ﷺ کا موئے مبارک اور نعلین شریف وغیرہ، یا جیسے اللہ کا گھر ،بادشاہ کا غلام، تو اس قسم میں گھر کی تعظیم اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہے۔

اور یہ اضافتِ تحقیر کے لیے تب ہوتی ہے جب کسی چیز کی نسبت جھوٹے، اور حقیر وذلیل چیز کی طرف کرتے ہیں، جیسے: ولد الحجام، یعنی حجام کا بیٹا۔

لہٰذا "مولد" کی حقارت کرنا درست نہ ہوگا، یہ کہہ کر کہ مولد بدعتِ مذمومہ ہے، یا گمراہی، یا حرام، یا مکروہ ہے، اور یہ کہنا بھی درست نہ ہوگا کہ یہ رسالہ مولد باطل کرنے کے لیے ہے۔

عملِ مولد شریف، جو کہ مستحسن ہے، اس کو ہم بدعتِ سیئہ و بدعتِ ضلالت وحرام و مکروہ اور ممنوع ہرگز نہیں کہتے ہیں، بلکہ جو کوئی اس میں محرمات و ممنوعاتِ شرعیہ کرے، اسے منع کرتے ہیں، اور ان محرمات و ممنوعاتِ شرعیہ کو ہم بدعتِ سیئہ و بدعتِ ضلالت وحرام ومکروہ وممنوع کہتے ہیں۔

اور ہم یہ تاکید کرتے ہیں کہ ایسی چیزوں سے مجلسِ مولود کو پاک رکھنا چاہیے، بلکہ شمولیت وشرکت کی سعادت حاصل کرنے والوں کو چاہیے کہ طہارت وپاکیزگی کو ملحوظ خاطر رکھیں، اور جن بدعات کو عوام نے نکالا ہے اُن سے محافل میلاد شریف کو پاک صاف رکھنا لازم وضروری ہے، تاکہ باعثِ حرمان نہ ہو، چنانچہ اِن تمام باتوں کو کتبِ معتبرہ مستندہ سے مدلل ومبرہن کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

واضح رہے کہ بعض حضرات جو کہتے ہیں کہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانا منع ہے، اس لیے کہ لوگ اس میں وقت کی تعیین کرتے ہیں، خواہ دن میں کریں یا رات میں، اور اپنی طرف سے تعیین کرنا منع ہے، اور بلا تعیین میلاد شریف ہوتا ہی نہیں ہے، اس لیے یہ بدعتِ سیئہ ہے، مگر یہ بات قطعاً درست نہیں، البتہ اگر یوں کہیں کہ فلاں دن فلاں وقتِ مقررہ پر ہی میلاد منانا لازمی وضروری ہے، تو یہ ممنوع وناجائز ہے، اس لیے کہ اس صورت میں تشریع شرعِ جدید

اور تغییر حدود اللہ ہے، اور اگر تعیین بغیر اس لحاظ کے ہے تو کچھ مضائقہ نہیں، جیسا کہ لوگوں کو وعظ کرنے کے لیے خاص دِن، خاص وقت، خاص جگہ اور مخصوص عالم و خطیب کا تعیین، مؤکد و مستحب ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موعظت کے لئے پنجشنبہ (جمعرات) کا دِن مقرر فرمایا تھا۔

صحیح بخاری میں ہے:

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یُذَکِّرُ النَّاسَ فِیْ کُلِّ خَمِیْسٍ (الخ)

اس بیان کو بڑی تفصیل سے حضرت مولانا علامہ استاذنا جناب ابوالبرکات رکن الدین محمد، المدعو بہ تراب، قدس سرہ، نے رسالہ ہدایۃ النجدین فی مسائل العیدین میں رقم فرمایا ہے، جو چاہے ملاحظہ فرمائے۔

قیام بوقتِ ولادتِ خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام

جاننا چاہیے کہ جو لوگ ذکرِ ولادتِ باسعادت کے وقت قیام کرتے ہیں، اور انہیں بعض ناعاقبت اندیش لوگ، مشرکین میں شمار کرتے ہیں، اور قیام کو شرک و حرام و بدعت سیئہ کہتے ہیں، تو یہ اس طرح نہیں ہے، بلکہ قیامِ تعظیمی بوقتِ ولادتِ باسعادت، کو علما محدثین محققین نے مستحسن اور بدعتِ حسنہ فرمایا ہے، چنانچہ اس کا بیان بھی تفصیل سے ہوگا۔

پس اب (مصنف) اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت سے اُمورِ مذکورہ کا بیان شروع کرتا ہے، اور اس کتاب کو آٹھ ابواب پر مرتب کرتا ہے:

{باب ۱}

یہ باب اس بات کے بیان میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا حالِ ولادت باکرامت اپنے آپ، یا منکرین کی مذمت و برائی کے لیے، یا کسی صحابی یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی درخواست پر متعدد بار بیان فرمایا، اور اس باب میں سات

فصلیں ہیں:

فصل نمبر{۱} اس میں ان احادیثِ صحیحہ کولایا گیا ہے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازخود اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا، اوراس میں منکرین کی مذمت وبرائی کا ذکر نہیں اور نہ ہی کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی درخواست کا تذکرہ ہے۔

فصل نمبر{۲} اِس میں ان روایاتِ صحیحہ کا بیان ہے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبرشریف پر جلوہ افروز ہوئے، اپنانسب شریف اور اپنی ولادتِ مبارکہ کی کیفیت بیان فرمائی، بلامنکرین کی مذمت وبرائی کے۔

فصل نمبر{۳} اِس میں ان احادیثِ شریفہ کودرج کیا گیا ہے جن میں کسی صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی گزارش پر آپ نے اپنی ولادتِ باسعادت کا ذکرفرمایا۔

فصل نمبر{۴} اِس میں ان روایاتِ صحیحہ کا تذکرہ ہے کہ اپنے میلادشریف کے بیان کے ساتھ ساتھ دیگرانبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کا بھی تذکرہ فرمایا۔

فصل نمبر{۵} اِس میں اُن روایاتِ صادقہ کودرج کیا گیا ہے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے بغیراپنی ولادتِ مبارکہ کا بیان فرمایااور یوں ہی صحابہ کرام وتابعین عظام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے بلاتذکرۂ انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام فقط آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا ذکرفرمایا، اورایسی روایات بھی ہیں جن میں کسی نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا ذکر مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے سوابھی ہے۔

فصل نمبر{۶} اِس میں اُن روایاتِ مبارکہ کولایا گیا ہے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے ساتھ ساتھ خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کی پیدائش کا بھی بیان ہے، وہ یوں کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپناذکرِولادت باسعادت فرمایا، توکبھی اپنی پیدائش کے بیان کے ساتھ کسی خلیفہ راشد کی پیدائش کا تذکرہ ہے۔

فصل نمبر{۷} اِس میں کہیں خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کی پیدائش کا ذکر ہے، توکہیں صحابہ

کرام، تابعین عظام وتبع تابعین رضی اللہ عنہم کے ذکر میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی پیدائش کا بیان ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے ذکر کے ساتھ ساتھ ان کا علیحدہ بھی بیان ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

{باب ۲}

اِس باب میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے میلاد مبارک کو بیان کیا، اِس باب میں تین فصل ہیں:

فصل نمبر{۱} اِس میں بیان ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بصورتِ اشعار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں طلبِ اجازت کے وقت یوں دعا فرمائی:

قُلْ،لَا یَفْضُضِ اللّٰہُ فَاکَ۔

(حلیۃ الاولیاء، باب خبیب بن یساف، ج۱،ص ۳۶۴)

(میری نعت) پڑھو، اللہ تعالیٰ تمھارے دانت صحیح وسالم رکھے!

(کما مر)(مکتبہ شاملہ میں ۴۴ حوالے)

فصل نمبر{۲} اِس میں یہ بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازخود بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا میری نعت اور میرے شمائل خصائل اور مکارم اخلاق بیان کرو اور انہوں نے مدحت کرتے ہوئے آپ کے میلاد شریف کو بھی بیان کیا، خاص طور پر فرمایا:

کھڑے ہو کر نعتیہ اشعار پڑھو، اور اِس فصل میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منبر شریف پر مسجد (نبوی) میں کھڑے ہو کر مدح سرائی کے لئے ارشاد فرمایا، اور صحابی شعراء تو آپ کی مدح سرائی کے ساتھ ساتھ مشرکین کی ہجو بھی کرتے۔

فصل نمبر{۳} اِس میں بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی مدح سرائی میں بغیر طلبِ اذن اور آپ کے فرمائے بغیر بچوں، عورتوں، کنیزوں نے اشعار پڑھے

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع نہ فرمایا۔

اور یہ بھی بیان ہے کہ حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی مدحت میں آپ کے سامنے اشعار پڑھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دعا سے نوازا کہ

جَزَاكِ اللهُ يَا عَائِشَةُ خَيْرًا

اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے!

اور یہ فرمایا:

فَمَا اَذْكُرُ اَنِّيْ سُرِرْتُ كَسُرُوْرِيْ بِكَلَامِكِ .

مجھے نہیں یاد کہ میں کبھی اتنا مسرور ہوا ہوں جتنا تمہارے کلام سے مجھے خوشی حاصل ہوئی ہے۔

(الخصائص الکبریٰ، باب الآیۃ فی عقلہ صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۱۱۶، نصرۃ الاغریض فی نصرۃ القریض، باب فی فضلہ ومنافعہ وتاثیرہ، ج ۱ ص ۵۴)

{باب ۳}

اِس میں بیان ہے کہ خلفائے راشدین جو کہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ہیں، اُن سے بھی اس کا بیان کرنا ثابت ہے، اور انھوں نے کسی دوسرے کو حکم دے کر اس بیان شریف کو سُنا بھی ہے۔ نیز دیگر عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اس کا بیان کرنا ثابت ہے۔ اس باب میں بہ تعدادِ عشرہ مبشرہ، دس فصلیں ہیں:

فصل نمبر ۱} اِس میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۲} اِس میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۳} اِس میں حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۴} اِس میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۵} اِس میں حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ٦} اس میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ٧} اس میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ٨} اس میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ٩} اس میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ١٠} اس میں حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

{باب ۴}

اس میں امہات المؤمنین، دیگر صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ولادت باسعادت کے سلسلہ میں بیان ہے، اور اِس باب میں بتیس فصلیں ہیں:

فصل نمبر ١} اس میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ٢} اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے۔

فصل نمبر ٣} اس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۴} اس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۵} اس میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے۔

فصل نمبر ٦} اس میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ٧} اس میں حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ٨} اس میں حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ٩} اس میں حضرت بریدہ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ١٠} اس میں حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ١١} اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ١٢} اس میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ١٣} اس میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۱۴} اس میں حضرت ابوجہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۱۵} اس میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۱۶} اس میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۱۷} اس میں حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۱۸} اس میں حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۱۹} اس میں حضرت ابومریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۲۰} اس میں حضرت ابوصخر عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۲۱} اس میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۲۲} اس میں حضرت ابوسعید الخدری رض اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۲۳} اس میں حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۲۴} اس میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۲۵} اس میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۲۶} اس میں حضرت خویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۲۷} اس میں حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۲۸} اس میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۲۹} اس میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۳۰} اس میں حضرت اسماء بنت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۳۱} اس میں حضرت فاطمہ بنت عبداللہ الثقفیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔
فصل نمبر ۳۲} اس میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے۔

{باب نمبر ۵}
اس میں اُن روایاتِ صحیحہ کو لایا گیا ہے جنہیں تابعین نے بیان کیا، مگر اختصاراً بعض

تابعین پر ہی اکتفاء کیا ہے، اوراس میں اکیس فصلیں ہیں:

فصل نمبر ۱} اِس میں حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۲} اِس میں حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۳} اِس میں سیدنا امام علی بن حسین (زین العابدین) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۴} اِس میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۵} اِس میں حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۶} اِس میں حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۷} اِس میں حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۸} اِس میں حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۹} اِس میں حضرت ابن شہاب یعنی محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۱۰} اِس میں حضرت اسحاق بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۱۱} اِس میں حضرت عبداللہ بن القبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۱۲} اِس میں حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۱۳} اِس میں حضرت ابوالعجفار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۱۴} اِس میں حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۱۵} اِس میں حضرت ابراہیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۱۶} اِس میں حضرت ابو یزید المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۱۷} اِس میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۱۸} اِس میں حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۱۹} اِس میں حضرت داؤد ابن ابی ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۲۰} اِس میں حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۲۱} اِس میں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

{باب نمبر ۶}

اِس باب میں اُن روایاتِ صحیحہ کو درج کیا گیا ہے جنہیں بعض تبع تابعین نے بیان کیا ہے۔ اِس باب میں چار فصلیں ہیں:

فصل نمبر ۱} اِس میں حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۲} اِس میں حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۳} اِس میں حضرت موسیٰ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۴} اِس میں حضرت وہب بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

{باب نمبر ۷}

اِس باب میں مروّجہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت کا بیان ہے، اور اِس باب میں بھی چار فصل ہیں:

فصل نمبر ۱} اِس میں مروّجہ میلاد شریف کی حقیقت، اور محرمات ومنکراتِ شرعیہ سے خالی اور بلا تعیین وتخصیص یوم مروّجہ میلاد شریف کے حکم کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۲} اِس میں ہر سال عین ولادت باکرامت کے دِن، بدعات ومنکراتِ شرعیہ سے پاک محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کا حکم بیان ہوا ہے۔

فصل نمبر ۳} اِس میں اُصولِ تعیین، اس پر لوگوں کے اعتراضات اور اُن کے جواباتِ صحیحہ کا بیان ہے۔

فصل نمبر ۴} اِس میں ایسی محفل میلاد کا حکم بیان ہوا ہے جس میں محرمات ومنکراتِ شرعیہ داخل ہوں، خواہ بہ تعیین وتخصیص یوم ہو یا بلا تعیین وتخصیص۔

{باب نمبر ۸}

یہ باب ولادت باکرامت کے وقت قیامِ تعظیمی کے بیان میں ہے۔

اور میں نے اس رسالہ کا نام "الدر المنظم فی بیان حکم عمل مولد النبی الاعظم" رکھا ہے۔ خدائے غفور ورحیم قبولیت کا شرف عطا فرمائے!

جو اسے پڑھیں، سنیں، دیکھیں، اور اشاعت کریں، اُنھیں اپنی بخشش سے بہرہ مند فرمائے، اور اُنھیں بھی اپنے جود و کرم سے نوازے جو اس کتابِ مستطاب کی تصنیف کا باعث ہوئے۔ میری دعا ہے، اللہ تعالیٰ جلّ و علیٰ انھیں بلا حساب و عتاب و عذاب جنۃ الفردوس میں داخل فرمائے! اور اپنے حبیب کریم رسولِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرافقت کی نعمت سے شادکام کرے! (بمنّہ و کرمہ)

از شیخ الدلائل حضرت شیخ عبدالحق الٰہ آبادی علیہ الرحمہ

مدفون جنت المعلیٰ مکۃ المکرمہ

(حجاز مقدس عرب شریف)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب {۱}

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدِ عالم، نبیٔ مکرم، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ نے ازخود اپنے میلاد شریف کا بیان فرمایا؛ وہ یوں کہ یا تو اپنی مرضی سے، یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی درخواست پر، یا منکرین کی مذمت و برائی کے لیے۔

اِس باب میں سات فصلیں ہیں:

فصل نمبر ۱} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی درخواست کے بغیر

حدیث شریف 1

اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْہِ۔

ترجمہ} امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری پیدائش بنی آدم کے بہترین زمانے میں ہوئی، اور یہ زمانے کی فضیلت حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے وجودِ مسعود سے لے کر وقتاً فوقتاً علی سبیل الترقی چلی آئی یہاں تک کہ میں اس (افضل ترین) زمانہ میں (پیدا) ہوا جس میں مَیں (پیدا ہوا) ہوں۔

(شعب الایمان، باب فضل فی شرف اصلہ وطہارۃ مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۲، ص ۱۳۹)
(صحیح بخاری شریف، باب الطب، ج ۹، ص ۸۵ ☆ باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۳،

ص ۱۳۰۵)(مسند احمد، الجزء الخامس عشر، ج ۱۵،ص ۲۲۹)

حدیث شریف 2

وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وَّلَدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمَاعِيْلَ وَ اصْطَفٰى مِنْ وَّلَدِ اِسْمَاعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ وَ اصْطَفٰى مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَ اصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ۔ كَذَا اَخْرَجَهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ترجمہ} امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل کو منتخب فرمایا، اور حضرت اسماعیل علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد میں سے کنانہ کو، اور اولادِ کنانہ سے قریش کو، اور قریش سے اولادِ ہاشم کو چنا، پھر اولادِ ہاشم سے مجھے خاص فرمایا۔

(سنن الترمذی، باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۵،ص ۵۸۳)(صحیح ابن حبان، باب بدء الخلق)(صحیح مسلم شریف، باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم)(مسند ابی یعلی، حدیث میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم)(مسند احمد بن حنبل، حدیث ابی ثعلبہ خشنی)(مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما اعطی اللہ تعالیٰ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم)

حدیث شریف 3

وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ وَ اخْتَارَ بَنِيْ آدَمَ وَ اخْتَارَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ الْعَرَبَ وَ اخْتَارَ مِنَ الْعَرَبِ مُضَرَ وَ اخْتَارَ مِنْ مُضَرَ قُرَيْشًا وَّ اخْتَارَ مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ

هَاشِمٍ وَ اخْتَارَنِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ، فَاَنَا مِنْ خِیَارٍ اِلٰی خِیَارٍ۔

امام بیہقی، طبرانی اور ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا تو اولادِ آدم کو چُنا، اور اولادِ آدم میں سے اہل عرب کو چُنا، اہل عرب میں سے مضر کو چُنا، مضر میں سے قریش کو چُنا، قریش میں سے بنی ہاشم کو چُنا، اور بنی ہاشم میں سے مجھے چُنا، سو میں نسلاً بعد نسلٍ تمام خلقت سے بہتر ہوں۔

(المعجم الاوسط، جزء ٦) (الطبقات الکبری، ذکر من انتمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) (المعجم الکبیر، عبد اللہ بن عمر بن خطاب)

حدیث شریف 4

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ خَیْرُ الْعَرَبِ مُضَرُ وَخَیْرُ مُضَرَ بَنُوْ عَبْدِ مَنَافٍ وَخَیْرُ بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ بَنُوْ هَاشِمٍ وَ خَیْرُ بَنِیْ هَاشِمٍ بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ اللّٰہِ مَا افْتَرَقَ فِرْقَتَانِ مُنْذُ خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ اِلَّا كُنْتُ فِیْ خَیْرِهِمَا۔

ترجمہ} ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین اہل عرب مضر ہیں، بہترین مضر بنی عبدِ مناف ہیں، بہترین بنی عبدِ مناف بنی ہاشم ہیں، بہترین بنی ہاشم بنی عبد المطلب ہیں، بخدا! جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو پیدا فرمایا (تب سے آج تک انسانوں کے) جو بھی دو گروہ بنے، مَیں اُن دونوں میں سے بہتر میں تھا۔

(الخصائص الکبری، باب اختصاصہ بطہارۃ نسبہ صلی اللہ علیہ وسلم......) (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، باب ثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ لہ المحاسن خَلقاً وخُلقاً...... فصل واما اشرف نسبہ وکرم بلدہ ومنشئہ فمالایحتاج الی اقامۃ دلیل......) (سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، الباب

الثانی فی طہارۃ اصلہ وشرف محمدہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر ما تقدم)(ذیل تاریخ بغداد، جزء ۲،ص ۹۶، حدیث ۳۶۹)

حدیث شریف 5

وَاَخْرَجَ ابْنُ عُمَرَ الْعَدَنِیُّ فِیْ مُسْنَدِہٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ قُرَیْشًا کَانَتْ نُوْرًا مِّنْ بَیْنِ یَدَیِ اللہِ تَعَالٰی قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اٰدَمَ بِاَلْفَیْ عَامٍ یُسَبِّحُ ذٰلِکَ النُّوْرُ وَتُسَبِّحُ الْمَلَآئِکَۃُ بِتَسْبِیْحِہٖ فَلَمَّا خَلَقَ اللہُ اٰدَمَ اَلْقٰی ذٰلِکَ النُّوْرَ فِیْ صُلْبِہٖ۔

(تفسیر حقی، اسماعیل حقی، آیت هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ☆ آل عمران/ ۱۶۳)

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَھْبَطَنِیَ اللہُ اِلَی الْاَرْضِ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ وَ جَعَلَنِیْ فِیْ صُلْبِ نُوْحٍ وَ قَذَفَنِیْ فِیْ صُلْبِ اِبْرَاھِیْمَ لَمْ یَزَلِ اللہُ یُنْقِلُنِیْ مِنَ الْاَصْلَابِ الْکَرِیْمَۃِ وَ الْاَرْحَامِ الطَّاھِرَۃِ حَتّٰی اَخْرَجَنِیْ مِنْ بَیْنِ اَبَوَیَّ لَمْ یَلْتَقِیَا عَلٰی سِفَاحٍ قَطُّ۔

(تفسیر حقی آیت قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ۔ سورۂ مائدہ/ ۱۵)

(الخصائص الکبری، باب اختصاصہ بطہارۃ نسبہ صلی اللہ علیہ وسلم......)

وَ فِیْ اَحْکَامِ ابْنِ الْقَطَّانِ فِیْمَا ذَکَرَہُ ابْنُ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ (ابْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ الْمُلَقَّبِ بِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ التَّابِعِیِّ) عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ (عَلِیٍّ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہٗ) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ (اَیْ فِیْ غَایَۃِ الْقُرْبِ الْمَعْنَوِیِّ مِنْہُ) قَبْلَ خَلْقِ اٰدَمَ بِاَرْبَعَۃَ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ (قَالَ ابْنُ الْقَطَّانِ یَجْتَمِعُ مِنْ ھٰذَا مَعَ مَا فِیْ حَدِیْثِ عَلِیٍّ اَنَّ النُّوْرَ النَّبَوِیَّ جِسْمٌ قَبْلَ خَلْقِہٖ بِاثْنَیْ

عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ وَزِيْدَ فِيْهِ سَائِرُ قُرَيْشٍ وَاَنْطَقَ بِالتَّسْبِيْحِ)۔

ترجمہ} ابن عمر عدنی علیہ الرحمہ نے اپنی مسند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ قریش حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے وجودِ مسعود کے ظہور سے دو ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک نور تھے اور اللہ تعالیٰ جلّ وعلیٰ کی تسبیح کہا کرتے تھے، اور فرشتے بھی وہی تسبیح کرنے لگے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو وجود عطا فرمایا تو وہ نور ان کی پشت مبارک میں رکھا، پھر حضرت آدم کو زمین پر اتار کر درجہ بدرجہ حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی پشت میں پہنچایا، اسی طرح پشت در پشت آپ کا نور منتقل ہوتا ہوا حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی پشت میں رکھا، القصہ، اللہ تعالیٰ جلّ وعلیٰ ہمیشہ مجھے برگزیدہ پشتوں اور پاک رحموں میں منتقل فرماتا رہا، یہاں تک کہ مجھے میرے والدین سے پیدا کیا، اور میرے آباءواجداد میں کسی سے کبھی بھی فسق وفجور کا وقوع نہیں ہوا۔

اور ابن قطان کی کتاب الاحکام میں ہے، ابن مرزوق نے ذکر کیا، حضرت علی بن حسین امام زین العابدین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو اپنے وقت کے تابعی ہیں، اُن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے ظہور سے چودہ ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ کے ہاں نور تھا، یعنی مجھے اللہ تعالیٰ سے قربِ خاص (معنوی) نصیب تھا۔

ابن القطان نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی روایت سے ملائی جائے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نورِ محمدی پیدائشِ جسمِ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہ ہزار سال پہلے ہی تیار تھا اور اِسی نور سے قریش پیدا ہوئے اور وہی نور تسبیح کرنے میں مشغول رہا۔

فائدہ نمبر ۱)

سیدِ عالم نورِ مجسم نبیٔ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کا وقت تمام

ازل وابد کے اوقات میں افضل واعلیٰ ہے، کیونکہ آپ محبوبِ ربّ العٰلمین اور باعثِ ایجادِ عالم، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیّین ہیں۔

چونکہ بحکم ربّ العٰلمین وہ وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہورِ دنیوی کا مقرر ہو چکا تھا، اسی نسبت سے آپ کے وقتِ تخلیق کو فضیلت وعظمت حاصل ہو گئی، ورنہ وقت کو باعتبار وقت ہونے کے تو کوئی فضیلت حاصل نہیں، اور یہ اِس لیے کہ کوئی گمان نہ کرے کہ حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس روز کی نسبت سے فضیلت حاصل ہے، نہیں! ہرگز نہیں! دِنوں کو بھی اگر فضیلت عطا ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی نسبت سے حاصل ہوئی، اور اِس لیے کہ کسی بد دماغ کے دِل میں یہ تصور بھی پیدا نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں دِن پیدا ہوئے جو فضیلت کا حامل تھا، یہاں اِس وہم کا پوسٹ مارٹم کر دیا گیا ہے۔

فائدہ نمبر ۲)

خلیفۂ رابع حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے پوتے کا نام بھی علی ہے۔ اِن کا لقب زین العابدین ہے اور یہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے ہیں۔

فائدہ نمبر ۳)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر زمانہ میں جو اس وقت شریعت جاری ہوتی تھی، اُس کے موافق حضرت کے آباء واجداد کا نکاح ہوتا رہا، اگرچہ شریعتِ محمدی کے شرائط مجموعی طور پر اُس میں موجود نہ ہوں۔

حدیث شریف 6

وَاَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجْتُ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ مِنْ نِّكَاحٍ غَيْرِ سِفَاحٍ.

(الدر المنثور، سورۃ توبہ/۱۲۹) (کنز العمال، الفصل الثالث فی فضائل تتبیٔ عن التحدث بالنعم

وفیہ ذکر نسبہ صلی اللہ علیہ وسلم)(الخصائص الکبری، باب اختصاصہ بطہارۃ نسبہ صلی اللہ علیہ وسلم......)(سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، الباب الثانی فی طہارۃ اصلہ وشرف مجدہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر ما تقدم) یہ حدیث کئی الفاظ میں مروی ہے، ۱۶ حوالے موجود ہیں۔

ترجمہ} ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی پشت سے لے کر اپنے والدِ ماجد (حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پشت سے پیدا ہونے تک نکاح سے پیدا ہوا ہوں نہ کہ سفاح سے۔ (سفاح: بدکاری)

حدیث شریف 7

وَ اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا وَلَدَنِیْ مِنْ سِفَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ شَیْءٌ وَّ مَا وَلَدَنِیْ اِلَّا نِكَاحٌ كَنِكَاحِ الْاِسْلَامِ اَیْ نِكَاحٌ كَنِكَاحِهٖ فِیْ كَوْنِهٖ بِعَقْدٍ صَحِيْحٍ يُبِيْحُ الْوَطْأَ وَ اِنْ لَّمْ يَجْمَعْ شَرَائِطَ الْاِسْلَامِ الْاٰنَ اِذِ الْمَقْصُوْدُ نَفْیُ الْفُجُوْرِ فَشَمَلَ الزَّوَاجَ وَغَيْرَهٗ وَدَخَلَ فِيْهِ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ وَاِنْ كَانَتْ مِلْكًا لِاِبْرَاهِيْمَ بِاِتِّفَاقِ الْمُؤَرِّخِيْنَ وَهَبَتْهَا سَارَةُ۔

ترجمہ} طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری پیدائش زِنائے جاہلیت سے نہیں ہے، بلکہ میری پیدائش شرعی نکاح سے ہے،

یعنی ایسے نکاح سے جو عقدِ صحیح کے ساتھ ہو کہ جس سے صحبت جائز ہو جائے، اگرچہ اس میں اسلامی نکاح کی شرائط بہ تمام وکمال نہ پائی جائیں، اِس لیے کہ اِس عبارت سے مقصود یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نسب میں وقوعِ زنا سے بری ہیں، پس یہ شامل ہے (مروّجہ) نکاح اور غیر (رائج الوقت) نکاح کو، لہٰذا اِس معنی پر حضرت اسماعیل کی

والدہ حلال ہونے کے حکم میں داخل ہو گئیں، کیونکہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملک میں سائرہ کی طرف سے باعتبار ہبہ آئی تھیں، چنانچہ اس پر مؤرخین کا اتفاق ہے۔

(الدر المنثور، سورۃ توبہ/۱۲۹) (کنز العمال، الفصل الثالث فی فضائل متفرقۃ عن التحدث بالنعم وفیہ ذکر نسبہ صلی اللہ علیہ وسلم) (الخصائص الکبری، باب اختصاصہ بطہارۃ نسبہ صلی اللہ علیہ وسلم......) (سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، الباب الثانی فی طہارۃ اصلہ وشرف مجدہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر ما تقدم) یہ حوالہ جات حدیث کے ہیں تشریح کا حوالہ نہیں ملا۔

حدیث شریف 8

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ غَيْرِ سِفَاحٍ ۔

ترجمہ} ابن سعد وابن عساکر نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں نہ کہ سفاح سے۔ (سِفاح بکسرِ سین بمعنی زنا)

اس حدیث کے حوالہ جات وہی ہیں جو اوپر گزر چکے۔

حدیث شریف 9

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَ لَمْ اَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ مِنْ لَّدُنْ آدَمَ لَمْ يُصِبْنِيْ مِنْ سِفَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ لَمْ اَخْرُجْ اِلَّا مِنْ طَهَرَةٍ ۔

ترجمہ} ابن سعد، اور ابن ابی شیبہ نے "مصنف" میں، محمد بن علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت بیان فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نکاح سے پیدا ہوا، نہ کہ سفاح سے، حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے سے لے کر مجھ تک

کسی زمانہ میں (میرے آباء واجداد) پر زمانۂ جاہلیت کی بدفعلی کی ہوا تک نہ لگی، میری پیدائش بالکل پاکیزہ حضرات سے ہے۔

حدیث شریف 10

وَاَخْرَجَ الْعَدَنِیُّ فِیْ مُسْنَدِہٖ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَاَبُوْنُعَیْمٍ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجْتُ مِنْ نِکَاحٍ وَلَمْ اَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ اِلَی الْاٰنِ وَلَدَنِیْ وَاَبِیْ وَاُمِّیْ وَلَمْ یُصِبْنِیْ مِنْ سِفَاحِ الْجَاہِلِیَّۃِ شَیْءٌ۔

ترجمہ} عدنی نے اپنی مسند میں، طبرانی نے اوسط میں اور ابو نعیم وابن عساکر نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں سفاح سے نہیں، حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے وقت سے لے کر تاوقتیکہ میں اپنے ماں باپ کے ہاں پیدا ہوا، مجھے زمانۂ جاہلیت کی جہالت سے ذرہ بھر بھی کسی چیز نے نہیں چھوا۔

حدیث شریف 11

وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَلْتَقِ اَبَوَایَ قَطُّ عَلٰی سِفَاحٍ لَمْ یَزَلِ اللّٰہُ یُنْقِلُنِیْ مِنَ الْاَصْلَابِ الطَّیِّبَۃِ اِلَی الْاَرْحَامِ الطَّاہِرَۃِ مُصَفًّی مُھَذَّبًا لَا تَتَشَعَّبُ شُعْبَتَانِ اِلَّا کُنْتُ فِیْ خَیْرِھِمَا۔ (الدر المنثور)

وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَرْفُوْعًا اِنَّ اللّٰہَ حِیْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ بَعَثَ جِبْرِیْلَ فَقَسَمَ النَّاسَ قِسْمَیْنِ فَقَسَمَ الْعَرَبَ قِسْمًا وَقَسَمَ الْعَجَمَ قِسْمًا وَکَانَتْ خِیَرَۃُ اللّٰہِ مِنْ فِی الْعَرَبِ ثُمَّ قَسَمَ الْعَرَبَ فَقَسَمَ الْیَمَنَ قِسْمًا وَقَسَمَ مُضَرَ قِسْمًا وَقُرَیْشًا قِسْمًا وَکَانَتْ خِیَرَۃُ اللّٰہِ فِیْ قُرَیْشٍ ثُمَّ اَخْرَجَنِیْ

مِنْ خَيْرٍ مَنْ اَنَا مِنْهُمْ۔

(رواہ الطبرانی وحسن العراقی اسناد)(تفسیر حقی، سورۃ یوسف/۲)(المعجم الاوسط، من اسمہ علی، جزء ۴ ص ۳۱۰، اس کتاب میں حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

حدثنا علی بن سعید الرازی قال نا بشر بن معاذ العقدی قال حدثنی محمد بن عبد الرحمن بن رواد قال حدثنی ابی عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ حِیْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ بَعَثَ جِبْرِیْلَ فَقَسَمَ النَّاسَ قِسْمَیْنِ فَقَسَمَ الْعَرَبَ قِسْمًا وَ قَسَمَ الْعَجَمَ قِسْمًا وَّکَانَتْ خِیَرَۃُ اللّٰہِ فِی الْعَرَبِ ثُمَّ قَسَمَ الْعَرَبَ قِسْمَیْنِ فَقَسَمَ الْیَمَنَ قِسْمًا وَّقَسَمَ مُضَرَ قِسْمًا وَّ قُرَیْشًا قِسْمًا فَکَانَتْ خِیَرَۃُ اللّٰہِ فِیْ قُرَیْشٍ ثُمَّ اَخْرَجَنِیْ مِنْ خَیْرٍ مَنْ اَنَا مِنْہُ: لا یروی ھذا الحدیث عن ابی ھریرۃ الا بھذا الاسناد تفرد بہ بشر بن معاذ۔)

(المعجم الکبیر للطبرانی، باب قطعۃ من المفقود، جزء ۱۹، ص ۳۱۰)(جامع الاحادیث، باب ان المشدۃ مع الھجرۃ، جزء ۸، ص ۲۵)(سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، الباب الاول)(سیرۃ حلبیۃ، باب د)(مبلغ الارب، فصل ینبغی محبۃ العرب)

ترجمہ} ابونعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے آباء واجداد سے کبھی بھی زنا سرزد نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ پاکیزہ اَصلاب سے طاہرہ اَرحام کی طرف منتقل فرمایا درآنحالیکہ میں پاکیزہ اور صاف ستھرا تھا، اور جہاں جہاں نسب دو شاخوں میں تقسیم ہوا اللہ تعالیٰ نے مجھے افضل واطہر شاخ میں رکھا۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا فرمایا تو حضرت جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کو (زمین پر) بھیجا،

اُنھوں نے آدمیوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک حصہ عرب دوسرا عجم بنایا، ان میں سے اللہ تعالیٰ نے عرب کو پسند کیا، پھر عرب کے تین ا۔ حصے بنائے، ایک یمن، ایک قبیلہ مضر اور ایک قریش، ان میں سے اللہ تعالیٰ نے قریش کو پسند فرمایا، پھر ان لوگوں کو جن میں سے مجھے پیدا فرمایا۔ اسے طبرانی اور عراقی نے روایت کیا اور کہا اس کی سند حسن ہے۔

ا۔ حدیث میں لفظ قسمین ہے جس کا معنی دو قسمیں، آگے تین قسمیں ہوئیں، اس لیے تین قسمیں ترجمہ کیا گیا ہے۔

حدیث شریف 12

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَلَدَنِيْ بَغِيٌّ قَطُّ مُنْذُ خَرَجْتُ مِنْ صُلْبِ اٰدَمَ وَلَمْ تَزَلْ تَتَنَازَعُنِي الْاُمَمُ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ حَتّٰى خَرَجْتُ مِنْ اَفْضَلِ حَيَّيْنِ مِّنَ الْعَرَبِ هَاشِمٍ وَزُهْرَةَ۔

ترجمہ} ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کبھی کسی زانیہ نے نہیں جنا، جب سے میں حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی پشت سے نکلا ہوں، اور میں ہمیشہ بڑی سے بڑی قوم میں پیدا ہوتا رہا، یہاں تک کہ میں عرب کے دو افضل قبیلوں ہاشم وزہرہ میں پیدا ہوا۔

(سیرۃ حلبیہ، ای ارتفاع وانخفاض، جزء ا ص ۶۸)

حدیث شریف 13

وَاَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ خَلْقَهٗ فَاخْتَارَ مِنْهُمْ بَنِيْ اٰدَمَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ الْعَرَبَ ثُمَّ اخْتَارَنِيْ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ اَزَلْ خِيَارًا مِّنْ خِيَارٍ اَلَا مَنْ اَحَبَّ الْعَرَبَ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَ

الْعَرَبَ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ .

ترجمہ} طبرانی نے اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے چناؤ کیا تو اُن (تمام مخلوقات) میں سے بنی آدم کو چنا، پھر بنی آدم سے عرب، اور عرب سے مجھے برگزیدہ کیا، پس میں ہمیشہ افاضل میں افضل ترین رہا۔ خبردار! جو عرب کو پسند کرتا ہے وہ میری محبت کے سبب انھیں پسند کرتا ہے، اور جو عرب سے دشمنی رکھتا ہے، تو وہ مجھ سے بغض کے سبب اُن سے دشمنی رکھتا ہے۔

حدیث شریف 14

جبریل امین کا بیان: محمد ﷺ کی مثل کوئی نہیں

وَفِي الدَّلَائِلِ لِاَبِي نُعَيْمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ جِبْرِيْلَ قَالَ قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا فَلَمْ اَرَ رَجُلًا اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَلَمْ اَرَ بَنِيْ اَبٍ اَفْضَلَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ . وَ كَذَا اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَ الامام احمد و البیہقی و الدیلمی و ابن لال و غیرھم قال الحافظ ابن الحجر العسقلانی لَوَامِعُ الصِّحَّةِ لَائِحَةٌ عَلٰى صَفْحَاتِ هٰذَا الْمَتْنِ .

ترجمہ} ابو نعیم کی "دلائل" میں اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت منقول ہے جو انھوں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (سن کر) بیان کی کہ جبرائیل علیہ الصلاۃ و السلام نے (بارگاہِ رسالت میں عرض کیا:) میں نے تمام زمین کو شرقاً غرباً دیکھا، مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بھی آدمی افضل نہیں دیکھا ہے، اور نہ ہی کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے افضل پایا ہے۔

اس روایت کو طبرانی نے اوسط میں، اور امام احمد، بیہقی، دیلمی، ابن لال اور حافظ

ابن حجر عسقلانی نے بیان کیا اور فرمایا اِس حدیث کے صحیح ہونے کے دلائل از خود اِس کے متن کے صفحات پر واضح ہیں۔

حدیث شریف 15

وَ اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اقْتَرَفَ (ای فعل) آدَمُ الْخَطِیْئَۃَ قَالَ یَارَبِّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِلَّا غَفَرْتَ لِیْ وَفِیْ نُسْخَۃٍ لَمَّا بِفَتْحِ اللَّامِ وَ شَدِّ الْمِیْمِ بِمَعْنٰی اِلَّا فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا آدَمُ وَ کَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ اَخْلُقْہُ (اَیْ جَسَدَہٗ فَلَا یُنَافِیْ اَنَّہٗ خَلَقَ نُوْرَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ جَمِیْعِ الْکَائِنَاتِ) قَالَ یَارَبِّ لِاَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ بِیَدِکَ (اَیْ مِنْ غَیْرِ وَاسِطَۃٍ کَاُمٍّ وَّ اَبٍ) وَنَفَخْتَ فِیَّ مِنْ رُّوْحِکَ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَاَیْتُ عَلٰی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا {لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ} فَعَلِمْتُ اَنَّکَ لَا تُضِیْفُ اِلٰی اسْمِکَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَیْکَ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی صَدَقْتَ یَا آدَمُ! اِنَّہٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ وَاِذَا سَئَلْتَنِیْ (تعلیلیۃ ای وَبِسُوَالِکَ اِیَّایَ) بِحَقِّہٖ قَدْ غُفِرَ لَکَ وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ۔ رواہ الحاکم وصححہ وذکرہ الطبرانی وزاد فی آخرہ وَھُوَ آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ۔

ترجمہ} بیہقی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انھوں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: الٰہی! مجھے بحقِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاف فرما!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کیسے جانا؟ حالانکہ ابھی میں نے انھیں جسدِ عنصری کے ساتھ تخلیق ہی نہیں فرمایا۔

حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام عرض گزار ہوئے: جب تو نے مجھے اپنے ہاتھ

سے بنایا (بلا واسطۂ ماں باپ کے) اور میرے اندر اپنی روح پھونکی تو اس وقت جیسے ہی میں نے اپنا سر اُٹھایا تو میں نے پایۂ عرش پر لکھا ہوا دیکھا: {لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ} تو میں سمجھ گیا کہ یہ شخص تجھے ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہے، کیونکہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اِن کے اسمِ گرامی کو ملا رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے ٹھیک سمجھا، اور چونکہ تو نے اپنی مغفرت کے لیے پیارے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیا ہے، لہٰذا میں نے تجھے بخش دیا، اور اُنھی کے باعث تجھے وجود بخشا ہے۔

اسے حاکم نے صحیح کہا، اور طبرانی نے بھی ذکر کیا اور انھوں یہ عبارت زیادہ بیان کی ہے: (اے آدم!) محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری اولاد میں سے خاتم الانبیاء ہیں۔

حدیث شریف 16

وَاَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَیْهُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَرَءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفَسِكُمْ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَ قَالَ اَنَفَسُكُمْ نَسَبًا وَّ صِهْرًا (ای جِهَةَ الْاٰبَآءِ وَالْاُمَّهَاتِ) وَّحَسَبًا (ای شَرَفًا) لَیْسَ فِیْ اٰبَآئِیْ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ سِفَاحٌ. كُلُّنَا (ای اَنَا وَاٰبَآئِیْ) نِكَاحٌ ای ذُوْنِكَاحٍ.

ترجمہ: ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفَسِكُمْ میں انفسکم کی فا کو زبر سے پڑھا اور فرمایا: میں تم میں سب سے زیادہ نفیس ہوں، نسب اور دامادی میں، یعنی والدین کی طرف سے اور حسب یعنی شرف میں بھی بڑھ کر ہوں، حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لے کر میرے آباء واجداد بھی زنا سے محفوظ رہے، ہم سب یعنی میں اور میرے آباء واجداد نکاح کی پیدائش ہیں۔

حدیث شریف 17

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ۔

ترجمہ﴾ ابن سعد نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرسل روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تخلیق میں سب سے اوّل ہوں اور مبعوث ہونے میں سب سے آخر ہوں۔

حدیث شریف 18

وَ اَخْرَجَ ابْنُ لَالٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ۔

ترجمہ﴾ ابن لال نے قتادہ کی بواسطۂ حسن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں انبیاء میں تخلیقاً اوّل ہوں اور بعث میں سب سے آخر ہوں۔

حدیث شریف 19

وَ اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَ الْبَزَّارُ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَ اِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَ سَاُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ دَعْوَةُ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَبَشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ وَ كَذٰلِكَ اُمَّهَاتُ النَّبِيِّيْنَ يَرَيْنَ وَاِنَّ اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْهُ نُوْرًا اَضَاءَتْ لَهٗ قُصُوْرُ الشَّامِ۔

ترجمہ﴾ احمد، بزار، طبرانی، حاکم، بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ بے شک رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں عبد اللہ ہوں اور خاتم الانبیاء ہوں اس وقت سے جب حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام مٹی میں تھے اور دیکھو، میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ میں حضرت ابراہیم کی دعاء، حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کا سچا خواب ہوں، اور اسی طرح سے دیگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی ماؤں نے بھی سچے خواب دیکھے تھے، اور میری والدہ ماجدہ نے بوقتِ ولادت دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا جس سے ملکِ شام کے محلات نظر آنے لگے۔

حدیث شریف 20

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ مِّنْ طَرِيْقِ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَتْ اُمِّيْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ سَطَعَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَهَا قُصُوْرُ بُصْرٰى ۔

ترجمہ: ابن سعد نے بطریق ثور بن یزید، ابو العجفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری والدہ ماجدہ میری ولادت باسعادت کے وقت کیا دیکھتی ہیں کہ ان سے ایک ایسا نور چمکا جس سے بصرہ کے محلات روشن ہو گئے۔

حدیث شریف 21

وَاَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَّالْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ مِنْ طُرُقٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ كَرَامَتِيْ عَلٰى رَبِّيْ اَنِّيْ وُلِدْتُ مَخْتُوْنًا وَلَمْ يَرَ اَحَدٌ سَوْءَتِيْ ۔ وصححه الضياء فى المختارة ۔

ترجمہ: طبرانی نے اوسط میں، اور ابو نعیم، خطیب اور ابن عساکر نے کئی اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں میں ایسا مکرم ہوں کہ مجھے ختنہ شدہ

پیدا فرمایا اور میری شرمگاہ پر کبھی کسی کی نظر نہ پڑی۔ مختارہ میں ضیاء نے اسے صحیح ٹھہرایا۔

حدیث شریف 22

وَاَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْرَبُ الْعَرَبِ وُلِدْتُ فِیْ قُرَیْشٍ وَ نَشَأْتُ فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَاَنّٰی یَأْتِیْنِی اللَّحْنُ ۔

ترجمہ﴾ طبرانی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں افصح العرب ہوں، کیونکہ میری ولادت قریش میں ہوئی، اور بنی سعد میں پرورش پائی، پھر میری باتوں میں فرق کیسے آئے!

باب{۲}

میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

اس باب میں بہت سی احادیث صحیحہ ہیں، جن میں سے کچھ کو کتب معتبرہ سے مختصر طور پر ذکر کر دیا ہے۔

فصل نمبر ۱}

اس فصل میں اُن صحیح روایات کا بیان ہے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر اپنے نسب شریف اور پیدائش مبارکہ کا حال خود بیان فرمایا۔

حدیث شریف 23

وَفِی الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَةِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ الْخَزْرَجِیِّ اَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ وَ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ فِيْهِ النُّبُوَّةُ اَیْ اَنَّهُ اَوَّلُ يَوْمٍ اُوْحِیَ اِلَیَّ فِيْهِ ، رواه مسلم لفظه سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ وَ يَوْمٌ بُعِثْتُ فِيْهِ اَوْ اُنْزِلَ عَلَیَّ فِيْهِ۔

فَالْمُصَنِّفُ نَقَلَهُ بِمَعْنَاهُ .انتهت مع شرحها للعلامة الزرقانی باختصار المختصر۔

ترجمہ} ''مواہب لدنیہ'' میں حضرت ابو قتادہ خزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پیر کے دِن روزہ رکھنے کے بارے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (یہ دن اسی قابل ہے) کیونکہ اسی دن میں پیدا ہوا، اور اسی دِن مجھ پر پہلی وحی کا نزول ہوا، اور اسے مسلم نے بھی روایت کیا اور ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے پیر کے دِن روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایسا دِن ہے کہ اِسی دِن میں پیدا ہوا ہوں اور اِسی روز مبعوث ہوا

، یا اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ مصنف نے اسے معناً نقل کیا ہے۔ یہاں تک "مواہب لدنیہ" کی عبارت مکمل ہوئی۔ (واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم)

فصل نمبر ۲}

اس فصل میں ان روایاتِ صحیحہ کا ذکر ہے جن میں ہے کہ سیدِ عالم نبیٔ مکرم رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منبر شریف پر جلوہ افروز ہو کر اپنا نسب شریف اور ولادت باکرامت کا حال بیان فرمایا، منکرین کی مذمت و برائی بیان کرنے کے لیے اور بغیر اس سبب کے بھی۔

حدیث شریف 24

اَخْرَجَ التِّرْمَذِیُّ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ قَالَ جَآءَ الْعَبَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَاَنَّهٗ سَمِعَ شَیْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ قَبِیْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ بَیْتًا وَّخَیْرِهِمْ نَفْسًا۔ و قال هذا حديث حسن۔

ترجمہ} امام ترمذی نے مطلب بن ابی وداعہ کی روایت بیان کی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کفار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں نامناسب) کلمات سن کر بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، (اور ان کلمات کا ذکر کیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اور لوگوں سے دریافت فرمایا: بتاؤ میں کون ہوں؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں (صلی اللہ

علیک وسلم)، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، بے شک جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا فرمایا تو مجھے بہترین خلق سے بنایا، پھر دو گروہ کیے تو مجھے بہترین گروہ میں رکھا، پھر قبائل بنائے تو مجھے افضل ترین قبیلہ سے بنایا، پھر گھرانے جدا لیے تو مجھے ان گھرانوں میں سے افضل ترین گھرانے میں رکھا، نیز پھر مجھے ذاتی شرافت ونجابت سے بھی نوازا۔

(امام ترمذی نے یہ حدیث روایت کی) اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث شریف 25

وَاَخْرَجَ اَیْضًا عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قُرَیْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاکَرُوْا اَحْسَابَهُمْ بَیْنَهُمْ، فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ کَمَثَلِ نَخْلَةٍ فِیْ کَبْوَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِهِمْ مِنْ خَیْرِ فِرَقِهِمْ وَخَیْرِ الْفَرِیْقَیْنِ، ثُمَّ تَخَیَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِ قَبِیْلَةٍ، ثُمَّ تَخَیَّرَ الْبُیُوْتَ فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِ بُیُوْتِهِمْ، فَاَنَا خَیْرُهُمْ نَفْسًا وَّخَیْرُهُمْ بَیْتًا.

ترجمہ: امام ترمذی نے ہی حضرت عباس بن عبدالمطلب کی یہ روایت بھی بیان کہ ہے کہ وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب و نسب کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی مثال کھجور کے اُس درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کی بہترین جماعت میں رکھا اور ان کے بہترین گروہ میں رکھا اور دونوں گروہوں میں سے بہترین گروہ میں بنایا، پھر قبائل کو منتخب فرمایا اور مجھے بہترین قبیلے میں رکھا، پھر اُس نے گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے اُن میں سے بہتر گھرانے میں رکھا، پس میں اُن میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں۔"

(ترمذی، الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حدیث شریف 26

البیھقی فی الدلائل عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَیِّ بْنِ کِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ کَعْبِ بْنِ لُوَیِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النُّضَیْرِ بْنِ کِنَانَةَ بْنِ خُزَیْمَةَ بْنِ مُدْرِکَةَ بْنِ اِلْیَاسِ بْنِ مُضَرَ بْنِ نَزَارٍ وَمَا افْتَرَقَ النَّاسُ فِرْقَتَیْنِ اِلَّا جَعَلَنِیَ اللهُ فِیْ خَیْرِهِمَا فَاُخْرِجْتُ مِنْ بَیْنِ اَبَوَیَّ فَلَمْ یُصِبْنِیْ شَیْءٌ مِّنْ عَهْدِ الْجَاهِلِیَّةِ وَخَرَجْتُ مِنْ نِّکَاحٍ وَ لَمْ اَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ مِنْ لَّدُنْ آدَمَ حَتّٰی انْتَهَیْتُ اِلٰی اَبِیْ وَ اُمِّیْ فَاَنَا خَیْرُکُمْ نَفْسًا وَّخَیْرُکُمْ اَبًا۔

واللہ سبحانہ و تعالی اعلم و علمہ اتم۔

ترجمہ} بیہقی نے" دلائل" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضیر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار، ہوں، اور جب لوگ دو گروہ بنے، اللہ تعالیٰ نے مجھے ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں رکھا، اور میں اپنے ماں باپ کے ہاں پیدا ہوا تو مجھے زمانۂ جاہلیت کی بے احتیاطی نے ذرا بھی نہ چھوا، اور حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لے کر میرے والدین کریمین تک میری پیدائش نکاح سے ہے، زنا سے نہیں، (اللہ تعالیٰ نے سب آباء واجداد کو زنا سے محفوظ رکھا)، لہٰذا میں اپنی ذات کے لحاظ سے بھی تم سب سے بہتر ہوں، اور حسب ونسب کے لحاظ سے بھی تم میں

بہتر ین ہوں۔

اور اللہ تبارک وتعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے اور اسی کا علم کامل تر ہے۔

فصل نمبر ۳}

اس فصل میں ایسی احادیث مبارکہ کو لایا گیا ہے جن میں کسی صحابی کی گزارش پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد شریف کا بیان فرمایا ہے۔

{حدیث شریف ۲۷}

رَوٰی عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِسَنَدِہٖ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِیِّ (الصحابی ابن الصحابی) قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْیَاءِ فَقَالَ یَا جَابِرُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰی قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُّوْرِہٖ (اِضَافَةُ تَشْرِیْفٍ وَّ اِشْعَارٌ بِاَنَّهٗ خَلْقٌ عَجِیْبٌ وَ اَنَّ لَهٗ شَاْنًا لَّهٗ مُنَاسَبَةٌ مَّا اِلَی الْحَضْرَةِ الرَّبُوْبِیَّةِ عَلٰی حَدِّ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَ "نَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ" وَ هِیَ بَیَانِیَّةٌ اَیْ مِنْ نُّوْرٍ هُوَ ذَاتُهٗ لَابِمَعْنٰی اَنَّهَامَادَّةٌ خَلَقَ نُوْرَهٗ مِنْهَا بَلْ بِمَعْنٰی تَعَلُّقِ الْاِرَادَةِ بِهٖ بِلَاوَاسِطَةِ شَیْءٍ فِیْ وُجُوْدِہٖ اھ شرح المواھب اللدنیة للعلامة الزرقانی رحمة الله علیه) فَجَعَلَ ذٰلِكَ النُّوْرَ یَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَیْثُ شَآءَ اللهُ وَ لَمْ یَكُنْ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَّ لَا قَلَمٌ وَّ لَا جَنَّةٌ وَّلَا نَارٌ وَّ لَا مَلَكٌ وَّلَا سَمَاءٌ وَّ لَا اَرْضٌ وَّلَاشَمْسٌ وَّ لَا قَمَرٌ وَّ لَا جِنِّیٌّ وَ لَا اِنْسِیٌّ فَلَمَّا اَرَادَ اللهُ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَمَ ذٰلِكَ النُّوْرَ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ (ای زَادَ فِیْهِ لَا اَنَّهٗ قَسَمَ ذٰلِكَ النُّوْرَ الَّذِیْ هُوَ نُوْرُ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ اِذِ الظَّاهِرُ اَنَّهٗ حَیْثُ صَوَّرَهٗ بِصُوْرَةٍ مُّمَاثَلَةٍ بِصُوْرَتِهِ الَّتِیْ

سَیَصِیْرُ عَلَیْهَا لَا یَقْسِمُهُ اِلَیْهِ وَلَا اِلٰی غَیْرِہٖ اھ شرح المواھب اللدنیۃ للعلامۃ الزرقانی رحمہ اللہ تعالٰی)

فَخَلَقَ مِنْ جُزْءِ الْاَوَّلِ الْقَلَمَ وَ مِنَ الثَّانِیْ اللَّوْحَ وَ مِنَ الثَّالِثِ الْعَرْشَ ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ اَ رْبَعَةَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْاَ وَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ وَمِنَ الثَّانِیْ الْکُرْسِیَّ وَ مِنَ الثَّالِثِ بَقِیَّةَ الْمَلَائِکَةِ ثُمَّ قَسَمَ الرَّابِعَ اَ رْبَعَةَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْاَوَّلِ السَّمٰوَاتِ وَ مِنَ الثَّانِیْ الْاَرَضِیْنَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ ثُمَّ قَسَمَ الرَّابِعَ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْاَوَّلِ نُوْرَ اَ بْصَارِ الْمُؤْمِنِیْنَ (بِمَعْنٰی بَصَائِرَ اَوِ الْاَعَمِّ مِنْهَا وَمِنَ الْحِسِّیَّةِ وَلَمْ یُعْتَبَرْ اَ بْصَارُ الْکُفَّارِ لِاَنَّهُمْ لَمَّا فَقَدُوْا نَفْعَهَا کَانَتْ مَضَرَّةً عَلَیْهِمْ لَا مَنْفَعَةً لَّهُمْ اھ، شرح المواھب للعلامۃ الزرقانی رحمہ اللہ تعالٰی)وَمِنَ الثَّانِیْ نُوْرَ قُلُوْبِهِمْ وَهِیَ الْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ وَمِنَ الثَّالِثِ نُوْرَ اَلْسِنَتِهِمْ وَهُوَ التَّوْحِیْدُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔الحدیث۔

☆باعثِ تخلیقِ عالم☆

ترجمہ} اُستاذ المحدثین امام عبدالرزاق علیہ الرحمۃ نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے، سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری (جو خود صحابی اور صحابی کے فرزند ارجمند ہیں رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: (ایک دن) میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ تو فرمایئے کہ اللہ تعالٰی نے سب سے پہلے کس چیز کو تخلیق فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جابر! سب سے اوّل اللہ تعالٰی نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا، (* یہاں نور کی اضافت ذاتِ الٰہی کی

طرف اضافتِ تشریفی ہے جو (باعثِ تخلیقِ عالم) سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و رفعت پر دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کتنا عظیم مقام حاصل ہے، اور آپ کی تخلیق بڑی عجیب چیز ہے، جیسے نَفَخۡتُ فِیۡهِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ میں اضافتِ تشریفیہ ہے، خلاصۂ مقصود اس اضافت کا یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو نور سے تخلیق فرمایا، اور مراد یہ نہیں کہ روح کوئی مادہ تھی، جس سے حضرت کا نورِ اوّل بنایا، بلکہ مراد یہ ہے کہ ارادۂ الٰہی کا تعلق آپ کے وجودِ مسعود سے بلاواسطہ ہوا* شرح المواہب اللدنیہ از علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ)

پھر یہ نور قدرتِ الٰہی سے دورہ کرتا رہا، جیسے مشیتِ الٰہی تھی، اور اس وقت لوح و قلم، جنت، دوزخ، فرشتے، زمین و آسمان، سورج، چاند، ستارے، جن و انس، کچھ نہ تھا، اور جب اللہ تعالیٰ نے دیگر مخلوقات کو تخلیق کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس نور کے فیضان کو چار حصوں میں تقسیم فرمایا: ایک حصہ سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا، پھر چوتھے حصے کے مزید چار حصے کیے: ایک سے حاملانِ عرش، دوسرے سے کرسی، تیسرے سے فرشتے بنائے، اور پھر چوتھے حصے کے مزید چار حصے کیے: پہلے سے تمام آسمان، دوسرے سے تمام زمینیں، اور تیسرے حصے سے جنت اور جہنم کو تخلیق کیا۔

اور پھر چوتھے حصے کے بھی چار حصے بنائے: اوّل حصہ سے ایمانداروں کی آنکھوں کی بینائی بنائی، دوسرے سے ان کے دلوں میں معرفتِ الٰہی کا نور بخشا، اور تیسرے حصہ سے ان کی زبانوں کو نور عطا فرمایا جو کلمۂ توحید "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ" سے عبارت ہے۔ (الحدیث)

قال العلامة القاری علیه رحمة الله الباری فی رسالة "المورد الروی فی المولد النبوی"، بعد نقل هذا الحدیث الشریف. قلت : یُشِیۡرُ هٰذَا الۡمَعۡنٰی اِلٰی قَوۡلِهٖ تَعَالٰی {اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِهٖ} اَیۡ نُوۡرِ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله و

سلم {كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ }(الآية)

یہ حدیث نقل کرنے کے بعد حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اپنی تصنیف ''المورد الروی فی المولد النبوی،، میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا اشارہ قرآن کریم کی اس آیت {اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ} کی طرف ہے یعنی نورہٖ کی ضمیر نبی کریم ﷺ کی طرف جاتی ہے۔

شمع دل، مشکوٰۃ تن، سینہ زُجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا یہ سورہ نور کا

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ)

سراپا نور ہیں وہ نورِ حق نورٌ علیٰ نورٍ	
کمشکوٰۃ ہے شان ان کی، انھیں کیا واسطہ ظل سے	

(حضرت صدر الفاضل سید نعیم الدین مرادی آبادی علیہ الرحمۃ)

تابش قصوری

حدیث شریف 28

وَعَنْ مَيْسَرَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ مَتٰى كُنْتَ نَبِيًّا ؟ قَالَ وَ آدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ۔ هذا لفظ رواية الامام احمد ورواه البخاري في تاريخه الكبير وابو نعيم وصححه الحاكم ۔ و في الاصابة سنده قوى وقال العلامة الحافظ ابن رجب الحنبلي في اللطائف وبعضهم يرويه اى حديث ميسرة مَتٰى كُتِبْتَ نَبِيًّا اى مَتٰى كُتِبَتْ نُبُوَّتُكَ اى ثَبَتَتْ وَحَصَلَتْ مِنَ الْكِتَابَةِ لَا مِنَ الْكَوْنِ انتهى۔

قُلْتُ وَكَذَا رَوَيْنَا فِيْ جُزْءٍ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَمْرٍو اِسْمٰعِيْلَ بْنِ نُجَيْدٍ

ولفظه يعنى باسناده الى ميسرة مَتٰى كُتِبْتَ نَبِيًّا قَالَ كُتِبْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ·

ترجمہ} سیدنا میسرہ ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ آپ کب سے نبی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام روح وجسد کے درمیان تھے، (یعنی ابھی آدم علیہ الصلاۃ والسلام کا وجود نہ تھا)

یہ الفاظ حضرت امام احمد سے مروی ہیں، اور امام بخاری نے اپنی کتاب تاریخ کبیر میں یوں ہی درج فرمایا، نیز ابو نعیم بھی اس کو اپنی صحیح میں لائے، اور اصابہ میں ہے: اس روایت کی سند قوی ہے، اور علامہ حافظ رجب حنبلی نے "لطائف" میں فرمایا: بعض راوی میسرہ کی حدیث میں ("مَتٰى كُنْتَ نَبِيًّا" کی جگہ) "مَتٰى كُتِبْتَ نَبِيًّا" روایت کرتے ہیں، کہ آپ کی نبوت کب لکھی گئی؟ یعنی ثابت اور حاصل ہوئی، (یہ لفظ کتبت، کتابۃ سے ہے کون سے نہیں) (انتہی)

میں کہتا ہوں: ایسے ہی ہمیں ابو عمرو اسماعیل بن نجید کی حدیث کے ایک جز میں روایت ملی ہے، اور اس کی سند میسرہ تک ہے، کہ آپ کب نبی لکھے گئے؟ فرمایا: میں ایسے وقت میں نبی لکھا گیا جب حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام روح وجسد کے درمیان تھے۔

حدیث شریف 29

وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ اى حَصَلَتْ وَ ثَبَتَتْ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَ الْجَسَدِ · رواه الترمذى وقال حديث حسن ·

ترجمہ} حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! ﷺ آپ کو نبوت کب واجب ہوئی؟ یعنی کب نبوت حاصل ہوئی؟ فرمایا:

جبکہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔

(اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا: یہ حدیث حسن ہے)

حدیث شریف 30

وَعَنِ الشَّعْبِيِّ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيْلَ الْكُوْفِيِّ اَبِيْ عَمْرَ التَّابِعِيِّ قَالَ رَجُلٌ يَحْتَمِلُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَتٰى اسْتُنْبِئْتَ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ حِيْنَ اُخِذَ مِنِّي الْمِيْثَاقُ

وَعِنْدَ اَبِيْ نُعَيْمٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَتٰى جُعِلْتَ نَبِيًّا قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ۔ رَوَاهُ اَ بُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ ، مِنْ رُوَاتِهٖ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ ضَعِيْفٌ شِيْعِيٌّ تَرَكَهُ الْحُفَّاظُ وَوَثَّقَهٗ شُعْبَةُ فَشَذَّ ۔

قَالَ اَ بُوْ دَاوٗدَ وَلَيْسَ لَهٗ فِيْ كِتَابِيْ سِوٰى حَدِيْثِ السَّهْوِ فِيْمَا ذَ كَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ فَهٰذَا اَيْ مُرْسَلُ الشَّعْبِيِّ عَلٰى ضُعْفِهِ الْمُعْتَضَدِ بِحَدِيْثِ عُمَرَ السَّابِقِ يَدُلُّ عَلٰى اَ نَّهُ مِنْ حِيْنِ صُوِّرَ آدَمُ طِيْنًا اُسْتُخْرِجَ مِنْهُ نَبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اُخِذَ مِنْهُ الْمِيْثَاقُ ثُمَّ اُعِيْدَ اِلٰى ظَهْرِ آدَمَ حَتّٰى يَخْرُجَ وَقْتَ خُرُوْجِهِ الَّذِيْ قَدَّرَاللهُ خُرُوْجَهٗ فِيْهِ فَهُوَ اَ وَّلُهُمْ خَلْقًا اھ ۔

المواهب اللدنية بالتقاط واختصار مع شرحها للعلامة زرقاني رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ} امام شعبی، عامر بن شراحیل کوفی تابعی، جن کی کنیت ابوعمر ہے، اُن سے مروی ہے کہ ایک شخص (غالباً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ

کب سے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام روح وجسد کے مابین تھے، اور اسی وقت مجھ سے میثاق لیا گیا۔

اور ابونعیم جو صنابحی سے روایت کرتے ہیں، اُس میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ آپ کب نبی بنائے گئے؟ ارشاد فرمایا: جبکہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔

اسے ابوعبداللہ محمد بن سعد نے روایت کیا ہے، اس کے راویوں میں سے ایک جابر جعفی ہے جو ضعیف اور شیعہ ہے، حفاظ حدیث نے اسے ترک کر رکھا ہے لیکن شعبہ نے اس کی توثیق کی ہے، چنانچہ وہ شاذ کے درجہ میں ہے۔

ابوداؤد نے کہا: میری کتاب میں سوائے حدیث بھو کے، جابر جعفی سے اور کوئی روایت نہیں ہے۔ چنانچہ ابن رجب نے اس روایت کو ذکر کیا ہے، پس شعبی کی حدیث مرسل، باوجود ضعف کے، حدیث عمر سے قوت حاصل کر کے اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام کا پتلا بنایا گیا تو نبی کریم ﷺ کو اس پتلا سے نکال کر نبی بنایا اور میثاق لیا گیا، پھر آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی پشت ہی میں لوٹا دیے گئے، پھر اپنے وقت پر پیدا ہوئے کہ جس میں آپ کی پیدائش اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمادی تھی، چنانچہ (اس معنی میں) حضور ﷺ پیدائش میں سب سے اوّل ہیں۔ یہ مضمون مواہب لدنیہ اور اس کی شرح (از علامہ زرقانی) سے مختصر طور پر خلاصہ کر کے لکھا گیا ہے۔

حدیث شریف 31

وَاَيْضًا فِيْهَا وَعَنْ شَدَّادِبْنِ اَوْسٍ الصَّحَابِيِّ ابْنِ الصَّحَابِيِّ اِبْنِ اَخِيْ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ مَا حَقِيْقَةُ اَمْرِكَ (حَالِكَ) فَقَالَ بَدْوُ شَاْنِيْ (ظُهُوْرُ اَمْرِيْ) اَنِّيْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ وَ بُشْرٰی اَخِیْ عِیْسٰی وَ اَنِّیْ کُنْتُ بِکْرَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ ای اَوَّلَ اَوْلَادِهِمَا وَ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِیْ کَاَثْقَلِ مَا تَحْمِلُ النِّسَاءُ وَجَعَلَتْ تَشْتَکِیْ اِلٰی صَوَاحِبِهَا ثِقُلَ مَا تَجِدُ مِنْ ذٰلِكَ الْحَمْلِ ثُمَّ اِنَّ اُمِّیْ رَاَتْ فِیْ مَنَامِهَا اَنَّ الَّذِیْ فِیْ بَطْنِهَا نُوْرٌ ...الحدیث... ففیه (تصریح) اَنَّ اُمَّهٗ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَجَدَتِ الثِّقُلَ فِیْ حَمْلِهٖ وَ فِیْ سَائِرِ الْاَحَادِیْثِ اَنَّهَا لَمْ تَجِدْ ثِقْلًا فَحَصَلَ التَّعَارُضُ وَجَمَعَ اَبُوْ نُعَیْمٍ الْحَافِظُ بَیْنَهُمَا بِاَنَّ الثِّقُلَ بِهٖ کَانَ فِی ابْتِدَاءِ عُلُوْقِهَا بِهٖ وَ الْخِفَّةَ عِنْدَ اسْتِمْرَارِ الْحَمْلِ فَیَکُوْنُ عَلَی الْحَالَیْنِ خَارِجًا عَنِ الْمُعْتَادِ الْمَعْرُوْفِ عِنْدَ النِّسَاءِ۔ اھ

ترجمہ﴾ حضرت شداد بن اوس، جو صحابی ابنِ صحابی اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم کے بھتیجے ہیں، وہ روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ عامر کے ایک آدمی نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی حقیقتِ حال کیا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اول کیفیت یہ ہے کہ میں حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا اور اپنے بھائی حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی بشارت ہوں، اور میں اپنے والدین کریمین کا پہلوٹا بیٹا ہوں، اور حمل میں ایسا بوجھل تھا کہ میری والدہ ماجدہ اپنی سہیلیوں سے اپنی تکلیف بیان کرتی تھیں، پھر میری والدہ ماجدہ نے یہ خواب دیکھا کہ اُن کے پیٹ میں جو ہے وہ ایک نور ہے۔(الیٰ آخرہٖ)

اِس روایت میں اس بات کی تصریح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کو حمل کا بوجھ محسوس ہوا، اور دیگر تمام احادیث میں یہ مذکور ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کو مطلقاً حمل محسوس نہ ہوتا تھا، چنانچہ روایات میں تعارض ہوا، تاہم حافظ ابونعیم نے ان دو

طرح کی روایات میں یوں تطبیق فرمائی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حمل میں آئے تو اس وقت آپ کی والدہ ماجدہ کو گرانی محسوس ہوئی، حالانکہ خواتین کو ابتدائے حمل کی خبر تک نہیں ہوتی، اور جس قدر دن بڑھتے جاتے ہیں خواتین کو اسی قدر گرانی کی شکایت ہوتی جاتی ہے، پھر جیسے جیسے وقت قریب آتا ہے ویسے ویسے ان کی نشست و برخاست دشوار ہو جاتی ہے جبکہ ایسی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر تک بھی نہ ہوئی ،خلاصہ یہ کہ آپ علیہ السلام کے دونوں حال یعنی ابتدائے حمل اور انتہائے حمل قابل تعجب ہیں!

((میں سمجھتا ہوں، چونکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے معاملات عام لوگوں سے مختلف ہوتے ہیں، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سید المرسلین ہیں، اس لئے یوں ہوا، اور اس لئے بھی تاکہ ابتداءِ حمل میں یہ معلوم ہو جائے کہ حمل ہے، پھر بعد میں بوجھ ختم کر دیا گیا، یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم اور آپ کی والدہ دونوں کا اعزاز و اکرام ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ آپ کی والدہ سے بوجھ کی تکلیف کو دور کر دیا گیا، لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے قبل از بعثت (ارہاص) معجزہ *اور سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسبت سے سیدہ کی کرامت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی))

حدیث شریف 32

واخرج ابن سعد واحمد والطبرانی والبیہقی وابو نعیم

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّم مَا کَانَ بَدْءُ اَمْرِكَ قَالَ اِنِّیْ دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَ بُشْرٰی عِیْسٰی وَ رَاَتْ اُمِّیْ کَاَنَّهٗ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ بِهٖ قُصُوْرُ الشَّامِ.

ترجمہ} ابن سعد، احمد، طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صاحب نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ابتدائی کیفیت کس طرح سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے جدِ امجد حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں، اور میری والدہ ماجدہ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا ان سے ایک ایسا نور نکلا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے۔

حدیث شریف 33

واخرج الحاکم وصححه و البیهقی عن خالد بن معدان ان عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ فَقَالَ اَنَا دَعْوَةُ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَ بُشْرٰى عِيْسٰى وَ رَاَتْ اُمِّيْ حِيْنَ حَمَلَتْ بِيْ كَاَنَّهٗ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَهٗ قُصُوْرَ بُصْرٰى مِنْ اَرْضِ الشَّامِ. وَ اللهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ.

ترجمہ: حاکم نے خالد بن معدان کی اصحاب رسول ﷺ سے روایت بیان کی ہے، اور تلخی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں اپنی کیفیت ذاتی سے آگاہ فرمایئے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے باپ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا اور اپنے بھائی عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں، اور میری والدہ نے، جبکہ وہ حاملہ تھیں، (خواب میں) دیکھا کہ ان سے ایک ایسا نور نکلا ہے جس سے ملک شام میں بصری کے محل روشن ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ جلّ وعلیٰ ہی زیادہ جاننے والا ہے، اور اس کا علم ہی کامل واکمل ہے۔

فصل نمبر ۴: میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ مع میلادِ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام

اس فصل میں ان روایاتِ صحیحہ کو لایا گیا ہے جن میں آپ ﷺ نے اپنے میلاد شریف کے بیان کے ساتھ ساتھ دیگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا بھی ذکر فرمایا۔

حدیث شریف 34

اخرج احمد والبزار والطبرانی والحاکم والبیھقی و ابو نعیم عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَ اِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِيْنَتِهٖ (ای مطروح علی الارض فی طینته) وَ سَاُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَنِّیْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَشَارَةُ عِيْسٰى وَ رُؤْيَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ وَكَذٰلِكَ اُمَّهَاتُ النَّبِيِّيْنَ يَرَيْنَ وَ اِنَّ اُمَّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّمَ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْهُ نُوْرًا اَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ۔

وَ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانٍ وَ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ عِنْدَ اَحْمَدَ نَحْوُهُ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ★

ترجمہ} احمد، بزار، طبرانی، حاکم اور ابو نعیم نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ، خاتم النبیین ہوں (اور اُس وقت بھی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام ابھی مٹی ہی میں ملے ہوئے تھے (یعنی زمین پر ان کا پتلا بنا ہوا پڑا تھا)، اور میں تمھیں بتائے دیتا ہوں کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں، اور اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کا خواب ہوں، جو انھوں نے دیکھا، جیسے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مائیں خواب دیکھتی آئی ہیں، اور رسولِ کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وقت ولادتِ مصطفیٰ ﷺ ایک ایسا نور دیکھا جس سے ملکِ شام کے محلات روشن ہو گئے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو ابن حبان نے صحیح کہا ہے، اور امام احمد کو بھی ابو امامہ سے یہ مضمون پہنچا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔

فصل نمبر ۵} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

اس فصل میں ان روایات کو لایا گیا ہے جن میں یہ ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے میلاد مبارک کے ساتھ ساتھ کسی نبی کا ذکر یا دوسرے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا تذکرہ کیا، یا صحابہ کرام نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کے میلاد شریف کے ساتھ دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے احوالِ پیدائش مبارک بیان کئے۔

حدیث شریف 35

اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِیْ آدَمَ یَطْعَنُ الشَّیْطَانُ فِیْ جَنْبِهٖ بِاِصْبَعَیْهِ حِیْنَ یُوْلَدُ غَیْرُ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ ذَهَبَ یَطْعَنُ فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ وَ هُوَ الْمَشِیْمَةُ ای الْجِلْدَةُ الَّتِیْ یَكُوْنُ فِیْهَا الْجَنِیْنُ فَلَمْ یَصِلْ طَعْنُهُ اِلٰی جَسَدِهٖ۔ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

ترجمہ} امام بخاری وامام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدم زاد پیدا ہوتا ہے تو اس وقت شیطان اس کے پہلو میں دو اُنگلیاں چبھوتا ہے، سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے (کہ وہ اس سے محفوظ رہے)، اُس نے آپ علیہ السلام کو (انگلیاں) چبھونا چاہا تو اُس جھلی میں ہی چبھو سکا جس میں بچہ رحمِ مادر میں ہوتا ہے، چنانچہ اُس کا چبھونا آپ علیہ السلام کے جسم تک نہ پہنچ سکا۔ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام۔

حدیث شریف 36

وَ اَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

قَالَ فَلَمَّا وُلِدَ عِيْسٰی لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ صَنَمٌ اِلَّا خَرَّ لِوَجْهِهٖ. عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

ترجمہ} حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پیدا ہوئے تو کوئی بت ایسا نہیں تھا جو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں نہ گرا ہو۔

حدیث شریف 36

میلاد النبی کا دن پیر مبارک ہے

وَاَخْرَجَ الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ مَعْرُوْفِ بْنِ خَرْبُوْذَ قَالَ كَانَ اِبْلِيْسُ يَخْرِقُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ فَلَمَّا وُلِدَ عِيْسٰی حُجِبَ مِنْ ثَلَاثِ سَمٰوَاتٍ فَكَانَ يَصِلُ اِلٰی اَرْبَعٍ فَلَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حُجِبَ مِنَ السَّبْعِ قَالَ وُلِدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ. وَاللهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ.

ترجمہ} زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے معروف بن خربوذ کی روایت بیان کی ہے کہ شیطان کا پہلے پہل سب آسمانوں پر آنا جانا تھا، لیکن جب عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پیدا ہوئے تو تین آسمانوں پر نہ جا سکتا تھا، چار آسمانوں تک چلا جاتا تھا، پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو ساتوں آسمانوں پر جانے سے روک دیا گیا۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے۔

فصل نمبر ۶} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء بزبانِ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام

اس فصل میں ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے میلاد شریف کے ساتھ ساتھ خلفاءِ راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیدائش کی کیفیت بھی بیان کی ہے۔

حدیث شریف 38

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّ اللّٰہَ لَمَّا خَلَقَ آدَمَ وَاَدْخَلَ الرُّوْحَ فِیْ جَسَدِہٖ اَمَرَنِیْ اَنْ اٰخُذَ تُفَّاحَۃً مِّنَ الْجَنَّۃِ فَاَعْصِرَ فِیْ فِیْہِ فَعَصَرْتُھَا فِیْ فِیْہِ فَخَلَقَکَ اللّٰہُ مِنَ النُّطْفَۃِ الْاُوْلٰی اَنْتَ یَا مُحَمَّدُ وَمِنَ الثَّانِیَۃِ اَبَا بَکْرٍ وَمِنَ الثَّالِثَۃِ عُمَرَ وَمِنَ الرَّابِعَۃِ عُثْمَانَ وَمِنَ الْخَامِسَۃِ عَلِیًّا فَقَالَ آدَمُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ اَکْرَمْتَھُمْ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰؤُلَاءِ خَمْسَۃُ اَشْیَاخٍ مِّنْ ذُرِّیَّتِکَ وَقَالَ ھٰؤُلَاءِ اَکْرَمُ عِنْدِیْ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِیْ قَالَ فَلَمَّا عَصٰی آدَمُ رَبَّہٗ قَالَ یَا رَبِّ بِحُرْمَۃِ اُولٰئِکَ الْاَشْیَاخِ الْخَمْسَۃِ الَّذِیْنَ فَضَّلْتَھُمْ تُبْ عَلَیَّ فَتَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

کَذَا فِیْ کِتَابِ الرِّیَاضِ النُّضْرَۃِ فِیْ فَضَائِلِ الْعَشَرَۃِ لِلْعَلَّامَۃِ مُحِبِّ الدِّیْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّبْرِیِّ الشَّافِعِیِّ الْمَکِّیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔

ترجمہ} حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرمارہے تھے: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تخلیق فرمایا اور ان کے جسم میں روح پھونکی تو مجھ (جبرئیل) کو حکم دیا کہ جنت سے ایک سیب لے کر اُن کے منہ میں نچوڑ دوں، لہٰذا میں نے وہ (سیب) ان کے منہ میں نچوڑ دیا، یارسول اللہ! ﷺ اس کے پہلے قطرہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنایا، دوسرے سے حضرت ابوبکر، تیسرے سے حضرت عمر، چوتھے سے حضرت عثمان اور پانچویں سے حضرت علی المرتضی کو، رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اس پر حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے دریافت کیا: (الٰہی!) یہ کون لوگ ہیں جنھیں تو نے یہ اعزاز بخشا ہے؟ اللہ تعالیٰ

ارشاد فرمایا: یہ تمھاری اولاد میں سے پانچ بزرگ ہستیاں ہیں، اور فرمایا: یہ مجھے تمام مخلوقات سے زیادہ عزیز ہیں۔

نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نجینا

پھر جب حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لغزش ہوئی (اور معافی کے لیے انھوں نے اِن پانچوں شخصیات کا واسطہ دیا کہ) الٰہی! ان پانچوں کی عزت وحرمت کے صدقے میری لغزش معاف فرما، جنھیں تو نے تمام جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔

"کتاب الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ" میں علامہ محب الدین احمد بن عبداللہ بن محمد الطبری الشافعی المکی علیہ الرحمۃ نے اسی طرح تحریر فرمایا ہے۔

حدیث شریف 39

نبی کریم، اَبوبکر، عمر، عثمان اور علی، اَنوار تھے

وایضًا فِیْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیِّ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِسَنَدِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِیٌّ اَنْوَارًا عَلٰی یَمِیْنِ الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ یُّخْلَقَ اٰدَمُ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا خُلِقَ اُسْكِنَّا ظَهْرَهٗ وَلَمْ نَزَلْ نَنْقُلُ فِی الْاَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ اِلٰی اَنْ نَّقَلَنِیَ اللهُ اِلٰی صُلْبِ عَبْدِ اللهِ وَنَقَلَ اَبَا بَكْرٍ اِلٰی صُلْبِ اَبِیْ قُحَافَةَ وَ عُمَرَ اِلٰی صُلْبِ الْخَطَّابِ وَنَقَلَ عُثْمَانَ اِلٰی صُلْبِ عَفَّانَ وَنَقَلَ عَلِیًّا اِلٰی صُلْبِ اَبِیْ طَالِبٍ ثُمَّ اخْتَارَهُمْ لِیْ اَصْحَابًا فَجَعَلَ اَبَا بَكْرٍ صِدِّیْقًا وَّ عُمَرَ فَارُوْقًا وَّ عُثْمَانَ ذَا النُّوْرَیْنِ وَعَلِیًّا رَضِیًّا فِیْ نُسْخَةٍ وَصِیًّا فَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَقَدْ سَبَّنِیْ وَمَنْ سَبَّنِیْ فَقَدْ سَبَّ اللهَ وَمَنْ سَبَّ اللهَ اَكَبَّهٗ فِی النَّارِ

عَلٰی مَنْخَرِہٖ ۔ خَرَّجَهُ الْمُلَّا فِيْ سِيْرَةٍ ۱۰ھ

ترجمہ} اسی کتاب میں امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو وجود میں لانے سے ایک ہزار سال پہلے میرے، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی کے نور (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو عرشِ معلیٰ کی دائیں جانب جگہ دے رکھی تھی، جب حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو وجود عطا فرمایا تو ان کی پشت میں ہمیں رکھا، اور پھر ہمیں برگزیدہ پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل فرماتا رہا، یہاں تک کہ مجھے حضرت عبداللہ کی پشت میں، ابوبکر کو ابو قحافہ کی پشت میں حضرت عمر کو خطاب، حضرت عثمان کو عفان اور حضرت علی کو ابو طالب کی پشت میں منتقل فرمایا، پھر انہیں میرے گہرے دوست بنا کر ابوبکر کو صدیق، عمر کو فاروق، عثمان کو ذوالنورین اور علی کو رضی کا لقب مرحمت فرمایا، اور ایک نسخہ میں "رضی" کی جگہ "وصی" ہے، تو جس نے میرے ان دوستوں کو برا کہا، اُس نے مجھے برا کہا، اور جس نے مجھے برا کہا، اُس نے اللہ تعالیٰ کو برا کہا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کو برا کہا اُس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

(اس روایت کو ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سیرت میں نقل فرمایا ہے۔)

حدیث شریف 40

وایضًا فیہ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَعَلِيٌّ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَعَالٰى قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ آدَمَ بِاَرْبَعَةَ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ قَسَمَ ذٰلِكَ النُّوْرَ جُزْئَيْنِ فَجُزْءٌ اَنَا وَ جُزْءٌ عَلِيٌّ ۔ خَرَّجَهُ اَحْمَدُ فِي الْمَنَاقِبِ بِحُرُوْفِهٖ ۔

ترجمہ} اور اس میں یہ روایت بھی ہے کہ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا کہ

اللہ تعالیٰ کے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کرنے سے چودہ ہزار سال پہلے میرا اور علی کا ایک نور تھا، جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے وجود بخشا تو اس وقت اس نور کے دو حصے کر کے ایک حصہ سے مجھے اور دوسرے حصہ سے علی کو بنایا۔

(اس روایت کو امام احمد نے المناقب میں نقل فرمایا ہے۔)

فصل نمبر ۷} میلادِ خلفائے اربعہ بزبانِ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین

اس فصل میں خلفائے اربعہ کی پیدائش کا علیحدہ بیان ہے، نیز صحابہ و تابعین و تبع تابعین، رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، میں سے بھی بعض نے خلفائے راشدین کی پیدائش کا حال آپ ﷺ کے میلاد شریف کے ساتھ اور علیحدہ بھی بیان کیا ہے۔

حدیث شریف 41 ایک مٹی سے پیدائش

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ خُلِقَ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ مِنْ طِیْنٍ وَّاحِدٍ وَّ خُلِقَ عُثْمَانُ وَ عَلِیٌّ مِنْ طِیْنٍ وَّاحِدٍ

كذا فی كتاب الرياض النضرة فی فضائل العشرة

ترجمہ} حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک ہی مٹی سے تخلیق کیے گئے، اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک ہی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔

کتاب الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ میں اسی طرح ہے۔

حدیث شریف 42

وایضا فیہ:۔ عَنْ سَوَادِ بْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ سَوَادٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ یُّحْفَرُ فَقَالَ قَبْرُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا قَبْرُ فُلَانِ الْحَبَشِیِّ قَالَ سُبْحَانَ اللہِ سِیْقَ مِنْ اَرْضِہٖ

وَ بِتَمَائِهٖ اِلَی التُّرْبَۃِ الَّتِیْ خُلِقَ مِنْھَا وَ قَالَ لِیْ اَبِیْ یَا سَوَّارُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ فَضِیْلَۃً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَا خُلِقَا مِنْ تُرْبَۃٍ خُلِقَ مِنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ ۔ خَرَّجَہُ الْجَوْھَرِیُّ اہ بِحُرُوْفِہٖ ۔

ترجمہ} اسی کتاب میں یہ روایت بھی ہے کہ حضرت سوار بن عبداللہ بن سوار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں دیکھا ایک قبر کھودی جا رہی ہے، آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ قبر کس کے لیے (تیار کر رہے ہو)؟ لوگوں نے عرض کیا: ایک حبشی کے لیے، آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! (کیا قدرتِ خداوندی ہے!) وہ (حبشی) اپنے زمین و آسمان (یعنی اپنے مسکن/ علاقے) سے وہاں لے جایا گیا جس جگہ سے اس کی پیدائش کی مٹی لی گئی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس روایت کے بعد میرے باپ نے مجھ سے کہا: اے سوار! میرے نزدیک حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ وہ اُس جگہ کی مٹی سے پیدا ہوئے جس جگہ کی مٹی سے رسول اللہ ﷺ کی تخلیق ہوئی تھی۔

کہ وہ بعد از وصال وہاں جائیں گے، جہاں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے (اس لئے کہ انہیں ایک ہی جوہر سے تخلیق کیا گیا ہے)۔

(اس روایت کو جوہری نے بایں حروف نقل کیا ہے۔)

حدیث شریف 43

ابوبکر و عمر جیسا کوئی پیدا ہی نہ ہوا! (تو نبی جیسا کیسے ہو؟)

وایضًا فیہ: عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَءَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ بِعَیْنَیَّ ھَاتَیْنِ وَ اِلَّا فَعَمِیَا وَ سَمِعْتُہٗ بِاُذُنَیَّ ھَاتَیْنِ وَ اِلَّا فَصَمَّتَا یَقُوْلُ مَا وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ مَوْلُوْدٌ اَزْکٰی وَ اَطْھَرُ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ۔ خَرَّجَہُ اَبُو

الْقَاسِمِ بْنُ حبابه اه بِحُرُوْفِهٖ وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيْثُ الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ۔

ترجمہ} اسی کتاب میں یہ روایت بھی ہے کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اِن دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے، اور اگر (نہ دیکھا ہو) تو اِن کی بینائی بالکل ختم ہو جائے! اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اِن دونوں کانوں سے سنا ہے، اور اگر (نہ سنا ہو) تو اِن کی قوتِ سماعت جاتی رہے!

(میں نے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے (ہوئے سنا) کہ مسلمانوں میں کوئی نومولود حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے زیادہ پاک وصاف پیدا نہیں ہوا۔

• ابوالقاسم بن حبابہ نے بایں حروف یہ روایت بیان کی ہے، اور اس سے پہلے امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت گزر چکی ہے۔

اور اللہ سبحانہٗ وتعالٰی ہی سب سے بڑھ کر جاننے والا ہے، اور اسی کا علم کامل واکمل ہے۔

باب {۲}

میلادِ مصطفیٰ بزبانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دربارگاہِ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

فصل نمبر ا}

شانِ مصطفیٰ بزبانِ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہ اجازتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی

قُلْ .لَا یَفْضُضِ اللّٰہُ فَاکَ ۔

نعت پڑھو، اللہ تمھارے منہ کو سلامت رکھے! (یعنی منہ کے اندر ہونٹوں سے لے کر دانتوں اور زبان وحلق تک کو محفوظ رکھے!) (تابش قصوری)

حدیث شریف 44

نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ عمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حضور نے خود سنی)

وَ اَخرَجَ الحَاکِمُ وَ الطِّبْرَانِیُّ عَنْ حُرَیْمِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ هَاجَرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ مُنْصَرِفَہٗ مِنْ تَبُوْکَ فَسَمِعْتُ الْعَبَّاسَ یَقُوْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَمْدَحَکَ قَالَ قُلْ .لَا یَفْضُضِ اللّٰہُ فَاکَ ۔ فَقَالَ:

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِی الظِّلَالِ وَ فِیْ
مُسْتَوْدَعٍ حَیْثُ یُخْصَفُ الْوَرَقُ
ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ
اَنْتَ وَ لَا مُضْغَةٌ وَّ لَا عَلَقٌ
بَلْ نُطْفَةٌ تَرْکَبُ السَّفِیْنَ وَ قَدْ
اَلْجَمَ نَسْرًا وَّ اَهْلَهُ الْغَرَقُ

مُنْتَقِلٌ مِّنْ صَالِبٍ اِلٰی رَحِمٍ
اِذَا مَضٰی عَالِمٌ بَدَا طَبَقٌ
وَ اَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ
الْاَرْضُ وَ ضَاءَ تْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ
حَتّٰی احْتَوٰی بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ
خِنْدِفٍ عَلْيَاءُ تَحْتَهَا النُّطُقُ
فَنَحْنُ فِيْ ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَ فِي النُّوْرِ
وَ سُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ
وَرَدْتَ نَارَ الْخَلِيْلِ مُكْتَتِمًا
فِيْ صُلْبِهٖ اَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ

کذا فی الخصائص الکبریٰ للعلامۃ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ﴾ حاکم اور طبرانی نے حزیم بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں ہجرت کر کے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اُس وقت حاضر ہوا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے، میں نے سنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار تھے کہ یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی خدمت میں ایک قصیدہ نذر کروں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پڑھو، اللہ تمھارے منہ کو ہر آفت سے سلامت رکھے!

تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ قصیدہ پڑھا، جس کا ترجمہ کچھ اس طرح سے ہے:

یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ تخلیقِ عالَم سے قبل ہی پاک وصاف تھے، درختوں کے سائے اور جنتی

محلات میں، جبکہ بہشتی حلے اُتر جانے کے سبب آدم علیہ الصلاۃ والسلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ستر چھپانے کے لیے پتے لپیٹ رہے تھے۔

پھر آپ زمین پر تشریف لائے تو اس وقت نہ آپ جامۂ بشری میں تھے اور نہ ہی گوشت کا ٹکڑا یا جما ہوا خون،

بلکہ آپ پاکیزہ پشت میں تھے، جب حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی کشتی پر سوار ہوئے، جبکہ نسر بت اور اس کے پجاریوں کو غرق نے لگام ڈالی (کہ سب طوفانِ ح میں ڈوب مرے)۔

آپ آباء واَجداد کی پشتوں سے ماؤں کے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل ہوتے رہے، اسی طرح زمانے پر زمانہ قرن بہ قرن بدلتا رہا،

اور جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کے نور سے زمین وآسمان منور ہو گئے،

یہاں تک کہ آپ ﷺ کا (ہر نقص سے) محفوظ گھرانہ بڑے بڑے عالی نسب خاندانوں پر حاوی ہو گیا۔

تو بیشک ہم آپ کی اسی روشنی اور نور میں ہیں، اور اسی نور کی بدولت ہم ہدایت پر ترقی حاصل کر رہے ہیں۔

آپ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی پشت میں تھے، جب انہیں آگ میں ڈالا گیا، پھر بھلا وہ کیسے جل سکتے تھے!

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے خصائص الکبری اسی طرح رقم فرمایا ہیں۔

شرحِ حدیث از علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ

وَ فِیْ شَرْحِ الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ لِلْعَلَّامَةِ الزُّرْقَانِيْ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ :وَ لَمَّا دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فِيْ رَمَضَانَ عِنْدَ ابْنِ سَعْدٍ وَ تَبِعَهُ مغلطای وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِيْ شَعْبَانَ وَ بَدَءَ بِا لْمَسْجِدِ

فَصَلّٰی فِیْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ كَمَا فِیْ حَدِیْثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فِی الصَّحِیْحِ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَمَا رَوَاهُ الطِّبْرَانِیُّ وَغَیْرُهٗ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَمْدَحَكَ اَتَاْذَنُ لِیْ فِیْ اَنْ اَمْدَحَكَ قَالَ قُلْ ،لَا یَفْضُضِ اللّٰهُ فَاكَ اَلْمُرَادُ الدُّعَاءُ لَهٗ لِصِیَانَةِ فِیْهِ عَنْ كُلِّ خَلَلٍ لَاعَنْ نَثْرِ الْاَسْنَانِ فَقَطْ فقال

مِنْ قَبْلِهَا اَیِ الْاَرْضِ اَوِ الدُّنْیَا اَوِ الْوِلَادَةِ طِبْتَ كُنْتَ طَیِّبًا فِی الظِّلَالِ اَیْ ظِلَالِ الْجَنَّةِ فِیْ صُلْبِ آدَمَ وَ فِیْ ۰ مُسْتَوْدَعٍ بِفَتْحِ الدَّالِ اَیِ الْمَوْضِعِ كَانَ آدَمُ وَحَوَّاءُ بِهٖ فِی الْجَنَّةِ حَیْثُ یُخْصَفُ یُلْزَقُ الْوَرَقُ ۰

ثُمَّ هَبَطْتَ اُنْزِلْتَ فِیْ صُلْبِ آدَمَ الْبِلَادَ الْاَرْضَ لَابَشَرٌ۰ اَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَّلَا عَلَقٌ۰

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِیْنَ اِسْمُ جِنْسٍ لِسَفِیْنَةٍ جَمْعٌ لِضَرُوْرَةِ الشِّعْرِ اَوْ هُوَمُفْرَدٌ مُرَخَّمٌ وَقَدْ ۰اَلْجَمَ نَسْرًا اَحَدُ الْاَصْنَامِ عَبَدُوْهَا قَوْمُ نُوْحٍ وَ اَهْلَهُ الْغَرَقُ۰

مُنْتَقِلٌ مِّنْ صَالِبٍ اَیْ صُلْبٍ اِلٰی رَحِمٍ ۰اِذَا مَضٰی عَالَمٌ بَدَا ظَهَرَ طَبَقٌ۰ عَا لَمٌ آخَرُ

وَرَدْتَ نَارَ الْخَلِیْلِ مُكْتَتِمًا ۰ مُخْفِیًا فِیْ صُلْبِهٖ ظَهْرِهٖ اَنْتَ تَوْكِیْدُ الضَّمِیْرِ فِیْ وَرَدْتَ .كَیْفَ یَحْتَرِقُ۰ اَیْ لَا یَحْتَرِقُ بِبَرَكَتِكَ وَ اَنْتَ فِیْ صُلْبِهٖ

حَتّٰی احْتَوٰی بَیْتُكَ الْمُهَیْمِنُ اَیِ الْمَحْفُوْظُ مِنْ كُلِّ نَقْصٍ

مِنْ ·خِنْدِفٍ . عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ· يَأْتِيْ شَرْحُهٗ

وَ اَ نْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ ·الْاَرْضُ وَضَاءَ تْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ·

فَنَحْنُ الْاٰنَ فِیْ ذٰ لِكَ الضِّيَاءِ وَ فِي النُّوْرِ· وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ · وَ الْبَيْتَانِ مِنَ الْمُدْرَجِ عِنْدَ الْعُرُوْضِيِّيْنَ الَّذِیْ اُدْرِجَ عَجُزُهٗ فِیْ الْكَلِمَةِ الَّتِیْ فِيْهَا اٰخِرُ الصَّدْرِ فَلَمْ يَنْفَرِدْ اَحَدُهُمَا عَنِ الْاٰخَرِ تَخُصُّهٗ وَيَمْتَازُ بِهَا .

وَقَوْلُهٗ حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ الخ... اَ لنُّطُقُ جَمْعُ نِطَاقٍ وَ هِیَ اَعْرَاضُ جِبَالٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اَیْ نَوَاحٍ وَّ اَوْسَاطٌ مِّنْهَا شُبِّهَتْ بِالنُّطُقِ الَّتِیْ تُشَدُّ بِهَا اَوْسَاطُ النَّاسِ ضَرَبَ مَثَلًا فِیْ ارْتِفَاعِهٖ وَتَوَسُّطِهٖ فِیْ عَشِيْرَتِهٖ وَجَعَلَهُمْ تَحْتَهٗ بِمَنْزِلَةِ اَوْسَاطِ الْجِبَالِ وَ اَرَادَ بِبَيْتِهٖ شَرَفَهٗ وَ ا لْمُهَيْمِنُ نَعْتُهٗ اَیِ احْتَوٰى شَرَفُكَ الشَّاهِدُ عَلٰى فَضْلِكَ اَعْلٰى مَكَانٍ مَفْعُوْلٌ مُطْلَقٌ صِفَةُ الْفَضْلِ مَحْذُوْفٌ

مِنْ نَّسَبِ خِنْدِفٍ وَهُوَ اَیْ هٰذَا اللَّفْظُ بِكَسْرِ الْخَاءِ وَ كَسْرِ الدَّالِ الْمُهْمَلَةِ فِی الْاَصْلِ اَ لْمَشْیُ بِهَرْوَلَةٍ ثُمَّ جُعِلَ عَلَمًا عَلٰى امْرَءَةِ اِلْيَاسِ بْنِ مُضَرَ وَهِیَ لَيْلٰى الْقُضَاعِيَّةُ لَمَّا خَرَجَتْ تُهَرْوِلُ خَلْفَ بَنِيْهَا الثَّلَاثَةِ عَمْرٍو وَعَامِرٍ وَعُمَرَ حِيْنَ نَدَّلَهُمْ اِبِلٌ فَطَلَبُوْهَا فَاَبْطَئُوْا عَلَيْهَا ثُمَّ ضُرِبَ مَثَلًا لِلنَّسَبِ الْعَالِیْ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ لِاَنَّهَا كَانَتْ ذَاتَ نَسَبٍ انتہی بِاخْتِصَارٍ وَّ زِيَادَةٍ مِّنْ مَحَلٍّ اٰخَرَ ·

(وَاللهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَ تَمُّ)

ترجمہ} شرح مواہب لدنیہ (از علامہ زرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ) میں ہے: جب مدینہ منورہ

میں رمضان شریف کے اندر داخل ہوئے (جنگ سے واپسی کے وقت)، یہ بات ابن سعد کے نزدیک ہے، اور ان کی اتباع کی مغلطای نے، اور بعض حضرات نے کہا کہ شعبان کا مہینہ تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پہلے مسجد شریف میں تشریف لے گئے، وہاں دو رکعت نماز ادا فرمائی، پھر لوگوں کے لیے تشریف فرما ہوئے، جیسا کہ "صحیح" میں کعب بن مالک کی حدیث میں ہے، سیدنا عباس بن عبد المطلب نے عرض کیا، جیسا کہ طبرانی وغیرہ نے اسے روایت کیا، یارسول اللہ! (آپ پر اللہ تعالیٰ درود وسلام بھیجے!) بے شک میں چاہتا ہوں کہ آپ کی مدح کروں، کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کی مدح کروں؟ (نعت پڑھوں)، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا: (میری نعت) پڑھو، اللہ تعالیٰ تمھارے منہ کو بے دندان نہ کرے! یعنی آپ کے منہ کی حفاظت فرمائے! مراد منہ کے ہر خلل سے حفاظت کی دُعا دینا ہے، صرف دانتوں کے اُکھڑنے سے ہی نہیں، تو آپ ﷺ نے (بارگاہِ نبوت میں) عرض کیا: (یارسول اللہ!)

اِس (زمین، یا دُنیا، یا ولادتِ باسعادت) سے پہلے ہی آپ طیب تھے، جنت کے سایوں میں تھے، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پشت مبارک میں، اور ودیعت کی جگہ میں، (مستودَع کا لفظ دال کی زبر کے ساتھ ہے، یعنی وہ جگہ جہاں آدم اور حواء علیہما الصلوٰۃ و السلام تھے) جہاں پتے چپکائے گئے تھے (جب اس درخت سے کھالیا جس سے روکا گیا تھا تو شرم گاہیں ظاہر ہوگئیں جو اس وقت تک آپ دونوں سے پوشیدہ تھیں، تو اُنھوں نے جنت کے درختوں کے پتے شرم گاہوں پر چپکانے شروع کردیئے، تاکہ شرم گاہوں کو چھپا سکیں)۔

پھر آپ ﷺ (صلبِ آدم میں) بلاد (یعنی زمین) پر اُترے، درآں حالے کہ آپ ﷺ نہ گوشت تھے، نہ جما ہوا خون،

بلکہ وہ پاکیزہ نطفہ تھے جسے کشتی میں سوار کردیا گیا، (السفین کشتی کا اسم جنس

ہے، ضرورتِ شعری کے لئے جمع لایا گیا ہے یا یہ مفرد مرخم ہے یعنی جمع نہیں واحد ہے اور اس کا آخر (ۃ) محذوف ہے (اور اصل میں السفینۃ تھا)، اور نسر بت (یہ وہ بت ہے جس کی پوجا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کرتی تھی) اور اس کے اہل یعنی پجاریوں کو غرق نے لگام ڈالی (یعنی سب ڈوب مرے)۔

صالب (بمعنی صلب، یعنی پشت) سے رحم کی طرف منتقل ہوتے رہے، جب ایک عالَم گزرتا تو دوسرا طبق (جہان) ظہور پذیر ہو جاتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نارِ خلیل میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پشت میں پوشیدہ تھے، (اَنْتَ اُس ضمیر کی تاکید ہے جو وَرَدتَ میں ہے)، لہٰذا وہ کیوں کر جل سکتے تھے! (یعنی آپ کی برکت سے وہ نہ جلے کہ آپ ان کی پشت مبارک میں تھے)۔

یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (ہر نقص سے) محفوظ گھرانہ بڑے بڑے عالی نسب خاندانوں پر حاوی ہو گیا۔ (اس شعر کی تشریح آئندہ سطور پر میں آ رہی ہے۔)

اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نور سے آفاق چمک اٹھے،

تو ہم اب بھی اُسی روشنی اور نور میں ہیں، اور ہدایت کی راہوں پر چل رہے ہیں۔

نوٹ: یہ دونوں شعر (فنحن فی ذلك....اوروردت نار الخليل....)، شعراء کے نزدیک مدرج ہیں (یعنی اصل روایت میں کسی راوی نے داخل کر دیے ہیں)، اور ان کا عجز (یعنی مدرج ہونا) آخری لفظوں (تخترق اور یحترق) سے ظاہر ہے، کیوں کہ یہ لفظ سابقہ قوافی (ورق، علق، غرق، طبق، افق اور نطق) کے ہم وزن نہیں ہیں۔

حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ...... اس شعر میں لفظ نِطَقٌ، نِطَاقٌ کی

جمع ہے، اس کا معنی ہے: پہاڑوں کے دامن، پہاڑوں کے نواحی اور وسطی علاقے، انھیں کمر بند کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جس کے ساتھ لوگوں کے وسط (کمر) کو باندھا جاتا ہے، اور شاعر نے حضور سرورِ عالم ﷺ کی سربلندی اور آپ کے خاندان میں توسط (بہترین ہونے) کو بیان کرنے کے لیے یہ مثال دی ہے اور دوسروں کو آپ ﷺ کے ماتحت پہاڑوں کے دامن کی مثل بتایا ہے (کہ جیسے دامنِ کوہ بلندی پر نہیں ہوتا، بلکہ نچائی میں ہوتا ہے، یوں ہی

ع دُنیا تے لکھ سوہنے، میرے آقا توں تھلے تھلے)

اور شاعر نے "بیت" (گھر) سے "شرف و بزرگی" مراد لی ہے، اور المہیمن اس کی صفت ہے، یعنی آپ کی افضیلت پر گواہ آپ کا شرف، بلندترین مقام پر فائز ہے۔

علیاء وپ مراد پہاڑوں کے دامن ہیں، کہ بعض بعض سے بلندتر ہوتے ہیں، یعنی پہاڑوں کے اطراف اور دامن، انھیں کمر بند کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جسے لوگوں کے در یان (کمر) میں باندھا جاتا ہے،

بعض پہاڑوں کو بعض پر پیش کرنا ہے یعنی اس کے وسط اور نواح کو انہیں کمر بند کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جسے لوگوں کے درمیان (کمر) میں باندھا جاتا ہے، یہ انسان کی رفعت و بلندی اور رشتہ داروں میں درمیانہ ہونے میں ضرب المثل ہے، اور انہیں آپ کے تحت پہاڑوں کی درمیان کی طرح کر دیا اور آپ کے گھر سے مراد آپ کا شرف لیا اور مہیمن اس گھر کی صفت ہے، مقصد یہ ہے کہ آپ کے شرف نے جو آپ کی فضیلت پر شاہد ہے غلبہ پایا اعلیٰ مکان مفعول مطلق ہے اور فعل کی صفت محذوف ہے،

"من نسب خندف" میں لفظ خندف کا اصل یعنی لغت میں معنی: دوڑتے ہوئے چلنا ہے، پھر اُسے عَلَم بنا دیا گیا اِلیاس بن مضر کی بیوی کا، جس کا نام لیلیٰ قضاعیہ ہے اس کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ یہ عورت اپنے تین بیٹوں عمرو، عامر اور عمر کا پیچھا کرتی

دوڑتے ہوئے گھر سے نکلی تھی، جب اُن کے اونٹ بدک کر کہیں بھاگ گئے تھے، اور ان کی تلاش میں نکل جانے کے بعد اُنھوں نے اپنی ماں کے پاس واپس آنے میں دیر کردی تھی، (اس وقت یہ ان کے لیے متفکر ہو کر بھاگی تھی)، پھر یہ لفظ عالی نسب اشیاء کے لیے ضرب المثل بن گیا کیوں کہ یہ عورت عالی نسب تھی (گویا یہ حضور نبی کریم ﷺ کے نسب عالی کی طرف اشارہ ہے)۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ خوب اور بہتر جانتا ہے اور اس کا علم ہی کامل تر ہے۔

فصل نمبر ۲} نعتِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ

یہ فصل اس بات کے بیان میں ہے کہ سیدِ عالم، نبی مکرم، رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے از خود بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے اوصاف حمیدہ، مکارم جمیلہ بیان کرنے کا ارشاد فرمایا، اُنھوں نے آپ ﷺ کی مدح میں اشعار پیش کیے، اور بعض اوقات تو آپ انھیں منبر پر کھڑے ہو کر مدحت کا حکم فرماتے اور پھر وہ بڑے محظوظ ہو کر آپ ﷺ کی نعتیں اور کفار و مشرکین کی ہجو کرتے۔

(فی شرح مواہب لدنیہ، علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

حدیث شریف 45

کوئی سڑدا اے تے سڑ جاوے (سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کا بیان)

فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَّانًا يُجِيْبُهُمْ فَقَامَ فَقَالَ:

{قصیدہ}

هَلِ الْمَجْدُ إِلَّا السُّؤْدَدُ الْعَوْدُ وَ النَّدٰى
وَ جَاهُ الْمُلُوْكِ وَ احْتِمَالُ الْعَظَائِمِ

نَصَرْنَا وَ آوَيْنَا النَّبِيَّ مُحَمَّدًا
عَلٰى أَنْفِ رَاضٍ مِنْ مَعَدٍّ وَ رَاغِمِ

اِلٰی اَنْ قَالَ

وَ نَحْنُ وَلَدْنَا مِنْ قُرَيْشٍ عَظِيْمَهَا
وَلَدْنَا نَبِيَّ الْخَيْرِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ

بَنِيْ دَارِمٍ لَاتَفْخَرُوْا اِنَّ فَخْرَكُمْ
يَعُوْدُ وَبَالًا عِنْدَ ذِكْرِ الْمَكَارِمِ

(انتهى باختصار)

شرح مواہب لدنیہ (از علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کفار کی ہجو کا جواب دیں، تو انھوں نے یوں لب کشائی کی، کہ

بزرگی نہیں ہے، مگر سیادت (سرداری) اور عمدگی طبیعت اور بخشش اور دبدبۂ بادشاہی اور عظیم اُمور کی برداشت کرنے سے۔

ہم نے نبیٔ اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی اور اُنھیں جگہ دی خواہ قبیلۂ معد سے کوئی راضی ہو یا ناراض۔

یہاں تک کہ حضرت حسان نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے یہ اشعار کہے:

☆ ہم نے قریش کے عظیم ترین فرد کو جنا، ہم نے (انسانوں کے بہترین خاندان) بنی ہاشم کے بہترین شخص نبیٔ (آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جنم دیا۔

☆ اے بنی دارم! فخر مت کرو، بزرگیوں کے ذکر پر تمھارا فخر، وَبال جان بن جائے گا!

نوٹ: طویل قصیدہ کے مختصراً چند اشعار نقل کیے گئے ہیں۔

حدیث شریف 46

وَ اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَ تَمُّ)

ترجمہ} امام بخاری نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان کے لئے مسجد نبوی میں منبر رکھتے تھے اور حضرت حسان اس پر چڑھ کر کھڑے کھڑے رسول اللہ ﷺ کی شان کے بارے میں فخریہ اشعار پڑھتے یا حضور ﷺ کی طرف سے مشرکین کی ہجو کا جواب دیتے تھے اور حضور ﷺ فرماتے تھے کہ جب تک حسان میری طرف سے مدافعانہ جواب دیتے یا میرے بارے میں فخریہ اشعار پڑھتے رہتے ہیں، حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کی مدد فرماتے رہتے ہیں۔

اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اَعلم ہے، اور اس کا علم اَتم ہے!

فصل نمبر ۳} نعتِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ صحابیات رضی اللہ عنہن

اِس فصل میں اُن اوصافِ جمیلہ کا ذکر ہے جنھیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بلا اِذن، صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے بیان کیا، اور آپ ﷺ کی خدمت میں نعتیہ اشعار نذر کرتی رہیں، آپ ﷺ نے انھیں منع نہیں فرمایا۔

حدیث شریف 47

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول، نعت گو شاعرہ

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کی مدح میں آپ ﷺ کے سامنے اشعار پڑھے، آپ ﷺ نے دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا: جَزَاكِ اللهُ يَا عَائِشَةُ خَيْرًا ۔

اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے!

اورفرمایا: فَمَا اَذْكُرُ اَنِّیْ سُرِرْتُ كَسُرُوْرِیْ بِكَلَامِكَ۔
یعنی مجھے یادنہیں کہ کبھی اِتنا مسرور ہوا ہوں جیسے تمھارے کلام نے مسرور کیا۔

حدیث شریف 48

چودھویں کا چاند طلوع ہوا

فِیْ شَرْحِ الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّیَّةِ لِلْعَلَّامَةِ الزُّرْقَانِیِّ فِیْ بَیَانِ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَلَمَّا دَنَا اَیْ قَرُبَ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ خَرَجَ النَّاسُ اَیِ الرِّجَالُ الْكَامِلُوْنَ لِاَنَّهُمُ الَّذِیْنَ جَرَتِ الْعَادَةُ بِخُرُوْجِهِمْ لِلِقَاءِ الْاَمِیْرِ لِتَلَقِّیْهِ تَعْظِیْمًا لَهٗ وَ اِكْرَامًا وَ لِطُوْلِ غَیْبَتِهٖ وَتَحَدُّثِ الْمُنَافِقِیْنَ عَلَیْهِ بِالسُّوْءِ وَخَرَجَ النِّسَاءُ وَالصِّبْیَانُ وَ الْوَلَائِدُ وَ الْاِمَاءُ فَالْعَطْفُ مُبَایِنٌ وَ اِنْ اُرِیْدَ بِالنَّاسِ مَا یَشْتَمِلُ الرِّجَالَ وَغَیْرَهُمْ فَاَفْرَدَ هٰؤُلَاءِ بِالذِّكْرِ لِبَیَانِ خُرُوْجِهِمْ حَالَ كَوْنِهِمْ یَقُلْنَ غَلَبَ النِّسَاءُ وَ الْوَلَائِدُ عَلٰی ذُكُوْرِ الصِّبْیَانِ لِكَثْرَتِهِنَّ وَ اِنَّمَا خَرَجَ الْجَمِیْعُ فَرَحًا وَّسُرُوْرًا بِضِدِّ مَا اَرْجَفَ بِهَا الْمُنَافِقُوْنَ وَلِاَنَّهُنَّ اَلِفْنَهٗ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخَلَافِ الْهِجْرَةِ فَصَعِدَتِ الْمُخَدَّرَاتُ عَلَى الْاَسْطِحَةِ لِاَنَّهُنَّ لَمْ یَكُنْ رَاَیْنَهٗ وَاِنْ فَشَا فِیْهِمُ الْاِسْلَامُ۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

وَ بَعْدَهُمَا فِیْمَا یُرْوٰی

اَیُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا۔ جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

(انتہی باختصار)

ترجمہ} امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب اللدنیہ کی شرح میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جب غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے، تو آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر سن کر مدینہ طیبہ کے لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) آپ ﷺ کے استقبال کے لیے باہر نکلے، جس طرح کہ وہ لوگ حکام وامراء کا تعظیماً تکریماً استقبال کیا کرتے تھے، نیز، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کئی دنوں بعد مدینہ طیبہ تشریف لا رہے تھے۔ اور ان لوگوں کو منافقین کی اسکیم کا بھی پتہ چل چکا تھا کہ منافقین آپ ﷺ کو ایذا پہنچانے کے لیے بھی مشورہ کر چکے ہیں، (لہٰذا اُن گستاخوں پر رعب جمانے کے لیے بھی) عورتیں، بچے، بچیاں، کنیزیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رونق افروزی کی خوشی میں استقبال کے لیے اُمڈ پڑے، (اور ظاہر ہے جب مدینہ طیبہ کے سبھی لوگ (صحابہ، صحابیات، بچے، بچیاں کنیزیں اور غلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) نکلے ہوں گے تو بڑا عظیم الشان جلوس بن گیا ہوگا اور منافقین پر اس جلوس کی خوب دھاک بیٹھی ہوگی)

نیز پردہ نشین عورتیں اپنے گھروں کی چھتوں پر، محسنِ اعظم، رسولِ مکرم ﷺ کے رُخِ انور کا دیدار کرنے چڑھ گئیں، کیونکہ وہ حضور پرنور ﷺ کی زیارت سے مشرف نہ ہوئی تھیں، اگرچہ اسلام کا چرچا تو پہلے ہی ان میں تھا، اور ہر ایک کی زبان پر یہ اشعار تھے:

ثنیات وداع (گھاٹی) کی طرف سے ہمارے اوپر پورا چاند نکلا ہے، ہم پر اس چاند کے طلوع ہونے کا ہمیشہ شکر (کرنا) واجب ہے۔

ان اشعار کے بعد یہ شعر ہے:

اے وہ ذاتِ کریم جسے ہمارے پاس نبی بنا کر بھیجا گیا ہے، آپ واجب الاطاعت اُحکام لے کر آئے ہیں۔ (یہ قصیدہ مختصراً پیش کیا گیا ہے۔)

عہدِ رسالت کے جلوس

بعض لوگ دریافت کرتے ہیں کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک

زمانہ میں بھی جلوس نکلا کرتے تھے، تو راقم الحروف محمد منشا تابش قصوری عرض گزار ہے کہ جس شان وعظمت کے جلوس آپ ﷺ کی موجودگی وعدم موجودگی میں نکلا کرتے تھے، ان کی مثال ملنا، ناممکن ہے! کیونکہ کفار ومشرکین اور یہود ونصاریٰ، نیز منافقین کے ساتھ آپ ﷺ نے اپنی قیادت وسربراہی میں ۲۷ غزوات فرمائے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے قریباً ۸۳ سرایا کی سعادت حاصل کی، ان غزوات وسرایا میں اپنے، اپنے قبائل کے جھنڈے بھی ہوتے تھے، اور جہاں جہاں اور جدھر جدھر سے گزرتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے جانثاروں کا رُعب، دشمنانِ خدا ورسول کے دلوں پر بیٹھ جاتا۔ اُس دور کے مطابق، وہی میلاد النبی ﷺ کے جلوس تھے! (فافھموا وتدبروا)

حدیث شریف 49

سیدہ عائشہ کی مدح سرائی اور حضور ﷺ کی پذیرائی

وَ اَخْرَجَ الْخَطِیْبُ وَ ابْنُ عَسَاکِرَ و اَبُوْ نُعَیْمٍ وَ الدَّیْلَمِیُّ مِنْ طَرِیْقَیْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ الْبُخَارِیِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَتْ: کُنْتُ قَاعِدَةً اَغْزِلُ وَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْصِفُ نَعْلَهٗ فَجَعَلَ جَبِیْنُهٗ یَعْرِقُ وَ جَعَلَ عَرَقُهٗ یَتَوَلَّدُ نُوْرًا. فَبُهِتُّ. فَقَالَ مَا لَكِ بُهِتِّ قُلْتُ جَعَلَ جَبِیْنُكَ یَعْرِقُ وَجَعَلَ عَرَقُكَ یَتَوَلَّدُ نُوْرًا وَلَوْ رَاٰكَ اَبُوْ کَبِیْرٍ الْهُذَلِیُّ یَعْلَمُ اَنَّكَ اَحَقُّ بِشِعْرِهٖ حَیْثُ یَقُوْلُ:

وَ مُبَرَّءٌ مِّنْ کُلِّ غُبَّرِ حَیْضَةٍ ۔ وَ فَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَ دَاءٍ مُغْیِلٖ

وَ اِذَا نَظَرْتُ اِلٰی اَسِرَّةِ وَجْهِهٖ ۔ بَرَقَتْ بُرُوْقَ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا کَانَ فِیْ یَدِهٖ وَ قَامَ اِلَیَّ فَقَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیَّ وَقَالَ جَزَاكِ اللهُ یَاعَائِشَةُ

خَيْرًا فَمَا أَذْكُرُ أَنِّي سُرِرْتُ كَسُرُوْرِيْ بِكَلَامِكِ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ﴾ خطیب، ابن عساکر، ابونعیم اور دیلمی نے دو طریقوں سے محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ سے، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت بیان کی ہے، آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں بیٹھی سوت کات رہی تھی اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نعلین مبارک گانٹھ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر پسینہ آ گیا اور اس میں سے نور پیدا ہوا، یہ دیکھ کر میں حیران ہو گئی، (جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری حیرانی دیکھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کس لیے مبہوت سی (حیران) ہو رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: حضور! اِس وقت آپ کی پیشانی مبارک پر پسینہ آ رہا ہے اور اس سے نورانی کرنیں نکل رہی ہیں، اگر اس حال میں آپ کو (زمانۂ جاہلیت کا مشہور شاعر) ابو کبیر ہذلی دیکھ پاتا تو یقیناً جان لیتا کہ آپ ہی اُس کے اِس شعر کے صحیح مصداق ہیں جو اس نے یہ کہا ہے ۔

وہ پاک ہے، ہر ایک آلودگیِ حیض، دودھ پلانے والی کی خرابی، اور اس مرض سے جو صحبت کرنے سے زمانۂ شیر نوشی میں ہوتا ہے۔

اور جب میں اس کی پیشانی کے بل دیکھتا ہوں تو ایسی چمکتی معلوم ہوتی ہے کہ گویا پتلے سے بادل میں چاند چمکتا ہے۔

(یہ شعر سنتے ہی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں جو کچھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ دیا اور اُٹھ کر میرے قریب تشریف لے آئے، میری پیشانی چوم لی اور فرمایا:

اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے! مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں کبھی اتنا خوش ہوا ہوں جتنا آج تیری بات نے خوش کیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ ہی زیادہ علم والا ہے، اور اسی کا علم کمل ہے۔

باب {۳}

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

اس باب میں بیان کیا گیا ہے کہ خلفائے راشدین جو کہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، ان سے بھی بیانِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثبوت ہے، اوران کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور خصوصاً عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی ذکرِ ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان ہے، اور اس باب میں دس فصلیں ہیں بعد دعشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اُن کے بیانات کا مختصر سا تذکرہ تبرکاً وتیمناً درج کیا جاتا ہے:۔

فصل نمبر ۱} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 50

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی منتظر ہیں، مخلوق آپ کا انتظار کرتی تھی

وَ اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ فِیْ تَارِیْخِ دِمَشْقَ عَنْ عِیْسَی بْنِ وَاھِبٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ کُنْتُ جَالِسًا بِفِنَاءِ الْکَعْبَۃِ وَ زَیْدُ بْنُ عَمْرِوبْنِ نُفَیْلٍ قَاعِدٌ فَمَرَّ بِہٖ اُمَیَّۃُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ فَقَالَ اَمَا اَنَّ ھٰذَا النَّبِیَّ الَّذِیْ تَنْظُرُ مِنَّاوَمِنْکُمْ اَوْ مِنْ اَھْلِ فِلَسْطِیْنَ قَالَ وَ لَمْ اَکُنْ سَمِعْتُ قَبْلَ ذٰلِکَ نَبِیٌّ یُّنْتَظَرُ وَلَا یُبْعَثُ فَخَرَجْتُ اُرِیْدُ وَرَقَۃَ بْنَ نَوْفَلٍ فَقَصَصْتُ عَلَیْہِ الْحَدِیْثَ فَقَالَ نَعَمْ یَا ابْنَ اَخِیْ اَخْبَرَنَا اَھْلُ الْکِتَابِ وَالْعُلَمَاءُ اَنَّ ھٰذَا النَّبِیَّ یُنْتَظَرُ مِنْ اَوْسَطِ الْعَرَبِ نَسَبًا وَّ لِیَ عِلْمٌ بِالنَّسَبِ وَ قَوْمُکَ اَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا قُلْتُ یَا عَمُّ وَمَا یَقُوْلُ النَّبِیُّ قَالَ یَقُوْلُ مَا قِیْلَ لَہٗ اِلَّا اَنَّہٗ لَا یَظْلِمُ وَلَایُظَالَمُ قَالَ فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ وَصَدَّقْتُ ۔

ترجمہ} ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کعبہ شریف کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا کہ زید بن عمرو بن نفیل آکر بیٹھ گیا، امیہ بن ابی الصلت کا وہاں سے گزر ہوا تو اُس نے (زید) سے کہا: یہ نبی جن کا ہم انتظار کر رہے ہیں، وہ ہم تم میں سے ہوں گے یا اہل فلسطین میں سے ہوں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس پہلے یہ بات نہیں سنی تھی کہ کسی نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا انتظار ہو رہا ہے، نہ یہ کہ کوئی نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مبعوث ہونے والے ہیں، چناں چہ میں ورقہ بن نوفل (رضی اللہ عنہ) کی تلاش میں نکلا اور انھیں جا کر یہ بات سنائی، تو انھوں نے کہا: ہاں اے بھتیجے! ہمیں اہل کتاب اور علماء نے خبر دی ہے کہ جس نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا انتظار ہو رہا ہے وہ نسب کے لحاظ سے اوسط العرب (بہترین عرب) میں سے ہوگا، اور میں اَنساب کا عالم ہوں، اور (علم الانساب کے مطابق) تمھاری (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی) قوم نسب کے لحاظ سے اوسط العرب ہے۔ میں (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے کہا: چچا جان! وہ نبی کیا ارشاد فرمائیں گے؟ اُنھوں (ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ) نے کہا: جیسا مشہور ہے، وہ ہدایت کی باتیں ارشاد فرمائیں گے، لیکن وہ ظلم نہ کرے گا، اور نہ ظلم کیا جائے گا* حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چناں چہ جب رسول اللہ مبعوث ہوئے تو میں (فوراً) ایمان لے آیا اور میں نے (بلا چون و چرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی) تصدیق کی۔

*یہ الفاظ، جملۂ حدیث "وَ لَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللہِ وَ مَا یُؤْذٰی اَحَدٌ" کے بظاہر مخالف ہیں، یعنی راہِ خدا میں جتنی اذیت مجھے پہنچائی گئی، کسی (داعی الی اللہ) کو اتنی ایذا نہیں پہنچائی گئی،

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ

"لَا یُظْلَمُ" کے معنی یہ ہیں کہ وہ ایسا عالی ظرف اور بلند حوصلہ (نبی) ہوگا کہ احیاءِ دین کے فرطِ شوق میں لوگوں کے ظلم کو ظلم نہ سمجھے گا، بلکہ اُن کی شدتِ مخالفت میں

انھیں معذور جانے گا، چناں چہ فقرہ حدیث "اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ اِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ" (اے اللہ! میری قوم کو ہدایت عطا فرما! بے شک وہ انجان ہیں) اس پر دلیل ہے۔ ۱۲

حدیث شریف 51

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خواب: آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر و خلیفہ ہیں

وَ اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ فِیْ تَارِیْخِ دِمَشْقَ عَنْ کَعْبٍ قَالَ کَانَ اِسْلَامُ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ سَبَبُهٗ بِوَحْیٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ کَانَ تَاجِرًا بِالشَّامِ فَرَاٰی رُؤْیَا فَقَصَّهَا عَلٰی بُحَیْرَاءَ الرَّاهِبِ فَقَالَ لَهٗ مِنْ اَیْنَ اَنْتَ قَالَ: مِنْ مَّکَّةَ قَالَ مِنْ اَیِّهَا قَالَ مِنْ قُرَیْشٍ فَاَیْشٍ اَنْتَ قَالَ تَاجِرٌ قَالَ صَدَّقَ اللّٰهُ رُؤْیَاكَ فَاِنَّهٗ یُبْعَثُ نَبِیٌّ مِّنْ قَوْمِكَ تَکُوْنُ وَزِیْرَهٗ فِیْ حَیَاتِهٖ وَخَلِیْفَةً بَعْدَ مَوْتِهٖ فَاَسَرَّهَا اَبُوْ بَکْرٍ حَتّٰی بُعِثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهٗ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مَا الدَّلِیْلُ عَلٰی مَا تَدَّعِیْ قَالَ اَلرُّؤْیَا الَّتِیْ رَاَیْتَ بِالشَّامِ فَعَانَقَهٗ وَقَبَّلَ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔

ترجمہ: ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں حضرت کعب کی روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام لانا آسمانی وحی کے سبب سے تھا، اور اس کا قصہ یوں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام تجارت کے لیے گئے ہوئے تھے کہ وہاں پر اُنھوں نے ایک خواب دیکھا، جسے انھوں نے بحیراء راہب سے بیان کیا، تو اُس نے آپ سے دریافت کیا کہ کہاں رہتے ہو؟ آپ نے کہا: مکہ مکرمہ میں، اس نے پوچھا: کس خاندان سے ہو؟ فرمایا: قریش سے، پھر اس نے کہا: کون سا پیشہ اختیار کر رکھا ہے؟ آپ نے کہا: تاجر ہوں، پھر راہب بولا: اللہ تعالیٰ تیرا خواب سچا کرے گا، اور تیری قوم میں ایک نبی ہوگا اور تم اس کی زندگی میں وزیر اور بعد از وصال خلیفہ ہو گے، پس حضرت ابوبکر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خواب اور تعبیر کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے تک دل میں رکھا، جب حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اظہار فرمایا تو آپ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: حضور! آپ کی نبوت پر کیا دلیل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہی خواب جو تم نے ملک شام میں دیکھا تھا، یہ سنتے ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معانقہ کیا اور پیشانی کو چوما اور برملا اعلان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

حدیث شریف 52

درخت سے آواز آئی: یہ نبی ہیں، تو ایمان لا کر سب سے زیادہ سعادت والا ہو جا!

وَ اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَيَاضِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قِيْلَ لِاَبِيْ بَكْرٍ هَلْ يَأْتِ (رَاَيْتَ) قَبْلَ الْاِسْلَامِ شَيْئًا مِنْ دَلَائِلِ نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ بَقِيَ اَحَدٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَوْ مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لِمُحَمَّدٍ فِيْ نُبُوَّتِهٖ حُجَّةً بَيْنَمَا اَنَا قَاعِدٌ فِيْ شَجَرَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذْ تَدَلّٰى عَلَيَّ غُصْنٌ مِّنْ اَغْصَانِهَا حَتّٰى صَارَ عَلٰى رَاْسِيْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَقُوْلُ مَا هٰذَا فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ الشَّجَرَةِ هٰذَا النَّبِيُّ يَخْرُجُ فِيْ وَقْتِ كَذَا وَ كَذَا فَكُنْ اَنْتَ مِنْ اَسْعَدِ النَّاسِ بِهٖ۔

ترجمہ} ابن عساکر نے محمد بن عبد الرحمن البیاضی کی، اُن باپ کے واسطے سے اُن کے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ کسی شخص نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اسلام سے پہلے حضرت محمد ﷺ کے برحق نبی ہونے کی دلیل دیکھی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریش میں وہ کون سا شخص باقی رہ گیا ہے جس پر نبی کریم

ﷺ کی نبوت کی حجت ثابت نہیں ہوئی؟ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان کی کہ میں ایک دن ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا، اس درخت کی ایک شاخ اس قدر میری طرف جھکی کہ میرے سر کو چھونے لگی، میں نے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور میں (جی ہی جی میں) کہنے لگا: یہ کیا ہے! تو میں نے درخت میں سے یہ آواز سنی کہ جس نبی کا انتظار ہے وہ فلاں سال فلاں مہینے میں مبعوث ہوگا، تو آپ اُن کی تصدیق کر کے اولیت کا شرف حاصل کیجئے۔

حدیث شریف 53

نبی کریم ﷺ کا چہرہ چاند کی طرح چمکدار تھا

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَدَارَةِ الْقَمَرِ۔

وَاللهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ۔

ترجمہ﴾ ابونعیم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسولِ اکرم ﷺ کا روئے منور (چودھویں کے) چاند کے (حلقہ اور دائرہ کی مانند (دکھائی دیتا) تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

فصل نمبر ۲

میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 54

مامون نامی شخص نبی کریم ﷺ کی آمد کی خبر دیا کرتا تھا

وَ اَخْرَجَ اَبُوْ مُوْسَى الْمَدَائِنِيُّ فِي الذَّيْلِ عَنِ ابْنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ عَوَانَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِجُلَسَائِهٖ هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ وَقَعَ لَهٗ خَبَرٌ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ

طُفَيْلُ بْنُ زَيْدٍ الْحَارِثِيُّ وَكَانَ قَدْ اَتَتْ عَلَيْهِ سِتُّوْنَ وَ مِائَةُ سَنَةٍ نَعَمْ يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ كَانَ الْمَامُوْنُ بْنُ مُعَاوِيَةَعَلٰى مَا بَلَغَكَ مِنْ كُهَانَتِهٖ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِيْ اِ نْذَارِهٖ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ قَوْلِهٖ يَالَيْتَ اَنِّيْ اُ لْحِقُهٗ وَ لَيْتَنِيْ لَا اَسْبِقُهٗ . قَالَ طُفَيْلٌ فَاَ تَانَا خَبَرُالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَنَحْنُ بِتِهَامَةَ فَقُلْتُ يَا نَفْسِيْ هٰذَاذَاكَ الَّذِيْ اَنْذَرَ بِهِ الْمَامُوْنُ قَالَ وَتَرَاخَتِ الْاَيَّامُ اِلٰى اَنْ وَفَدْتُ فَاَسْلَمْتُ.

ترجمہ} ابوموسیٰ مدائنی نے ذیل میں اَز اِبن کلبی اَز عوانہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہم نشینوں سے دریافت فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق زمانہ جاہلیت میں کوئی خبر پہنچی ہو؟

توطفیل بن زید حارثیؒ (جن عمر ایک سوساٹھ سال ہو چکی تھی) نے کہا: جی ہاں! اے امیر المؤمنین! جیسا کہ آپ کو یہ بات پہنچی ہے کہ مامون بن معاویہ غیب کی باتیں بتایا کرتا تھا..... پھر طفیل بن زید حارثیؒ نے مامون بن معاویہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا بتا کر ڈرانے کی بات بیان کی (کہ وہ کہا کرتا تھا: وہی نبی تم کو آ کر ٹھیک کریں گے،) اور یہ بھی کہتا کہ اے کاش! میں اُن سے ملوں، اور اے کاش! میں ان کی بعثت سے پہلے نہ مرجاؤں طفیل نے کہا پھر جب مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ملی تو اس وقت ہم تہامہ میں تھے، میں نے اپنے دل میں کہا: یہ وہی نبی ہیں جن ذکر مامون کیا کرتا تھا، پھر کچھ دن گزرے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (لوگ جوق در جوق آ کر مشرف بہ اسلام ہونے لگے) تو اس وقت میں بھی وفد کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے بھی اسلام قبول کرلیا۔

حدیث شریف 55

میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ پتھر (جس پر چار سطریں تھیں)

وَ اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِكَعْبٍ اَخْبِرْنَا مِنْ فَضَائِلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْلُوْدِهٖ فَقَالَ نَعَمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَرَءْتُ فِيْمَا قَرَءْتُ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ وَجَدَ حَجَرًا مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ اَرْبَعَةُ اَسْطُرٍ۔

اَلْاَوَّلُ: اَنَا اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِيْ۔

وَالثَّانِيْ: اَنَا اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِيْ طُوْبٰى لِمَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ۔

وَالثَّالِثُ: اِنِّيْ اَنَا اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَنِ اعْتَصَمَ بِيْ نَجَا۔

وَالرَّابِعُ: اِنِّيْ اَنَا اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا اَلْحَرَمُ لِيْ وَ الْكَعْبَةُ بَيْتِيْ مَنْ دَخَلَ بَيْتِيْ اَمِنَ عَذَابِيْ۔

ترجمہ} ابن عساکر نے بطریق حسن از سلمان روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باکرامت سے پہلے (کتب سابقہ میں مذکور) آپ ﷺ کے فضائل بیان کیجئے۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نے کتب سابقہ میں پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک ایسا پتھر دیکھا جس پر چار سطریں مرقوم تھیں:

☆ پہلی سطر: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، لہٰذا تو میری ہی عبادت کر۔

☆ دوسری سطر: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے رسول ہیں، خوش خبری ہے اُس کے لیے جو اُن پر ایمان لا کر ان کی اتباع کرے۔

☆ تیسری سطر: میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو میرا حکم مانے گا وہی نجات پائے گا۔

☆ چوتھی سطر: بے شک میں اللہ ہوں، حرم میرا ہے، اور کعبہ میرا گھر ہے، جو میرے گھر میں (ایمان دار) داخل ہوگا، وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا۔

حدیث شریف 56

وَ اَخْرَجَ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَ الصَّغِیْرِ وَابْنُ عَدِیٍّ وَ الْحَاکِمُ فِی الْمُعْجِزَاتِ وَ الْبَیْہَقِیُّ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ وَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ فِیْ مَحْفِلٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ اِذْ ا جَاءَ اَعْرَابِیٌّ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ قَدْ صَادَ ضَبًّا فَقَالَ وَ اللَّاتِ وَ الْعُزّٰی لَا اٰمَنْتُ بِكَ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِكَ ھٰذَا الضَّبُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ضَبُّ فَقَالَ الضَّبُّ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ یَّفْھَمُہُ الْقَوْمُ جَمِیْعًا لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ مَنْ تَعْبُدُ فَقَالَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُہٗ وَفِی الْاَرْضِ سُلْطَانُہٗ وَ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ وَ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ وَفِی النَّارِ عَذَابُہٗ قَالَ فَمَنْ اَ نَا قَالَ اَ نْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ قَدْ اَ فْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ وَ قَدْ خَابَ مَنْ کَذَّبَكَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ لَیْسَ فِیْ اِسْنَادِہٖ مَنْ یُّنْظَرُ فِیْ حَالِہٖ سِوٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْوَلِیْدِ الْبصرِیِّ السُّلَمِیِّ شَیْخِ

الطَّبَرَانِيُّ وَابْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ اَ لْحَمْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلَيْهِ قَالَ الْوَاقِدِيُّ مِنْ طُرُقٍ اُخَرَ عَنْ عَائِشَةَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَدْ ذَهَبَ ابْنُ دِحْيَةَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَوْضُوْعٌ كَذَالِكَ الذَّهْبِيُّ . قُلْتُ لِحَدِيْثِ عُمَرَ طَرِيْقٌ آخَرُ لَيْسَ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْوَلِيْدِ اَخْرَجَهُ اَ بُوْ نُعَيْمٍ وَ قَدْ وَرَدَ اَيْضًا مِثْلُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اَ خْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ اَ فَادَهُ الْعَلَّامَةُ جَلَالُ الدِّيْنِ السَّيُوْطِيُّ فِي الْخَصَائِصِ الْكُبْرٰى۔

ترجمہ} طبرانی نے اوسط اور صغیر میں، نیز ابن عدی اور حاکم نے ''المعجزات'' میں، اور بیہقی، ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محفل میں تشریف فرما تھے کہ ایک اعرابی، گوہ شکار کرکے لایا، اور (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) کہا: مجھے لات وعزیٰ کی قسم! میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ہرگز ایمان نہیں لاؤں گا، جب تک یہ گوہ آپ پر ایمان نہ لائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے گوہ!، تو وہ نہایت فصیح وبلیغ عربی میں بولی: لبیک یارسولَ رَبِّ العٰلمین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جسے تمام حاضرین نے سنا اور سمجھا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: تو کس کی بندگی کرتی ہے؟ وہ بولی: جس کا عرش آسمان پر، جس کی سلطنت زمین پر، جس کا راستہ سمندروں میں اور جس کی رحمت جنت میں اور جس کا عذاب دوزخ میں ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کون ہوں؟

تو وہ پکاری: آپ رسولِ رب العٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خاتم النبیین ہیں۔

جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرے، وہ فلاح پائے، اور جو تکذیب کرے، وہ برباد ہو، (یہ گفتگو سنتے ہی) وہ اعرابی مشرف بایمان ہوگیا۔

حدیث شریف 57

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے، تو کچھ پیدا نہ ہوتا

وَ اَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ يَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَّمَا غَفَرْتَ لِيْ قَالَ وَ كَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا قَالَ لِاَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِيْ بِيَدِكَ وَ نَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُّوْحِكَ رَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَءَيْتُ عَلٰى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَمْ تُضِفْ اِلَى اسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ قَالَ صَدَقْتَ يَا آدَمُ وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ ۔في رواية المستدرك اَحَبَّ الْخَلْقِ فَقَالَ اللّٰهُ :صَدَقْتَ يَا آدَمُ اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ اُدْعُنِيْ بِحَقِّهٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ ۔ وَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ ۔

(المستدرک، باب ومن کتاب آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی ہی دلائل النبوۃ)

(اصول الایمان فی ضوء الکتاب والسنۃ، باب المطلب السادس التوسل)

ترجمہ} حاکم، بیہقی، طبرانی، ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی، توانھوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: الٰہی! میں تیرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے معافی کا خواستگار ہوں، مجھے بخشش سے بہرہ مند فرما!

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا: تُو نے محمد صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی معرفت کیسے حاصل کی؟ تو وہ عرض گزار ہوئے: الٰہی! جب تُو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے جیسے ہی سر اُٹھا کر عرش کی طرف دیکھا تو یہ لکھا ہوا پایا: "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"، لہٰذا میں نے جان لیا کہ تُو نے اپنے نام کے ساتھ مخلوق میں اپنے سب سے زیادہ محبوب بندے کا نام ہی ملایا ہے، (اس پر اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے آدم تُو نے (خوب سمجھا اور) سچ کہا، (میں نے تجھے معاف فرمایا) اور (سُن!) اگر (میں نے اپنے حبیب) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کو تخلیق نہ فرمایا) ہوتا، تو میں تجھے بھی نہ بناتا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

فصل نمبر ۳

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 58

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ کاہنہ

وَ اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ عِيْرٍ اِلَى الشَّامِ قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمَّا كُنَّا بِاَفْوَاهِ الشَّامِ وَ بِهَا كَاهِنَةٌ فَتَعَرَّضَتْنَا فَقَالَتْ اَتَانِيْ صَاحِبِيْ فَوَقَفَ عَلٰى بَابِيْ فَقُلْتُ اَلَا تَدْخُلُ قَالَ لَا سَبِيْلَ اِلٰى ذٰلِكَ خَرَجَ اَحْمَدُ جَآءَ اَمْرٌ لَّا يُطَاقُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ اِلٰى مَكَّةَ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَدْعُوْ اِلَى اللّٰهِ ۔ وَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَ عِلْمُهٗ اَتَمُّ ۔

ترجمہ﴾ ابو نعیم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم لوگ ایک قافلہ میں ملک شام کی طرف گئے، جبکہ ابھی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نہیں ہوئی تھی، جب ہم حدودِ شام میں پہنچے، تو وہاں ایک کاہنہ (غیب کی خبریں دینے والی عورت) تھی، وہ ہمیں راستے میں ملی، کہنے لگی: میرا یار (جو مجھے آسمانی خبر دیا کرتا تھا) میرے پاس آیا تو دروازے پر ہی ٹھہر گیا، میں نے کہا: اندر نہیں آؤ گے! وہ بولا: اب موقع نہیں رہا، احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہو چکے، اور بات قابو سے باہر ہو گئی، پھر میں (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) وہاں سے مکہ مکرمہ واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ وہ پردۂ سکوت سے نکل کر خلقت کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہے ہیں۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

فصل نمبر ۴}

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 59

فِیْ اَحْکَامِ ابْنِ الْقَطَّانِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ قَبْلَ خَلْقِ اٰدَمَ بِاَرْبَعَۃَ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ۔

ابن القطان کی کتاب احکام میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی پیدائش سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں نور تھا۔

حدیث شریف 60

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب پاک ہے

وَاَخْرَجَ الْعَدَنِیُّ فِیْ مُسْنَدِہٖ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجْتُ مِنْ نِّکَاحٍ وَّلَمْ اَخْرُجْ مِنْ

سِفَاحٍ مِّنْ لَّدُنْ آدَمَ اِلٰى اَنْ وَّلَدَنِيْ اَبِيْ وَ اُمِّيْ لَمْ يُصِبْنِيْ مِنْ سِفَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ ۔

ترجمہ} عدنی نے اپنی مسند میں، طبرانی نے اوسط میں، اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے علی بن طالب رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے وقت سے لے کر اپنے ماں باپ کے ہاں متولد ہونے تک نکاح سے پیدا ہوا ہوں، غلط فعل سے نہیں، اور جاہلیت کی بدفعلی میرے قریب تک نہ پھٹکی۔

حدیث شریف 61

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تورات میں

وَ اَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا كَانَ لَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَنَانِيْرَ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ مَا اُعْطِيْكَ قَالَ فَاِنِّيْ لَا اُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ فَقَالَ اِذَنْ اَجْلِسَ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهٗ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ وَ الْغَدَاةَ وَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَهَدَّدُوْنَ الْيَهُوْدِيَّ وَ يَتَوَعَّدُوْنَهٗ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَهُوْدِيٌّ وَ يَحْبِسُكَ قَالَ مَنَعَنِيْ رَبِّيْ اَنْ اَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَ لَا غَيْرَهٗ فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ اَسْلَمَ الْيَهُوْدِيُّ وَ قَالَ شَطْرُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمَا وَ اللهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ مَا فَعَلْتُ بِكَ اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَ مُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ وَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَ لَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَ لَا مُتَزَيٍّ بِالْفَحْشَاءِ وَلَا الْخَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ

آتَیْكَ رَسُوْلُ اللهِ وَ هٰذَا مَا لِیْ فَاحْكُمْ فِیْهِ بِمَا اَرَاكَ اللهُ وَكَانَ الْیَهُوْدِیُّ كَثِیْرَ الْمَالِ.

ترجمہ} حاکم ،بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ ایک یہودی کے چند دینار حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ تھے، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واپسی کا تقاضا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس اس وقت تجھے دینے کو کچھ نہیں ہے، وہ بولا: میں تو آپ سے لیے بغیر یہاں سے ہرگز نہیں جاؤں گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر میں تیرے پاس بیٹھ جاتا ہوں، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس اسی جگہ تشریف فرما رہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ نمازیں (ظہر سے دوسرے دن کی فجر تک) وہیں ادا کیں۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کیفیت کو دیکھ کر اس یہودی کو ڈرانے دھمکانے لگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض گزار ہوئے کہ حضور! اس یہودی کی یہ جرءت کہ آپ کو روک رکھے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھے ظلم سے روکا ہے، خواہ معاہد (ذمی) ہو یا کوئی اَور، جب دن چڑھا (سورج نکلا) تو یہودی (بلا تکلف) مسلمان ہو گیا، اور نصف مال اسی وقت اس نے راہ خدا میں تقسیم کر دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معذرت کی اور کہا: میں نے آپ سے جو کچھ کیا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ میں نے آپ کے اوصاف کا امتحان لیا ہے جو تورات میں پائے جاتے ہیں، وہاں موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں پیدا ہوں گے، مدینہ طیبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مستقل مقام ہوگا، اور شام میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ملک ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درشت خو، اور سخت مزاج نہیں ہوں گے، نہ بازاروں میں شور کریں گے اور نہ ہی آپ کی خصلت بے حیائی ہوگی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ یکتا ہے، اور آپ اس کے سچے رسول ہیں، اور یہ جو میرا بقیہ مال ہے، یہ آپ ہی کے ارشاد پر نثار کرتا ہوں، آپ جو چاہیں اس میں فیصلہ صادر فرما دیں۔ وہ یہودی بہت بڑا مال دار تھا۔

حدیث شریف 62

وَفِی الْمَوَاھِبِ اللَّدُنِّیَّۃِ رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّہٗ قَالَ لَمْ یَبْعَثِ اللّٰہُ نَبِیًّا مِنْ آدَمَ فَمَنْ بَعْدَہٗ اِلَّا اَخَذَ عَلَیْہِ الْعَھْدَ فِیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بُعِثَ وَھُوَ حَیٌّ لَیُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَ لَیَنْصُرُنَّہٗ وَ یَأْخُذُ الْعَھْدَ بِذٰلِکَ عَلٰی قَوْمِہٖ وَھُوَ مَرْوِیٌّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَیْضًا مَوْقُوْفٌ عَلَیْھِمَا لَفْظًا مَرْفُوْعٌ حُکْمًا لِاَنَّہٗ لَا مَجَالَ لِلرَّاْیِ فِیْہِ کَمَا ذَکَرَ الْعِمَادُ بْنُ کَثِیْرٍ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ اھ (باختصار)۔

ترجمہ} مواہب لدنیہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت مذکور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس سے اللہ تعالٰی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ عہد نہ لیا ہو کہ اگر اُس نبی کی حیات میں وہ مبعوث ہو جائیں تو وہ ضرور بالضرور اُن پر ایمان لائے اور ضرور بالضرور اُن کی مدد کرے۔ اور ایسا ہی وعدہ ہر نبی اپنی قوم سے بھی لیتا رہا۔

اور یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی مروی ہے۔ نوٹ: اِس روایت کے الفاظ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم پر موقوف ہیں (یعنی اُنھوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے نہیں فرمائے) لیکن حکمی طور پر یہ روایت مرفوع (فرمانِ نبوی) ہے کیوں یہ بات ایسی ہے کہ محض اپنی رائے سے نہیں کہی جا سکتی (لہٰذا منطقی نتیجہ یہی ہے کہ یقیناً حضرت علی و حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن کر ہی ایسا فرمایا ہے۔) عماد بن کثیر نے اپنی تفسیر میں یہ بات ذکر کی ہے۔ (مختصراً)

حدیث شریف 63

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ

بِتْنَا لَيْلَةً بِغَيْرِ عَشَاءٍ فَأَصْبَحْتُ فَالْتَمَسْتُ فَأَصَبْتُ مَا اشْتَرَيْتُ طَعَامًا وَ لَحْمًا بِدِرْهَمٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهٖ فَاطِمَةَ فَعَجَنَتْ وَ طَبَخَتْ فَلَمَّا فَرَغَتْ قَالَتْ لَوْ أَتَيْتَ أَبِيْ فَدَعَوْتَهُمْ فَجِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْجُوْعِ ضَجِيْعًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ عِنْدَنَا طَعَامٌ فَهَلُمَّ فَجَاءَ وَ الْقِدْرُ تَفُوْرُ فَقَالَ اغْرِفِيْ لِعَائِشَةَ فَغَرَفَتْ فِيْ صَحْفَةٍ ثُمَّ قَالَ اغْرِفِيْ لِحَفْصَةَ فَغَرَفَتْ فِيْ صَحْفَةٍ حَتّٰى غَرَفَتْ لِجَمِيْعِ نِسَائِهِ التِّسْعِ ثُمَّ قَالَ اغْرِفِيْ لِأَبِيْكِ وَزَوْجِكِ فَغَرَفَتْ فَقَالَ اغْرِفِيْ فَكُلِيْ فَغَرَفَتْ ثُمَّ رَفَعَتِ الْقِدْرَ وَ إِنَّهَا لَتَفِيْضُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ۔

وَ اللهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى أَعْلَمُ وَ عِلْمُهٗ أَتَمُّ۔

ترجمہ} ابن سعد نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: ایک رات ہمارے گھر میں فاقہ رہا، صبح کے وقت میں باہر نکلا اور ایک درہم حاصل کیا، اسی سے آٹا اور گوشت لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیا، اُنھوں نے گوندھا اور پکایا، جیسے ہی آپ کھانا پکا کر فارغ ہوئیں تو فرمایا: میرے ابا جی ﷺ کو بھی بلا لائیں تو اچھا ہے، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو یوں دعا کرتے سنا: الٰہی! میں تجھ سے رات کی بھوک کے سلسلہ میں پناہ مانگتا ہوں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ہمارے ہاں کسی قدر کھانا ہے، آپ تشریف لائیے، آپ ﷺ نے آ کر ملاحظہ فرمایا کہ ہنڈیا جوش مار رہی ہے، آپ ﷺ نے اپنی نورِ نظر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: پہلے عائشہ کے لیے (سالن) نکال لو، انھوں نے ایک پلیٹ میں ان کے لیے نکالا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: حفصہ کے لیے بھی نکال لو، اُنھوں نے ایک پلیٹ میں ان کے لیے نکال لیا،

یہاں تک کہ آپ ﷺ کی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے لیے (سالن) نکال لیا۔

پھر آپ ﷺ فرمایا: اپنے والد اور اپنے خاوند کے لیے (سالن) ڈالو، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (اُن دونوں کو بھی سالن) ڈال کر دیا، فرمایا: اب اپنے لیے نکال کر کھاؤ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے لیے بھی (سالن) ڈال لیا، پھر ہنڈیا کو اُٹھایا تو کیا دیکھتی ہیں کہ وہ اسی طرح بھری ہوئی ہے اور اس میں وہی جوش ہے۔ پس ہم اسی میں سے ایک مدت تک کھاتے رہے۔

فصل نمبر ۵}

میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 64

میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ پتھر

اَخْرَجَ اَبُوْنُعَيْمٍ مِّنْ طَرِيْقِ حُرَيْشِ بْنِ اَبِيْ حُرَيْشٍ مِنْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وُجِدَ فِي الْبَيْتِ حَجَرٌ مَّنْقُوْرٌ فِي الْهَدْ مَةِ الْاُوْلٰى فَدُعِيَ رَجُلٌ فَقَرَءَهٗ فَاِذَا فِيْهِ عَبْدِي الْمُنْتَخَبُ الْمُتَوَكِّلُ الْمُنِيْبُ الْمُخْتَارُ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ طَيْبَةُ لَا يَذْهَبُ حَتّٰى يُقِيْمَ السُّنَّةَ الْعَوْجَاءَ وَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللهَ بِكُلِّ اَكَمَةٍ يَتَّزِرُوْنَ عَلٰى اَوْسَاطِهِمْ وَ يُطَهِّرُوْنَ اَطْرَافَهُمْ۔

ترجمہ} ابو نعیم نے حریش بن ابی حریش کی سند سے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب پہلی بار بیت اللہ شہید ہوا تو اس میں سے ایک پتھر نکلا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا، ایک خواندہ شخص کو بلایا گیا تو اس نے اس پتھر سے یہ

عبارت پڑھی: "میرا بندہ، سب میں سے منتخب، متوکل، میری طرف رجوع کرنے والا اور برگزیدہ وپسندیدہ، وہ ہے جس کی جائے ولادت مکہ اور ہجرت کا مقام مدینہ طیبہ ہے، وہ اُس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوگا جب تک وہ ٹیڑھے راستہ کو سیدھا نہ کردے، اور اس امر کی شہادت دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور اُس کے اُمتی بہت زیادہ حمد کرنے والے ہیں، وہ ہر ٹیلہ پر اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے، وہ تہہ بند ناف پر باندھیں گے، اور اپنے اَطراف (یعنی اعضائے وضو) کو پاک رکھیں گے"۔

حدیث شریف 65

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ راہب

وَاَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّالْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيْقِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللهِ حَضَرْتُ سُوْقَ بُصْرٰى فَاِذَا رَاهِبٌ فِيْ صَوْمَعَتِهٖ يَقُوْلُ سَلُوْا اَهْلَ هٰذَا الْمَوْسِمِ هَلْ فِيْهِمْ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْحَرَمِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا قَالَ هَلْ ظَهَرَ اَحْمَدُ قُلْتُ وَمَنْ اَحْمَدُ قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ شَهْرُهُ الَّذِيْ يَخْرُجُ فِيْهِ وَ هُوَ اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ مَخْرَجُهٗ مِنَ الْحَرَمِ وَ مُهَاجَرُهٗ اِلٰى نَخْلٍ وَّ حِجَارَةٍ سِبَاخٍ فَاِيَّاكَ اَنْ تَسْبِقَ اِلَيْهِ۔

قَالَ طَلْحَةُ فَوَقَعَ فِيْ قَلْبِيْ مَا قَالَ فَخَرَجْتُ سَرِيْعًا حَتّٰى قَدِمْتُ اِلٰى مَكَّةَ فَقُلْتُ هَلْ عَنْ حَدَثٍ قَالُوْا نَعَمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَمِيْنُ قَدْ تَبِعَهُ ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ الرَّاهِبُ حَتّٰى دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَسُرَّ بِذٰلِكَ وَ اَسْلَمَ اَبُوْطَلْحَةَ فَاَخَذَ نَوْفَلُ بْنُ الْعَدَوِيَّةِ اَبَا بَكْرٍ وَطَلْحَةَ فَشَدَّهُمَا فِيْ حَبْلٍ وَّاحِدٍ فَلِذٰلِكَ

سُمِّيَا الْقَرِيْنَيْنِ ـ وَاللهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَ عِلْمُهٗ اَتَمُّ ۔

ترجمہ} ابن سعد اور بیہقی نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ کی سند سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے فرمایا: میں بصریٰ کے ایک بازار میں گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک راہب (عیسائی عبادت گزار شخص) اپنے عبادت خانہ میں بیٹھا (اپنے معتقدین سے) کہہ رہا تھا: لوگوں کے اس مجمع میں پوچھو کہ اہلِ حرم میں سے کوئی ہے؟ (راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: ہاں! میں ہوں، اُس نے پوچھا: کیا احمدِ (مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور ہو چکا ہے؟

میں نے کہا: کون احمد؟ اس نے کہا: احمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (صلی اللہ علیہ وسلم)، (اور تم یہ بھی جان لو کہ) یہی مہینہ اُن کے ظہور کا ہے، اور وہ خاتم الانبیاء ہیں، اُن کے ظہور کی جگہ مکہ مکرمہ ہے، اور ان کا مقامِ ہجرت پتھریلی، شوریلی زمین ہے، جہاں کھجور کے باغ ہیں، اور تجھے چاہیے کہ اُنھیں تسلیم کرنے میں سبقت کرے۔

(حضرت طلحہ فرماتے ہیں:) اُس کی باتیں میرے دل میں گھر کر گئیں، میں مکہ مکرمہ کی طرف جلد پلٹ آیا، اور (آتے ہی میں نے لوگوں سے) دریافت کیا کہ ’’ کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟

لوگوں نے کہا: ہاں! محمد بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے، جنھیں لوگ امین کہتے ہیں، نیز حضرت ابوقحافہ کے فرزند (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے بھی ان کی دعوت کو قبول کر لیا ہے، یہ سنتے ہی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچا اور بصریٰ کے راہب کی حکایت بیان کی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خبر کو بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو بہت خوش ہوئے، پھر ابو طلحہ بھی ایمان کی دولت سے شادکام ہو گئے، بعدہٗ نوفل بن عدویہ نے، جو اپنے وقت کا سردار تھا، ابوبکر و طلحہ رضی اللہ عنہما کو پکڑ کر ایک ہی رسی سے باندھ دیا، اسی وجہ سے انہیں قرینین کے لقب سے پکارا گیا۔

(قرینین کا مطلب ہے دو دوست، دو ساتھی)

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَ عِلْمُہٗ اَتَمُّ۔

فصل نمبر ۶} میلادِ مصطفیٰ بزبانِ سیدنا زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث شریف 66 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور زبیر رضی اللہ عنہ

وَاَخْرَجَ الْبَغْوِیُّ فِیْ مُعْجَمِہٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ یَا ابْنِیْ کَانَتْ عِنْدِیْ اُمُّكَ وَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالَتُكَ عَائِشَۃُ وَبَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ مِنَ الرَّحِمِ وَالْقَرَابَۃِ مَا قَدْ عَلِمْتَ وَ عَمَّۃُ اَبِیْ اُمُّ حَبِیْبَۃَ بِنْتُ اَسَدٍ جَدَّتُہٗ وَاُمِّیْ عَمَّتُہٗ وَاُمُّہٗ اٰمِنَۃُ بِنْتُ وَھْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ جَدَّتِیْ ھَالَۃُ بِنْتُ وَھْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ زَوْجَتُہٗ خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ عَمَّتِیْ۔ کَذَا فِیْ کِتَابِ الرِّیَاضِ النَّضْرَۃِ فِیْ فَضَائِلِ الْعَشَرَۃِ۔

ترجمہ} امام بغوی نے اپنی کتاب معجم میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزندِ ارجمند حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! تمہاری ماں میرے نکاح اور تمھاری خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں ہیں، اور میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان رحم اور قرابت کا جو رشتہ ہے، وہ تو تم جانتے ہو، (اب اوپر کی قرابت کے متعلق بھی سنو،) میرے باپ کی پھوپھی اُم حبیبہ بنت اسد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی ہیں، اور میری والدہ ماجدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف اور میری دادی ہالہ بنت وہب بن عبد مناف (دونوں بہنیں) ہیں، اور حضرت کی زوجہ مطہرہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری پھوپھی ہیں۔ ایسے ہی کتاب ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ میں مرقوم ہے۔

حدیث شریف 67

وَاَیْضًا فِیْہِ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ بَارَکْتَ فِیْ صَحَابَتِیْ فَلَا تَسْلُبْھُمُ الْبَرَکَۃَ وَاَجْمِعْھُمْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَلَا تَنْشُرْ اَمْرَہٗ فَاِنَّہٗ لَمْ یَزَلْ یُؤْثِرُ اَمْرَکَ عَلٰی اَمْرِہٖ

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَصَبِّرْ عُثْمَانَ وَوَفِّقْ عَلِیًّا وَاغْفِرْ لِطَلْحَۃَ وَثَبِّتِ الزُّبَیْرَ وَسَلِّمْ سَعْدًا وَوَقِّرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَاَلْحِقْ بِالسَّابِقِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالتَّابِعِیْنَ بِاِحْسَانٍ ۔ اَخْرَجَہُ الْحَافِظُ الثَّقَفِیُّ وَخَرَّجَہُ الْوَاحِدِیُّ مُسْنَدًا وَّزَادَ بَعْدَ قَوْلِہٖ وَلَا تَسْلُبْھُمُ الْبَرَکَۃَ وَبَارَکْتَ اَصْحَابِیْ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَا تَسْلُبْھُمُ الْبَرَکَۃَ وَاَجْمِعْھُمْ عَلَیْہِ ۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ ۔

ترجمہ} امام بغوی کی معجم میں ہی حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی: الٰہی! تُو نے میرے صحابہ کو برکت عطا فرمائی ہے، یہ برکت اُن سے سلب نہ فرمانا، اور اُن سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر متفق فرمانا، اور اُس (ابوبکر) کے کام کو پراگندہ ہونے سے محفوظ رکھنا، کیوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ تیرے کام کو اپنے کام پر مقدم رکھا ہے، الٰہی! حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عزت عطا فرما! حضرت عثمان کو صبر، حضرت علی المرتضیٰ کو توفیق، حضرت طلحہ کو بخشش، حضرت زبیر کو ثابت قدمی، حضرت سعد کو سلامتی اور حضرت عبد الرحمن کو توقیر عطا فرما! اوران تمام کو "اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالتَّابِعِیْنَ بِاِحْسَانٍ" کا مصداق بنادے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

فصل نمبر ۷}

میلادِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 68

میلادِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ شفاء رضی اللہ عنہا

وَ اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اُمِّهِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَوْفٍ(اَسْلَمَتْ وَهَاجَرَتْ)قَالَتْ لَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَعَ عَلٰى يَدَيَّ (لا يعارضه الرواية: ثُمَّ وَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ، لِجَوَازِ اَنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ هٰذَا بِقَرِيْنَةِ ثُمَّ) فَاسْتَهَلَّ (اَيْ صَاحَ) فَسَمِعْتُ قَائِلًا (اَيْ مَلَكًا) يَقُوْلُ رَحِمَكَ اللّٰهُ. قَالَتِ الشِّفَاءُ وَاَضَاءَ لِيْ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى بَعْضِ قُصُوْرِ الرُّوْمِ قَالَتْ ثُمَّ اَلْبَسْتُهُ وَ اَضْجَعْتُهُ فَلَمْ اَنْشَبْ(اَيْ اَلْبَثْ)اِلَّا قَلِيْلًا اَنْ غَشِيَتْنِيْ ظُلْمَةٌ وَّ رُعْبٌ وَّ قُشَعْرِيْرَةٌ (بِضَمِّ الْقَافِ وَ فَتْحِ الشِّيْنِ) عَنْ يَمِيْنِيْ فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَّقُوْلُ اَيْنَ ذَهَبْتَ بِهٖ قَالَ اِلَى الْمَغْرِبِ وَ اَسْفَرَ عَنِّيْ ذٰلِكَ(اَيْ اِنْكَشَفَ)ثُمَّ عَادَ نِيْ الرُّعْبُ وَالْقُشَعْرِيْرَةُ عَنْ يَّسَارِيْ فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَّقُوْلُ اَيْنَ ذَهَبْتَ بِهٖ قَالَ اِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلِ الْحَدِيْثُ مِنِّيْ عَلٰى بَالِيْ حَتّٰى بَعَثَهُ اللّٰهُ فَكُنْتُ فِيْ اَوَّلِ النَّاسِ اِسْلَامًا اَيْ جُمْلَةِ السَّابِقِيْنَ.

(واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم)

ترجمہ} ابونعیم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُن کی والدہ شفاء بنت عوف (جو اسلام بھی لائیں اور اُنھیں ہجرت کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا) فرماتی ہیں: جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو جنا، تو میں نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھوں پر لیا، پھر زمین پر لٹا دیا، اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز نکالی، میں نے سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے: اللہ تعالیٰ نے تم پر رحمت فرمائی، اور میرے سامنے مشرق سے مغرب تک روشنی ہوگئی، یہاں تک کہ اُس روشنی میں میں نے ملک روم کے محل دیکھ لیے، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے میں لپیٹ کر لٹا دیا، تھوڑی ہی دیر گزری کہ مجھ پر اندھیرا چھا گیا، اور میرے دل میں رعب سا بیٹھ گیا، بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے، تو دائیں طرف سے مجھے آواز سنائی دی، کوئی کہہ رہا تھا: انھیں کہاں لے گئے تھے؟ دوسرے نے جواباً کہا: مغرب کی طرف، اور مجھ سے وہ اندھیرا دُور ہوگیا، پھر دوبارہ میری وہی حالت ہوگئی، اسی اثناء میں بائیں جانب سے سُنا، کوئی کہہ رہا ہے: اسے کہاں لے گئے تھے؟ کسی نے جواباً کہا: مشرق کی جانب۔ یہ کیفیت جو مجھ پر گزری تھی، میرے دل میں اکثر خیال آتا تھا کہ کوئی نرالی بات ظاہر ہوگی، سو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما دیا۔ اسی لیے میں نے اسلام قبول کرنے میں سبقت دکھائی۔ اور السابقون میں ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

فصل نمبر ۸}

میلادِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 69

لیلیٰ عدویہ، سیدنا عبداللہ اور میلادِ نور

وَ اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَقْبَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَبُوْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ بِنَاءٍ لَّهٗ وَ عَلَيْهِ اَثَرُ الطِّيْنِ وَ الْغُبَارِ فَمَرَّ بِلَيْلَى الْعَدَوِيَّةِ فَلَمَّا رَاَتْهُ وَ رَاَتْ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ دَعَتْهُ اِلٰى نَفْسِهَا وَ قَالَتْ لَهٗ اِنْ وَّقَعْتَ بِيْ فَلَكَ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ

الْمُطَّلِبِ حَتّٰی اَغْسِلَ عَنْ ھٰذَا الطِّیْنِ فَاَرْجِعَ اِلَیْكِ فَدَخَلَ عَبْدُ اللهِ عَلٰی اٰمِنَةَ بِنْتِ وَھْبٍ فَوَقَعَ بِھَا فَحَمَلَتْ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَرَجَعَ اِلٰی لَیْلٰی فَقَالَ لَھَا ھَلْ لَّكِ فِیْمَا قُلْتِ قَالَتْ لَا قَالَ وَلِمَ قَالَتْ لِاَنَّكَ مَرَرْتَ بِیْ وَ بَیْنَ عَیْنَیْكَ نُوْرٌ ثُمَّ رَجَعْتَ اِلَیَّ وَقَدِ انْتَزَعَتْهُ اٰمِنَةُ مِنْكَ وَفِیْ لَفْظٍ لَقَدْ دَخَلْتَ بِنُوْرٍ مَّا خَرَجْتَ بِهٖ وَلَئِنْ كُنْتَ اَلْمَمْتَ بِاٰمِنَةَ لَتَلِدَنَّ مَلَكًا۔

ترجمہ﴾ ابو نعیم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب اپنا مکان تعمیر فرما رہے تھے، مٹی، گارے کے آثار آپ پر واضح تھے، اتفاقاً لیلیٰ عدویہ آپ کے قریب سے گزری، اس نے برائی کی خواہش کی اور کہا: ایک سو اونٹ بھی دوں گی، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نہالوں، جب آپ گھر گئے تو اپنی زوجۂ محترمہ سے صحبت کی، پھر جب لیلیٰ کے پاس آئے تو فرمایا: کیا اب بھی تجھے خواہش ہے؟ جو اَز یں قبل تھی، وہ بولی: اب نہیں، پوچھا: کیوں؟ اُس نے کہا: پہلے تمھاری پیشانی میں جو نور چمک رہا تھا اب وہ نظر نہیں آتا، وہ تو آمنہ نے حاصل کرلیا ہے۔

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جس نور کے ساتھ تم اپنے گھر گئے تھے وہ نور لے کر واپس نہیں آئے، اگر تم نے آمنہ سے صحبت کی ہے تو یقیناً بادشاہ پیدا ہوگا۔

حدیث شریف 70 سیدنا سعد کا خواب اور ان کا ایمان لانا

وَفِیْ كِتَابِ الرِّیَاضِ النُّضْرَةِ فِیْ فَضَائِلِ الْعَشَرَةِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ قَبْلَ اَنْ اُسْلِمَ بِثَلٰثٍ كَاَنِّیْ فِیْ ظُلْمَةٍ لَا اُبْصِرُ شَیْئًا اِذْ اَضَاءَ لِیْ قَمَرٌ فَاتَّبَعْتُهٗ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَنْ سَبَقَنِیْ اِلٰی ذٰلِكَ الْقَمَرِ فَاَنْظُرُ اِلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاِ

لی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَ اَبِیْ بَکْرٍ وَکَاَنِّیْ اَسْاَلُھُمْ مَتٰی انْتَھَیْتُمْ اِلٰی ھٰھُنَا وَبَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ اِلَی الْاِسْلَامِ مُسْتَخْفِیًا فَلَقِیْتُہٗ فِیْ شُعَبِ اَجْیَادٍ قَدْ صَلَّی الْعَصْرَ فَقُلْتُ لَہٗ اِلٰی مَا تَدْعُوْ قَالَ تَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قُلْتُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَمَا تَقَدَّمَنِیْ اِلَّا ھُمْ (الفضائل) اھ۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم)

ترجمہ} کتاب ''الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ'' میں حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت مذکور ہے کہ اُنھوں نے کہا: میں نے اپنے باپ سے سنا، وہ فرماتے ہیں: میں نے اسلام لانے سے تین دن قبل ایک خواب دیکھا، گویا کہ میں ایک اندھیرے میں ہوں اور مجھے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا، اچانک چاند روشن ہوگیا اور میں نے اس چاند کے پیچھے چلنا شروع کر دیا، پھر ان لوگوں کو دیکھا جو اس چاند کی طرف پہلے پہنچ چکے تھے، ان میں حضرت زید بن حارثہ، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نظر آئے، میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ حضرات کب سے یہاں ہیں؟

اس خواب کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوشیدہ طور پر لوگوں کو اسلام کی دعوت دے رہے ہیں، چنانچہ میں اجیاد کی گھاٹی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، اس وقت انہوں نے نمازِ عصر ادا کی تھی۔

میں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: آپ کس چیز کی طرف بلاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی طرف کہ تو اِس اَمر کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہوں۔

میں فوراً پکارا اٹھا:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔

بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

پس جن حضرات کو میں نے خواب میں دیکھا تھا، وہ فضائل میں بہ سبب اوّلیت کے اولیٰ و اقدم ہیں۔

فصل نمبر ۹} میلادِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 71 سیدنا سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ایمان

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ وَ زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو يَطْلُبَانِ الدِّيْنَ حَتّٰى مَرَّا بِالشَّامِ فَاَمَّا وَرَقَةُ فَتَنَصَّرَ وَ اَمَّا زَيْدٌ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ الَّذِيْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَقَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتَى الْمُوْصَلَ فَاِذَا هُوَ بِرَاهِبٍ قَالَ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلَ صَاحِبُ الرَّاحِلَةِ قَالَ مِنْ بَيْتِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا تَطْلُبُ قَالَ الدِّيْنَ فَعَرَضَ عَلَيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ فَقَالَ لَاحَاجَةَ لِيْ فِيْهَا وَاَبٰى اَنْ اَقْبَلَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَطْلُبُ يَظْهَرُ بِاَرْضِكَ فَاَقْبَلَ وَ هُوَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَ رِقًّا مَهْمَا تُجَشِّمُنِيْ فَاِنِّيْ جَاشِمٌ حَاجَةً اَيْ تُحَمِّلُنِيْ عُذْتُ بِمَا عَاذَ بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ وَ مَرَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَاْكُلَانِ مِنْ سُفْرَةٍ لَّهُمَا فَدَعَوَاهُ اِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنِّيْ لَا اٰكُلُ مِمَّا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ قَالَ فَمَا رُؤِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِ ذٰلِكَ يَاْكُلُ مِمَّا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ حَتّٰى بُعِثَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَاهُ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ اِنَّ زَيْدًا كَانَ كَمَا قَدْ رَاَيْتَ وَبَلَغَكَ اِسْتَغْفِرْ لَهٗ فَقَالَ : نَعَمْ وَ اِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اُمَّةً وَّاحِدَةً . اَخْرَجَهُ اَبُوْ عمرو ○

(واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم)

ترجمہ} حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ورقہ بن نوفل اور زید بن عمرو دونوں دین کی طلب میں نکلے، جب ملک شام پہنچے تو ورقہ بن نوفل نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا اور زید سے یہ کہا گیا کہ جس کی تمھیں طلب ہے وہ آگے تلاش کرو، پس زید وہاں سے چلے یہاں تک کہ موصل پہنچ گئے، وہاں ان کی ایک راہب سے ملاقات ہوگئی، اس نے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ زید نے جواباً کہا: جس گھر کو حضرت ابراہیم نے بنایا یعنی مکہ مکرمہ سے آیا ہوں، اس نے پوچھا کس چیز کی طلب میں وہاں سے نکلے؟ کہا: دین کے لیے، راہب نے کہا: نصرانی ہو جاؤ، زید نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، اور کہا: مجھے اس کی کچھ حاجت نہیں، تو راہب نے کہا: جس کی تلاش میں تم ہو، وہ تمھاری ہی زمین میں ظہور فرمائے گا۔ پس زید یہ کہتے ہوئے وہاں سے نکلے کہ میں تیری ہی خدمت میں حاضر ہوں، بلا شک وشبہ غلام بن کر رہوں گا، اور جب کوئی بوجھ ڈالا جائے گا، اٹھاؤں گا، اور میں اُس چیز کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں جس کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے پناہ پکڑی ہے۔

راوی نے کہا: جب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ آئے تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوسفیان کو دسترخوان پر کھانا کھاتے پایا، اُنھوں نے حضرت زید کو کھانے کی دعوت دی۔

زید نے کہا: اے بھتیجے! میں وہ کھانا نہیں کھاؤں گا جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، (راوی کہتے ہیں:) نبی کریم ﷺ کو اس دن سے کبھی نہ دیکھا گیا کہ آپ نے تھان پر ذبح شدہ سے کھایا ہو یہاں تک کہ آپ مبعوث ہوئے، (راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ کی بعثت ہوئی) تو سعید بن زید رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا: حضور! زید رضی اللہ عنہ کا حال آپ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا، آپ ﷺ اُس کے لیے اِستغفار کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (میں اُس کے لیے استغفار کروں گا) اور فرمایا: وہ بروزِ قیامت ایک جماعت

بن کراٹھے گا۔ ابو عمر نے یہ روایت بیان کی۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم)

فصل نمبر ۱۰}

میلادِ مصطفیٰ علیہ السلام بزبانِ سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 72

اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَمْرَ ھٰذَا نُبُوَّۃٌ وَّرَحْمَۃٌ ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَۃً وَّرَحْمَۃً ثُمَّ کَائِنٌ مُّلْکًا عَضُوْضًا ثُمَّ کَائِنٌ عُتُوًّا وَّجَبَرِیَّۃً وَّ فَسَادًا فِی الْاُمَّۃِ یَسْتَحِلُّوْنَ الْفُرُوْجَ وَ الْخُمُوْرَ وَ الْحَرِیْرَ وَ یُنْصَرُوْنَ عَلٰی ذٰلِکَ وَ یُرْزَقُوْنَ اَبَدًا حَتّٰی یَلْقُوا اللّٰہَ ۔ وَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی اَعْلَمُ

ترجمہ} بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوّل ظہورِ دین کا نبوت اور رحمت ہے، اس کے بعد خلافت اور رحمت ہے، پھر بادشاہت نقصان دینے والی ہوگی، اس کے بعد سرکشی، ظلم اور اُمت میں فساد ہوگا، شرمگاہوں، شرابوں اور ریشم کو حلال سمجھیں گے، اور اس کے باوجود وہ ہمیشہ مدد کیے جائیں گے اور روزی دیے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملیں گے۔ (نعوذ باللہ من ذلک! آج کل تو شرم گاہوں کی نمائش کی جاتی ہے، جیسے دو انگلی کا بچوں جیسا کچھا لڑکے اور لڑکیاں پہنتی ہیں، جو پوری دنیا میں کھیل کے میدان میں ظاہر ہورہا ہوتا ہے۔)

باب {۴}

میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ عام صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم

فصل نمبرا} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 73

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ مِنْ طَرِيْقِ اَبِيْ عَوْنٍ مَوْلَى الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ قَدِمْنَا الْيَمَنَ فِيْ رِحْلَةِ الشِّتَاءِ فَنَزَلْتُ عَلٰى حِبْرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الزَّبُوْرِ يَعْنِي الْكِتَابَ مِمَّنِ الرَّجُلُ قُلْتُ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ مِنْ اَيِّهِمْ قُلْتُ هَاشِمٍ قَالَ اَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى بَعْضِكَ قُلْتُ نَعَمْ مَا لَمْ يَكُنْ عَوْرَةً قَالَ فَفَتَحَ اِحْدٰى مَنْخَرَيَّ فَنَظَرَ فِيْهِ ثُمَّ نَظَرَ فِي الْاٰخَرِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ فِيْ اِحْدٰى يَدَيْكَ مُلْكًا وَفِي الْاُخْرٰى نُبُوَّةً وَاَرٰى ذٰلِكَ وَفِيْ لَفْظٍ وَاِنَّا نَجِدُ ذٰلِكَ فِيْ زُهْرَةَ فَكَيْفَ ذٰلِكَ قُلْتُ وَلَا اَدْرِيْ قَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ شَاعَةٍ قُلْتُ وَمَا الشَّاعَةُ قَالَ الزَّوْجَةُ قُلْتُ اَمَّا الْيَوْمَ فَلَا قَالَ فَاِذَا فَتَزَوَّجْ مِنْهُمْ فَرَجَعَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِلٰى مَكَّةَ فَتَزَوَّجَ هَالَةَ بِنْتِ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فَوَلَدَتْ حَمْزَةَ وَصَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللهِ اٰمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فَوَلَدَتْ لَهٗ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قُرَيْشٌ فَلَجَ عَبْدُ اللهِ عَلٰى اَبِيْهِ ۔

ترجمہ} حاکم، بیہقی اور ابونعیم نے حضرت مسور بن مخرمہ کے آزاد کردہ غلام ابوعون کی سند سے، اَز مسور بن مخرمہ اَز عبداللہ بن عباس اَز ابوعبداللہ (عباس) (رضی اللہ عنہم) روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: میرے باپ حضرت عبدالمطلب نے ارشاد فرمایا: (ایک بار

جب) موسمِ سرما کے سفرِ (تجارت) میں ہم یمن آئے تو میں ایک یہودی عالم کے ہاں ٹھہرا، وہاں کتابِ مقدس زبور کے ماننے والے ایک آدمی نے (میرے متعلق) کہا: یہ کس قبیلے کا شخص ہے؟ میں نے کہا: قبیلۂ قریش کا، اس نے پوچھا: قبیلۂ (قریش) کے کس خاندان سے ہو؟ میں نے کہا: خاندانِ ہاشم سے ہوں۔ وہ کہنے لگا: کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ آپ کے جسم کے بعض حصے دیکھ لوں؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے، پردے کی جگہ کے سوا (جس جگہ چاہو دیکھ لو)، تو اُس نے میرے دو نتھنوں میں سے ایک کو کھول کر اُس میں دیکھا، پھر دوسرے میں دیکھا، اور بول اُٹھا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے ایک ہاتھ میں مُلک ہے اور دوسرے میں نبوت ہے، اور میں اسے اچھی طرح دیکھ رہا ہوں ـــــ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: اور ہم اسے (قبیلۂ بنی) زہرہ میں پاتے ہیں، لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے!؟ میں نے کہا: مجھے علم نہیں، تو اُس نے پوچھا: کیا تمھاری کوئی شاعہ ہے؟ میں نے کہا: شاعہ کیا ہوتی ہے؟ اُس نے بتایا کہ شاعہ کا مطلب ہے زوجہ۔ میں نے بتایا کہ ابھی تک تو نہیں ہے، اُس نے کہا: تو پھر جا کر اُن (بنو زہرہ) میں نکاح کرلو، چناں چہ حضرت عبدالمطلب واپس مکہ تشریف لائے اور ہالہ بنت وہب بن مناف سے نکاح کرلیا، اُنھوں نے حضرت حمزہ و حضرت صفیہ کو جنم دیا، اور آپ (حضرت عبدالمطلب) کے فرزندِ ارجمند حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آمنہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا، تو اُن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے، اور قریش کہنے لگے: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے والدِ ماجد سے زیادہ کامیابی عطا ہوئی۔

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ فِیْ عَهْدِ الْجَاهِلِیَّةِ اِذَا وُلِدَ لَهُمُ الْمَوْلُوْدُ مِنْ تَحْتِ اللَّیْلِ رَمَوْهُ تَحْتَ الْاِنَاءِ فَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ حَتّٰی یُصْبِحُوْا فَلَمَّا وُلِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَرَحُوْهُ تَحْتَ الْبُرْمَةِ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا اَتَوُا الْبُرْمَةَ فَاِذَا قَدِ انْفَلَقَتْ ثِنْتَیْنِ وَ

عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ فَعَجِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَ دُفِعَ اِلَى امْرَءَةٍ مِّنْ بَنِيْ بَكْرٍ تُرْضِعُهٗ فَلَمَّا اَرْضَعَتْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا الْخَيْرُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَلَهَا شُوَيْهَاتٌ فَبَارَكَ اللهُ فِيْهَا فَنَمَتْ وَزَادَتْ۔

ترجمہ﴾ ابونعیم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے ارشادفرمایا: عرب میں رواج تھا کہ جب کوئی بچہ رات کو پیدا ہوتا تو اس کو کسی برتن کے نیچے ڈھانپ دیتے اور صبح تک اسے نہ دیکھتے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم متولد ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حسب عادت اُنھوں نے ہنڈیا کے نیچے رکھ دیا، جب صبح کے وقت ہنڈیا کے پاس آئے تو وہ دو ٹکڑے ہو چکی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آسمان کی طرف (مشاہدہ انوارِ الٰہی میں مستغرق) تھیں، اُنھیں اس سے تعجب وحیرانی ہوئی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی بکر کی ایک عورت کے سپرد کیا گیا تا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلائے، جب اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تو ہر طرف سے اُسے خیر نے گھیر لیا، اور اس کی چھوٹی چھوٹی بکریاں تھیں، اللہ تعالیٰ نے برکت دی تو پلی بڑھیں اور زیادہ ہو گئیں۔

وَ اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَخْتُوْنًا مَسْرُوْرًا وَّ اَعْجَبَ ذٰلِكَ عَبْدَالْمُطَّلِبِ وَ حَظِيَ عِنْدَهٗ وَ قَالَ لَيَكُوْنَنَّ لِابْنِيْ هٰذَا شَاْنٌ ۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم

ترجمہ﴾ بیہقی، ابونعیم اور ابن عساکر نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کیے ہوئے، ناف بریدہ پیدا ہوئے، اور اس بات سے عبدالمطلب کو بہت تعجب ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے محبوب بن گئے، اور اُنھوں (عبدالمطلب) نے فرمایا: میرے اِس بیٹے کی بڑی شان (ظاہر) ہوگی۔

فصل ۲}

میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

حدیث شریف 76

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى "وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ" . مِنْ صُلْبِ نَبِيٍّ اِلٰى صُلْبِ نَبِيٍّ وَ لَوْ مَعَ الْوَسَائِطِ حَتّٰى اَخْرَجَكَ نَبِيًّا ۔ رواه البزار و كذا رواه ابن سعد وابو نعيم فى الدلائل بسند صحيح والطبرانى ورجاله ثقات ★

ترجمہ} حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول "وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ" کی تفسیر میں منقول ہے: "آپ ﷺ کا ایک نبی کی صلب سے دوسرے نبی کی صلب کی طرف منتقل ہونا، اگرچہ باواسطہ ہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنا کر ظاہر فرمایا" ۔ یہ روایت بزار کی ہے۔ اور ابن سعد نے اسے یوں ہی روایت کیا ہے، اور ابونعیم نے "دلائل" میں بہ سندِ صحیح روایت کیا ہے، اور امام طبرانی نے بھی، اور اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

حدیث شریف 77

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَيْضًا فِيْ تَفْسِيْرِ الْاٰيَةِ قَالَ مَا زَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّبُ فِيْ اَصْلَابِ الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ اٰمِنَةُ ۔ رواه ابو نعيم

ترجمہ} حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی مروی ہے، وہ اپنی تفسیر میں اسی آیت کے تحت رقم فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ یکے بعد دیگرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام کی پشتوں میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی ولادت سے مشرف ہوئیں۔ اسے ابونعیم نے روایت کیا۔

حدیث شریف 78 شب میلاد جانوروں کا بولنا

وَ رَوٰی اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ كَانَ مِنْ دَلَالَةِ حَمْلِ اٰمِنَةَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَهٰذَا مَوْقُوْفٌ لَفْظًا وَحُكْمُهُ الرَّفْعُ اِذْ لَا يُقَالُ رَاْيًا) اَنَّ كُلَّ دَابَّةٍ لِقُرَيْشٍ نَطَقَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَ قَالَتْ حُمِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَهُوَ اِمَامُ الدُّنْيَا قُدْوَةُ اَهْلِهَا وَ فِیْ نُسْخَةٍ اَمَانٌ بِالنُّوْنِ اَیْ اَمَانُهَا مِنَ الْعَاهَاتِ الْعَامَّةِ وَ مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَ سِرَاجُ اَهْلِهَا وَ لَمْ يَبْقَ سَرِيْرُ الْمَلِكِ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا اِلَّا اَصْبَحَ مَنْكُوْسًا وَفَرَّتْ وُحُوْشُ الْمَشْرِقِ اِلٰی وُحُوْشِ الْمَغْرِبِ بِالْبَشَارَاتِ وَ كَذٰلِكَ اَهْلُ الْبِحَارِ يُبَشِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَ لَهٗ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ مِنْ شُهُوْرِ حَمْلِهٖ نِدَاءٌ فِی الْاَرْضِ وَ نِدَاءٌ فِی السَّمَآءِ اَنْ اَبْشِرُوْا فَقَدْ اٰنَ اَنْ يَّظْهَرَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَيْمُوْنًا مُبَارَكًا۔ الحديث۔ وَ هُوَ شَدِيْدُ الضُّعْفِ۔ وَعَنْ غَيْرِهٖ اَیْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمْ يَبْقَ فِیْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ دَارٌ اِلَّا اَشْرَقَتْ وَلَا مَكَانٌ اِلَّا دَخَلَهُ النُّوْرُ وَلَا دَابَّةٌ اِلَّا نَطَقَتْ۔

وَ رَوٰی الْحَافِظُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَائِذٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا وُلِدَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اُذُنِهٖ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجِنَانِ اَبْشِرْ يَا مُحَمَّدُ فَمَا بَقِیَ لِنَبِیٍّ عِلْمٌ اِلَّا وَقَدْ اُعْطِيْتَهٗ فَاَنْتَ اَكْثَرُهُمْ عِلْمًا وَاَشْجَعُهُمْ قَلْبًا۔ اَرْسَلَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ مُرْسَلُ الصَّحَابَةِ وَصْلٌ فِی الْاَصَحِّ وَ حُكْمُهُ الرَّفْعُ اِذْ لَا مَجَالَ فِيْهِ لِلرَّاْیِ۔

وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ مِّنْ حَدِيْثِ جَمَاعَةٍ مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اٰمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ قَالَتْ لَمَّا فَصَلَ اَيْ خَرَجَ مِنِّيْ تَعْنِيْ تُرِيْدُ اٰمِنَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَعَهُ نُوْرٌ اَضَاءَ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ثُمَّ وَقَعَ اِلَى الْاَرْضِ مُعْتَمِدًا عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ اَخَذَ قَبْضَةً مِّنَ التُّرَابِ فَقَبَضَهَا وَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ۔ رواہ احمد فی المسند

ترجمہ﴾ ابونعیم نے "دلائل" میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً روایت کیا، لیکن یہ حکماً مرفوع ہے، کیوں کہ اس مضمون میں رائے کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے حمل کی یہ علامت تھی کہ قریش کے چوپائے اُس رات کلام کرتے تھے اور کہتے تھے: ربِ کعبہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ شرف حمل میں تشریف فرما ہو چکے ہیں، اور آپ تمام اہلِ دُنیا کے امام و پیشوا ہیں۔

اور ایک نسخہ میں "امام" کی جگہ لفظ "امان" ہے، یعنی آپ ﷺ دُنیا والوں کے لیے تمام آفتوں سے امان ہیں، وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (آپ کی شان ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے) اور آپ ﷺ اہلِ دنیا کے لیے سراجِ منیر ہیں۔

اور (اُس رات) دُنیا کے ہر بادشاہ کا تخت اُوندھا ہو گیا، اور مشرق و مغرب کے جانور ایک دوسرے کو بشارتیں دیتے پھرتے تھے، اور ایسے ہی پانی کے جانور بھی ایک دوسرے کو بشارت دیتے رہے۔

اور حمل پاک کے مہینوں میں سے ہر مہینے ایک نِدا زمین میں اور ایک نِدا آسمان میں دی جاتی تھی، کہ خوش ہو جاؤ! صاحبِ برکت و باعثِ خیر ابوالقاسم ﷺ کے ظہور کا وقت آن پہنچا ہے۔ (اور یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ سے یہ الفاظ مروی ہیں، کہ اُس (حمل کی) رات کوئی ایسا مکان اور جگہ نہ رہی جو نور سے منور نہ ہوئی ہو، اور کوئی جانور نہ رہا جس نے بات نہ کی ہو۔

نیز، حافظ اَبوبکر بن عائذ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ متولد ہوئے تو خازنِ جنت رضوان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ ﷺ کے گوش مبارک میں کہا: آپ کو بشارت ہو، یا محمد! ﷺ کسی نبی کا کوئی علم ایسا نہیں جو آپ کو عطا نہ کر دیا گیا ہو، سو آپ علم میں اُن سب سے بڑھ کر ہیں اور اُن سب سے زیادہ شجاع ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت مرسلاً بیان کی ہے، تاہم صحیح ترین مسلک کے مطابق مرسلِ صحابہ متصل ہی ہوتی ہے، اور اُس کا حکم مرفوع (فرمانِ نبوی) والا ہوتا ہے، کیوں کہ ایسی بات (حضور ﷺ کے بتائے بغیر) اپنی رائے سے نہیں کہی جا سکتی۔

اور محمد بن سعد نے ایک جماعت سے روایت کیا ہے، جن میں عطاء بن رباح اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ہیں، کہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: جب آپ (یعنی نبی اکرم ﷺ) میرے بطن سے جدا ہوئے تو آپ ﷺ کے ساتھ ایک ایسا نور تھا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، ایک مٹھی خاک اُٹھائی، اور سرِ انور آسمان کی طرف بلند کیا۔

حدیث شریف 79

ولادتِ رسول ﷺ، ہجرت و دُخولِ مدینہ، پیر کے دن

وَ رَوٰی اَحْمَدُ فِی الْمُسْنَدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَاسْتُنْبِیءَ اٰنَّی نُبِیءَ فَالسِّیْنُ لِلتَّوْکِیْدِ) یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَخَرَجَ مُهَاجِرًا مِّنْ مَّکَّةَ اِلٰی

اُلْمَدِیْنَۃِ یَوْمَ الاِثْنَیْنِ وَدَخَلَ الْمَدِیْنَۃَ یَوْمَ الاِثْنَیْنِ وَ رَفَعَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَالْاَسْوَدَاِلٰی مَوْضِعِہٖ فَوَضَعَہٗ فِیْہِ بِیَدِہِ الْمُبَارَکَۃِ یَوْمَ الاِثْنَیْنِ ۔ وَ فِیْہِ اِرْسَالُ صَحَابِیٍّ لِاَ نَّہٗ لَمْ یُدْرِکْ ذٰلِکَ وَکَانَ فِی الْھِجْرَۃِ ابْنُ ثَلَاثِ سِنِیْنَ اہ شرح المواھب للعلامۃ الزرقانی۔

ترجمہ} امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مسند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن متولد ہوئے، اعلان نبوت بھی پیر کے دن فرمایا، بروز پیر ہی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی، اور پیر کے روز ہی مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے، (اَز یں قبل) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے دن ہی حجر اسود کو اٹھایا اور اسے نے اپنے دستِ اقدس سے بیت اللہ شریف کے کونے میں نصب کیا۔

حدیث شریف 80

شبِ میلاد جانوروں کا بولنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُوصاف بیان کرنا

وَ اَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کَانَ مِنْ دَلَالَاتِ حَمْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَنَّ کُلَّ دَا بَّۃٍ کَانَتْ لِقُرَیْشٍ نَطَقَتْ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَقَالَتْ حُمِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَ رَبِّ الْکَعْبَۃِ وَ ھُوَ اَمَانُ الدُّنْیَا وَ سِرَاجُ اَھْلِھَا۔

وَ لَمْ تَبْقَ کَاھِنَۃٌ فِیْ قُرَیْشٍ وَّلَافِیْ قَبِیْلَۃٍ مِّنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ اِلَّا حُجِبَتْ عَنْ صَاحِبَتِھَا وَ انْتُزِعَ عِلْمُ الْکَھَنَۃِ مِنْھَا۔

وَ لَمْ یَبْقَ سَرِیْرُ مَلِکٍ مِّنْ مُّلُوْکِ الدُّنْیَا اِلَّا اَصْبَحَ

مَنْكُوْسًا وَ الْمَلِكُ مُخْرَسًا لَايَنْطِقُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ۔

وَمَرَّتْ وَحُشُ الْمَغْرِبِ اِلٰى وَحُشِ الْمَشْرِقِ بِالْبَشَارَاتِ وَ كَذٰلِكَ اَهْلُ الْبِحَارِ يُبَشِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

لَهٗ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ مِّنْ شُهُوْرِهٖ نِدَاءٌ فِي الْاَرْضِ وَ نِدَاءٌ فِي السَّمَآءِ اَنْ اَبْشِرُوْا فَقَدْ اٰنَ لِاَبِي الْقَاسِمِ ﷺ اَنْ يَّخْرُجَ عَلَى الْاَرْضِ مَيْمُوْنًا مُبَارَكًا۔

قَالَ وَ بَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ كَمَلًا لَاتَشْكُوْ وَجَعًا وَّلَارِيْحًا وَّ لَا مَغْصًا وَّ لَامَا يَعْرِضُ النِّسَاءَ مِنْ ذَوَاتِ الْحَمْلِ

وَهَلَكَ اَبُوْهُ عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَفِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ فَقَالَتِ الْمَلَآئِكَةُ اِلٰهَنَا وَسَيِّدَنَا بَقِيَ نَبِيُّكَ هٰذَا يَتِيْمًا فَقَالَ اللّٰهُ اَنَا لَهٗ وَلِيٌّ وَّ حَافِظٌ وَّ نَصِيْرٌ وَّ تَبَرَّكُوْا بِمَوْلُوْدِهٖ فَمَوْلُوْدُهٗ مَيْمُوْنٌ مُّبَارَكٌ فُتِحَ لِمَوْلُوْدِهٖ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَجِنَانِهٖ ...

فَكَانَتْ اٰمِنَةُ تُحَدِّثُ عَنْ نَفْسِهَا وَ تَقُوْلُ اَتَانِيْ اٰتٍ حِيْنَ مَرَّ بِيْ مِنْ حَمْلِهٖ سِتَّةُ اَشْهُرٍ فَوَكَزَنِيْ بِرِجْلِهٖ فِي الْمَنَامِ وَقَالَ يَآاٰمِنَةُ اِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْعَالَمِيْنَ جَمِيْعَ طُرًّا۔ فَاِذَا وَلَدْ تِيْهِ فَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا ...

فَكَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ نَفْسِهَا وَ تَقُوْلُ لَقَدْ اَخَذَنِيْ مَا يَاْخُذُ النِّسَاءَ وَ لَمْ يَعْلَمْ بِيْ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَسَمِعْتُ وَجْبَةً شَدِيْدَةً وَ اَمْرًا عَظِيْمًا فَهَالَنِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْتُ كَاَنَّ جَنَاحَ طَيْرًا بْيَضَ قَدْ مَسَحَ عَلٰى فُؤَادِيْ فَذَهَبَتْ عَنِّيْ كُلُّ رُعْبٍ وَّكُلُّ وَجَعٍ كُنْتُ اَجِدُ ثُمَّ الْتَفَتُّ فَاِذَااَنَابِشَرْبَةٍ بَيْضَاءَ وَكُنْتُ عَطْشٰى فَتَنَاوَلْتُهَا

فَاَضَاءَ مِنِّيْ نُوْرٌ عَالٍ ثُمَّ رَءَ يْتُ نِسْوَةً كَالنَّخْلِ الطِّوَالِ كَاَنَّهُنَّ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ مَنَافٍ يُحْدِقْنَ بِيْ فَبَيْنَمَا اَنَا اَعْجَبُ وَ اِذَا بِدِيْبَاجٍ (وفی نسخۃ) اَ تَعَجَّبُ وَ اَ قُوْلُ وَا غَوْثَاهُ! مِنْ اَيْنَ عَلِمْنَ بِيْ قَالَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ فَقُلْنَ لِيْ نَحْنُ آسِيَةُ امْرَءَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَهٰؤُلَاءِ مِنْ حُوْرِ الْعِيْنِ ...

وَ اشْتَدَّ الْاَمْرُ وَ اَنَا اَ سْمَعُ الْوَجْبَةَ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ اَعْظَمَ مِمَّا تَقَدَّمَ فَبَيْنَمَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذَا بِدِيْبَاجٍ اَ بْيَضَ قَدْ مُدَّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ فَاِذَا قَائِلٌ يَّقُوْلُ خُذْنَهُ مِنْ اَعْيُنِ النَّاسِ قَالَتْ وَ رَءَ يْتُ رِجَالًا قَدْ وَقَفُوْا فِي الْهَوَآءِ بِاَ يْدِيْهِمْ اَ بَارِيْقُ مِنْ فِضَّةٍ وَ رَءَ يْتُ قِطْعَةً مِّنَ الطَّيْرِ قَدْ اَ قْبَلَتْ حَتّٰى غَطَّتْ حُجْرَتِيْ مَنَاقِيْرُهَا مِنَ الزُّمُرُّدِ وَ اَجْنِحَتُهَا مِنَ الْيَوَاقِيْتِ فَكَشَفَ اللّٰهُ عَنْ بَصَرِيْ وَاَبْصَرْتُ تِلْكَ السَّاعَةَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَ رَءَ يْتُ ثَلَاثَةَ اَعْلَامٍ مَضْرُوْبَاتٍ عَلَمًا فِي الْمَشْرِقِ وَ عَلَمًا فِي الْمَغْرِبِ وَ عَلَمًا عَلٰى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ...

فَاَخَذَنِي الْمَخَاضُ فَوَلَدْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ بَطْنِيْ نَظَرْتُ اِلَيْهِ فَاِ ذَا اَنَا بِهٖ سَاجِدٌ قَدْ رَفَعَ اِصْبَعَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ كَالْمُتَضَرِّعِ الْمُبْتَهِلِ ...

ثُمَّ رَءَ يْتُ سَحَابَةً بَيْضَآءَ قَدْ اَقْبَلَتْ مِنَ السَّمَآءِ حَتّٰى غَشِيَتْهُ فَغُيِّبَ عَنْ وَّجْهِيْ وَ سَمِعْتُ مُنَادِيًا يُّنَادِيْ طُوْفُوْا بِمُحَمَّدٍ شَرْقَ الْاَرْضِ وَ غَرْبَهَا وَ اَدْخِلُوْهُ الْبِحَارَ لِيَعْرِفُوْهُ بِاِسْمِهٖ وَنَعْتِهٖ وَصُوْرَتِهٖ وَيَعْلَمُوْا اَنَّهٗ سُمِّيَ فِيْهَا الْمَاحِيَ لَايَبْقٰى شَيْءٌ مِّنَ

الشِّرْكِ اِلَّا مُحِيَ فِيْ زَمَنِهٖ …

ثُمَّ تَجَلَّتْ عَنْهُ فِيْ اَسْرَعِ وَقْتٍ فَاِذَا اَنَا بِهٖ مُدْرَجٍ فِيْ ثَوْبِ صُوْفٍ اَبْيَضَ وَتَحْتَهٗ حَرِيْرَةٌ خَضْرَاءُ وَ قَدْقَبَضَ عَلٰی ثَلَاثَةِ مَفَاتِيْحَ مِنَ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ وَ اِذَا قَائِلٌ يَقُوْلُ قَبَضَ مُحَمَّدٌ مَفَاتِيْحَ النُّصْرَةِ مَفَاتِيْحَ الرِّبْحِ مَفَاتِيْحَ …

ثُمَّ اَقْبَلَتْ سَحَابَةٌ اُخْرٰی يُسْمَعُ مِنْهَا صَهِيْلُ الْخَيْلِ وَ خَفَقَانُ الْاَجْنِحَةِ حَتّٰی غَشِيَتْهُ فَغُيِّبَ عَنِّيْ فَسَمِعْتُ مُنَادِيًا يُنَادِيْ طُوْفُوْا بِمُحَمَّدٍ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ وَعَلٰی مَوَالِيْدِ النَّبِيِّيْنَ وَ اِعْرِضُوْهُ عَلٰی كُلِّ رُوْحَانِيٍّ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ وَ اَعْطُوْهُ صَفَا اٰدَمَ وَ رِقَّةَ نُوْحٍ وَ خُلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ وَ لِسَانَ اِسْمَاعِيْلَ وَ بُشْرٰی يَعْقُوْبَ وَجَمَالَ يُوْسُفَ وَ صَوْتَ دَاوٗدَ وَصَبْرَ اَيُّوْبَ وَ زُهْدَ يَحْيٰی وَ كَرَمَ عِيْسٰی وَ اَغْمِرُوْاهُ فِيْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ…

ثُمَّ تَجَلَّتْ فَاِذَا اَنَا بِهٖ قَدْ قَبَضَ حَرِيْرَةً خَضْرَاءَ مَطْوِيَّةً وَ اِذَا قَائِلٌ يَقُوْلُ بَخٍ بَخٍ قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلَی الدُّنْيَا كُلِّهَا لَمْ يَبْقَ خَلْقٌ مِنْ اَهْلِهَا اِلَّا دَخَلَ فِيْ قَبْضَتِهٖ…

وَ اِذَا اَنَا بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ فِيْ يَدِ اَحَدِهِمْ اِبْرِيْقُ فِضَّةٍ وَفِيْ يَدِ الْاٰخَرِ طَسْتٌ مِنْ زُمُرُّدٍ اَخْضَرَ وَفِيْ يَدِ الثَّالِثِ حَرِيْرَةٌ بَيْضَاءُ فَنَشَرَهٗ فَاَخْرَجَ مِنْهَا خَاتَمًا تَحَارُ اَبْصَارُ النَّاظِرِيْنَ دُوْنَهٗ فَغَسَلَهٗ مِنْ ذٰلِكَ الْاِبْرِيْقِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ خَتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِالْخَاتَمِ ثُمَّ لَفَّهٗ فِي الْحَرِيْرَةِ ثُمَّ حَمَلَهٗ فَاَدْخَلَهٗ بَيْنَ اَجْنِحَةِ

ترجمہ} ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل کی علامات میں سے درج ذیل باتیں (وقوع پذیر ہونا بھی تھا):

{۱} اُس رات قریش کا ہر چوپایہ بولا کہ آج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکمِ مادر میں تشریف لے آئے، قسم ہے ربِ کعبہ کی!، اور وہ دنیا کی امان اور اس کے رہنے والوں کے لیے چراغ (ہدایت) ہیں، اور

{۲} قریش اور عرب کے دیگر قبائل میں سے کسی قبیلہ کی کوئی کاہنہ (غیب کی خبریں دینے والی عورت) ایسی نہ تھی جو اپنے مخبر (شیطانوں) سے محجوب نہ ہو گئی ہو (چوں کہ اُن شیطان مخبروں کا آسمانوں پر جا کر خبریں لانا ممکن نہ رہا، لہٰذا وہ اُن کاہنوں کو کچھ بتانے کے قابل نہ رہے) نیز کاہنوں کا علم چھین لیا گیا، اور

{۳} اُس وقت دُنیا کے بادشاہوں میں سے ہر ایک بادشاہ کا تخت اوندھا ہو گیا اور بادشاہ گونگا، اُس دن (اُن بادشاہوں میں سے) کسی کو بات کرنے کہ طاقت نہ رہی، اور

{۴} مشرق و مغرب کے تمام جانور ایک دوسرے کو مبارک بادیاں دیتے رہے، اور سمندری جانوروں کا بھی یہی حال تھا۔ اور

{۵} آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل کے مہینوں میں سے ہر ایک ماہ میں ایک ندا زمین میں اور آسمان میں ایک ندا دی جاتی تھی کہ خوش ہو جاؤ! صاحبِ خیر و باعث برکات ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمین پر ظہور کا وقت آن پہنچا ہے۔

(ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکمل نو ماہ شکمِ مادر میں رونق افروز رہے، اِس عرصہ میں آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کسی قسم کی درد، ہوا، مروڑ، اور عام حاملہ عورتوں کو عارض ہونے والے ثقل، (کسی ایسی ویسی چیز) کی شکایت نہ ہوئی۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ ماجد حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا

جبکہ آپ ﷺ ابھی شکم مادر ہی میں تھے، اس پر فرشتوں نے عرض کیا: اے مالک و مولا! تیرا محبوب نبی تو یتیم ہو گیا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اُس کا مولیٰ و محافظ اور مددگار ہوں، تم جاؤ! اُس کی جائے ولادت سے برکت حاصل کرو، کہ وہ مقام متبرک ہے، اور اُس کے میلاد پر آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دیے جائیں۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے متعلق بتاتے ہوئے فرماتی ہیں:

جب میرے بطن میں آپ ﷺ کو تشریف فرما ہوئے چھ ماہ ہو چکے، تو ایک آنے والا میرے پاس آیا، اُس نے پاؤں سے مجھ کو آگاہ کیا، اور کہا: اے آمنہ! تم اُس ہستی کو بطن میں اُٹھائے ہوئے ہو جو سارے جہانوں میں سب سے افضل ہے، جب اِنھیں جنم دو تو ان کا اسم گرامی محمد ﷺ رکھنا، اور یہ واقعہ خواب کا ہے۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے جب عورتوں کے عوارض نے آلیا، تو میرا حال کسی پر ظاہر نہ تھا (یعنی پیٹ کا بڑھنا اور واضح طور پر محسوس ہونا کہ عورت حاملہ ہے، اس قسم کی کیفیت کا ظہور میرے ساتھ نہ تھا، میری حالت کنواری عورتوں کی طرح نارمل تھی)۔

اسی اثناء میں، مَیں نے ایک دھماکے کی آواز سُنی، اُس عظیم آواز سے مجھ پر ہیبت سی طاری ہو گئی، تو میں نے دیکھا کہ گویا سفید رنگ کے پرندے کا پَر میرے دل پر ملا گیا، اس کے باعث جو ہیبت و تکلیف تھی، دُور ہو گئی، پھر میں نے دیکھا کہ مجھے ایسا مشروب دیا گیا جو دودھ سے زیادہ سفید تھا، چوں کہ میں پیاسی تھی لہٰذا میں نے وہ مشروب پی لیا، (وہ مشروب پینا تھا کہ) مجھ سے ایک بلند نور ظاہر ہوا، پھر میں نے کھجور کی مانند لمبے قد و قامت والی کچھ عورتیں دیکھیں، جو قبیلہ عبد مناف کی معلوم ہوتی تھیں، اُنھوں نے مجھے گھیر لیا، مجھے تعجب تھا کہ انھیں میرے حال کی خبر کیسے ہوئی، وہ بولیں: ہم آسیہ زوجۂ فرعون، مریم بنتِ عمران، اور یہ خواتین حورِ عین ہیں۔

آپ فرماتی ہیں: معاملہ شدید ہو گیا، اور وہ دھماکے کی آواز لحہ بہ لحہ تیز ہوتی جاتی

تھی،ابھی میرا یہی حال تھا کہ میں نے دیکھا،میرے سامنے آسمان وزمین کے درمیان سفید ریشم پھیلایا گیا،گویا خیمہ قائم کیا گیا،اور کسی صاحب کی آواز آرہی تھی کہ اس (نومولود) کولوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھو۔نیز فرماتی ہیں:میں نے کچھ آدمیوں کو ہوا میں معلق دیکھا،کہ اُن کے ہاتھ میں چاندی کے کٹورے ہیں،اور پرندوں کی ایک قطار دیکھی جنھوں نے میری گود کو گھیر رکھا ہے،اُن کی چونچیں زمرد کی،اور بازو یاقوت کے تھے ،اللہ تعالٰی نے میرے سامنے سے تمام حجابات دور کر دیئے اور میں نے مشرق ومغرب کو دیکھ لیا،اور میں نے تین جھنڈے دیکھے:ایک مشرق میں،ایک مغرب میں اور ایک بیت اللہ شریف کی چھت پر لہرا رہا تھا۔

پھر مجھ پر ولادت کے آثار ظاہر ہوئے،اور نبی کریم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے کہ جن کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ ہے۔جب آپ ﷺ مجھ سے جدا ہوئے،تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور اپنی دونوں انگلیاں آسمان کی طرف اٹھائیں،عاجزی وزاری کا اظہار کرنے والے کی طرح۔

پھر میں نے ایک سفید بادل دیکھا جس نے آپ ﷺ کو ڈھک لیا اور آپ ﷺ مجھ سے غائب کر دیئے گئے،اور میں نے ایک منادی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا:محمد ﷺ کو مشرق ومغرب کی اور سمندروں کی سیر کراؤ تا کہ سبھی انھیں ان کے نام سے،اوصاف سے،نعت سے اور ان کی صورت سے پہچان لیں،اور یہ بھی جان لیں کہ ان کا وصف "ماحی" ہے جو شرک وکفر کو مٹانے والے ہیں۔

پھر فوراً میرے پاس لائے گئے تو آپ ﷺ ایک سفید کپڑے میں لپیٹے ہوئے تھے اور آپ کے نیچے سبز رنگ کا گدیلا تھا،آپ کے ہاتھ میں تین تر و تازہ موتی کی کنجیاں تھیں،اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا:محمد صلی اللہ علیہ وس آلہ وسلم نے نصرت کی کنجیوں،ہوا کی کنجیوں اور مدد کی کنجیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: پھر ایک اور بادل آیا جس سے گھوڑوں کے ہنہنانے کی سی آواز اور پروں کی آواز محسوس ہوتی تھی، یہاں تک کہ اس بادل نے آپ ﷺ کو چھپا لیا، پھر آپ ﷺ مجھ سے غائب کر دیئے گئے، آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک منادی کی ندا سُنی جو کہہ رہا تھا: انھیں مشرق ومغرب کی جانب لے چلو، اور انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جہاں جہاں ولادت ہوئی ہے وہ مقام دکھاؤ، اور ان کے سامنے روحانی طور پر جن وانس کو پیش کرو، حیوانات سباع وطیور کو دکھاؤ، اور انھیں حضرت آدم علیہ السلام کی صفوت، رقتِ نوح علیہ السلام، خلتِ ابراہیم علیہ السلام، لسانِ اسماعیل علیہ السلام، بشارتِ یعقوب علیہ السلام، جمالِ یوسف علیہ السلام، لحنِ داؤد علیہ السلام، صبرِ ایوب علیہ السلام، زُہدِ یحییٰ علیہ السلام، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کرم دے دو۔ نیز انھیں جملہ اَخلاقِ انبیاء کے سمندر میں غوطہ دو۔

پھر وہ بادل ہٹا تو میں نے آپ ﷺ کو لپٹی ہوئی سبز ریشم ہاتھ میں لیے ہوئے دیکھا، اور ناگاہ ایک قائل کہہ رہا تھا: واہ! واہ! محمد ﷺ نے تمام دنیا پر قبضہ فرما لیا، اور اہل دنیا میں سے کوئی ایک مخلوق باقی نہ رہی مگر وہ آپ کے قبضہ میں داخل ہو گئی۔

پھر میں نے تین اور شخصوں کو دیکھا، ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ (لوٹا)، دوسرے کے پاس سبز زمرد کا طشت (ہاتھ دھونے کا برتن) اور تیسرے کے ہاتھ میں سفید ریشمی کپڑا تھا، اُس شخص نے وہ (کپڑا) کھولا اور اُس میں سے ایک انگوٹھی نکالی (جو ایسی چمک دار تھی) کہ اُسے دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا جائیں، پھر اس آفتابہ سے سات مرتبہ آپ ﷺ کو غسل دیا، بعدہٗ آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان اس انگوٹھی سے مہر لگائی، پھر آپ ﷺ کو ریشمی کپڑے میں لپیٹا اور اُٹھا کر کچھ دیر اپنے بازوؤں میں لیا، پھر آپ ﷺ کو میرے سپرد کر دیا۔

حدیث شریف81

ولادت، نزولِ وحی، ہجرت، پیر کے دن، ربیع الاول میں

وَ فِیْ اِنْسَانِ الْعُیُوْنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وُلِدَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فِیْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ وَ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ النُّبُوَّۃُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فِیْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ وَہَاجَرَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فِیْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ. قَالَ بَعْضُہُمْ ہٰذَا غَرِیْبٌ جِدًّا۔

ترجمہ} "انسان العیون" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت مذکور ہے کہ آپ ﷺ بروز پیر ماہِ ربیع الاول میں پیدا ہوئے، ربیع الاول میں پیر کے روز ہی اعلانِ نبوت سے سرفراز ہوئے، اور ربیع الاول میں پیر کے دن ہی آپ نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی۔ (نیز سورۂ بقرہ بھی پیر کے دن ربیع الاول میں آپ ﷺ پر نازل ہوئی، اور آپ ﷺ کا وصال بھی ماہِ ربیع الاول میں بروز پیر ہوا) اور یہ بڑی عجیب بات ہے۔ (12 ربیع الاول)

حدیث شریف82

وَ اَخْرَجَ الدَّارِمِیُّ وَ ابْنُ سَعْدٍ وَّابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ اَبِیْ فَرْوَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ سَاَلَ کَعْبًا الْاَحْبَارَ کَیْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّوْرَاۃِ فَقَالَ کَعْبٌ نَجِدُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یُوْلَدُ بِمَکَّۃَ وَیُہَاجِرُ اِلٰی طَابَۃَ وَیَکُوْنُ مُلْکُہٗ بِالشَّامِ وَ لَیْسَ بِفَحَّاشٍ وَلَا بِسَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یُکَافِئُ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ یَعْفُوْ وَ یَغْفِرُ... (الحدیث)

ترجمہ} دارمی، ابن سعد اور ابن عساکر نے ابو فروہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ

سے پوچھا: آپ تورات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کیسی (بیان ہوئی) پاتے ہیں؟ تو حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: ہم تورات میں پاتے ہیں کہ حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں متولد ہوں گے، اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائیں گے، اوران کی بادشاہت شام میں ہوگی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مقدس پر فحش کلام نہیں ہوگا، اور نہ ہی بازاروں میں آواز بلند فرمائیں گے، نیز برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے، بلکہ (ایسوں کو) معاف کردیں گے، اور بخشش سے نوازیں گے۔

حدیث شریف 83

وَ اَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَ صَحَّحَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَوْحَى اللهُ اِلٰى عِيْسٰى آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَّ مُرْ مَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْ اُمَّتِكَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِهٖ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَّا خَلَقْتُ آدَمَ وَ لَا الْجَنَّةَ وَ لَا النَّارَ وَ لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ فَسَكَنَ.

ترجمہ} حاکم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ، اور اپنی امت کے اُن لوگوں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم دو، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیں، پس اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تخلیق نہ فرماتا تو نہ آدم کو بناتا اور نہ جنت وجہنم کو، اور بے شک میں نے عرش کی تخلیق پانی پر فرمائی تو وہ کانپنے لگا، میں نے اُس پر یہ کلمہ نقش کیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ تو وہ ٹھہر گیا۔

حدیث شریف 84

وَ اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ مِنْ طَرِيْقِ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ لَمْ یَزَلِ اللّٰہُ تَعَالٰی یَتَقَلَّبُہُمْ فِی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی آدَمَ فَمَنْ بَعْدَہٗ وَلَمْ تَزَلِ الْاُمَمُ
تَتَبَاشَرُ وَتَسْتَفْتِحُ بِہٖ حَتّٰی اَخْرَجَہُ اللّٰہُ فِیْ خَیْرِ اُمَّۃٍ وَ فِیْ خَیْرِ
قَرْنٍ وَ فِیْ خَیْرِ اَصْحَابٍ وَّخَیْرِ بَلَدٍ فَاَقَامَ بِمَا شَاءَ اللّٰہُ وَھُوَ حَرَمُ
اِبْرَاھِیْمَ ثُمَّ اَخْرَجَہٗ اِلٰی طَیْبَۃَ وَھِیَ حَرَمُ مُحَمَّدٍ فَکَانَ مَبْعَثُہٗ
مِنْ حَرَمٍ وَ مُھَاجَرُہٗ اِلٰی حَرَمٍ -

ترجمہ} ابن عساکر نے بطریق کریب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اقبال فرمایا حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لے کر بعد میں آنے والے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا، اور اس سے مطمح نظر، نبی کریم ﷺ کی ذات والا برکات رہی، اور سابقہ اُمتیں ہمیشہ آپس میں بشارتیں دیتی رہیں اور آپ ﷺ کے وسیلے سے دشمنوں پر فتح طلب کرتی رہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بہترین اُمت، بہترین زمانہ، بہترین صحابہ اور بہترین شہر میں بھیجا، پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ ﷺ کو اُس جگہ رکھا جو حرمِ ابراہیم ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کا حکم فرمایا جو محمد رسول اللہ ﷺ کا حرم ہے، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائے (ولادت و) بعثت بھی حرم ہے اور جائے ہجرت بھی حرم ہے۔ (سبحان اللہ! ماشاء اللہ!)

حدیث شریف 85

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ لَمَّا اُمِرَ
اِبْرَاھِیْمُ بِاِخْرَاجِ ھَاجِرَ حُمِلَ عَلَی الْبُرَاقِ فَکَانَ لَا یَمُرُّ بِاَرْضٍ
عَذْبَۃٍ سَھْلَۃٍ اِلَّا قَالَ اَنْزِلُ ھٰھُنَا یَا جِبْرِیْلُ فَیَقُوْلُ لَا حَتّٰی اِلٰی
مَکَّۃَ فَقَالَ جِبْرِیْلُ اِنْزِلْ یَا اِبْرَاھِیْمُ قَالَ حَیْثُ لَا ضَرْعَ وَلَا

زَرْعَ قَالَ نَعَمْ هٰهُنَا يَخْرُجُ النَّبِيُّ الَّذِيْ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ الَّذِيْ تَتِمُّ بِهِ الْكَلِمَةُ الْعُلْيَا ۔

ترجمہ} ابن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لے جانے کا حکم ہوا تو آپ علیہ السلام نے اُنھیں براق (سواری) پر سوار کرلیا، پھر آپ علیہ السلام کسی بھی سرسبز و شاداب میدان سے نہ گزرتے تھے مگر کہتے: اے جبریل! علیہ السلام یہاں اُتریں؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام کہتے: نہیں، یہاں تک کہ آپ علیہ السلام مکہ مکرمہ میں پہنچے تو جبریل نے کہا: ہاں، یہاں اُتریں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: یہاں تو نہ کھیت ہے، نہ دودھ، اور نہ زمین سے کچھ اُگنے کا امکان ہے؟ حضرت جبریل نے کہا: ہاں، (یہیں اُتریں،) یہاں آپ کی اولاد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم متولد ہوں گے، جن کے ذریعے کلمۂ علیا پورا ہوگا۔ (شاید اِس حدیث شریف میں اُس آیت قرآنیہ کی طرف اشارہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی بات کو کلمۂ علیا کہا گیا ہے، وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا. التوبہ: 40)

حدیث شریف 86

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجْتُ مِنْ لَّدُنْ آدَمَ مِنْ نِّكَاحٍ غَيْرِ سِفَاحٍ ۔

ترجمہ} ابن سعد و ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے اپنی ولادت تک، نکاح سے منتقل ہوتا آیا ہوں، میرے آباء و اَجداد میں کہیں زنا متحقق نہیں ہوا۔

حدیث شریف 87

وَ اَخْرَجَ الطَّبَرَانِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا وَلَدَنِیْ مِنْ سِفَاحِ الْجَاھِلِیَّۃِ شَیْءٌ وَّ مَاوَلَدَنِیْ اِلَّا نِکَاحٌ کَنِکَاحِ الْاِسْلَامِ۔

ترجمہ﴾ طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے آباء واَجداد زمانۂ جاہلیت کے زنا سے محفوظ رہے، اُن میں سے کوئی پیدا نہیں ہوا مگر اسلام کے نکاح کی طرح نکاح کے سے۔

حدیث شریف 88

وَ اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ مِنْ طُرُقٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَلْتَقِ اَبَوَایَ قَطُّ عَلٰی سِفَاحٍ لَمْ یَزَلِ اللّٰہُ یُنْقِلُنِیْ مِنَ الْاَصْلَابِ الطَّیِّبَۃِ اِلَی الْاَرْحَامِ الطَّاھِرَۃِ مُصَفًّی وَّ مُھَذَّبًا لَایَنْشَعِبُ شُعْبَتَانِ اِلَّا کُنْتُ فِیْ خَیْرِھِمَا۔

ترجمہ﴾ ابونعیم نے کئی اَسناد سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میرے ماں باپ (یعنی آباء واُمہات) کا کبھی زنا کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا، مجھے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ پاکیزہ ستھری پشتوں اور رحموں میں منتقل فرمایا، اور نہ ہوئیں کسی قبیلہ کی دو شاخیں مگر میں بہتر شاخ میں (رکھا) گیا۔

حدیث شریف 89

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ مِّنْ طَرِیْقِ الْکَلْبِیِّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ خَیْرُ الْعَرَبِ مُضَرُ وَخَیْرُ مُضَرَ بَنُوْ عَبْدِ مَنَافٍ وَخَیْرُ بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ بَنُوْ ھَاشِمٍ وَ خَیْرُ بَنِیْ ھَاشِمٍ بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ اللّٰہِ مَا افْتَرَقَ

فِرْقَتَانِ مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ اِلَّا كُنْتُ فِيْ خَيْرِهِمَا ۔

ترجمہ} ابن سعد نے بطریق کلبی از ابوصالح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب میں بہترین قبیلہ مضر ہے، اور مضر میں بنی عبد مناف، اور بنی عبد مناف میں بنی ہاشم، اور بنی ہاشم میں بنی عبد المطلب بہترین ہیں، اللہ کی قسم! آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق سے (لوگوں کی کبھی) دو جماعتیں نہیں بنیں، مگر میں اُن میں سے بہتر جماعت میں تھا۔

حدیث شریف 90

وَ اَخْرَجَ ابْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ آدَمَ بِاَلْفَيْ عَامٍ يُسَبِّحُ ذٰلِكَ النُّوْرُ وَ تُسَبِّحُ الْمَلَآئِكَةُ بِتَسْبِيْحِهٖ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ اَلْقٰى ذٰلِكَ النُّوْرَ فِيْ صُلْبِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَهْبَطَنِيَ اللّٰهُ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ صُلْبِ آدَمَ وَجَعَلَنِيْ فِيْ صُلْبِ نُوْحٍ وَّ قَذَفَ فِيْ صُلْبِ اِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ يُنْقِلُنِيْ مِنَ الْاَصْلَابِ الْكَرِيْمَةِ وَ الْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتّٰى اَخْرَجَنِيْ مِنْ بَيْنِ اَبَوَيَّ لَمْ يَلْتَقِيَا عَلٰى سِفَاحٍ قَطُّ ۔

ترجمہ} ابن عمر عدنی نے اپنی مسند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ بے شک حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل، اللہ تعالیٰ کے ہاں قریش کا ایک نور تھا، وہ تسبیح کیا کرتا تھا، اور اس کے ساتھ فرشتے بھی تسبیح کرتے تھے، جب حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو بنایا گیا تو وہ نور اُن کی پشت مبارک میں رکھ دیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے صلبِ آدم (عَلٰی نَبِیِّنَا وَ علیہ السلام) میں مجھے زمین پر اتارا، اور مجھے نوح (عَلٰی نَبِیِّنَا وَ علیہ السلام) کی صلب میں رکھا

،اورابراہیم (عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ السَّلَام) کی پشت میں منتقل فرمایا، پھر مجھے کرم والی پشتوں سے طہارت والے رحموں کی طرف منتقل فرماتا رہا، یہاں تک کہ مجھے میرے والدین سے متولد کیا، اور میرے ماں باپ (یعنی آباء و اُمہات) کبھی حرام کاری میں ملوث نہ ہوئے۔

حدیث شریف 91

وَ اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ وَّالْخَرَائِطِیُّ وَ ابْنُ عَسَاکِرَ مِنْ طَرِیْقِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ لَمَّا خَرَجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بِاَبْنِہٖ لِیُزَوِّجَہٗ مَرَّ عَلٰی کَاھِنَۃٍ مِّنْ اَھْلِ تَبَالَۃَ مَشْھُوْدَۃٍ قَدْ قَرَءَتِ الْکِتَابَ یُقَالُ لَھَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ دُرِّ الْخَثْعَمِیَّۃِ فَرَءَتْ نُوْرَ النُّبُوَّۃِ فِیْ وَجْہِ عَبْدِ اللہِ فَقَالَتْ لَہٗ یَافَتٰی ھَلْ لَّکَ اَنْ تَقَعَ عَلَیَّ الْاٰنَ وَ اُعْطِیَکَ مِائَۃً مِّنَ الْاِبِلِ فَقَالَ عَبْدُ اللہِ

اَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُوْنَہٗ وَ الْحِلُّ لَا حِلَّ فَاَسْتَبِیْنَہٗ
فَکَیْفَ بِالْاَمْرِ الَّذِیْ تَبْغِیْنَہٗ یَحْمِی الْکَرِیْمُ عِرْضَہٗ وَ دِیْنَہٗ

ثُمَّ مَضٰی مَعَ اَبِیْہِ فَزَوَّجَہٗ اٰمِنَۃَ بِنْتَ وَھْبٍ فَاَقَامَ عَبْدُ اللہِ عِنْدَھَا ثَلَاثًا ثُمَّ نَفْسُہٗ دَعَتْہُ اِلٰی مَادَعَتْہُ اِلَیْہِ الْخَثْعَمِیَّۃُ فَاَتَاھَا فَقَالَتْ مَا صَنَعْتَ بَعْدِیْ قَالَ زَوَّجَنِیْ اَبِیْ اٰمِنَۃَ بِنْتَ وَھْبٍ فَاَقَمْتُ عِنْدَ ھَا ثَلَاثًا قَالَتْ اِنِّیْ وَ اللہِ مَا اَنَا صَاحِبَۃُ رِیْبَۃٍ وَ لٰکِنْ رَءَیْتُ فِیْ وَجْھِکَ نُوْرًا فَاَرَدْتُّ اَنْ یَّکُوْنَ فِیَّ وَ اَبَی اللہُ اِلَّا اَنْ یُّصِیْرَہٗ حَیْثُ اَحَبَّ۔

ترجمہ: ابو نعیم، خرائطی اور ابن عساکر نے بطریق عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: جب حضرت عبدالمطلب اپنے فرزند ارجمند (حضرت عبداللہ) کا نکاح کرنے کے لیے انھیں ساتھ لے کر روانہ ہوئے تو راستے میں

ایک یہودیہ کاہنہ، جو خاصا علم رکھتی تھی، اور نام اُس کا فاطمہ بنت درالخشعمیہ تھا، اُس نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ مقدس پر نور نبوت جلوہ گر ہے، تو وہ آپ سے عرض کرنے لگی: اے جوان! اگر تو میرے ساتھ ہم صحبت ہو تو میں تجھے ایک سو اونٹ انعام دوں گی، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً فرمایا:

کریم اپنے دین اور عزت کو بچایا کرتا ہے، میں وہ کام کیسے کر سکتا ہوں جو تو چاہتی ہے! حرام سے پہلے ہمیں مر جانا بہتر ہے۔

پھر آپ اپنے والد کے ساتھ چلے گئے اور حضرت آمنہ بنت وہب کے ساتھ نکاح ہوا، تو حضرت عبداللہ تین دن ان کے ہاں رہے، پھر اُن کی طبیعت اس کام کی طرف مائل ہوئی جو خشعمیہ نے چاہا تھا، چناں چہ آپ اُس کے پاس آئے، اُس نے پوچھا: میری ملاقات کے بعد آپ نے کیا کیا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: میرے باپ نے میرا نکاح آمنہ بنت وہب سے کر دیا اور تین روز تک ان کے پاس رہا، وہ یہودیہ بولی: قسم بخدا! میں شکی عورت نہیں ہوں، لیکن میں نے تو تمھارے چہرے پر نور دیکھا تھا، چناں چہ میں نے چاہا کہ اس نور کو میں محفوظ کر لوں، مگر اللہ تعالیٰ کو منظور نہ ہوا، اور جہاں اس نے چاہا رکھ دیا۔

حدیث شریف 92

وَ اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بِكَبْشٍ وَّ سَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقِيْلَ يَا اَبَا الْحَارِثِ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ سَمَّيْتَهٗ مُحَمَّدًا وَّ لَمْ تُسَمِّهٖ بِاسْمِ اٰبَائِهٖ قَالَ اَرَدْتُّ اَنْ يَّحْمَدَهُ اللهُ فِي السَّمَآءِ وَيَحْمَدَهُ النَّاسُ فِي الْاَرْضِ ۔

ترجمہ} ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ

اُنھوں نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دنبے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ کیا اور آپ کا نامِ نامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا، اُن سے پوچھا گیا: اے ابو حارث!* آپ نے اس فرزندِ ارجمند کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیوں رکھا؟ جب کہ آپ کے آباء و اَجداد میں یہ کسی اور کا نام نہ تھا، تو حضرت عبدالمطلب نے فرمایا: میں نے یہ سوچ کر (محمد * نام رکھا ہے) کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد فرمائے، اور زمین پر لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت کرتے ہیں۔

(*ابو حارث، حضرت عبدالمطلب کی کنیت ہے۔ * محمد کے معنی ہیں: تعریف کیا گیا۔منہ۔)

حدیث شریف 93

وَ اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ وَّ ابْنُ عَسَاکِرَ بِطَرِیْقِ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَتِ امْرَاَۃٌ مِّنْ خَثْعَمٍ تَعْرِضُ نَفْسَھَا فِیْ مَوْسِمٍ مِّنَ الْمَوَاسِمِ وَکَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَّ مَعَھَا اَدَمٌ تَطُوْفُ کَاَنَّھَا تَبِیْعُہٗ فَاَتَتْ عَلٰی عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَمَّا رَاَتْہُ اَعْجَبَھَا فَعَرَضَتْ نَفْسَھَا عَلَیْہِ فَقَالَ مَکَانَکِ حَتّٰی اَرْجِعَ اِلَیْکِ فَانْطَلَقَ اِلٰی اَھْلِہٖ فَبَدَا لَہٗ فَوَقَعَ اَھْلَہٗ فَحَمَلَتْ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ اِلَیْھَا قَالَتْ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الَّذِیْ وَعَدْتُّکِ قَالَتْ لَا مَا اَنْتَ ھُوَ وَلَئِنْ کُنْتَ ذٰلِکَ لَقَدْ رَاَیْتُ بَیْنَ عَیْنَیْکَ نُوْرًا مَّا اَرَاہُ الْاٰنَ ۔

ترجمہ} امام بیہقی، ابو نعیم اور ابن عساکر نے بطریق عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: قبیلہ خثعم کی ایک صاحبِ جمال عورت، عرب کے میلوں میں جا کر خود کو پیش کیا کرتی تھی، اور اس کے پاس ایک خوشبودار

چہرہ تھا اُس کو پیچتی پھرتی تھی، وہ (ایک دِن) حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی، جب اُس نے آپ کو دیکھا تو اُسے بہت پسند آئے، چناں چہ اُس نے خود کو آپ پر پیش کر دیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تو یہیں ٹھہر، میں تھوڑی دیر بعد آتا ہوں، پس آپ اپنے گھر تشریف لے گئے اور اپنی زوجۂ محترمہ سے ہم صحبت ہوئے، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن اطہر میں جاگزیں ہو گئے، یعنی نورِ محمدی حضرت عبداللہ کی پشت مبارک سے بطن آمنہ میں منتقل ہو گیا۔

جب حضرت عبداللہ، اس عورت کے پاس واپس آئے تو وہ کہنے لگی: تم کون ہو؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں وہی شخص ہوں جس نے تم سے وعدہ کیا تھا، وہ بولی: تم وہ نہیں ہو، وہی ہوتے تو میں تمہاری آنکھوں کے درمیان وہ نور ضرور دیکھتی جو (پہلی ملاقات میں دِکھائی دیا تھا، لیکن) اب دِکھائی نہیں دے رہا۔

حدیث شریف 94

سیدہ آمنہ کو حمل کے دوران حکم، کہ احمد اور محمد نام رکھیں

وَ اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ بُرَیْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا رَءَ تْ اٰمِنَةُ فِیْ مَنَامِهَا فَقِیْلَ لَهَا اِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَیْرِ الْبَرِیَّةِ وَ سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ فَاِذَا وَلَدْتِیْهِ فَسَمِّیْهِ اَحْمَدَ وَ مُحَمَّدًا (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ)

ترجمہ} ابونعیم نے حضرت بریدہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت بیان کی ہے کہ اُن دونوں نے فرمایا: حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا جو کہہ رہا تھا: اے آمنہ! تم اُس شخصیت سے حاملہ ہو جو مخلوقات میں سب سے افضل اور سب جہانوں کے سردار ہیں، جب وہ پیدا ہوں تو ان کا نامِ نامی احمد اور محمد رکھنا۔

حدیث شریف 95

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ اٰمِنَةَ قَالَتْ لَقَدْ عَلِقْتُ بِهٖ فَمَا وَجَدْتُ لَهٗ مَشَقَّةً حَتّٰى وَضَعْتُهٗ فَلَمَّا فَصَلَ مِنِّيْ خَرَجَ مَعَهٗ نُوْرٌ اَضَاءَ لَهٗ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ وَقَعَ اِلَى الْاَرْضِ مُعْتَمِدًا عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ اَخَذَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ فَقَبَضَهَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ ۔

ترجمہ} ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: جب میرے بطن اطہر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے تو مجھے عام عورتوں جیسی مشقت اور تکلیف محسوس تک نہ ہوئی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم متولد ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ایسے نور نے ظہور فرمایا جس سے مشرق و مغرب منور ہو گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں کے بل زمین کی طرف جھکے اور ایک مٹھی خاک اٹھائی اور آسمان کی طرف اپنا سر مبارک بلند کیا۔

حدیث شریف 96

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ يَهُوْدُ قُرَيْظَةَ وَ النَّضِيْرِ وَ فَدَكَ وَخَيْبَرَ يَجِدُوْنَ صِفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عِنْدَهُمْ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ وَ اَنَّ دَارَ هِجْرَتِهِ الْمَدِيْنَةُ فَلَمَّا وُلِدَ قَالَتْ اَحْبَارُ يَهُوْدٍ وُّلِدَ اَحْمَدُ اللَّيْلَةَ هٰذَا الْكَوْكَبُ قَدْ طَلَعَ فَلَمَّا تَنَبَّاَ قَالُوْا تَنَبَّاَ اَحْمَدُ كَانُوْا يَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ وَ يَقْرَءُوْنَ بِهٖ وَيَصِفُوْنَهٗ

ترجمہ} ابن سعد اور ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: قریظہ، نضیر، فدک اور خیبر کے یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

حمیدہ کو آپ ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے اپنی کتابوں میں لکھا ہوا پاتے تھے، اور جانتے تھے کہ آپ ﷺ کا مقامِ ہجرت مدینہ منورہ ہے، پس جب آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو یہود کے بڑے بڑے فاضلوں نے کہا: آج کی رات احمدِ مختار پیدا ہو گئے، یہ ستارا طلوع ہوا ہے، پھر جب آپ ﷺ نے دعویٰ نبوت کیا تو وہ بولے: احمدِ مجتبیٰ ﷺ نے اعلانِ نبوت کر دیا ہے، وہ اُس (ستارے) کو خوب پہچانتے تھے، اور آپ ﷺ کے وصف پڑھ پڑھ کر بیان کیا کرتے تھے۔

حدیث شریف 97

وَ اَخْرَجَ ابْنُ عَدِیٍّ وَّ ابْنُ عَسَاکِرَ مِنْ طَرِیْقِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ وُلِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَسْرُوْرًا مَّخْتُوْنًا ۔

ترجمہ} ابن عدی اور ابن عساکر نے بطریق عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ناف بریدہ، ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

حدیث شریف 98

آپ ﷺ کی زیارت کے لیے اندھیرا اور اُجالا ایک جیسا تھا

وَاَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرٰی بِاللَّیْلِ فِی الظُّلْمَۃِ کَمَا یُرٰی بِالنَّہَارِ فِی الضَّوْءِ (و اللہ سبحانہ و تعالی اعلم و علمہ اتم)

ترجمہ} امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کی تاریکی میں بھی ایسے ہی دکھائی دیتے تھے جیسے دن کے اُجالے میں۔

تیسری فصل}

میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 99

وَ اَخْرَجَ الزُّبَیْرُ بْنُ بَکَّارٍ فِیْ اَخْبَارِ مَدِیْنَۃَ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِفَتِیْ اَحْمَدُ الْمُتَوَکِّلُ مَوْلِدُہٗ مَکَّۃُ وَ مُھَاجَرُہٗ اِلٰی طَیْبَۃَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ یَجْزِیْ بِالْحَسَنَۃِ الْحَسَنَۃَ وَلَا یُکَافِیْ بِالسَّیِّئَۃِ... الحدیث۔

ترجمہ} زبیر بن بکار نے، اخبارِ مدینہ میں، اور ابونعیم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری صِفت احمد متوکل ہے، میرا مولد مکہ مکرمہ اور میری ہجرت کا مقام مدینہ طیبہ ہے، میں سخت گفتار اور تند خو نہیں ہوں، نیکی کے بدلے میں نیکی کرتا ہوں اور بدی سے درگزر کرتا ہوں۔

حدیث شریف 100

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صفات بزبانِ ۳۹۰ سالہ ازدی عالم، قبلِ بعثت

وَ اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ خَرَجْتُ اِلَی الْیَمَنِ قَبْلَ اَنْ یُّبْعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَنَزَلْتُ عَلٰی شَیْخٍ مِّنَ الْاَزْدِ عَالِمٍ قَدْ قَرَءَ الْکُتُبَ وَ اَتَتْ عَلَیْہِ اَرْبَعُ مِائَۃِ سَنَۃٍ اِلَّا عَشْرَ سِنِیْنَ فَقَالَ لِیْ اَحْسِبُکَ حَرَمِیًّا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَ اَحْسِبُکَ قُرَشِیًّا قُلْتُ نَعَمْ (قَالَ وَ اَحْسِبُکَ تَیْمِیًّا قُلْتُ نَعَمْ) قَالَ بَقِیَتْ لِیْ مِنْکَ وَاحِدَۃٌ قُلْتُ مَا ھِیَ قَالَ اَکْشِفُ لِیْ عَنْ بَطْنِکَ قُلْتُ لِمَ ذَاکَ

قَالَ اَجِدُ فِی الْعِلْمِ الصَّادِقِ اَنَّ نَبِیًّا یُبْعَثُ فِی الْحَرَمِ یُعَاوِنُ عَلٰی اَمْرِہٖ فَتًی وَّ کَهْلًا فَاَمَّا الْفَتٰی فَخَوَّاضُ غَمَرَاتٍ وَّدَفَّاعُ مُعْضِلَاتٍ / معظلات وَ اَمَّا الْکَهْلُ فَاَبْیَضُ نَحِیْفٌ عَلٰی بَطْنِہٖ شَامَةٌ وَعَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی عَلَامَةٌ وَّ مَا عَلَیْکَ اَنْ تُرِیَنِیْ فَقَدْ تَکَامَلَتْ لِیْ فِیْکَ الصِّفَةُ اِلَّا مَاخَفِیَ عَلَیَّ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فَکَشَفْتُ لَہٗ عَنْ بَطْنِیْ فَرَاٰی شَامَةً سَوْدَاءَ فَوْقَ سُرَّتِیْ فَقَالَ اَنْتَ ھُوَ وَ رَبِّ الْکَعْبَةِ ۔

ترجمہ} ابن عساکر نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل (کا واقعہ ہے کہ) میں یمن کی طرف نکلا، (راستے میں) ازد قبیلے کے ایک معمر شخص کے پاس ٹھہرا جو صاحبِ علم تھا، کتابیں پڑھا ہوا تھا، اور اُس کی عمر تین سو نوے (390) برس ہو چکی تھی، وہ مجھ سے کہنے لگا: میرا گمان ہے کہ آپ حرم کے رہنے والے ہیں، میں نے کہا: جی ہاں، پھر اُس نے مجھ سے کہا: میرا گمان ہے کہ آپ قریشی ہیں، میں نے کہا: جی ہاں، پھر اُس نے کہا: میرا گمان ہے کہ آپ تیمی ہیں، میں نے کہا: جی ہاں، پھر وہ بولا: مجھے آپ ایک علامت دیکھنی باقی ہے، میں نے کہا: وہ کون سی علامت ہے؟ اُس نے کہا: تم اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹاؤ، میں نے کہا: کیوں؟ وہ کہنے لگا: میں علم صادق میں پاتا ہوں کہ حرم شریف میں ایک نبی مبعوث ہوگا، دو شخص اُس کی معاونت کریں گے، ایک جوان اور ایک ادھیڑ عمر ہوگا، جوان سخت تر لڑائیوں میں مقابلہ کرے گا اور مشکل مقامات پر دفاع کرے گا، اور ادھیڑ عمر کی رنگت گوری ہے، دبلا پتلا اس کا بدن ہے، اس کے پیٹ پر ایک تل ہے، نیز بائیں ران پر بھی ایک علامت ہے، پھر آپ مجھے کیوں نہیں دکھاتے، دکھایئے تاکہ مجھ پر آپ کی علامات کا مکمل اِظہار ہو جائے، اور مجھ پر کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے پیٹ کو کھول دیا، اُس نے میری ناف کے

اوپر سیاہ تل دیکھا تو بول اُٹھا: ربِ کعبہ کی قسم! آپ وہی ہیں۔

حدیث شریف 101 قریش کو گالی مت دو

وَاَخْرَجَ الطِّيَالِسِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَسُبُّوْا قُرَيْشًا فَاِنَّ عَالِمَهَا يَمْلَأُ الْاَرْضَ عِلْمًا۔

قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهٗ هٰذَا الْعَالِمُ الشَّافِعِیُّ لِاَنَّهٗ لَمْ يَنْتَشِرْ فِیْ طِبَاقِ الْاَرْضِ مِنْ عِلْمِ عَالِمٍ قُرَيْشِیٍّ مِنَ الصَّحَابَةِ وَ غَيْرِهِمْ مَا انْتَشَرَ مِنْ عِلْمِ الشَّافِعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ وَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ۔

ترجمہ} امام طیالسی اور امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: قریش کو گالی مت دینا، کیوں کہ ان میں سے ایک ایسا عالم ہوگا جو اپنے علم سے زمین کو بھر دے گا۔

امام احمد وغیرہ فرماتے ہیں: وہ عالم حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ ہیں، کیوں کہ روئے زمین پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا علم جتنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے پھیلایا ہے، کسی اور قریشی عالم سے نہیں پھیلا۔ (واللہ تعالی وحبیبہ الاعلی اعلم)

فصل نمبر ۴}

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

حدیث شریف 102

وَاَخْرَجَ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ خَلْقَهٗ فَاخْتَارَ مِنْهُمْ بَنِیْ آدَمَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْ بَنِیْ

آدَمَ الْعَرَبَ ثُمَّ اخْتَارَنِيْ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ اَزَلْ خِيَارًا مِّنْ خِيَارٍ ۔

ترجمہ} طبرانی نے اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے چناؤ کیا تو اولادِ آدم کو چنا، پھر اولادِ آدم میں سے اہل عرب کو چنا، پھر اہل عرب میں سے مجھے چنا، پس میں ہمیشہ برگزیدوں کا برگزیدہ رہا ہوں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

حدیث شریف 103

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُوْرًا مَّخْتُوْنًا۔

(واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ} ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ، ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

فصل نمبر ۵} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ☆ جو صحابی ابن صحابی ہیں ☆

حدیث شریف 104

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا ایک راہب کی زبانی ذکرِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ رَاهِبٌ يُّسَمّٰى عِيْصًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَ كَانَ يَقُوْلُ يُوْشِكُ اَنْ يُّوْلَدَ فِيْكُمْ يَا اَهْلَ مَكَّةَ مَوْلُوْدٌ وَّ تَدِيْنُ لَهُ الْعَرَبُ (اَيْ تَنْقَادُ وَ تَخْضَعُ وَ تَذِلُّ) وَ يَمْلِكُ الْعَجَمَ هٰذَا زَمَانُهٗ فَكَانَ لَا يُوْلَدُ بِمَكَّةَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَسْئَلُ عَنْهُ فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةُ الْيَوْمِ الَّذِيْ وُلِدَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ

عَبْدُالْمُطَّلِبِ حَتّٰی اَتٰی عِیْصًا وَ نَادَاہُ فَاَشْرَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ عِیْصٌ کُنْ اَبَاہُ فَقَدْ وُلِدَ ذٰلِکَ الْمَوْلُوْدُ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ یَوْمَ الاِثْنَیْنِ قَالَ(عَبْدُ الْمُطَّلِبِ)وُلِدَفِیْ اللَّیْلَۃِ مَعَ الصُّبْحِ مَوْلُوْدٌ قَالَ فَمَاسَمَّیْتَہٗ قَالَ مُحَمَّدًا(اَیْ عَزَمْتُ عَلٰی تَسْمِیَتِہٖ) قَالَ وَلَقَدْ کُنْتُ اَشْتَہِیْ ھٰذَا الْمَوْلُوْدَ فِیْکُمْ اَھْلَ ھٰذَا الْبَیْتِ (الْکَعْبَۃِ) بِثَلَاثِ خِصَالٍ تُعَرِّفُہٗ (تُمَیِّزُہٗ تِلْکَ الْخِصَالُ وَ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ ذٰلِکَ الْمَوْلُوْدُ) فَقَدْ اَتٰی عَلَیْہِنَّ مِنْھَا اَنَّہٗ طَلَعَ نَجْمُ الْبَارِحَۃَ وَ اَنَّہٗ وُلِدَ الْیَوْمَ وَ اَنَّ اسْمَہٗ مُحَمَّدٌ ۔ رَوَاہُ اَبُوْ جَعْفَرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَ خَرَّجَہٗ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ وَکَذَا رَوَاہ ابْنُ عَسَاکِرَ ۔

ترجمہ} حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے،فرمایا: مرالظہران میں اہل شام میں سے عیص نامی ایک راہب رہتا تھا، وہ کہا کرتا تھا:اے اہل مکہ!عنقریب تم میں ایک شخص پیدا ہوگا،جس کی تمام عرب فرمانبرداری کریں گے،اور وہ عجم کا بھی مالک ہوگا،اور یہی زمانہ اس کے ظہور کا ہے۔پس جب بھی کوئی بچہ مکہ معظمہ میں پیدا ہوتا تو اس کے بارے اس سے پوچھا جاتا (کہ کیا یہ وہی ہے جس کے متعلق تم کہتے ہو؟) جب رسول کریم ﷺ پیدا ہوئے تو حضرت عبدالمطلب اسی صبح کو عیص کے پاس تشریف لے گئے،اور اسے پکارا، وہ آیا تو اس نے کہا:بے شک پیدا ہوگیا پیر کے روز وہ بچہ جس کے متعلق میں تم سے کہا کرتا تھا،اور پیر ہی کو اُس کا انتقال ہوگا،(اے ابوطالب!)تم اُس (کی پرورش کے) متکفل ہوجاؤ۔

حضرت عبدالمطلب نے کہا: آج کی شب صبح کے قریب ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، عیص نے پوچھا: آپ نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ فرمایا: محمد (ﷺ)*
عیص نے کہا: خدا کی قسم!میں بہت خواہش کرتا تھا اس بچے کے تم میں ہونے کی

اے اس گھر (کعبۃ اللہ، کی حفاظت کرنے) والو! اُن تین خصلتوں کے سبب جو اسے ممتاز کریں گی (یعنی واضح کردیں گی کہ یہ وہی بچہ ہے)، اور وہ سب باتیں ظاہر ہوچکی ہیں، اُن میں سے ایک یہ کہ گزشتہ رات ایک ایسا ستارا طلوع ہوا (جو اس سے پہلے کبھی طلوع نہ ہوا تھا)، دوسری یہ کہ وہ آج (پیر) کے دِن پیدا ہوئے، اور تیسری یہ کہ اُن کا نامِ نامی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) (رکھا گیا) ہے۔

یہ روایت ابوجعفر بن ابی شیبہ نے، ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں، اور ابن عساکر نے بیان کی ہے۔

*بعض روایات سے ثابت ہوا ہے کہ حضرت عبدالمطلب نے ساتویں روز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام رکھا، پس رفعِ تعارض کی صورت یہ ہے کہ یہاں پر قصد مراد لیا جائے، اور وہاں پر تسمیہ، یعنی اول روز سے محمد نام رکھنے کا قصد تھا (لیکن نام ساتویں روز رکھا)۔منہ

حدیث شریف 105

آسمان وزمین سے ۵۰ ہزار سال پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء علیہم السلام

وَ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ کَتَبَ مَقَادِیْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ وَّکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ وَ مِنْ جُمْلَۃِ مَا کُتِبَ فِی الذِّکْرِ وَ ھُوَ اُمُّ الْکِتَابِ اَنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ (فِی الْوُجُوْدِ)

وَاللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ*

ترجمہ} امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام خلقت کی تقدیروں کو زمین و آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دیا، جبکہ اُس کا عرش پانی پر تھا، اور من جملہ اُن

باتوں کے جوڑ کر یعنی اُمّ الکتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھیں، ایک بات یہ تھی کہ محمد رسول اللہ ﷺ (پیدائش کے حوالے سے) سب سے آخری نبی ہیں۔

فصل نمبر ۶} میلاد النبی ﷺ بزبانِ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 106

یہودی کا اعلان: ولادتِ احمد کا ستارہ طلوع ہو چکا

اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَاَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ(اِبْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامِ الْاَنْصَارِیِّ شَاعِرِالْمُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤَیَّدِ بِرُوْحِ الْقُدُسِ جَوَّزَ فِیْہِ الصَّرْفُ وَ عَدَمُہٗ) قَالَ اِنِّیْ لَغُلَامٌ اِبْنُ سَبْعِ سِنِیْنَ اَوْثَمَانِ سِنِیْنَ عَلَی التَّقْرِیْبِ (فَقَدْ ذَکَرُوْا اَنَّہٗ عَاشَ مِائَۃً وَّ عِشْرِیْنَ سَنَۃً کَاَبِیْہِ وَجَدِّہٖ وَ اَبِیْ جَدِّہٖ وَمَاتَ سَنَۃَ اَرْبَعٍ وَّخَمْسِیْنَ) اَعْقِلُ مَا رَءَ یْتُ وَسَمِعْتُ اِذْ یَھُوْدِیٌّ یَصْرُخُ (بِالْمَدِیْنَۃِ فَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ اِسْحَاقَ یَصْرُخُ عَلٰی اُطُمَۃِ یَثْرِبَ)ذَ اتَ غَدَاۃٍ یَّامَعْشَرَ یَھُوْدٍ .فَاجْتَمَعُوْا اِلَیْہِ وَ اَ نَا اَسْمَعُ قَالُوْا یَا وَیْلَکَ مَا لَکَ قَالَ طَلَعَ نَجْمُ اَحْمَدَ الَّذِیْ وُلِدَ بِہٖ (عِنْدَہٗ اَوْ سَبَبِیَّۃٌ لِاعْتِقَادِالْیَھُوْدِیِّ تَاثِیْرَالنَّجْمِ)فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ (وَاللہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَ تَمُّ)

ترجمہ} بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت حسان بن ثابت (ابن منذر بن عمرو بن حرام انصاری شاعرِ مصطفیٰ مؤید بروح القدس رضی اللہ عنہ) کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: میں (جب کہ ابھی) تقریباً سات آٹھ برس کا لڑکا تھا*، جو کچھ بھی دیکھتا سُنتا، سمجھ لیتا تھا، (تب ایک دن (کا واقعہ ہے کہ) صبح کے وقت ایک یہودی (مدینہ منورہ میں ایک بلند جگہ پر کھڑا) زور زور سے چیخ رہا تھا: اے یہودیو! اے یہودیو!، وہ سب اس کے پاس اکٹھے ہو گئے،

اور میں سُن رہا تھا، اُن (یہودیوں) نے کہا: خرابی ہو تیری! تجھے کیا ہوا؟ وہ بولا: وہ ستارا جس کے طلوع ہونے پر احمد پیدا ہوں گے، وہ ستارا آج رات طلوع ہو چکا ہے!

* یہ بات حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بچپن کی ہے، علماء بتاتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کے باپ، دادا اور باپ کے دادا کی طرح آپ کی عمر بھی ایک سو بیس سال (120) ہوئی، اور چون (54) ہجری میں آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔

فصل نمبر ۷}

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا عثمان بن ابی العاص صحابی رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 107 گھر نور و نور، حتی کہ میں انوار کو نہ دیکھ سکی

وَاَخرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَ الطَّبَرَانِیُّ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ وَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَدْ حَدَّثَتْنِیْ اُمِّیْ اَنَّھَا شَھِدَتْ وِلَادَۃَ اٰمِنَۃَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَیْلَۃَ وَلَدَتْہُ قَالَ فَمَا شَیْءٌ اَنْظُرُ اِلَیْہِ فِی الْبَیْتِ اِلَّا نُوْرًا وَّ اِنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی النُّجُوْمِ تَدْنُوْ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ لَیَقَعَنَّ عَلَیَّ فَلَمَّا وَضَعَتْہُ خَرَجَ مِنْھَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَہُ الْبَیْتُ وَ الدَّارُ حَتّٰی جَعَلْتُ لَا اَرٰی اِلَّا نُوْرًا ۔ (واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ} امام بیہقی، طبرانی، ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: مجھے میری والدہ نے بتایا کہ وہ بوقتِ ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھیں، وہ فرماتی ہیں کہ میں گھر میں انوار و تجلیات کے سوا کچھ نہ دیکھتی تھی، اور میں نے ستاروں کو ایسے قریب آتے دیکھا کہ میں (جی ہی جی میں) کہنے لگی: بہت جلد یہ مجھ پر گر پڑیں گے، پھر جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا تو اُن کے ساتھ ایک ایسے نور کا ظہور ہوا کہ پورا گھر نورٌ علیٰ

نور ہو گیا اور مجھے سوائے نور کے کچھ نظر نہ آتا تھا۔

فصل نمبر ۸} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 108 مدینہ منورہ کے ٹیلے پر اعلان (میلاد النبی ﷺ)

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ حَدَّثَ اَنَّهُ كَانَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ سَمِعَ يَا اَهْلَ يَثْرِبَ قَدْ ذَهَبَ اللهُ بِنُبُوَّةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ هٰذَا نَجْمٌ قَدْ طَلَعَ بِمَوْلِدِ اَحْمَدَ وَهُوَ نَبِيُّ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَمُهَاجَرُهٗ اِلٰى يَثْرِبَ.

وَاللهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ.

ترجمہ} ابو نعیم نے زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے، اُنھوں نے بتایا کہ وہ مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر تھے کہ اُنھیں یہ آواز سُنائی دی: اے اہل یثرب! اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کا (سلسلہ) نبوت ختم کر دیا، یہ ستارا بوقتِ ولادتِ احمدِ (مجتبیٰ) طلوع ہوا ہے، جو تمام انبیاء میں آخری نبی ہیں، اور اُن کی ہجرت یثرب (مدینہ طیبہ) کی طرف ہوگی۔

فصل نمبر:۹} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ بریدہ اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 109

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ قَالَا رَأَتْ آمِنَةُ فِيْ مَنَامِهَا فَقِيْلَ لَهَا اِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَسَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ فَاِذَا وَلَدْتِيْهِ فَسَمِّيْهِ اَحْمَدَ وَمُحَمَّدًا.

ترجمہ} ابو نعیم نے حضرت بریدہ اسلمی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت بیان کی ہے، دونوں فرماتے ہیں: حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ اُن سے کہا جاتا ہے: اے آمنہ! آپ سب مخلوق سے بہتر اور سب جہانوں

کے سردار سے حاملہ ہوئی ہیں، جب آپ انھیں جنم دو تو اُن کا نام نامی احمد اور محمد رکھنا۔

حدیث شریف 110

اَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ وَّ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ بُرَیْدَۃَ عَنْ مُرْضِعَتِہٖ فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ(ھِیَ امْرَءَۃٌ مُبْھَمَۃٌ غَیْرُ حَلِیْمَۃَ الْمَشْھُوْرَۃِ ،قَالَہُ الشَّامِیُّ)اَنَّ اٰمِنَۃَ قَالَتْ رَءَیْتُ کَاَنَّہٗ خَرَجَ مِنْ فَرْجِیْ شِھَابٌ اَضَاءَتْ لَہُ الْاَرْضُ حَتّٰی رَءَیْتُ قُصُوْرَ الشَّامِ۔

ترجمہ} ابونعیم اور ابن سعد نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ) دودھ پلانے والی بنی سعد کی ایک عورت سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے۔ ـــ ـــ دیکھا کہ گویا میرے جسم سے ایک ستارہ نکلا جس سے تمام زمین روشن ہوگئی حتیٰ کہ میں نے شام کے محل دیکھے۔

فصل نمبر ۱۰} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا قیس بن مخرمہ صحابی رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 111

وَ اَخْرَجَ التِّرْمَذِیُّ فِیْ بَابِ مَاجَآءَ فِیْ مِیْلَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَنْ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَامَ الْفِیْلِ قَالَ وَ سَئَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْیَمَ اَخَا بَنِی الْمَعْمَرِ بْنِ لَیْثٍ ءَاَنْتَ اَکْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَکْبَرُ مِنِّیْ وَ اَنَا اَقْدَمُ مِنْہُ فِی الْمِیْلَادِ۔ وَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ۔

ترجمہ} امام ترمذی نے (باب ماجآء فی میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد سے متعلقہ روایات کے باب) میں حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی

ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ عام الفیل (واقعہ اصحاب فیل کے سال) میں پیدا ہوئے۔ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے قباث بن اشیم سے پوچھا: تم بڑے ہو یا رسول اللہ ﷺ؟ تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں (مراتب کے اعتبار سے) اور میں پیدائش میں پہلے ہوں۔

فصل نمبر ۱۱} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 112

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ مِنْ طُرُقٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی "وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَ مِنْکَ" الایۃ. قَالَ کُنْتُ اَوَّلَ النَّبِیّٖنَ فِی الْخَلْقِ وَآخِرَھُمْ فِی الْبَعْثِ فَبَدَءَ بِہٖ قَبْلَھُمْ.

ترجمہ} ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اور ابو نعیم نے دلائل میں متعدد اسناد سے از قتادہ از حسن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: "وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَ مِنْکَ" کے بارے میں فرمایا: تخلیق کے لحاظ سے میں اوّل النبیین ہوں اور بعثت کے لحاظ سے خاتم النبیین ہوں، چناں چہ اللہ تعالیٰ نے اخذِ میثاق اُن سے پہلے آپ ﷺ سے شروع فرمایا۔

حدیث شریف 113

وَ اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْہِ.

ترجمہ} امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نسل در نسل اولادِ آدم کی نسلوں میں سے بہترین نسل میں بھیجا جاتا رہا، یہاں تک کہ اُس نسل میں مبعوث ہوا جس میں مَیں ہوں۔

حدیث شریف 114

اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا وَلَدَنِیْ بَغِیٌّ قَطُّ قَدْ خَرَجْتُ مِنْ صُلْبِ آدَمَ تَنَازَعَتْنِی الْاُمَمُ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ حَتّٰی خَرَجْتُ مِنْ اَفْضَلِ حَیَّیْنِ مِنَ الْعَرَبِ هَاشِمٍ وَّزُهْرَةَ۔

ترجمہ} ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی فاجرہ عورت نے نہیں جنا، جیسے ہی میں پشتِ آدم سے ظہور پذیر ہوا، تو نسلاً بعد نسلٍ اُمتیں ایک دوسری سے مجھے لیتی رہیں، یہاں تک کہ میں عرب کے دو افضل ترین قبیلوں، ہاشم وزہرہ سے پیدا ہوا۔

حدیث شریف 115

فِی الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّیَّةِ وُلِدَ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعْذُوْرًا اَیْ مَخْتُوْنًا مَّسْرُوْرًا اَیْ مَقْطُوْعَ السُّرَّةِ کَمَا رُوِیَ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْ اَنَّهٗ قَالَ ذٰلِكَ رَفَعَهٗ اِلَیْهِ عِنْدَ ابْنِ عَسَاکِرَ وَ ابْنِ عَدِیٍّ ۔اِنْتَهَتْ بِزِیَادَةٍ مِّنْ شَرْحِهَا لِلْعَلَّامَةِ الزُّرْقَانِیِّ۔

ترجمہ} مواہب لدنیہ میں مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ ختنہ شدہ، ناف بریدہ پیدا ہوئے ،جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے روایت منقول ہے کہ خود آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔ابن عساکر اور ابن عدی کے نزدیک یہ حدیث مرفوع (یعنی خود نبی ﷺ کی فرمائی ہوئی) ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا عبارت حدیث میں علامہ زرقانی کی ذکر کردہ تشریح کے الفاظ

شامل ہے۔

حدیث شریف 116 دیکھا ابوالبشر نے نورِ نبی چمکتا

وَاَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ اَرَاہُ بَنِیْہِ فَجَعَلَ یَرٰی فَضَائِلَ بَعْضِھِمْ عَلٰی بَعْضٍ فَرَاٰی نُوْرًا سَاطِعًا فِیْ اَسْفَلِھِمْ فَقَالَ یَارَبِّ مَنْ ھٰذَا؟ قَالَ ھٰذَا ابْنُكَ اَحْمَدُ وَھُوَ اَوَّلُ وَھُوَ آخِرُ وَ ھُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ ۔

ترجمہ} امام بیہقی وابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ و السلام کو بنایا تو اُنھیں اُن کی اولاد دکھائی، حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام اُن میں سے بعض کی بعض پر فضیلت دیکھنے لگے، تو آپ نے نیچے کی طرف ایک چمکتا ہوا نور دیکھا، آپ عرض گزار ہوئے: اے میرے رب! یہ کون سی شخصیت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرا فرزند احمد ہے، وہ (باعتبارِ تخلیق) سب سے اوّل ہے اور (باعتبارِ بعثت) سب سے آخر ہے، اور قیامت کے دن سب سے پہلے یہی شفاعت کرنے والے ہیں۔

حدیث شریف 117

وَ اَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِیْ جَامِعِہٖ وَ الْحَاکِمُ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی مَا وَرَائِیْ کَمَا اَنْظُرُ اِلٰی مَا بَیْنَ یَدَیَّ ۔

ترجمہ} امام عبدالرزّاق نے اپنی جامع میں، اور حاکم وابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے پیچھے بھی ویسے ہی دیکھتا ہوں جیسے اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔

حدیث شریف 118

وَ اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ نُبَيْطِ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ لَمَّا نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ قَالَ لَهٗ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَصَبْتَ وَ وُفِّقْتَ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَشَدَّ اُمَّتِيْ حُبًّا لِّيْ قَوْمٌ يَّاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ يَعْمَلُوْنَ بِمَا فِي الْوَرَقِ الْمُعَلَّقِ فَقُلْتُ اَيُّ وَرَقٍ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَصَاحِفَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ عُثْمَانَ وَ اَمَرَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ بِعَشَرَةِ اٰلَافٍ وَّقَالَ وَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّكَ لِتَحْبِسَ عَلَيْنَا حَدِيْثَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۔

ترجمہ} ابن عساکر نے نبیط اشجعی کی روایت بیان کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصاحف (قرآن شریف کے نسخے) لکھوائے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا: آپ نے بالکل درست کیا اور آپ کو توفیقِ (الٰہی) حاصل ہوئی، میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: میری اُمت میں مجھ سے بہت محبت رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور بغیر دیکھے مجھ پر ایمان لائیں گے اور ورقِ معلق میں جو (اَحکام لکھے) ہوں گے اُن پر عمل کریں گے، میں (نے دِل میں) کہا: کون سا ورق! یہاں تک کہ میں نے مصاحف (قرآن شریف کے نسخوں) کو دیکھا (تب سمجھ میں آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ "الورق المعلق" سے آپ کی کیا مراد تھی)۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہت پسند آئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دس ہزار (درہم) دینے کا حکم کیا اور فرمایا: بخدا! میں نہیں سمجھتا کہ تم ہم سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث (بیان کرنے سے) روک رکھو گے۔

حدیث شریف 119

وَ اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ یَوْمٌ لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ ۔

ترجمہ﴾ شیخین (یعنی امام بخاری وامام مسلم) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ تمہیں میری زیارت کرنا اپنے اہل وعیال اور مال سے بھی زیادہ محبوب ہوگا۔

حدیث شریف 120

وَاَخْرَجَ مسلم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ اَنِّیْ رَاَیْتُ اِخْوَانِیْ قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانِیَ الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ۔

ترجمہ﴾ امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے بھائیوں کو دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ تم میرے اصحاب ہو، میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔

حدیث شریف 121 بشارات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شان

وَ اَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ۔

فِیْ "خَیْرَاتِ الْحِسَانِ فِیْ مَنَاقِبِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ النُّعْمَانِ" لِلْعَلَّامَةِ الشَّیْخِ الْاَجَلِّ اَحْمَدَ بْنِ حَجَرٍ الْمَکِّیِّ الشَّافِعِیِّ رَحِمَهُ اللهُ

تَعَالٰی بَعْدَ نَقْلِ هٰذَا الْحَدِیْثِ الشَّرِیْفِ قَالَ الْحَافِظُ الْمُحَقِّقُ جَلَالُ الدِّیْنِ السُّیُوْطِیُّ هٰذَا اَصْلٌ صَحِیْحٌ یُّعْتَمَدُ عَلَیْهِ فِی الْبَشَارَةِ بِاَبِیْ حَنِیْفَةَ وَفِی الْفَضِیْلَةِ التَّامَّةِ لَهٗ ،نَظِیْرُ الْحَدِیْثِ الَّذِیْ فِیْ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللهُ وَهُوَ قَوْلُهٗ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ "یُوْشِكُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا یَجِدُوْنَ اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ"وَالْحَدِیْثُ الَّذِیْ فِی الشَّافِعِیِّ رَحِمَهُ اللهُ و هُوَ قَوْلُه"لَاتَسُبُّوْاقُرَیْشًا فَاِنَّ عَالِمَهَایَمْلَاُ الْاَرْضَ عِلْمًا". وَ هُوَ حَدِیْثٌ لَّهٗ طُرُقٌ كَثِیْرَةٌ وَّ زَعَمَ بَعْضُهُمْ وَضْعَهٗ زَیَّفُوْهُ وَشَنَّعُوْا عَلٰی زَاعِمِهٖ وَ مُخْتَرِعِهٖ.قَالَ الْعُلَمَاءُ عَالِمُ الْمَدِیْنَةِ فِیْ ا لْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ مَالِكٌ وَ عِالِمُ قُرَیْشٍ فِی الْحَدِیْثِ الثَّانِی الشَّافِعِیُّ۔

قَالَ بَعْضُ تَلَامِذَةِ الْجَلَالِ وَ مَا جَزَمَ بِهٖ شَیْخُنَا مِنْ اَنَّ الْاِمَامَ اَ بَا حَنِیْفَةَ هُوَ الْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ظَاهِرٌ لَا شَكَّ فِیْهِ لِاَنَّهٗ لَمْ یَبْلُغْ اَحَدٌ فِیْ زَمَنِهٖ مِنْ اَ بْنَاءِ فَارِسٍ فِی ا لْعِلْمِ مَبْلَغَهٗ وَ لَا مَبْلَغَ اَصْحَابِهٖ ،وَ فِیْهِ مُعْجِزَةٌ ظَاهِرَةٌ لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ حَیْثُ اَخْبَرَ بِمَا سَیَقَعُ .وَ لَیْسَ الْمُرَادُ بِفَارِسٍ الْبَلَدُ الْمَعْرُوْفُ بَلْ جِنْسٌ مِّنَ الْعَجَمِ وَ هُمُ الْفُرْسُ وَ اِنَّ جَدَّ الْاِمَامِ اَ بِیْ حَنِیْفَةَ مِنْهُمْ عَلٰی مَا عَلَیْهِ الْاَكْثَرُوْنَ وَ فِیْ خَبَرٍ عَنِ الدَّیْلَمِیِّ "خَیْرُ الْعَجَمِ فَارِسٌ" اِنْتَهَتْ بِحُرُوْفِهَا۔

وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ"یُوْشِكُ النَّاسُ اَنْ یَضْرِبُوا اَكْبَادَ الْاِبِلِ فَلَایَجِدُوْا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ" قَالَ سُفْیَانُ نَرٰی

هٰذَا الْعَالِمَ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ وَ اللهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَ عِلْمُهٗ اَتَمُّ ۔

ترجمہ: ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر علم ثُریا (کی سی بلندی) پر ہوتا تو بھی اہل فارس میں سے کچھ مرد اُسے جا لیتے۔

حضرت علامہ، شیخ اجل، احمد بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "خیرات الحسان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان" میں ہے کہ حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث شریف نقل کر کے فرمایا: یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بشارت (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) (کا قول کرنے) اور آپ کی فضیلت تامہ (پر دلائل) کے سلسلہ میں صحیح و معتمد اصل (دلیل) ہے۔ اس کی نظیر (مثال) وہ حدیث ہے جو (بقولِ علماء حدیث) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ لوگ علم کی طلب میں اونٹ دوڑائیں گے، تو عالمِ مدینہ سے زیادہ جاننے والا کہیں نہ پائیں گے۔ اور وہ حدیث بھی (اس کی نظیر ہے) جو (بقولِ علماء) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش کو گالی مت دو، کہ بے شک قریش کا ایک عالم زمین کو علم سے بھر دے گا۔ نیز اس حدیث کی کئی اَسناد ہیں، تاہم بعض محدثین نے اس کے موضوع ہونے کا گمان کیا ہے۔ ۔۔۔ علماء فرماتے ہیں: پہلی حدیث شریف میں عالم المدینہ سے مراد امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ہیں، اور دوسری حدیث شریف میں عالمِ قریش سے مراد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے کہا: جس بات پر ہمارے شیخ نے اعتماد و یقین کیا ہے، وہ یہ ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہی اس حدیث شریف میں مراد (رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)) ہیں، اور یہ بات ظاہر ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں اہل فارس میں سے کوئی بھی نہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مبلغ علم کو پہنچا، نہ ہی آپ

کے شاگردوں رحمہم اللہ کا مقامِ علم و فضل پا سکا، اور اِس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح معجزہ ہے کہ آپ نے آئندہ ہونے والی بات کی (پہلے ہی) خبر دے دی۔ نوٹ: فارس سے مراد مشہور ملکِ فارس نہیں، بلکہ عجمیوں کی ایک جنس مراد ہے یعنی فارسی لوگ، اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا اِنھی اہل فارس سے ہیں، جیسا کہ اکثر اہل علم و خبر کا اس پر اتفاق ہے، اور "دیلمی" میں مذکور ایک حدیث شریف میں ہے: بہترین عجمی اہل فارس ہیں۔

امام حاکم نے (سندِ صحیح کے ساتھ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ لوگ (علم کی طلب میں) اُونٹ دوڑائیں گے، تو عالمِ مدینہ سے زیادہ جاننے والا کہیں نہ پائیں گے۔

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہماری رائے میں یہ (حدیث میں مذکور) عالم، امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

فصل نمبر ۱۲} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ عرباض بن ساریہ صحابی رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 122

وَ اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ عِنْدَ اللہِ لَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ اِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنِہٖ وَ سَاُخْبِرُکُمْ عَنْ ذٰلِکَ اَنِّیْ دَعْوَۃُ اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَشَارَۃُ عِیْسٰی وَ رُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ وَکَذٰلِکَ اُمَّھَاتُ النَّبِیِّیْنَ یَرَیْنَ وَاِنَّ اُمَّ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ رَاَتْ حِیْنَ وَضَعَتْہُ نُوْرًا اَضَاءَتْ لَہٗ قُصُوْرُ الشَّامِ ۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ} احمد، بزار، طبرانی اور بیہقی نے حضرت عرباض بن ساریہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے

ہاں خاتم النبیین تھا جب کہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی میں تھے، اور میں تمھیں واضح کردوں کہ میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت، اور اپنی والدہ ماجدہ کا سچا خواب ہوں، جیسے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مائیں دیکھا کرتی تھیں، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ (سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے اُنھیں ملک شام کے محلات نظر آنے لگے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم)

فصل نمبر ۱۳} میلادِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ ابوامامہ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 123

طاعون کی وبا میں ابوامامہ اور ان کے ساتھی کا محفوظ رہنا

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَدِمَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ مِنَ الشَّامِ تَاجِرًا فِيْ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهٖ فَرَاٰى رُؤْيَا اَنَّ اٰتِيًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ نَبِيًّا يَّخْرُجُ بِمَكَّةَ يَا اَبَا اُمَامَةَ فَاتَّبِعْهُ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّكُمْ تَنْزِلُوْنَ مَنْزِلًا فَيُصَابُ اَصْحَابُكَ الطَّاعُوْنَ فَتَنْجُوْ اَنْتَ وَ فُلَانٌ يُّطْعَنُ فَنَزَلُوْا مَنْزِلًا فَبَيَّتَهُمُ الطَّاعُوْنُ فَاُصِيْبُوْا جَمِيْعًا غَيْرَ اَبِيْ اُمَامَةَ وَصَاحِبٌ لَهٗ طَعْنٌ فِيْ عَيْنِهٖ ۔

ترجمہ} ابن سعد نے حرام بن عثمان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: اسعد بن زرارہ اپنی قوم کے چالیس آدمیوں کے ہمراہ ملک شام سے تجارت کر کے واپس آرہے تھے کہ (راستے میں) اُنھوں نے خواب دیکھا کہ آیک آنے والا اُن کے پاس آیا اور اُس نے کہا: اے ابواُمامہ! ایک نبی مکہ میں ظاہر ہوگا، تم اُس کی پیروی کرنا، اور اس (بات کے سچ ہونے) کی نشانی یہ ہے کہ تم لوگ ایک جگہ ٹھہرو گے، تو تمھارے ساتھی طاعون میں مبتلا ہو جائیں گے، صرف تم بچ جاؤ گے، اور فلاں (تمھارا

ساتھی بھی) طاعون کا شکار ہو جائے گا، چناں چہ وہ لوگ ایک جگہ ٹھہرے تو اُن میں طاعون پھیل گیا، سوائے ابواُمامہ رضی اللہ عنہ کے سبھی طاعون میں مبتلا ہو گئے، اور اُن (ابواُمامہ رضی اللہ عنہ) کا وہ مذکورہ ساتھی۔۔۔۔۔

حدیث شریف 124

بیانِ میلاد بزبانِ صاحبِ میلاد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَاَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّاَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَا کَانَ بَدْءُ اَمْرِكَ قَالَ دَعْوَةُ اِبْرَاهِیْمَ وَ بُشْرٰی عِیْسٰی وَ رَاَتْ اُمِّیْ اَنَّهٗ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ بِهٖ قُصُوْرُ الشَّامِ۔ (واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} ابن سعد، احمد، طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا میلاد کس طرح سے ہے؟ یعنی آپ اپنی پیدائش کی بابت ارشاد فرمایئے! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں (اپنے باپ) حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (کا خواب ہوں جو اُنہوں) نے دیکھا کہ اُن (کے بطنِ اطہر) سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محل روشن ہو گئے۔

(یعنی مکہ مکرمہ میرے کاشانۂ اقدس سے لے کر ملک شام تک سبھی کچھ روشن ہو گیا)

(سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ) وَاللهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ)

فصل نمبر ۱۴} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ سیدنا ابوجہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو قریش کے معمر لوگوں میں سے تھے)

حدیث شریف 125

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کا بیانِ میلاد

اَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ مِّنْ طَرِیْقِ اَبِیْ بَکْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جُهْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاطَالِبٍ حَدَّثَ عَنْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ فِی الْحِجْرِ رَءَیْتُ رُؤْیًا هَالَتْنِیْ فَزِعْتُ مِنْهَافَزْعًاشَدِیْدًافَاَتَیْتُ کَاهِنَةَقُرَیْشٍ فَقُلْتُ اِنِّیْ رَاَیْتُ اللَّیْلَةَ کَاَنَّ شَجَرَةًتَنْبُتُ قَدْنَالَ رَاْسُهَاالسَّمَاءَ وَضَرَبَتْ بِاَغْصَانِهَا الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ وَمَارَاَیْتُ نُوْرًااَزْهَرَمِنْهَااَعْظَمَ مِنْ نُوْرِ الشَّمْسِ سَبْعِیْنَ ضِعْفًا وَرَءَیْتُ الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ سَاجِدِیْنَ وَهِیَ تَزْدَادُ کُلَّ سَاعَةٍ عِظَمًا وَّ نُوْرًا وَّ ارْتِفَاعًا سَاعَةً تَخْفٰی وَسَاعَةً تَظْهَرُ وَرَءَیْتُ رَهْطًامِنْ قُرَیْشٍ تَعَلَّقُوْابِاَغْصَانِهَاوَرَءَیْتُ قَوْمًا مِّنْ قُرَیْشٍ یُّرِیْدُوْنَ قَطْعَهَا فَاِذَا دَنَوْا مِنْهَا اَخَذَهُمْ شَابٌّ لَمْ اَرَقَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ وَجْهًا وَّلَا اَطْیَبَ مِنْهُ رِیْحًا فَیُکْسِرُ اَظْهُرَهُمْ وَیَقْلَعُ اَعْیُنَهُمْ فَرَفَعْتُ یَدَیَّ لِاَتَنَاوَلَ مِنْهَا نَصِیْبًا فَقُلْتُ لِمَنِ النَّصِیْبُ فَقَالَ اَلنَّصِیْبُ هُوَ لِلَّذِیْنَ تَعَلَّقُوْا بِهَا وَسَبَقُوْكَ اِلَیْهَا فَانْتَبَهْتُ فَذَعُوْا فَزَعًا مَذْعُوْرًا فَرَءَیْتُ وَجْهَ الْکَاهِنَةِ قَدْ تَغَیَّرَ ثُمَّ قَالَتْ اِنْ صَدَقَتْ رُؤْیَاكَ لَیَخْرُجَنَّ مِنْ صُلْبِكَ رَجُلٌ یَّمْلِكُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ وَیَدِیْنُ لَهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ لِاَبِیْ طَالِبٍ لَعَلَّكَ اَنْ تَکُوْنَ هٰذَا الْمَوْلُوْدَفَکَانَ اَبُوْطَالِبٍ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَیَقُوْلُ کَانَتِ الشَّجَرَةُوَاللّٰهِ اَبَا الْقَاسِمِ الْاَمِیْنَ ﷺ فَیُقَالُ لَهٗ اَلَا تُؤْمِنُ بِهٖ فَیَقُوْلُ اَلْبَتَّةَ وَالْعَارَ (وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ)

ترجمہ﴾ ابو نعیم نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم کی اُن کے باپ کے واسطہ سے دادا (ابو

جہم رضی اللہ عنہ) سے روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں (ابوجہم رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے ابوطالب سے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ حضرت عبدالمطلب نے فرمایا: میں حطیم کعبہ میں سو رہا تھا کہ میں نے ایک ہولناک خواب دیکھا، جس سے مجھے بڑی سخت گھبراہٹ ہوئی، چناں چہ میں قریش کی کاہنہ کے پاس آیا، اور اُسے بتایا کہ میں نے آج رات خواب دیکھا، کہ ایک درخت اُگا، اس کی اونچائی آسمان تک اور اس کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئی ہیں، میں نے کوئی نور اُس سے زیادہ چمک دار نہیں دیکھا اور وہ نور سورج کے نور سے ستر گنا زیادہ تھا، اور تمام عرب و عجم کو اُسے سجدہ کرتے دیکھا، اور وہ نور ہر لمحہ مزید بڑا، نورانی اور بلند ہوتا جاتا تھا، کبھی پوشیدہ ہو جاتا تھا، کبھی ظاہر ہو جاتا تھا، اور میں نے قریش کا ایک گروہ دیکھا جو اس کی شاخوں سے لٹک رہے تھے، اور کچھ قریشی لوگوں کو دیکھا جو اس درخت کو کاٹنا چاہتے تھے، جب وہ اُس کے قریب آئے تو اُنھیں ایک جوان لڑکے نے پکڑ لیا، میں نے اُس سے زیادہ خوب صورت اور ستھرا خوشبودار جوان کبھی نہیں دیکھا تھا، اُس (جوان) نے ان (قریشیوں) کی (جو درخت کو کاٹنا چاہتے تھے) کمروں کو توڑ دیا اور آنکھیں پھوڑ دیں، میں نے ہاتھ بڑھایا تا کہ اس سے کچھ حصہ لے لوں اور پوچھا کہ اس سے کس کس کو حصہ ملے گا؟ ارشاد ہوا: جو آپ سے پہلے اس درخت کے ساتھ لٹک رہے ہیں، پس میں گھبرا کر جاگ اُٹھا۔

حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں: میں نے (یہ خواب سُنا کر اُس) کاہنہ کا چہرہ دیکھا کہ متغیر ہو گیا ہے، پھر وہ کہنے لگی: اگر تمھارا خواب سچا ہے، تو (اس کی تعبیر یہ ہے کہ) تمھاری صلب سے ایک شخص پیدا ہوگا جو مشرق و مغرب کا مالک ہوگا، اور لوگ اُس کے مطیع ہو جائیں گے۔

حضرت عبدالمطلب نے (یہ تعبیر سُن کر) ابوطالب سے کہا: شاید وہ پیدا ہونے والا عظیم شخص تم ہی ہو۔ چناں چہ ابوطالب یہ بات بیان کیا کرتے تھے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کا ظہور ہو گیا، تو وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! وہ درخت (جو میرے والد عبد المطلب نے خواب میں دیکھا تھا) ابو القاسم امین صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اُن (ابو طالب) سے کہا گیا: تم اُن پر ایمان کیوں نہیں لے آتے! وہ کہنے لگے: (مجھے اپنے آباء واَجداد کا دین چھوڑنے) میں شرم آتی ہے۔ (و اللہ سبحانہٗ وتعالی وحبیبہ الاعلی اعلم)

فصل نمبر ۱۵} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 126

فِي الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ فِيْ حَدِيْثِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عِنْدَ ابْنِ عَسَاكِرَ قَالَ هَبَطَ جِبْرِيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ (أَرْسَلَهُ سَلْمَانُ فَيُحْمَلُ عَلَى أَنَّهُ حَمَلَهُ عَنِ الْمُصْطَفٰى أَوْعَمَّنْ سَمِعَهُ عَنْهُ) فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ كُنْتُ اتَّخَذْتُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا فَقَدِ اتَّخَذْتُكَ حَبِيْبًا مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْكَ وَ لَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَ أَهْلَهَا لِأُعَرِّفَهُمْ كَرَامَتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِيْ وَ لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا ۔

ترجمہ } "مواہب لدنیہ" میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی مرسل روایت (جسے ابن عساکر نے بیان کیا ہے)، اُس میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ کے رب جل مجدہٗ الکریم نے فرمایا ہے: میں نے ابراہیم کو علیہ السلام خلیل بنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حبیب بنایا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر معزز کسی کو پیدا ہی نہیں کیا، اور میں نے تو دُنیا اور اہلِ دنیا کو اس لیے تخلیق فرمایا ہے تا کہ اُنھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر ومنزلت بتاؤں، (میرے حبیب!) اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخلیق نہ کرتا تو دنیا کو پیدا بھی نہ کرتا۔

حدیث شریف 127

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا وَّخَلَقَ عِیْسٰی مِنْ رُّوْحِ الْقُدُسِ وَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا وَّ اصْطَفٰی اٰدَمَ فَمَا اُعْطِیْتَ مِنَ الْفَضْلِ فَهَبَطَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ اِنْ کُنْتُ اتَّخَذْتُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا فَقَدِ اتَّخَذْتُكَ حَبِیْبًا وَّاِنْ کُنْتُ کَلَّمْتُ مُوْسٰی فِی الْاَرْضِ تَکْلِیْمًا فَقَدْ کَلَّمْتُكَ فِی السَّمَآءِ وَاِنْ کُنْتُ خَلَقْتُ عِیْسٰی مِنْ رُّوْحِ الْقُدُسِ فَقَدْ خَلَقْتُ اسْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ اَخْلُقَ الْخَلْقَ بِاَلْفَیْ سَنَةٍ وَّ لَقَدْ وَطِئْتَ فِی السَّمَآءِ مَوْطِاً لَمْ یَطَأْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ وَلَا یَطَأُهُ اَحَدٌ بَعْدَكَ وَاِنْ کُنْتُ اصْطَفَیْتُ اٰدَمَ فَقَدْ خَتَمْتُ بِكَ الْاَنْبِیَآءَ وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَکْرَمَ عَلَیَّ مِنْكَ وَ قَدْ اَعْطَیْتُكَ الْحَوْضَ وَ الشَّفَاعَةَ وَالنَّاقَةَ وَ الْقَضِیْبَ وَالتَّاجَ وَالْهِرَاوَةَ وَالْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ وَشَهْرَ رَمَضَانَ وَ الشَّفَاعَةَ کُلُّهَا لَكَ حَتّٰی ظِلُّ عَرْشِیْ فِی الْقِیَامَةِ عَلَیْكَ مَمْدُوْدٌ وَتَاجُ الْحَمْدِ عَلٰی رَاْسِكَ مَعْقُوْدٌ وَقَرَنْتُ اسْمَكَ مَعَ اسْمِیْ فَلَا اُذْکَرُ فِیْ مَوْضِعٍ حَتّٰی تُذْکَرَ مَعِیْ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَاَهْلَهَا لِاُعَرِّفَهُمْ کَرَامَتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا۔

ترجمہ﴾ ابن عساکر نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: (یارسول اللہ!) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے پیدا فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور حضرت آدم علیہ السلام کو صفی (برگزیدہ) بنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سی عظمت اور بزرگی عطا ہوئی، تو حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: (یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب فرماتا ہے: اگر میں نے ابراہیم کو خلیل بنایا ہے، تو تمھیں

حبیب بنایا ہے، اگر موسیٰ سے زمین پر کلام کیا ہے، تو تم سے آسمان (لامکاں) میں ہم کلام ہوا ہوں، اگر عیسیٰ کو روح قدس سے پیدا کیا، تو تمہارے اسم گرامی کو تخلیق عالم سے دو ہزار سال قبل پیدا کیا، اور تم نے آسمان میں ایسی جگہ قدم رکھا ہے کہ نہ تم سے پہلے کسی کے قدم وہاں پہنچے، نہ تمہارے بعد،

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زمین وآسمان میں ایسی چیزیں پیدا فرمائیں کہ اولین وآخرین میں سے کسی کو مرحمت نہ فرمائیں۔

اور اگر میں نے آدم کو صفی (برگزیدہ) بنایا، تو تمہیں خاتم الانبیاء بنایا، اور میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو میری بارگاہ میں تم سے زیادہ معزز ہو، میں نے تمہیں حوضِ (کوثر)، شفاعت، ناقہ، تلوار، تاج، عصا، حج وعمرہ اور ماہِ رمضان عطا فرمایا، شفاعت ساری کی ساری تمہارے لیے ہے، حتیٰ کہ قیامت میں میرے عرش کا سایہ بھی تم پر پھیلا ہو گا، اور حمد کا تاج آپ کے سرِ اقدس پر سجایا جائے گا، اور میں نے تمہارا نام اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے، چناں چہ جہاں کہیں میرا ذکر ہوگا، ساتھ میں تمہارا ذکر ضرور ہوگا، اور میں نے دُنیا اور اہلِ دنیا کو اسی لیے تخلیق فرمایا ہے تا کہ اُن پر تمہاری قدر ومنزلت ظاہر کروں، (میرے حبیب!) اگر میں تمہیں تخلیق نہ کرتا تو دنیا کو پیدا بھی نہ کرتا۔

(افادہ: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. (الم نشرح: 4)

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (ترجمۂ کنز الایمان)

تفسیر نور العرفان: ذکر کی بلندی چند طرح ہے: (۱) انبیائے کرام علیہم السلام سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا عہد لیا، (۲) سب کے ذکر فقط فرش پر ہی، تمہارا ذکر فرش وعرش اور جنت میں، (۳) اپنے نام کے ساتھ تمہارا نام رکھا، کلمہ، اذان، نماز، خطبہ، ہر جگہ، (۴) انبیائے کرام علیہم السلام کو نام سے پکارا، تمہیں اچھے اچھے القاب سے، (۵) تمہارے ذکر کو اپنے ذکر کا تکملہ (مکمل کرنے والا) قرار دیا کہ تمہارے ذکر کو چھوڑ کر رب

کا ذکر مفید نہیں، {۶} ہر وقت ہر جگہ تمھارا ذکر جاری رکھا، سارے بازار کبھی نہ کبھی بند ہو جاتے ہیں، مگر تمھارا بازار کبھی بند نہ ہوگا۔ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)

فصل نمبر ۱۶} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 128

وَاَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَابْنُ عَسَاکِرَمِنْ طَرِیْقِ مَالِكٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَا افْتَرَقَ النَّاسُ فِرْقَتَیْنِ اِلَّا جَعَلَنِیَ اللہُ فِیْ خَیْرِھِمَا فَاُخْرِجْتُ مِنْ بَیْنِ اَبَوَیَّ فَلَمْ یُصِبْنِیْ شَیْءٌ مِّنْ عَھْدِ الْجَاھِلِیَّۃِ وَخَرَجْتُ مِنْ نِّکَاحٍ وَ لَمْ اَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ مِّنْ لَّدُنْ اٰدَمَ حَتّٰی انْتَھَیْتُ اِلٰی اَبِیْ وَ اُمِّیْ فَاَنَا خَیْرُکُمْ نَفْسًا وَّ خَیْرُکُمْ اَبًا ۔

ترجمہ} امام بیہقی اور ابن عساکر نے بطریق مالک از زُہری، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں کہیں نسب کی دو شاخیں ہوئیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے اُن دونوں میں سے بہتر فریق میں رکھا، یہاں تک کہ میں اپنے والدین کے ہاں پیدا ہوا اور مجھے عہدِ جاہلیت کی کوئی شے نہیں پہنچی، حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لے کر میرے والدین کریمین تک میں نکاح سے متولد ہوا، سِفاح سے نہیں، لہٰذا میں اپنی ذات میں تم سب سے افضل واعلیٰ اور بہترین ہوں، اور تمام حسب ونسب میں اطیب واطہر ہوں۔

حدیث شریف 129

جس نے احمد کا انکار کیا اسے جہنم میں داخل کروں گا

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَوْحَی اللہُ اِلٰی مُوْسٰی نَبِیِّ اِسْرَائِیْلَ اَنَّہٗ

مَنْ لَقِيَنِيْ وَهُوَ جَاحِدٌ بِاَحْمَدَ اَدْخَلْتُهُ النَّارَ قَالَ يَارَبِّ وَمَنْ اَحْمَدُ قَالَ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْهُ كَتَبْتُ اسْمَهُ مَعَ اسْمِيْ فِي الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اِنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِيْ حَتّٰى يَدْخُلَهَا هُوَ وَ اُمَّتُهُ قَالَ وَ مَنْ اُمَّتُهُ قَالَ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ صُعُوْدًا وَّهُبُوْطًا وَّعَلٰى كُلِّ حَالٍ يَشُدُّوْنَ اَوْسَاطَهُمْ وَيُطَهِّرُوْنَ اَطْرَافَهُمْ صَائِمُوْنَ بِالنَّهَارِ رَهْبَانٌ بِاللَّيْلِ اَقْبَلُ مِنْهُمُ الْيَسِيْرَ وَ اُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ قَالَ اجْعَلْنِيْ نَبِيَّ تِلْكَ الْاُمَّةِ قَالَ نَبِيُّهَا مِنْهَا قَالَ اجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةِ ذٰلِكَ النَّبِيِّ قَالَ اسْتَقْدَمْتَ وَ اسْتَاْخَرَ وَ لٰكِنْ سَاَجْمَعُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ فِيْ دَارِ الْجَلَالِ.

ترجمہ} ابونعیم نے "حلیہ" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی فرمائی کہ جو شخص (میرے حبیب) احمد (مجتبیٰ ﷺ کی رسالت) کا منکر ہونے کی حالت میں مر گیا، میں اُسے جہنم میں ڈالوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا: یارب! احمد (مجتبیٰ ﷺ) کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (اُن کی شان یہ ہے کہ) میں نے اُس سے بزرگ و برتر کسی کو پیدا ہی نہیں کیا، میں نے اُن کے نام کو عرش پر اپنے نام کے ساتھ نقش کیا، اس سے پہلے کہ میں زمین و آسمان بناتا، بلاشک جنت (میں داخلہ) میری تمام مخلوق پر حرام ہوگا جب تک کہ اُس میں وہ ذی شان نبی ﷺ اور اُن کی اُمت داخل نہ ہو جائے۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام عرض گزار ہوئے:

الٰہی! اُن کی اُمت کون سی (کیسی) ہے؟ فرمایا: وہ بہت زیادہ حمد کرنے والے

ہیں، چڑھتے اُترتے حمد کریں گے، ہر حال میں کمر بستہ رہیں گے اور اپنے اَطراف (یعنی اعضائے وضو) کو پاک رکھیں گے (نماز باقاعدگی سے ادا کریں گے) دن کے وقت روزہ رکھنے والے اور رَات کے وقت دُنیا سے کنارہ کش ہو کر محوِ عبادت ہو جانے والے ہوں گے، میں اُن کا تھوڑا سا عمل بھی قبول کرلوں گا، اور اُنھیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دینے کے سبب جنت عطا کر دوں گا۔

(اُمتِ مصطفیٰ ﷺ کی شان سُن کر) حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام عرض گزار ہوئے: الٰہی! مجھے اُس اُمت کا نبی بنادے، فرمایا: اُس امت کا نبی اُنھیں میں سے ہوگا، عرض کیا: (پھر) مجھے اُس نبی کا اُمتی بنادے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمھارا زمانہ اُن سے پہلے ہے، وہ بعد میں ہوں گے، لیکن عنقریب تجھے اور اُنھیں دارِ جلال (جنت) میں ملا دوں گا۔

خوبیٔ قسمت کہ ہم کو وہ نبی بخشا گیا
انبیاء بھی جس نبی کی آرزو کرتے رہے

حدیث شریف 130 تیرے جیسا کوئی نہیں!

وَ اَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَیْه عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَقَدْجَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفَسِكُمْ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَقَالَ اَنْفَسِكُمْ نَسَبًا وَّ صِهْرًا وَّحَسَبًا لَّيْسَ فِيْ آبَائِيْ مِنْ لَّدُنْ آدَمَ سِفَاحٌ كُلُّنَا نِكَاحٌ ۔

ترجمہ} ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے آیت کریمہ "لقد جآء کم رسول من انفسکم" میں انفسکم کے ف پر زبر پڑھی اور فرمایا: حسب نسب اور اِزدواجی رشتہ، ہر حوالے سے تم میں نفیس ترین ہوں، حضرت آدم علیہ السلام سے (میرے والدین تک) میرے آباء

(واُمہات) میں (کہیں بھی) سِفاح نہیں ہوا، ہم سب میں نکاح ہوا ہے۔

حدیث شریف 131

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ بِطِيْبِ رِيْحِهٖ۔

ترجمہ} ابن سعد اور ابو نعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، (جس وقت آپ تشریف لاتے تھے)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ مہک کی بدولت پہچان لیتے تھے۔

حدیث شریف 132

وَ اَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَ اَبُوْ يَعْلٰى عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ فِي الطَّرِيْقِ مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَجَدُوْا مِنْهُ رَائِحَةَ الطِّيْبِ قَالُوْا مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الطَّرِيْقِ ۔

ترجمہ} بزاز اور ابو یعلٰی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے راستوں میں سے کسی راستے سے گزرتے تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوشبو پاتے تھے، اور کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس راہ سے گزرے ہیں۔

حدیث شریف 133

وَاَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَاَبُوْنُعَيْمٍ وَّابْنُ عَسَاكِرَ مِنْ طُرُقٍ مُّتَعَدِّدَةٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ كَرَامَتِيْ عَلٰى رَبِّيْ اَنِّيْ وُلِدْتُ مَخْتُوْنًا وَّ

لَمْ یَرَ اَحَدٌ سَوْءَ تِیْ .وَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ.

ترجمہ} طبرانی نے اوسط میں، اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے متعدد اَسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب کی بارگاہ میں میرے عزّ وشرف کی علامت یہ ہے کہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا اور کسی نے میری شرم گاہ نہیں دیکھی۔(واللہ تعالی وحبیبہ الاعلی اعلم وعلمہٗ اتم)

فصل نمبر ۱۷} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا زید بن اسلم صحابی رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 134

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّغَیْرُہٗ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ حَلِیْمَۃَ لَمَّا اَخَذَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَتْ لَھَا اُمُّہٗ اِعْلَمِیْ اَنَّكِ قَدْ اَخَذْتِ مَوْلُوْدًا لَّہٗ شَاْنٌ وَ اللّٰہِ لَحَمَلْتُہٗ فَمَا كُنْتُ اَجِدُ مَاتَجِدُ النِّسَاءُ مِنْ حَمْلٍ وَّلَقَدْ اُوْتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّكِ لَتَلِدِیْنَ غُلَامًا فَسَمِّیْہِ اَحْمَدَ وَ ھُوَ سَیِّدُ الْعَالَمِیْنَ وَ لَقَدْ وَقَعَ مُعْتَمِدًا عَلٰی یَدَیْہِ رَافِعًا رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَخَرَجَتْ حَلِیْمَۃُ اِلٰی زَوْجِھَا فَاَخْبَرَتْہُ فَسُرَّ بِذٰلِكَ . (واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} ابن سعد وغیرہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ حضرت حلیمہ نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا تو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے اُن سے فرمایا: تم نے ایسے بچے کو لیا ہے جس کی بڑی شان ہے، اللہ کی قسم! میں اس کے حمل سے فیض یاب ہوئی، تو وہ تکلیف و بوجھ وغیرہ محسوس نہیں ہوتا تھا جو عورتیں ایامِ حمل میں محسوس کرتی ہیں، اور مجھے غیب سے آواز آئی: تم ایک لڑکے کو جنم دو گی، اُس کا نام احمد رکھنا، وہ سید العالمین ہے، اور یقیناً جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اپنے ہاتھوں کے بل زمین پر تشریف لائے سرِ انور آسمان کی طرف بلند کیے ہوئے۔ سیدہ حلیمہ اپنے خاوند کے پاس آگئیں اور اس بات

کی خبر دی تو وہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔

فصل نمبر ۱۸} میلادِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 135

وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِىْ كِنَانَةَ وَ اصْطَفٰى مِنْ بَنِىْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَّ اصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِىْ هَاشِمٍ وَ اصْطَفَانِىْ مِنْ بَنِىْ هَاشِمٍ

(و اللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم).

فصل ۱۹} میلادِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا ابو مریم غسانی رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 136

اَخْرَجَ الطَّبَرَانِىُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِىْ مَرْيَمَ الْغَسَّانِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَىُّ شَيْءٍ كَانَ اَوَّلَ نُبُوَّتِكَ قَالَ اَخَذَ اللّٰهُ مِنِّى الْمِيْثَاقَ كَمَا اَخَذَ مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ دَعْوَةُ اَبِىْ اِبْرَاهِيْمَ وَبُشْرٰى عِيْسٰى وَ رَاَتْ اُمِّىْ فِىْ مَنَامِهَا اَنَّهٗ خَرَجَ مِنْ بَيْنِ رِجْلَيْهَا سِرَاجًا اَضَاءَ تْ لَهٗ قُصُوْرُ الشَّامِ.

قولہ اَبِىْ مَرْيَمَ فِى التَّقْرِيْبِ اَبُوْمَرْيَمَ الْغَسَّانِىُّ جَدُّ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ وَ قَدْ قِيْلَ اِنَّ لِلْعَلْقَةِ صُحْبَةً اھ۔ وَ فِىْ اُسْدِ الْغَابَةِ فِىْ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ اَبُوْ مَرْيَمَ الْغَسَّانِىُّ جَدُّ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَتْ لِىَ اللَّيْلَةَ جَارِيَةٌ قَالَ وَاللَّيْلَةَ

اُنْزِلَتْ عَلَیَّ سُوْرَۃُ مَرْیَمَ فَسَمَّاھَا مَرْیَمَ فَکَانَ یُکَنّٰی اَبَا مَرْیَمَ وَ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ حَاتِمِ الرَّازِیُّ سَاَلْتُ بَعْضَ وَلَدِ اَبِیْ مَرْیَمَ ھٰذَا عَنِ اسْمِہٖ فَقَالَ نَذِیْرٌ یُعَدُّ فِی الشَّامِیِّیْنَ اھ۔ (واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} طبرانی اور ابونعیم نے ابومریم غسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: آپ کی نبوت کی پہلی نشانی کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا مجھ سے عہد لینا جیسا کہ دیگر انبیاء کرام سے عہد لیا، اور دعا کرنا میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کا، اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام کی، اور میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے شکم سے ایک چراغ نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

ابومریم غسانی، ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم کے دادا ہیں۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ ان تینوں کو صحبت نبی حاصل ہے، یعنی تینوں صحابی ہیں۔ اور ''اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ'' میں ہے: ابومریم غسانی نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! آج رات میرے گھر لڑکی پیدا ہوئی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر اس رات سورۂ مریم نازل ہوئی ہے، پس اُنھوں نے اُس کا نام مریم رکھ دیا، چناں چہ اُن کی کنیت ابومریم مشہور ہو گئی، نیز آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں جنگ بھی کی ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے ابومریم کی اولاد سے ابومریم کا اصل نام پوچھا تو اُنھوں نے نذیر نام بتایا، اور کہا کہ آپ کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔

فصل نمبر ۲۰} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا ابوصخر عقیل رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 137

اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ صَخْرِ الْعَقِیْلِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ

رَجُلٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِيَهُوْدِيٍّ مَّعَهٗ سِفْرٌ فِيْهِ التَّوْرَاةُ يَقْرَءُهٗ هَا عَلٰى ابْنٍ لَّهٗ مَرِيْضٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اُنْشِدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى اَتَجِدُ فِيْ تَوْرَاتِكَ نَعْتِيْ وَ صِفَتِيْ وَ مَخْرَجِيْ فَاَوْمَاَ بِرَاْسِهٖ اَنْ لَّا فَقَالَ ابْنُهٗ لٰكِنِّيْ اَشْهَدُ بِالَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى اَنَّهٗ لَيَجِدُ نَعْتَكَ وَزَمَانَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ فِيْ كِتَابِهٖ هٰذَا وَ اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَقِيْمُوا الْيَهُوْدِيَّ عَنْ صَاحِبِكُمْ وَ قُبِضَ الْفَتٰى فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. وَ اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ نَحْوَهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ وَّ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّ فِيْ اُسْدِ الْغَابَةِ فِيْ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ فَاَقِيْمُوا الْيَهُوْدِيَّ عَنْ اَخِيْكُمْ قَالَ فَقَضَى الْفَتٰى فَوَلِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنُوْطَهٗ وَ كَفَّنَهٗ وَصَلّٰى عَلَيْهِ اھ۔ (واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ} احمد اور ابن سعد نے حضرت ابو صخر عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: مجھ سے ایک دیہاتی آدمی نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کے پاس سے گزرے جس کے پاس تورات کا ایک جز تھا، وہ تورات پڑھ کر اپنے بیمار بیٹے پر دَم کر رہا تھا، نبی کریم ﷺ نے اس سے کہا: اے یہودی! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی، کیا تُو تورات میں میری نعت وصفت اور میرا نکلنے کا مقام لکھا ہوا پاتا ہے؟ اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں، پس اُس کا بیٹا بولا: لیکن میں اُس ذات کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں جس نے تورات موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی، کہ بلاشک یہ تورات میں آپ کی نعت، آپ کا زمانہ،

آپ کی صفت، اور آپ کے پیدا ہونے کی جگہ کو اپنی اس کتاب میں پاتے ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: یہودی کو اپنے صاحب سے الگ کردو!، اور وہ جوان انتقال کر گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

بیہقی نے سیدنا انس اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اسی جیسی روایت بیان کی ہے، اور" اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ" میں ہے کہ تم یہودی کو اپنے بھائی سے الگ کردو، پھر وہ نوجوان فوت ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تجہیز و تکفین کے والی ہوئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر نماز (جنازہ) پڑھی۔اھ

فصل نمبر ۲۱} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 138

اَخْرَجَ اَبُوْ يَعْلٰى وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَّ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِىْ عَامِرٍ سَئَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاحَقِيْقَةُ اَمْرِكَ فَقَالَ بَدْءُ شَأْنِىْ اَنِّىْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبُشْرٰى اَخِىْ عِيْسٰى وَاَنِّىْ كُنْتُ بِكْرَاَبِىْ وَاُمِّىْ وَاَنَّهَا حَمَلَتْ بِىْ كَاَثْقَلِ مَاتَحْمِلُ النِّسَاءُ وَ جَعَلَتْ تَشْتَكِىْ اِلٰى صَوَاحِبَاتِهَا ثِقْلَ مَاتَجِدُ ثُمَّ اِنَّ اُمِّىْ رَاَتْ فِىْ مَنَامِهَا اَنَّ الَّذِىْ فِىْ بَطْنِهَا نُوْرٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اُتْبِعُ بَصَرِىَ النُّوْرَ يَسْبِقُ بَصَرِىَ النُّوْرُ بِسَبْقِ بَصَرِىْ حَتّٰى اَضَاءَتْ لِىْ مَشَارِقُ الْاَرْضِ وَمَغَارِبُهَا۔

ثُمَّ اِنَّهَا وَلَدَتْنِىْ فَنَشَئْتُ فَلَمَّا نَشَئْتُ بُغِّضَتْ لِىْ اَوْثَانُ قُرَيْشٍ وَّ بُغِّضَ اِلَىَّ الشِّعْرُ فَكُنْتُ مُسْتَرْضِعًا فِىْ بَنِىْ لَيْثِ بْنِ بَكْرٍ فَبَيْنَمَا اَنَا ذَاتَ يَوْمٍ مُنْتَبِذٌ مِّنْ اَهْلِىْ فِىْ بَطْنِ وَادٍ مَّعَ اَتْرَابٍ لِّىْ

مِّنَ الصِّبْيَانِ اِذَا اَنَا بِرَهْطٍ ثَلَاثَةٍ مَّعَهُمْ طَسْتٌ مِّنْ ذَهَبٍ مُّلِيَ ثَلْجًا فَاَخَذُوْنِيْ مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِيْ وَانْطَلَقَ الصِّبْيَانُ هِرَابًا مُّسْرِعِيْنَ اِلَى الْحَيِّ ۔

فَعَمِدَ اَحَدُهُمْ فَاَضْجَعَنِيْ عَلَى الْاَرْضِ اِضْجَاعًا لَّطِيْفًا ثُمَّ شَقَّ بَيْنَ مَفْرِقِ صَدْرِيْ اِلٰى مُنْتَهٰى عَانَتِيْ وَ اَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ لَمْ اَجِدْ لِذٰلِكَ مَسًّا ثُمَّ اَخْرَجَ اَحْشَاءَ بَطْنِيْ ثُمَّ غَسَلَهَا بِذٰلِكَ الثَّلْجِ فَاَنْعَمَ غَسْلَهَا ثُمَّ اَعَادَهَا مَكَانَهَا ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ تَنَحَّ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ جَوْفِيْ فَاَخْرَجَ قَلْبِيْ وَ اَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَصَدَعَهٗ ثُمَّ اَخْرَجَ مِنْهُ مُضْغَةً سَوْدَاءَ فَرَمٰى بِهَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ يُمْنَةً يُّسْرَةً كَاَنَّهٗ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَاِذَا اَنَا بِخَاتَمٍ فِيْ يَدِهٖ مِنْ نُوْرٍ اَنْظَارٌ دُوْنَهٗ فَخَتَمَ بِهٖ قَلْبِيْ فَامْتَلَاَ نُوْرَ النُّبُوَّةِ وَ الْحِكْمَةِ ثُمَّ اَعَادَهٗ مَكَانَهٗ فَوَجَدْتُ بَرْدَ ذٰلِكَ الْخَاتَمِ فِيْ قَلْبِيْ دَهْرًا ثُمَّ قَالَ الثَّالِثُ لِصَاحِبِهٖ تَنَحَّ فَاَمَرَّ يَدَهٗ بَيْنَ مَفْرِقِ صَدْرِيْ اِلٰى مُنْتَهٰى عَانَتِيْ فَالْتَئَمَ ذٰلِكَ الشِّقُّ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔

ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَاَنْهَضَنِيْ مِنْ مَّكَانِيْ اِنْهَاضًا لَّطِيْفًا ثُمَّ قَالَ لِلْاَوَّلِ زِنْهُ بِعَشَرَةٍ مِّنْ اُمَّتِهٖ فَوَزَنُوْنِيْ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنْ اُمَّتِهٖ فَوَزَنُوْنِيْ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِاَلْفٍ مِّنْ اُمَّتِهٖ فَوَزَنُوْنِيْ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ فَقَالَ دَعُوْهُ فَلَوْ وَزَنْتُمُوْهُ بِاُمَّةٍ كُلِّهَا لَرَجَحَهُمْ ثُمَّ ضَمُّوْنِيْ اِلٰى صُدُوْرِهِمْ وَ قَبَّلُوْا رَاْسِيْ وَمَا بَيْنَ عَيْنَيَّ وَقَالُوْا يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ لَمْ تُرَعْ/لِمَ تَرُوْعُ اِنَّكَ لَوْ تَدْرِيْ مَا يُرَادُ بِكَ مِنَ الْخَيْرِ تَقَرَّتْ عَيْنَاكَ ۔

ثُمَّ جَاءَ الْحَيَّ فَاَخْبَرَهُمْ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِنَّ هٰذَا الْغُلَامَ

أَصَابَهُ لَمَمٌ أَوْ طَائِفٌ مِّنَ الْجِنِّ فَانْطَلِقُوْا مَعَرِّس بِهٖ إِلٰى كَاهِنِنَا حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَيُدَاوِيَهُ فَقُلْتُ مَا بِيْ شَيْءٌ مِّمَّا تَذْكُرُوْنَ إِنِّيْ أَرٰى نَفْسِيْ سَلِيْمَةً وَ فُؤَادِيْ صَحِيْحًا فَقَالَ زَوْجُ ظِئْرِيْ أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ كَلَامَهُ صَحِيْحٌ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَا يَكُوْنَ بِابْنِيْ بَأْسٌ.

فَذَهَبُوْا بِيْ إِلَى الْكَاهِنِ فَقَصُّوْا عَلَيْهِ قِصَّتِيْ فَقَالَ اسْكُتُوْا حَتّٰى أَسْمَعَ مِنَ الْغُلَامِ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِأَمْرِهٖ مِنْكُمْ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا سَمِعَ قَوْلِيْ وَثَبَ إِلَيَّ وَضَمَّنِيْ إِلٰى صَدْرِهٖ ثُمَّ نَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا لَلْعَرَبِ يَا لَلْعَرَبِ اُقْتُلُوْا هٰذَا الْغُلَامَ وَ اقْتُلُوْنِيْ مَعَهُ فَوَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ تَرَكْتُمُوْهُ وَ أَدْرَكَ لَيُبَدِّلَنَّ دِيْنَكُمْ وَلَيُسَفِّهَنَّ عُقُوْلَكُمْ وَعُقُوْلَ آبَائِكُمْ وَلَيُخَالِفَنَّ أَمْرَكُمْ وَلَيَأْتِيَنَّكُمْ بِدِيْنٍ لَمْ تَسْمَعُوْا بِمِثْلِهٖ قَطُّ.

فَعَمِدَتْ ظِئْرِيْ فَانْتَزَعَتْنِيْ مِنْ حِجْرِهٖ وَقَالَتْ لَأَنْتَ أَعْتَهُ مِنْهُ وَ أَجَنُّ وَلَوْ عَلِمْتُ أَنَّ هٰذَا يَكُوْنُ مِنْ قَوْلِكَ مَا أَتَيْتُ بِهٖ إِلَيْكَ فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ مَنْ يَقْتُلُكَ فَأَنَا غَيْرُ قَاتِلِيْ هٰذَا الْغُلَامَ ثُمَّ احْتَمَلُوْنِيْ فَأَدُّوْنِيْ إِلٰى أَهْلِيْ وَأَصْبَحَ أَثَرُ الشَّقِّ مَا بَيْنَ صَدْرِيْ إِلٰى مُنْتَهٰى عَانَتِيْ كَأَنَّهُ الشِّرَاكُ.

ترجمہ﴾ ابو یعلی، ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ قبیلہ بنو عامر کے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: آپ کی حقیقت و حال کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے معاملہ کی ابتداء یہ ہے کہ میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا ہوں، اور اپنے بھائی عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی خوش خبری ہوں، اور میں اپنے والدین کریمین کا پہلوٹا بیٹا ہوں، اور حمل میں ایسا بوجھل تھا کہ میری والدہ ماجدہ اپنی سہیلیوں سے اپنی تکلیف بیان کرتی تھیں*، پھر میری والدہ ماجدہ نے یہ خواب دیکھا کہ اُن کے پیٹ میں جو ہے وہ ایک نور ہے، اُنھوں نے فرمایا: میں نے اپنی آنکھیں اُس نور

کے پیچھے لگادیں، میری آنکھیں اُس نور سے آگے بڑھنے لگتیں تو وہ نور اور آگے بڑھ جاتا، حتیٰ کہ اُس نور نے میرے لیے زمین کے مشرق و مغرب روشن کردیے۔

(*" حدیث شریف 31" کا حاشیہ ملاحظہ فرمائیں۔)

پھر اُنھوں نے مجھے جنم دیا اور میں پرورش پانے لگا، جب میں کچھ بڑا ہوا تو میرے دل میں قریش کے بتوں کا بغض ڈال دیا گیا اور مجھے شعر بھی بُرے معلوم ہونے لگے۔ پھر جب میں بنی لیث بن بکر کے ہاں دودھ پینے کے لیے (اپنی دایہ کے پاس رہتا تھا) تو ایک دن ایسا ہوا کہ میں اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ اپنے گھر سے دُور ایک میدان میں تھا، کہ اسی اَثنا میں اچانک تین افراد میرے قریب آئے، اُن کے پاس سونے کا ایک تھال تھا جو برف سے بھرا ہوا تھا، اُنھوں نے مجھے میرے ساتھیوں کے درمیان سے پکڑا ،اور لڑکے بھاگتے ہوئے تیزی سے محلے کی طرف چلے گئے۔

اُن (آنے والوں) میں سے ایک نے مجھے بڑے آرام سے زمین پر لٹایا، پھر درمیان سے میرا سینہ ناف کے آخر تک شق کردیا، درآں حالے کہ میں اسے دیکھ رہا تھا، اور مجھے اُس کا چھونا تک محسوس نہ ہوا، پھر اُس نے میرے پیٹ کے اندر کی چیزوں کو نکالا اور اُنھیں اس برف سے خوب اچھی طرح دھویا، پھر اُن چیزوں کو اُن کی جگہ لوٹا دیا۔ پھر دوسرا شخص اُٹھا، اُس نے اپنے ساتھی سے کہا: ایک طرف ہو جاؤ، پھر اُس (دوسرے) نے اپنا ہاتھ میرے پیٹ میں داخل کیا اور میرا دل نکالا، درآں حالے کہ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا، اُس نے اسے چیرا اور اس میں سے سیاہ رنگ کا لوتھڑا سا نکال کر پھینک دیا، پھر اس نے اپنے ہاتھ سے دائیں بائیں اشارہ کرتے ہوئے (کچھ) کہا، جیسے وہ کوئی شے پکڑ رہا ہو، تو اچانک میں نے اُس کے ہاتھ میں نور کی ایک انگوٹھی دیکھی، (ایسی چمک دار) کہ آنکھیں چندھیا جائیں، اُس نے اس (انگوٹھی) کے ساتھ میرے دل پر مہر لگائی، تو وہ نورِ نبوت و حکمت سے بھر گیا، پھر اُس (دل) کو اُس کی جگہ لوٹا دیا، اور میں نے اس انگوٹھی کی ٹھنڈک

ایک زمانے تک محسوس کی۔ پھر تیسرے نے اپنے ساتھی سے کہا: ہٹو، پھر اُس (تیسرے) نے اپنا ہاتھ میرے سینے کے الگ ہونے والی جگہ سے ناف کی انتہاء تک پھیرا تو وہ شق کیا ہوا، اللہ تعالٰی کے حکم سے مل گیا۔

پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے نرمی سے اٹھایا، پھر پہلے شخص سے کہا: اِن کی امت کے دس اَفراد کے ساتھ اِن کا وزن کرو، پس اُنھوں نے میرا وزن ان دس افراد کے ساتھ کیا تو میں ان سے بھاری ہوا، پھر اس نے کہا: ان کا وزن ان کی امت کے سو افراد سے کرو، تو اُنھوں نے میرا وزن سو اَفراد سے کیا، میں اُن سے بھی بڑھ گیا، پھر اس نے کہا: ان کا وزن ان کی امت کے ایک ہزار افراد کے ساتھ کرو، تو اُنھوں نے مجھے ایک ہزار اَفراد کے ساتھ تولا، میں اُن پر بھی تھا، وہ کہنے لگا: ان کو چھوڑ دو، اگر تم اِنھیں ان کی ساری امت کے ساتھ بھی تولو گے، تو یہی بھاری ہوں گے۔ پھر اُن سب نے مجھے اپنے سینوں سے لگایا اور میرے سر اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، پھر کہنے لگے: اے اللہ کے حبیب! گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں، اگر آپ یہ جان لیں کہ آپ ﷺ کے ساتھ کس بھلائی کا اِرادہ کیا گیا ہے تو یقیناً آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔

پھر آپ ﷺ محلے میں (واپس) آئے، تو اِن اَشخاص کے متعلق (گھر والوں) کو خبر دی، کسی نے کہا: اس لڑکے کو جنون لاحق ہو گیا ہے یا پھر کوئی آسیب ہے، اِسے ہمارے کاہن کے پاس لے چلو، تا کہ وہ اسے دیکھے اور دَوا دے، تو میں نے کہا: مجھے ایسا ویسا کچھ نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو، میں اپنے آپ کو تندرست پاتا ہوں، اور میرا دل بھی ٹھیک ہے، میری دایہ کے خاوند بولے: کیا تم لوگ دیکھتے نہیں کہ سب ٹھیک ہے، مجھے امید ہے کہ میرے بیٹے کو کسی طرح کی کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔

بہر حال، وہ مجھے کاہن کے پاس لے گئے، اُسے میرا قصہ سُنانے لگے تو اُس نے کہا: تم چپ رہو، تا کہ میں لڑکے سے سنوں، کیوں کہ وہ اپنے حال کا تم سے زیادہ جاننے

والا ہے، چناں چہ میں نے اُسے سارا واقعہ سنایا۔ جب اُس نے میری بات سنی تو اچھل کر میرے پاس آیا اور مجھے اپنے سینے سے لگالیا، پھر بلند آواز سے پکار کر کہنے لگا: اے عرب والو! اے عرب والو! اس لڑکے کو قتل کردو! اور مجھے بھی اس کے ساتھ قتل کردو، مجھے لات وعزیٰ کی قسم! اگر تم نے اسے چھوڑ دیا اور اس نے وقت پالیا تو ضرور ضرور یہ تمہارے دین کو بدل دے گا، اور تمہاری اور تمہارے آباء کی عقلوں کو یقیناً بیوقوفی سے تعبیر کرے گا، اور یقیناً تمہارے کام کی مخالفت کرے گا، اور بالیقین یہ ایک ایسا دین لائے گا جس کی مثل تم نے کبھی بھی نہ سنا ہوگا۔

میری دایہ نے جلدی سے مجھے اس کی گود سے لے لیا اور کہنے لگی: تُو تو اس سے بھی بڑھ کر مجنون ہے، اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تیری باتیں ایسی ہوں گی تو میں ہرگز اسے تیرے پاس لے کر نہ آتی، تُو اپنی فکر کر کہ کون تجھے قتل کرتا ہے، میں تو اس بچے کو قتل کرنے والی نہیں ہوں۔ پھر مجھے اُٹھا لائے اور میرے گھر والوں کے حوالے کردیا، اور شق کا اثر میرے سینے اور میری ناف کی انتہاء تک اس طرح ہوگیا جیسے کہ وہ ایک لائن ہے۔

نرالی شان، شانِ مصطفیٰ ہے

قَالَ اَبُوْنُعَيْمٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّ اٰمِنَةَ وَجَدَتِ الثِّقْلَ فِيْ حَمْلِهَا وَ فِيْ سَائِرِ الْاَحَادِيْثِ اَنَّهَا لَمْ تَجِدْ ثِقْلًا وَ الْجَمْعُ اَنَّ الثِّقْلَ بِهٖ فِي ابْتِدَاءِ عُلُوْقِهَابِهٖ وَاَنَّ الْخِفَّةَ عِنْدَ اسْتِمْرَارِ الْحَمْلِ بِهَافَيَكُوْنُ عَلَى الْحَالَيْنِ خَارِجًا عَنِ الْمُعْتَادِ الْمَعْرُوْفِ (واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ} ابونعیم نے کہا: اس حدیث میں یہ ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حمل کے وقت بوجھ محسوس کیا، مگر باقی تمام احادیث میں ہے کہ اُنھیں بالکل بوجھ محسوس نہ ہوتا تھا، ان دونوں باتوں میں تطبیق یوں ہوگی، کہ ثقل ابتداءِ حمل میں تھا اور حمل قائم ہوجانے

کے بعد بوجھ ختم ہو گیا، چناں چہ دونوں صورتوں میں عادتاً جو حالت ہوتی ہے، آپ ﷺ کا معاملہ اُس کے برعکس تھا۔ (یعنی ابتداء میں بوجھ نہیں ہوتا اور انتہاء میں بڑھتا جاتا ہے، جبکہ یہاں ابتداء میں تھا اور بعد میں نہ رہا)

فصل نمبر ۲۲} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 139

اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْرَبُ الْعَرَبِ وُلِدْتُ فِیْ قُرَیْشٍ وَ نَشَأْتُ فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَاَنّٰی یَأْتِیْنِی اللَّحْنُ. (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} طبرانی نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سب سے بڑھ کر فصیح اللسان ہوں، قریش میں پیدا ہوا، اور بنی سعد میں پلا بڑا، پھر میرے کلام میں غلطی کیوں کر واقع ہو سکتی ہے۔

فصل نمبر ۲۳} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 140

ولادت و وحی کے دن پیر کا روزہ رکھنے کی اجازت

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ ذَاكَ یَوْمٌ وُلِدْتُ فِیْہِ وَ یَوْمٌ بُعِثْتُ اَوْ اُنْزِلَ عَلَیَّ فِیْہِ. رواہ مسلم

(تحقیق کتاب ریاض الصالحین، جزء ۲ صفحہ ۱۷)

ترجمہ} امام مسلم نے سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میں پیدا ہوا اور اس میں میں مبعوث ہوا، یا (فرمایا:) مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

حدیث شریف 141

وَ اَخْرَجَ اَیْضًا عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْهِ وُلِدْتُ وَفِیْهِ اُنْزِلَ عَلَیَّ.

(واللہ سبحانہٗ وتعالی اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ} سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی ایک دوسری روایت امام مسلم نے بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے پوچھا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی میں میں پیدا ہوا اور اسی میں مجھ پر وحی کا نزول ہوا۔

فصل نمبر ۲۴} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

حدیث شریف 142

اَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِسَنَدِهٖ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْیَاءِ قَالَ یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُّوْرِهٖ فَجَعَلَ ذٰلِكَ النُّوْرُ یَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَیْثُ شَآءَ اللّٰهُ وَلَمْ یَكُنْ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَّلَا قَلَمٌ وَّلَا جَنَّةٌ وَّلَا نَارٌ وَّلَا مَلَكٌ وَّلَا سَمَآءٌ وَّلَا اَرْضٌ وَّلَا شَمْسٌ وَّلَا قَمَرٌ وَّلَا جِنِّیٌّ وَّلَا اِنْسِیٌّ فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَّمَ ذٰلِكَ النُّوْرَ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِیْ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْعَرْشَ ثُمَّ قَسَّمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْاَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ وَمِنَ الثَّانِیْ الْكُرْسِیَّ وَمِنَ الثَّالِثِ بَقِیَّةَ الْمَلٰٓئِكَةِ ثُمَّ قَسَّمَ الرَّابِعَ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْاَوَّلِ السَّمٰوٰتِ وَمِنَ الثَّانِیْ الْاَرْضِیْنَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ثُمَّ قَسَّمَ الرَّابِعَ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ

مِنَ الْاَوَّلِ نُوْرَ اَبْصَارِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمِنَ الثَّانِیْ نُوْرَ قُلُوْبِهِمْ وَهِیَ الْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ وَمِنَ الثَّالِثِ نُوْرَ اَلْسِنَتِهِمْ وَهُوَ التَّوْحِیْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ... الحدیث۔

ترجمہ} امام عبدالرزاق نے اپنی سند سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! مجھے اُس پہلی شے کے بارے خبر دیجئے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے پیدا کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا تو اُس نور نے قدرتِ الٰہی سے جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا دَور کرنا شروع کر دیا، اور اُس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ کوئی فرشتہ، نہ آسمان، نہ زمین، نہ سورج، نہ چاند، نہ کوئی جن، نہ کوئی انسان، پھر جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق پیدا کرے تو اس نے اس نور کے چار حصے کیے: پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش پیدا کیا، اور چوتھے حصے کے پھر چار حصے کی: اُن میں سے ایک حصے سے حاملینِ عرش پیدا کیے، دوسرے سے کرسی، تیسرے سے باقی فرشتے، اور چوتھے کے پھر چار حصے کیے: پہلے سے سب آسمان، دوسرے سے زمینیں، تیسرے سے جنت و دوزخ بنائے، پھر چوتھے کے چار حصے کیے: پہلے سے مومنوں کی آنکھوں کا نور پیدا فرمایا، دوسرے سے اُن کے دِلوں کا نور جو کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے، اور تیسرے سے اُن کی زبانوں کا نور جو کہ توحید ہے یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ الحدیث۔

حدیث شریف 143

وَاَخْرَجَ الدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

كَانَ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِصَالٌ لَمْ يَكُنْ فِيْ طَرِيْقٍ فَيَتْبَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيْبِ عَرَقِهٖ اَوْ عَرْفِهٖ وَلَمْ يَكُنْ يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَّلَا شَجَرٍ اِلَّا سَجَدَ لَهُ. (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم)

ترجمہ} دارمی، بیہقی اور ابونعیم نے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میں بہت سی خاص باتیں تھیں، جن میں سے یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ جس کوچے سے گزرتے، آپ ﷺ کی خوشبو سے لوگ پہچان لیتے کہ آپ ﷺ ادھر سے تشریف لے گئے ہیں، اور آپ ﷺ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے وہ آپ ﷺ کو سجدہ کرتا۔

فصل نمبر ۲۵} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ امام حسین رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 144

اَخْرَجَ الْخَطِيْبُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِبْرٌ كَانَ بِمَكَّةَ يُوْلَدُ اللَّيْلَةَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا النَّبِيُّ الَّذِيْ وُصِفَ بِاَنَّهُ يُعَظِّمُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ وَيَقْتُلُ اُمَّتَهُمَا فَاِنْ اَخْطَاَكُمْ فَبَشِّرُوْا اَهْلَ الطَّائِفِ اَوْ اَهْلَ اِيْلَةَ قَالَ فَوُلِدَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَخَرَجَ الْحِبْرُ حَتّٰى دَخَلَ الْحِجْرَ ثُمَّ قَالَ اَنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُوْسٰى حَقٌّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا حَقٌّ ثُمَّ فُقِدَ الْحِبْرُ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ. (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} خطیب نے سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: وہ رات جس میں نبی کریم ﷺ پیدا ہوئے، اُس رات مکہ میں ایک یہودی عالم نے کہا: تمہارے اس شہر میں اس رات وہ نبی پیدا ہوں گے جن کا وصف یہ ہے کہ وہ موسیٰ وہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کریں گے اور ان کی اُمت کو قتل کریں

گے، اور اگر تمہارے شہر میں پیدا نہ ہوئے تو پھر اہل طائف یا اہل ایلہ کو خوش خبری دے دو،
راوی فرماتے ہیں: پھر اسی رات میں نبی کریم ﷺ پیدا ہوئے، تو وہ عالم حطیم کعبہ میں
آیا اور بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ
والسلام برحق ہیں اور محمد ﷺ برحق ہیں۔ پھر وہ عالم مفقود ہو گیا اور کسی کو اُس کے بارے
میں معلوم نہ ہو سکا۔

فصل نمبر ۲۶} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 145

میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ یہود

اَخْرَجَ الْوَاقِدِیُّ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ حُوَیِّصَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا وَيَهُوْدُ فِيْنَا كَانُوْا يَذْكُرُوْنَ نَبِيًّا يُّبْعَثُ بِمَكَّةَ اسْمُهٗ اَحْمَدُ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ غَيْرُهٗ وَهُوَ فِيْ كُتُبِنَا وَمَا اُخِذَ عَلَيْنَا مِنْهُ صِفَةُ كَذَا وَ كَذَا حَتّٰى يَأْتُوْا عَلٰى نَعْتِهٖ قَالَ وَ اَنَا غُلَامٌ وَّمَا اَرٰى اَحْفَظُ وَمَا اَسْمَعُ اَعِيْ اِذْ سَمِعْتُ صِيَاحًا مِّنْ نَّاحِيَةِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَاِذَا قَوْمِيْ فَزِعُوْا وَ خَافُوْا اَنْ يَّكُوْنَ اَمْرٌ حَدَثَ ثُمَّ خَفِيَ الصَّوْتُ ثُمَّ عَادَ فَصَاحَ فَفَهِمْنَا صِيَاحَهٗ يَآ اَهْلَ يَثْرِبَ هٰذَا كَوْكَبُ الَّذِيْ وُلِدَ بِهٖ قَالَ فَجَعَلْنَا نَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اَقَمْنَا دَهْرًا طَوِيْلًا وَّ نَسِيْنَا ذٰلِكَ فَهَلَكَ قَوْمٌ وَّ حَدَثَ اٰخَرُوْنَ وَ صِرْتُ رَجُلًا كَبِيْرًا فَاِذَا مِثْلُ ذٰلِكَ الصِّيَاحِ بِعَيْنِهٖ يَآ اَهْلَ يَثْرِبَ قَدْ خَرَجَ مُحَمَّدٌ وَّ تَنَبَّاَ وَجَآءَهُ النَّامُوْسُ الْاَكْبَرُ الَّذِيْ كَانَ يَأْتِيْ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَنْشَبْ اَنْ سَمِعْتُ اَنَّ بِمَكَّةَ رَجُلًا خَرَجَ يَدَّعِي النُّبُوَّةَ وَخَرَجَ مَنْ خَرَجَ مِنْ قَوْمِنَا وَ تَاَخَّرَ مَنْ تَاَخَّرَ وَ اَسْلَمَ فِتْيَانٌ مِّنَّا اَحْدَاثٌ وَّلَمْ يُقْضَ لِيْ اَنْ اُسْلِمَ حَتّٰى قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۔ (واللہ سبحانہ

وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ} واقدی اور ابو نعیم نے حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: یہود ہماری مجلس میں ذکر کیا کرتے تھے کہ ایک نبی مکہ میں مبعوث ہوگا، جس کا نامِ پاک احمد ہوگا۔ اور نبیوں میں ایک وہی (تشریف لانے والا) رہ گیا ہے، اور اُس کا حال جمیع اوصاف کے ساتھ ہماری کتابوں میں مرقوم ہے، راوی نے کہا: میں اس وقت لڑکا تھا، اور جو کچھ دیکھتا مجھے حفظ ہوجاتا، اور جو کچھ سنتا اُسے اچھی طرح سمجھ کر ذہن نشین کر لیتا، اچانک میں نے بنی عبد اشہل کی جانب سے ایک چیخ سُنی، میری قوم کے لوگ گھبرائے اور خوف زدہ ہوگئے کہ کوئی نیا معاملہ ظاہر ہو گیا ہے، پھر آواز پست ہو گئی، پھر دوبارہ آواز آئی، اب کہ وہ (چیخنے والا) چیخا تو ہمیں اُس کی پکار (کے الفاظ) سمجھ آئے کہ (وہ پکار رہا ہے:) اے یثرب کے رہنے والو! یہ ستارہ ہے جس کے ساتھ وہ نبی پیدا ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں: ہمیں اس سے تعجب ہوا، پھر وہ ہاتھ آگے پھیلا کر گھٹنے کھڑے کر کے اپنی سرین پر دیر تک بیٹھا رہا، اور ہم اس بات کو بھول گئے، قوم کے بہت سارے لوگ فوت ہو گئے، اور دوسرے پیدا ہو گئے، اور میں بڑا ہو گیا، اچانک (ایک دن پھر) اسی طرح کی آواز آئی: اے اہل یثرب! محمد رسول اللہ کا ظہور ہو چکا ہے، اور انھوں نے دعویٰ نبوت کر دیا ہے، اور اُن کے پاس وہی بڑا فرشتہ آتا ہے جو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آتا تھا، (راوی کہتے ہیں:) تھوڑے ہی دنوں بعد میں نے سنا کہ مکہ میں ایک مرد نے دعویٰ نبوت کیا ہے، اور ہماری قوم کے بعض لوگ نکلے، اور بعض منتظر رہے، اور ہمارے بہت سے نوجوان مشرف بہ اسلام ہو گئے، لیکن میری قسمت میں نہ تھا کہ (اسی وقت) اسلام لے آتا، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے (تب مجھے قبولیت اسلام کا شرف حاصل ہوا۔) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

فصل نمبر ۲۷} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا ابو طفیل صحابی رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 146

حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس نام
ع جگہ جگہ نئے عنوان ہیں ثنا کے لیے

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ وَّ ابْنُ مَرْدَوَیْهٖ فِیْ تَفْسِیْرِهٖ وَ الدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیْ عَشَرَۃُ اَسْمَاءٍ عِنْدَ رَبِّیْ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّ اَحْمَدُ وَ الْفَاتِحُ وَ الْخَاتِمُ وَ اَبُو الْقَاسِمِ وَ الْحَاشِرُ وَ الْعَاقِبُ وَ الْمَاحِیُ وَیٰسٓ وطٰهٰ۔

ترجمہ} ابو نعیم، ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت ابو طفیل* رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب کے ہاں میرے دس نام ہیں: میں محمد، احمد، فاتح (فتح کرنے والا، کھولنے والا)، خاتم (انبیاء میں سب سے آخری نبی)، ابو القاسم، حاشر (جس کے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا)، عاقب (سب سے پیچھے آنے والا)، ماحی (کفر و باطل کو مٹانے والا)، یٰسٓ اور طٰهٰ ہوں۔

*ابو طفیل رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی ہیں۔ (امام مسلم وغیرہ نے یہ بات کہی ہے۔)

حدیث شریف 147

اَخْرَجَ التِّرْمَذِیُّ فِی الشَّمَائِلِ عَنْ سَعِیْدِ الْجُرَیْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَیْلِ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ رَاٰهُ غَیْرِیْ قُلْتُ صِفْهُ لِیْ قَالَ کَانَ اَبْیَضَ مَلِیْحًا مُّقْتَصِدًا ۔

(واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ} امام ترمذی نے "شمائل" میں حضرت سعید جریری رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے

کہ اُنھوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں (ابو طفیل رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، اوراس وقت آپ کا دیدار پانے والوں میں سے میرے سوا رُوئے زمین پر کوئی باقی نہیں رہا، میں (سعید جریری) نے کہا: میرے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ شریف بیان کیجیے، فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض (بے داغ گوری رنگت والے)، ملیح (حسین ودلکش) اور مقتصد (مناسب قدوقامت والے) تھے۔

فصل نمبر ۲۸} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حدیث شریف 148

آفاقہا گردیدہ ام، مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام، لیکن تو چیزے دیگری

اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ جِبْرِیْلُ قَلَّبْتُ الْاَرْضَ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا فَلَمْ اَجِدْ رَجُلًا اَفْضَلَ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَلَمْ اَجِدْ بَنِیْ اَبٍ اَفْضَلَ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ۔

ترجمہ} بیہقی، طبرانی نے اوسط میں، اور ابن عساکر نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت بیان کی ہے کہ سیدہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: میں نے تمام روئے زمین کو چھان ڈالا، میں نے کسی آدمی کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، اور نہ ہی میں نے کسی باپ کی اولاد کو بنی ہاشم سے افضل پایا۔

حدیث شریف 149

اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ مِنْ نِکَاحٍ غَیْرِ سِفَاحٍ۔

وَفِيْ إِنْسَانِ الْعُيُوْنِ رَوَى ابْنُ حِبَّانٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ آمِنَةَ أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ لِابْنِيْ هٰذَا شَأْنًا إِنِّيْ حَمَلْتُ بِهٖ فَلَمْ أَجِدْ حَمْلًا قَطُّ أَخَفَّ عَلَيَّ وَلَا أَعْظَمَ بَرَكَةً مِّنْهُ.

ترجمہ} ابن سعد اور ابن عساکر نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت بیان کی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نکاح سے ظہور پذیر ہوا، نہ کہ زنا سے۔

اور انسان العیون میں ہے: ابن حبان نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اُمّ نبی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: بے شک میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہے، میں اس سے حاملہ ہوئی تو میں نے اس سے بڑھ کسی کا حمل اتنا ہلکا اور اتنا عظیم البرکت نہیں پایا۔

حدیث شریف 150 میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ یہودی تاجر

وَأَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَهُوْدِيٌّ قَدْ سَكَنَ مَكَّةَ يَتَّجِرُ فِيْهَا فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَجْلِسِ مِنْ قُرَيْشٍ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ هَلْ وُلِدَ فِيْكُمُ اللَّيْلَةَ مَوْلُوْدٌ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُهُ قَالَ احْفَظُوْا مَا أَقُوْلُ لَكُمْ وُلِدَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ نَبِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْأَخِيْرَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عَلَامَةٌ فِيْهَا شَعَرَاتٌ مُتَوَاتِرَاتٌ كَأَنَّهُنَّ عُرْفُ فَرَسٍ لَا يَرْضَعُ لَيْلَتَيْنِ وَذٰلِكَ أَنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ أَدْخَلَ إِصْبَعَهٗ فِيْ فَمِهٖ فَمَنَعَهُ الرِّضَاعَ فَتَصَدَّعَ الْقَوْمُ مِنْ مَجْلِسِهِمْ وَهُمْ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا صَارُوْا إِلٰى مَنَازِلِهِمْ أَخْبَرَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ أَهْلَهٗ فَقَالُوْا قَدْ وُلِدَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ غُلَامٌ سَمَّوْهُ مُحَمَّدًا فَالْتَقَى الْقَوْمُ حَتّٰى جَآءَ الْيَهُوْدِيَّ فَأَخْبَرَ الْخَبَرَ قَالَ فَاذْهَبُوْا مَعِيْ حَتّٰى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَخَرَجُوْا بِهٖ حَتّٰى

اَدْخَلُوْهُ عَلٰی اٰمِنَةَ فَقَالَ اَخْرِجِیْ اِلَیْنَا ابْنَكِ فَاَخْرَجَتْهُ وَ كَشَفُوْا لَهٗ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَاٰی تِلْكَ الْعَلَامَةَ فَوَقَعَ الْیَهُوْدِیُّ مَغْشِیًّا عَلَیْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالُوْا وَمَا لَكَ قَالَ وَ اللّٰهِ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَفَرِحْتُمْ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ! اَمَا وَ اللّٰهِ لَیَسْطُوَنَّ بِكُمْ سَطْوَةً یَخْرُجُ خَبَرُهَا مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ.

تخریج وتحقیق: ☆ دلائل النبوۃ، باب تزوج عبداللہ بن عبدالمطلب ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ☆ مستدرک حاکم......

ترجمہ} ابن سعد، حاکم، بیہقی اور ابونعیم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک یہودی مکہ میں رہتا اور وہاں تجارت کرتا تھا، جب وہ رات آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی، تو اس نے قریش کی ایک مجلس میں کہا: اے گروہِ قریش! کیا تم میں کوئی بچہ اس رات پیدا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں نہیں معلوم۔ اس نے کہا: میں تم سے جو کہتا ہوں اُسے ذہن نشین کرلو، اس رات اس آخری امت کا نبی پیدا ہو چکا ہے، اُن کے کندھوں کے درمیان ایک نشانی ہے، جس میں متواتر بال ہیں، گویا کہ وہ گھوڑے کی گردن کے بال ہوں، وہ دو دن دودھ نہیں پیے گا، اس لیے کہ ایک سرکش جن اپنی انگلی اُس کے منہ میں داخل کر کے اسے دودھ پینے سے روکے ہوئے ہے۔ وہ لوگ اپنی اپنی جگہوں سے پریشان ہو کر اُٹھے اور منتشر ہو گئے، اور وہ اُس یہودی کی باتیں پر حیران تھے، جب وہ اپنے گھروں میں پہنچے تو ہر ایک نے اپنے گھر والوں کو (یہودی سے سُنی بات کی) خبر دی، تو اُنھوں نے بتایا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے، جس کا نام اُنھوں نے محمد رکھا ہے، چناں چہ لوگ اکٹھے ہو کر یہودی کے پاس پہنچے اور اُسے خبر کی، وہ کہنے لگا: چلو میرے ساتھ، میں خود اُسے دیکھوں۔ تو وہ اُس کے ساتھ نکلے اور اُسے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے آئے، اُس نے سیدہ سے کہا:

اپنے بچے کو ذرا ہمارے پاس لایئے، سیدہ آپ ﷺ کو لے آئیں، لوگوں نے آپ ﷺ کی کمر سے کپڑا اٹھایا، تو وہ نشانی (مہرِ نبوت) دیکھتے ہی یہودی غش کھا کر گر گیا، جب اسے ہوش آیا تو لوگوں نے کہا: تجھے کیا ہوا؟ وہ بولا: اللہ کی قسم! بنی اسرائیل سے سلسلۂ نبوت ختم ہو گیا، اے گروہِ قریش! کیا تم خوش ہو، تمہیں خوش ہونا چاہئے! تمہاری کوئی بھی شان ہو اس کی خبر مشرق سے مغرب تک ظاہر ہو گی۔ یعنی نبی کریم محمد ﷺ کی حکومت مشرق و مغرب میں ہو گی۔

حدیث شریف 151 نبی کریم اندھیرے اور روشنی میں ایک سا دیکھتے

وَ اَخْرَجَ ابْنُ عَدِيٍّ وَّ الْبَيْهَقِيُّ وَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّمَ يَرٰى فِي الظُّلْمَاءِ كَمَا يَرٰى فِي الضَّوْءِ.

ترجمہ} ابن عدی، بیہقی اور ابن عساکر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت بیان کی ہے کہ سیدہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اندھیرے میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جیسے روشنی میں دیکھتے تھے۔

حدیث شریف 152

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَخِيْطُ فِي السَّحْرِ فَسَقَطَتْ مِنِّي الْاِبْرَةُ فَطَلَبْتُ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَيَّنَتِ الْاِبْرَةُ بِشُعَاعِ نُوْرِ وَجْهِهٖ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ يَا حُمَيْرَاءُ اَلْوَيْلُ ثُمَّ الْوَيْلُ ثَلَاثًا لِّمَنْ حُرِمَ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِيْ. (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} ابن عساکر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: میں رات کے آخری حصہ میں کچھ سی رہی تھی کہ مجھ سے سوئی گر گئی، میں نے

بہت ڈھونڈا، نہ ملی، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کے نور سے سوئی ظاہر ہوگئی، میں نے آپ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حمیراء! تباہی وخرابی ہے (یہ الفاظ تین بار کہے) اُس شخص کے لیے جو میرے چہرہ کی طرف دیکھنے سے محروم رہا۔

فصل نمبر ۲۹}

میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

حدیث شریف 153

میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ اُمّ مصطفیٰ رضی اللہ عنہا

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ (هِنْدِ بِنْتِ اَبِيْ اُمَيَّةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ) عَنْ آمِنَةَ (وَالِدَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ لَيْلَةَ وَضْعِهٖ نُوْرًا اَضَاءَتْ لَهٗ قُصُوْرُ الشَّامِ حَتّٰى رَاَيْتُهَا۔

ترجمہ} ابو نعیم نے حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اَز اُمّ سلمہ (ہند بنت ابو امیہ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا) اَز سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا (اُمّ رسول اللہ ﷺ) روایت بیان کی ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یقیناً میں نے آپ ﷺ کی پیدائش کی رات ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے حتیٰ کہ میں نے اُن کو دیکھا۔

حدیث شریف 154

وَاَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّحْرَاءِ فَاِذَا مُنَادِيًا يُنَادِيْ يَارَسُوْلَ اللهِ فَالْتَفَتَ فَلَمْ يَرَ اَحَدًا ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا ظَبْيَةٌ مُوْثَقَةٌ فَقَالَتْ اُدْنُ مِنِّيْ يَارَسُوْلَ اللهِ فَدَنٰى مِنْهَا فَقَالَ مَا حَاجَتُكِ فَقَالَتْ اِنَّ لِيْ خِشْفَيْنِ

فِیْ هٰذَا الْجَبَلِ فَخَلِّنِیْ اَذْهَبْ فَاُرْضِعُهُمَا ثُمَّ اَرْجِعُ اِلَیْكَ قَالَ اَوَ تَفْعَلِیْنَ قَالَتْ عَذَّبَنِیَ اللّٰهُ عَذَابَ الْعَشَّارِ اِنْ لَّمْ اَفْعَلْ فَاَطْلَقَهَا فَذَهَبَتْ فَاَرْضَعَتْ خِشْفَیْهَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَاَوْثَقَهَا فَانْتَبَهَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ اَلَكَ حَاجَةٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ تُطْلِقُ هٰذِهٖ فَاَطْلَقَهَا فَخَرَجَتْ تَعْدُوْ وَهِیَ تَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

فِیْ اِسْنَادِهٖ اَغْلَبُ بْنُ تَمِیْمٍ ضَعِیْفٌ لٰكِنْ لِّلْحَدِیْثِ طُرُقٌ كَثِیْرَةٌ تَشْهَدُ بِاَنَّ لِلْقِصَّةِ اَصْلًا كَذَا اَفَادَهٗ مَوْلَانَا جَلَالُ الدِّیْنِ فِی الْخَصَائِصِ الْكُبْرٰی۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ﴾ طبرانی نے کبیر میں اور ابو نعیم نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت بیان کی ہے کہ آپ نبی ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صحراء میں تھے کہ اچانک کسی آواز دینے والے نے آواز دی: یارسول اللہ!، آپ ﷺ نے توجہ کی تو کوئی شخص دکھائی نہ دیا، پھر دوبارہ توجہ فرمائی تو دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے قریب آیئے، آپ ﷺ اُس کے قریب ہو گئے اور پوچھا: تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے کہا: میرے اس پہاڑ میں دو بچے ہیں، آپ مجھے کھول دیجئے، میں جا کر اُنھیں دودھ پلا دوں، پھر میں آپ کے پاس لوٹ آؤں گی، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ایسا کرے گی، اس نے کہا: اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے ٹیکس وصول کرنے والے ظالم کا عذاب دے، چناں چہ آپ ﷺ نے اسے کھول دیا، وہ گئی اور اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا، پھر لوٹ آئی تو آپ نے اسے باندھ دیا، دیہاتی کو خبر ہوئی تو اس نے کہا: یارسول اللہ! آپ کا کیا ارشاد ہے، فرمایا: اسے آزاد کر دے، اس نے اسی وقت اسے چھوڑ دیا، وہ دوڑتی ہوئی نکلی، اور کہہ رہی تھی: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

اس حدیث کی اس سند میں اغلب بن تمیم ضعیف راوی ہے، لیکن اس حدیث کی متعدد اسناد ہیں، جو اس بات پر شاہد ہیں کہ یہ قصہ بے بنیاد نہیں ہے، حضرت علامہ مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبری میں یہ مفید بات ذکر کی ہے۔

تحقیق وتخریج: (المعجم الکبیر، طبرانی، باب ام سلمہ ھند بنت ابی امیۃ)

فصل نمبر ۳۰} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

حدیث شریف 155 میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ نجاشی رضی اللہ عنہ

اَخْرَجَ الْخَرَائِطِیُّ مِنْ طُرُقِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ كَانَ زَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ يَذْكُرَانِ اَنَّهُمَا اَتَيَا النَّجَاشِيَّ بَعْدَ رُجُوْعِ اَبْرَهَةَ مِنْ مَكَّةَ قَالَا فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ اَصْدِقَانِیْ اَيُّهَا الْقُرَشِيَّانِ هَلْ وُلِدَ فِيْكُمْ مَوْلُوْدٌ اَرَادَ اَبُوْهُ ذَبْحَهٗ فَضَرَبَ عَلَيْهِ بِالْقِدَاحِ فَسَلِمَ وَنُحِرَتْ عَنْهُ جِمَالٌ كَثِيْرَةٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَهَلْ لَكُمَا عِلْمٌ بِهٖ مَا فَعَلَ قُلْنَا تَزَوَّجَ امْرَاَةً يُقَالُ لَهَا اٰمِنَةَ تَرَكَهَا حَامِلًا وَّخَرَجَ قَالَ فَهَلْ تَعْلَمَانِ وَلَدَتْ اَمْ لَا قَالَ وَرَقَةُ اُخْبِرُكَ اَيُّهَا الْمَلِكُ اِنِّیْ لَيْلَةً قَدْ بِتُّ عِنْدَ وَثَنٍ لَنَا اِذْ سَمِعْتُ مِنْ جَوْفِهٖ هَاتِفًا يَقُوْلُ وُلِدَ النَّبِیُّ فَذَلَّتِ الْاَمْلَاكُ وَنَاَى الضَّلَالُ وَاَدْبَرَ الْاِشْرَاكُ

ثُمَّ انْتَكَسَ بِالصَّنَمِ عَلٰی رَاْسِهٖ فَقَالَ زَيْدٌ عِنْدِیْ كَخَبَرِهٖ اَيُّهَا الْمَلِكُ اِنِّیْ فِیْ مِثْلِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ خَرَجْتُ حَتّٰی اَتَيْتُ جَبَلَ اَبِیْ قُبَيْسٍ اِذْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ لَهٗ جَنَاحَانِ اَخْضَرَانِ فَوَقَفَ عَلٰی اَبِیْ قُبَيْسٍ ثُمَّ اَشْرَفَ عَلٰی مَكَّةَ فَقَالَ ذَلَّ الشَّيْطَانُ وَبَطَلَتِ الْاَوْثَانُ وَوُلِدَ الْاَمِيْنُ ثُمَّ نَشَرَ ثَوْبًا مَّعَهٗ وَاَهْوٰی بِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَرَاَيْتُهٗ قَدْ جَلَّلَ مَا

تَحْتَ السَّمَآءِ وَ سَطَعَ نُوْرٌ كَادَ يَخْطَفُ بَصَرِيْ وَ هَالَنِيْ مَا رَءَيْتُ وَ خَفَقَ الْهَاتِفُ بِجَنَاحَيْهِ حَتّٰى سَقَطَ عَلَى الْكَعْبَةِ فَسَطَعَ لَهٗ نُوْرٌ اَشْرَقَتْ لَهٗ تِهَامَةُ وَ قَالَ زَكَتِ الْاَرْضُ وَ اَدَّتْ رَبِيْعَهَا وَ اَوْمَآ اِلَى الْاَصْنَامِ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَى الْكَعْبَةِ فَسَقَطَتْ كُلُّهَا قَالَ النَّجَاشِيُّ وَيْحَكُمَا اُخْبِرُكُمَا عَمَّا اَصَابَنِيْ اِنِّيْ نَائِمٌ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُمَا فِيْ قُبَّتِيْ وَقْتَ خَلْوَتِيْ اِذْ خَرَجَ عَلَيَّ عُنُقٌ وَّرَاْسٌ وَهُوَ يَقُوْلُ حَلَّ الْوَيْلُ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ رَمَتْهُمْ طَيْرٌ اَبَابِيْلُ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ اَهْلَكَ الْاَثْرَمُ الْمُعْتَدِي الْمُجْرِمُ وُلِدَ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ مَنْ اَجَابَهٗ سَعِدَ وَمَنْ اَبَاهُ عَنَدَ ثُمَّ دَخَلَ الْاَرْضَ فَغَابَ فَذَهَبْتُ اَصِيْحُ فَلَمْ اُطِقِ الْكَلَامَ وَرُمْتُ الْقِيَامَ فَلَمْ اُطِقِ الْقِيَامَ فَاَتَانِيْ اَهْلِيْ فَقُلْتُ احْجُبُوْا عَنِّي الْحَبَشَةَ فَحَجَبُوْهُمْ عَنِّيْ ثُمَّ اُطْلِقَ عَنْ لِّسَانِيْ وَ رِجْلِيْ۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} خرائطی نے ہشام بن عروہ کی، اُن کے باپ کے واسطے سے، اُن کی دادی سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم سے روایت بیان کی ہے کہ سیدہ نے فرمایا: زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل ذکر کیا کرتے تھے کہ وہ دونوں ابرہہ کے مکہ سے واپس ہونے کے بعد نجاشی کے پاس گئے، دونوں نے کہا: جب ہم اس کے پاس پہنچے، اُس نے کہا: میرے دوست اے دونوں قرشی حضرات! کیا تمھارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے جس کے ابو نے اس کے ذبح کا ارادہ کیا تھا، پھر اُس پر قرعہ ڈالیا گیا تو وہ سلامت رہا اور اس کی طرف سے بہت سارے اونٹ ذبح کردیے گئے، ہم نے کہا: ہاں، اس نے کہا: کیا تمھیں اس کے بارے میں معلوم ہے کہ اس نے کیا کیا؟ (یعنی اب کیا حال ہے؟) ہم نے کہا: اس نے ایک عورت سے نکاح کرلیا جس کا نام آمنہ ہے اور اسے حاملہ چھوڑ کر (خود دُنیا سے چلا گیا ہے) اس نے کہا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ اس نے بچے کو جنم دیا یا نہیں؟ ورقہ نے کہا: اے بادشاہ!

میں تجھے خبر دیتا ہوں، میں نے ایک رات اپنے ایک بت کے پاس گزاری تو اچانک میں نے اس بت کے پیٹ سے کسی غیبی بولنے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا:

نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوئے تو بادشاہ ذلیل ورسوا ہو گئے، گمراہی دور ہو گئی اور شرک پیٹھ پھر کر بھاگ گیا۔

پھر بت سر کے بل گر گیا (ورقہ کی بات سن کر) زید نے کہا: میرے پاس بھی اے بادشاہ! اس طرح کی خبر ہے، بلاشک اسی رات میں کوہ ابوقبیس پر آیا تو میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو آسمان سے اترا، اس کے سبز رنگ کے دو پر تھے، وہ ابوقبیس پہاڑ پر ٹھہر گیا، پھر مکہ کی طرف جھانکا اور بولا: شیطان ذلیل ہوا، بت باطل ہوئے اور امین پیدا ہو گئے، پھر اس نے ایک کپڑا بچھایا اور مشرق ومغرب کی طرف اشارہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اُس نے آسمان کے نیچے ہر چیز کو ڈھانپ لیا، اور ایک ایسا نور پھیلا کہ میری آنکھیں چندھیانے لگیں اور اس نظارے نے مجھ پر خوف طاری کر دیا، اس آسمانی مخلوق نے اپنے دونوں پر پھڑ پھڑائے حتیٰ کہ خانہ کعبہ کی چھت پر گرا، پھر اور نور نکلا کہ جس سے تہامہ روشن ہو گیا اور زمین تر وتازہ ہو گئی، اور اُس نے کعبہ پر موجود بتوں کی طرف اشارہ کیا تو سب اوندھے ہو گئے۔

نجاشی نے کہا: تم دونوں کا بھلا ہو! میں تمھیں بتاتا ہوں کہ میرے ساتھ کیا ہوا، جس رات کا تم نے ذکر کیا اُس رات میں اپنے خیمے میں سویا ہوا تھا، میری تنہائی کا وقت تھا، اچانک ایک گردن اور سر نکلا جو کہہ رہا تھا: ہاتھی والوں پر عذاب نازل ہوا، اُنھیں جھنڈ کے جھنڈ پرندوں نے سنگریزوں کے ساتھ مارا۔ اثرم زیادتی کرنے والا مجرم ہلاک ہو گیا، نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں، جس نے اُن کا کہا مانا، خوش بخت ٹھہرا، اور جس نے انکار کیا وہ بدبخت ہوا، پھر وہ (گردن اور سر) زمین میں داخل ہوا اور غائب ہو گیا، میں نے آواز دینا چاہی تو بول نہ کر سکا، کھڑا ہونا چاہا تو اُٹھ نہ سکا، پھر میرے پاس میرے گھر والے آئے تو میں نے کہا: دُور کرو مجھ سے حبشہ کو، پس اُنھوں نے دور کر دیا اُن کو مجھ سے، پھر میری زبان

کھل گئی اور میرے قدم بھی کھل گئے۔

تحقیق وتخریج: (خصائص کبری، جلال الدین سیوطی، فائدۃ فی بیان وفاۃ والدہ)

فصل نمبر ۳۱} میلادِ مصطفیٰ بزبانِ سیدہ فاطمہ ثقفیہ صحابیہ رضی اللہ عنہا

حدیث شریف 156

اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَ الطَّبَرَانِیُّ وَ ابْنُ عَبْدِ الْبِرِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ عَنْ اُمِّہٖ اُمِّ عُثْمَانَ الثَّقَفِیَّۃِ (الصَّحَابِیَّۃِ) و اسْمُھَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ عَبْدِ اللہِ قَالَتْ لَمَّا حَضَرَتْ وِلَادَۃُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ رَءَیْتُ الْبَیْتَ (اَیِ الَّذِیْ وُلِدَ فِیْہِ) حِیْنَ وَقَعَ (اَیْ نَزَلَ مِنْ بَطْنِ اُمِّہٖ) قَدِ امْتَلَاَ نُوْرًا وَ رَءَیْتُ النُّجُوْمَ تَدْنُوْ (تَقْرُبُ مِنِّیْ) حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّھَا سَتَقَعُ عَلَیَّ۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ وتم)

ترجمہ} بیہقی، طبرانی اور ابن عبدالبر نے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی اُن کی امی اُمّ عثمان ثقفیہ (صحابیہ رضی اللہ عنہا، جن کا نام فاطمہ بنت عبداللہ ہے) سے روایت بیان کی ہے، کہ اُنھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا وقت قریب آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ گھر (جس میں آپ کی ولادت ہوئی)، جب آپ پیدا ہوئے (یعنی امی کے پیٹ سے برآمد ہوئے)، وہ گھر نور سے بھر گیا، اور میں نے ستاروں کو (اپنی طرف) اتنا قریب آتے دیکھا کہ میں گمان کرنے لگی، کہیں میری گود میں نہ آن پڑیں گے۔

تحقیق وتخریج: الروض الانف، باب ولادۃ رسول اللہ ☆ فتاوی شبکہ اسلامیہ، معجزات ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فصل نمبر ۳۲} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

حدیث شریف 157

اَخْرَجَ ابْنُ حِبَّانٍ فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنْ حَلِیْمَۃَ السَّعْدِیَّۃِ مُرْضِعَتِہٖ اَنَّ

آمِنَةَ قَالَتْ لَهَا اِنَّ لِابْنِيْ هٰذَا شَأْنًا اِنِّيْ حَمَلْتُ حَمْلًا فَلَمْ اَحْمِلْ حَمْلًا قَطُّ كَانَ اَخَفَّ عَلَيَّ وَلَا اَعْظَمَ بَرَكَةً مِّنْهُ ثُمَّ رَاَيْتُ نُوْرًا كَاَنَّهٗ شِهَابٌ خَرَجَ مِنِّيْ حِيْنَ وَضَعْتُهٗ اَضَاءَتْ لَهٗ اَعْنَاقُ الْاِبِلِ بِبَصْرٰى مِنْ اَرْضِ الشَّامِ ثُمَّ وَضَعْتُهٗ فَمَا وَقَعَ كَمَا يَقَعُ الصِّبْيَانُ وَقَعَ وَاضِعًا يَدَهٗ (يَدَيْهِ) بِالْاَرْضِ رَافِعًا رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ۔

ترجمہ} ابن حبان نے اپنی صحیح میں دائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کی ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن سے فرمایا: میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہے، اس کے حمل سے زیادہ ہلکا اور عظیم البرکت حمل میں نے کبھی کسی کا نہیں دیکھا، پھر میں نے ایک نور دیکھا، گویا وہ ایک چمکتا روشن ستارہ تھا جو اِس (عظیم بیٹے) کی ولادت کے وقت میرے جسم سے برآمد ہوا، اس کی روشنی سے سرزمین شام کے شہر بصری میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہوگئیں، پھر جب میں نے اسے جنم دیا تو (میرا یہ ذی شان بیٹا) عام بچوں کی طرح زمین پر واقع نہ ہوا، بلکہ اس کی ولادت کا (نرالا) انداز یہ تھا کہ ہاتھ زمین پر رکھے ہوئے اور سرِ انور آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھا۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی سواری، اور کمزور اونٹنی کا دودھ

وَ فِيْ مَوْرِدِ الرَّوِيِّ فِيْ مَوْلِدِ النَّبَوِيِّ لِلْعَلَّامَةِ عَلِيِّ الْقَارِيْ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِيْ قَالَتْ حَلِيْمَةُ فِيْمَا رَوَاهُ ابْنُ اِسْحَاقَ وَ ابْنُ رَاهْوَيْهِ وَ اَبُوْ يَعْلٰى وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ اَبُوْ نُعَيْمٍ قَدِمْتُ مَكَّةَ فِي النِّسْوَةِ مِنْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ نَلْتَمِسُ الرِّضَاعَ فِيْ سَنَةٍ شَهْبَاءَ فَقَدِمْتُ عَلٰى اَتَانٍ لِّيْ وَمَعِيْ صَبِيٌّ لَنَا وَ شَارِفٌ لَنَا اَيْ نَاقَةٌ مُسِنَّةٌ هَرِمَةٌ وَاللهِ مَا تَبِضُّ بِقَطْرَةٍ وَمَا كُنَّا نَنَامُ لَيْلَنَا ذٰلِكَ لَا نَجِدُ فِيْ ثَدْيَيَّ مَا يُغْنِيْهِ وَ لَا فِيْ شَارِفِنَا مَا يُغَذِّيْهِ فَخَرَجْتُ عَلٰى اَتَانِيْ تِلْكَ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ مِنَّا امْرَاَةً اِلَّا وَقَدْ

عُرِضَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْبَاهُ اِذَا قِيْلَ لَهَا اِنَّهٗ
يَتِيْمٌ فَوَاللّٰهِ مَا بَقِيَ مِنْ صَوَاحِبِيْ امْرَءَةٌ اِلَّا اَخَذَتْ رَضِيْعًا غَيْرِيْ فَلَمَّا لَمْ
اَجِدْ غَيْرَهٗ قُلْتُ لِزَوْجِيْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَكْرَهُ اَنْ اَرْجِعَ مِنْ بَيْنِ صَوَاحِبِيْ وَلَيْسَ
مَعِيْ رَضِيْعٌ لَاَنْطَلِقَنَّ اِلٰى ذٰلِكَ الْيَتِيْمِ فَلَاٰخُذَنَّهٗ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ مُدَرَّجٌ
فِيْ ثَوْبِ صُوْفٍ اَبْيَضَ مِنَ
اللَّبَنِ وَ يَفُوْحُ مِنْهُ الْمِسْكُ وَتَحْتَهٗ حَرِيْرَةٌ خَضْرَاءُ رَاقِدٌ عَلٰى قِفَاهُ
يَغِطُّ فَاَشْفَقْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ مِنْ نَوْمِهٖ لِحُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ فَدَنَوْتُ مِنْهُ
رُوَيْدًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى صَدْرِهٖ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ
يَنْظُرُ اِلَيَّ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنَيْهِ نُوْرٌ حَتّٰى دَخَلَ خِلَالَ السَّمَاءِ وَاَنَا اَنْظُرُ
فَقَبَّلْتُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ اَعْطَيْتُهٗ ثَدْيِيَ الْاَيْمَنَ . فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ بِمَا شَاءَ
مِنْ لَبَنٍ . فَحَوَّلْتُهٗ اِلَى الْاَيْسَرِ فَاَبٰى وَكَانَتْ تِلْكَ حَالَهٗ بَعْدُ (قَالَ اَهْلُ
الْعِلْمِ اَعْلَمَهُ اللّٰهُ اَنَّ لَهٗ شَرِيْكًا فَاَلْهَمَهُ الْعَدْلَ). فَقَالَتْ فَرَوٰى وَ
رَوٰى اَخُوْهُ ثُمَّ اَخَذْتُهٗ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ جِئْتُ بِهٖ رَحْلِيْ وَ قَامَ صَاحِبِيْ
تَعْنِيْ زَوْجَهَا اِلٰى شَارِفِنَا تِلْكَ فَاِذَا اِنَّهَا لَحَافِلٌ (اَيْ مُمْتَلِأٌ اللَّبَنِ فِي
الضَّرْعِ) فَحَلَبَ مَا شَرِبَ وَ شَرِبْتُ حَتّٰى رَوَيْنَا وَ بِتْنَا بِخَيْرٍ لَيْلَةً فَقَالَ
صَاحِبِيْ يَا حَلِيْمَةُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكِ قَدْ اَخَذْتِ نَسَمَةً مُبَارَكَةً اَلَمْ تَرَيْ مَا
بِتْنَا بِهِ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ حِيْنَ اَخَذْنَاهُ فَلَمْ يَزَلِ اللّٰهُ يَزِيْدُنَا خَيْرًا
قَالَتْ حَلِيْمَةُ فَوَدَّعَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَوَدَّعْتُ اَنَا اُمَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبْتُ اَتَانِيْ وَاَخَذْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
يَدَيَّ قَالَتْ فَنَظَرْتُ اِلَى الْاَتَانِ وَقَدْ سَجَدَتْ نَحْوَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثَ سَجَدَاتٍ
وَرَفَعَتْ رَاْسَهَا اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ مَشَتْ حَتّٰى سَبَقَتْ دَوَابَّ النَّاسِ الَّذِيْنَ

كَانُوْا مَعِيْ وَ صَارَ النَّاسُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنِّيْ وَ يَقُلْنَ لِيَ النِّسَاءُ وَ هُنَّ وَرَائِيْ يَا بِنْتَ اَبِيْ ذُوَيْبٍ اَ هٰذِهٖ اَ تَانُكِ الَّتِيْ كُنْتِ عَلَيْهَا وَ اَنْتِ جَائِيَةٌ مَّعَنَا تَخْفِضُكِ طَوْرًا وَ تَرْفَعُكِ اُخْرٰى فَاَقُوْلُ بِاللّٰهِ اِنَّهَا هِيَ فَيَتَعَجَّبْنَ مِنْهَا وَ يَقُلْنَ اِنَّ لَهَا شَاْنًا عَظِيْمًا قَالَتْ فَكُنْتُ اَسْمَعُ اَتَانِيْ تَنْطِقُ وَ تَقُوْلُ اِنَّ لِيْ شَاْنًا ثُمَّ شَاْنًا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِيْ وَ رَدَّ لِيْ سِمَنِيْ بَعْدَ هُزَالِيْ وَيْحَكُنَّ يَا نِسَاءَ بَنِيْ سَعْدٍ اِنَّكُنَّ لَفِيْ غَفْلَةٍ وَ هَلْ تَدْرِيْنَ مَنْ عَلٰى ظَهْرِيْ خَيْرُ النَّبِيِّيْنَ، سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ، وَ اَفْضَلُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَحَبِيْبُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَتْ حَلِيْمَةُ (فِيْمَا ذَكَرَهُ ابْنُ اِسْحٰقَ وَغَيْرُهُ) ثُمَّ قَدِمْنَا مَنَازِلَ بَنِيْ سَعْدٍ وَ لَا اَعْلَمُ اَرْضًا مِّنْ اَرْضِ اللّٰهِ اَجْدَبَ مِنْهَا فَكَانَتْ غَنَمِيْ تَرُوْحُ عَلَيَّ حِيْنَ قَدِمْنَا بِهٖ شِبَاعًا لُبَّنًا فَنَحْلِبُ وَنَشْرَبُ وَ مَا يَحْلِبُ اِنْسَانٌ قَطْرَةَ لَبَنٍ لَا يَجِدُهَا فِيْ ضَرْعٍ حَتّٰى كَانَ الْحَاضِرُ مِنْ قَوْمِنَا يَقُوْلُوْنَ لِرُعَاتِهِمْ اِسْرَحُوْا حَيْثُ يَسْرَحُ غَنَمُ بِنْتِ اَبِيْ ذُوَيْبٍ فَتَرُوْحُ اَغْنَامُهُمْ جُوْعًا مَّا تَبِضُّ بِقَطْرَةِ لَبَنٍ وَ تَرُوْحُ اَغْنَامِيْ شِبَاعًا لُبَّنًا فَلِلّٰهِ دَرُّهَا مِنْ بَرَكَةٍ كَثُرَتْ بِهَا مَوَاشِيْ حَلِيْمَةَ وَنَمَتْ وَ ارْتَفَعَ قَدْرُهَا بِهٖ وَ سَمِنَتْ وَ لَمْ تَزَلْ حَلِيْمَةُ تَتَعَرَّفُ الْخَيْرَ وَالسَّعَادَةَ وَتَفُوْزُ مِنْهُ بِالْحُسْنٰى وَالزِّيَادَةِ

لَقَدْ بَلَغَتْ بِالْهَاشِمِيِّ حَلِيْمَةُ مَقَامًا عَلَا فِيْ ذِرْوَةِ الْعِزِّ وَ الْمَجْدِ
وَزَادَتْ مَوَاشِيْهَا وَاَخْصَبَ رَبْعُهَا وَ قَدْ عَمَّ هٰذَا سَعْدُ كُلِّ بَنِيْ سَعْدِ

وَفِيْ كِتَابِ التَّرْقِيْصِ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْلَى الْاَزْدِيِّ اِنَّ مِنْ اَشْعَرِ حَلِيْمَةَ مِمَّا كَانَتْ تُرَقِّصُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا رَبِّ اِذْ اَعْطَيْتَهٗ فَاَبْقِهٖ وَ اَعْلَا لِيَ الْعُلَا وَ اَرْفَعْهُ
وَادْحَضْ اَبَاطِيْلَ الْعِدٰى بِحَقِّهٖ وَرِدْتُ اَنَا بِحَقِّهٖ بِحَقِّهٖ بِحَقِّهٖ

انتھی بحروفہ۔

ترجمہ﴾ علامہ ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی کتاب "المورد الروی فی المولد النبوی،، میں ہے: ابن اسحاق، ابن راہویہ، ابو یعلی، طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم کی روایت میں ہے: سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں بنی سعد بن بکر کی عورتوں کے ساتھ مکہ آئی، قحط کے سال میں دودھ پلانے کے لیے ہم بچوں کی تلاش میں تھیں، میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر آئی تھی اور میرے ساتھ ایک بچہ اور ایک بوڑھی دُبلی پتلی اونٹنی تھی، اللہ کی قسم! وہ ایک قطرہ دودھ نہ دیتی تھی، اور اُس رات ہم سو نہ پاتے تھے کہ جب بچہ نہ میرے پستان سے کافی دودھ پاتا تھا اور نہ ہماری اونٹنی (کے تھنوں) میں اُس کی غذا کے لیے کچھ ہوتا تھا، پس جب ہم مکہ آئے تو بخدا! میں نہیں جانتی کہ ہم میں سے کوئی بھی عورت ایسی ہو جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (دودھ پلانے کے لیے) پیش کیا گیا ہو اور اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یتیم ہونے کا سُن کر انکار نہ کر دیا ہو، بخدا! میری ساتھی عورتوں میں سے کوئی عورت باقی نہ رہی مگر اس نے دودھ پینے کے لئے بچہ لے لیا، سوائے میرے، پس جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو نہ پایا تو میں نے اپنے خاوند سے کہا: بخدا! میں پسند نہیں کرتی کہ اپنی ساتھی عورتوں کے درمیان یوں واپس جاؤں کہ میرے پاس دودھ کے لیے بچہ نہ ہو، میں تو اس یتیم کے پاس جاؤں گی اور ضرور اس کو لے کر آؤں گی، پھر میں گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُون کے دودھ سے زیادہ سفید رنگ کے کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے، اور آپ سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے سبز رنگ کا ریشم تھا، آپ پشت کے بل لیٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے، اور نیند میں آپ کے سانس کی آواز آ رہی تھی، میں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حسن و جمال دیکھا تو جگانے کو جی نہ چاہا، چناں چہ میں تھوڑی دیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھی رہی، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا، اور آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے نور نکلا

اور آسمان کی طرف گیا، جبکہ میں دیکھ رہی تھی، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا اور اپنا دایاں پستان پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف توجہ فرمائی اور جتنا آپ نے چاہا دودھ پیا، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں طرف کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید پینے سے انکار کر دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے بعد بھی یہی حال رہا (اہل علم کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم عطا فرما دیا تھا کہ آپ کا ایک دودھ شریک بھائی بھی ہے، چناں چہ آپ کو انصاف کرنا ہے)، سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ سیر ہوئے اور آپ کا بھائی بھی سیر ہو گیا، پھر میں نے آپ کو پکڑا اور اپنے کجاوہ کی طرف لے آئی، (گھر پہنچ کر یا پہلے دودھ دوہنے کے ارادہ سے) میرے خاوند اپنی اونٹنی کی طرف گئے، تو وہ دودھ سے بھری ہوئی تھی، (میرے خاوند نے) دودھ دوہا جو انھوں نے اور میں نے پیا حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے، اور ہم نے رات بڑے خیر سے گزاری، میرے شوہر کہنے لگے: اے حلیمہ! اللہ کی قسم! بڑی مبارک روح کو لیا ہے تُو نے، کیا تو نہیں دیکھتی جس خیر برکت کے ساتھ ہم نے رات گزاری ہے، جب سے ہم نے اسے لیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں خیر میں زیادتی کیے جا رہا ہے، سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ان میں سے بعض نے بعض کو رُخصت کیا اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امی سے رُخصت ہونے کی اجازت لی، پھر میں اپنی گدھی پر سوار ہوئی، اور میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے آگے پکڑ لیا، فرماتی ہیں: میں نے گدھی کی طرف دیکھا، اُس نے کعبہ کی طرف تین سجدے کیے، اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا، پھر وہ چلی، حتیٰ کہ وہ ان لوگوں کے جانوروں سے آگے نکل گئی جو ہمارے ساتھ تھے، اور لوگ مجھ سے حیران ہونے لگے، اور عورتیں مجھے کہنے لگیں، جب کہ وہ میرے سے پیچھے رہ گئی تھیں، اے ابو ذویب کی بیٹی! کیا یہ تیری وہی سواری ہے جس پر تو آتے وقت ہمارے ساتھ آ رہی تھی، کبھی یہ گرتی تھی اور کبھی اٹھتی تھی، میں نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم! بے شک یہ وہی سواری ہے، تو وہ اس سے تعجب کناں حیران ہو رہی تھیں، اور کہہ رہی تھیں: بے شک اس کی بڑی شان

ہے، سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے اپنی سواری کو بولتے سنا، اور وہ کہہ رہی تھی: بے شک میری بڑی شان ہے، ہاں! ہاں! میری بڑی شان ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے گویا مرنے کے بعد اُٹھایا ہے، اور میرے دبلا ہونے کے بعد مجھے موٹا کر دیا ہے، اے بنی سعد کی عورتو! تم پر افسوس ہے، بے شک تم بے خبر ہو، اور کیا تمہیں معلوم ہے میری پشت پر تمام نبیوں سے بہتر ذات، مرسلین کے سردار، پہلوں پچھلوں سے افضل، رب العالمین کے حبیب سوار ہیں۔

ابن اسحٰق وغیرہ کی روایت میں ہے کہ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں: پھر ہم بنی سعد کے گھروں کی طرف آ گئے، اللہ کی زمیں سے کوئی جگہ اس زمین سے زیادہ خشک مجھے نہیں معلوم، پھر میری بکریاں رات کو اس وقت سے سیر ہو کر دودھ سے بھری ہوئی آتی تھیں جب سے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آئے تھے، تو ہم دودھ دوہتے اور پیتے تھے، اور کوئی انسان (اپنی بکریوں کا) ایک قطرہ دودھ نہیں دوہتا تھا، کیوں کہ وہ تھنوں میں دودھ پاتا ہی نہ تھا، حتیٰ کہ ہماری قوم کے لوگ جو ہماری بکریوں کو دیکھتے وہ اپنے چرواہوں کو کہتے: اپنی بکریاں وہاں چراؤ جہاں بنت ابی ذویب کی بکریاں چرتی ہیں، پھر بھی اُن کی بکریاں رات کو بھوکی واپس آتی تھیں اور اُن میں ایک قطرہ دودھ نہ ہوتا تھا اور میری بکریاں دودھ سے بھری ہوئی آتی تھیں، ان بکریوں کی خوبی و برکت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ اس برکت سے حلیمہ کی بکریاں بڑھ گئیں اور موٹی تازی ہو گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے سیدہ حلیمہ کی قدر و منزلت بڑھ گئی، اور حلیمہ ہمیشہ خیر وسعادت کا اعتراف کرتی رہیں، اور بہتر و مزید خیر و برکت سے شادکام ہوئیں۔

(رسول) ہاشمی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل حلیمہ عزت و بزرگی میں بلند مقام پر پہنچ گئیں، اُن کے جانور بڑھ گئے، اور ان کی زمیں کی چراگاہیں خوب سرسبز ہو گئیں، اور یہ خیر و برکت محدود نہ رہی بلکہ تمام بنی سعد تک عام ہو گئی۔

اور ابو عبداللہ محمد بن یعلی ازدی کی کتاب ”ترقیص،، میں ہے:

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ان اشعار میں سے یہ شعر ہے جن کو پڑھ کروہ نبی کریم ﷺ کولوری دیا کرتی تھیں ۔

اے اللہ! جب تو نے مجھے آپ ﷺ عطا کردیے ہیں، تو انھیں باقی (یعنی میرے پاس ہی) رکھنا، اور مجھے (ان کے طفیل) بلند و بالا و اعلیٰ مقام عطا فرما!

مجھے بلندیاں اس نے دیں تو انھیں رفعتیں عطا کر!

اوران کے وسیلۂ جلیلہ سے دشمنوں کی بے ہودہ باتوں کو دفع دُور فرما!

اور مجھ (مؤلفِ کتاب محمد عبدالحق) کو بھی آپ ﷺ کے طفیل حضرت حلیمہ کی اِس دعا میں شامل فرما! اور مجھے ان کے حق کا صدقہ ان کے حق کی وجہ سے، ان کے طفیل زیادہ عطا کر۔

(ان کی بات پوری ہوئی۔)

حدیث شریف 158 نبی کریم ﷺ کا بچپن میں پہلا کلام

وایضًا فیه وَ اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ وَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ کَانَتْ حَلِیْمَةُ تُحَدِّثُ اَنَّهَا اَوَّلُ مَا فَطَمَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ تَکَلَّمَ فَقَالَ اَللهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللهِ بُکْرَةً وَّ اَصِیْلًا۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ﴾ نیز اسی کتاب میں ہے کہ بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کرتی تھیں کہ سب سے پہلے دودھ چھوٹتے ہی آپ ﷺ نے یہ کلام فرمایا:

اللہ بہت بڑا، کبریائی والا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے بہت حمد ہے، اور صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی (بیان کرنے کا حکم) ہے۔ (کمافی القرآن: وسبحوه بكرة واصيلا)

باب نمبر {۵}

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

فصل نمبر ۱} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ

ذَكَرَ الْإِمَامُ الْعَارِفُ الرَّبَّانِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَمْرَةَ فِي كِتَابِهِ "بَهْجَةُ النُّفُوْسِ" وَ مِنْ قَبْلِهِ إِبْنُ سَبُعٍ فِيْ "شِفَاءُ الصُّدُوْرِ" وَ رَوَاهُ أَبُوْ سَعْدٍ فِيْ "شَرَفِ الْمُصْطَفٰى" وَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ "الْوَفَاءِ" عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ التَّابِعِيِّ الْمُخَضْرَمِ أَدْرَكَ الْمُصْطَفٰى وَ مَا رَآهُ الْمُتَّفَقِ عَلٰى عِلْمِهٖ وَ تَوْثِيْقِهٖ قَالَ "لَمَّا أَرَادَ اللهُ أَنْ يَّخْلُقَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ أَمَرَ جِبْرِيْلَ أَنْ يَّأْتِيَهٗ بِالطِّيْنَةِ الَّتِيْ هِيَ قَلْبُ الْأَرْضِ وَ بَهَاءُهَا (هُوَ الْحُسْنُ وَ نُوْرُهَا) قَالَ فَهَبَطَ جِبْرِيْلُ فِيْ مَلَائِكَةِ الْفِرْدَوْسِ وَ مَلَائِكَةِ الرَّفِيْعِ الْأَعْلٰى فَقَبَضَ قَبْضَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ مِنْ مَوْضِعِ قَبْرِهِ الشَّرِيْفِ وَ هِيَ بَيْضَاءُ نَيِّرَةٌ فَعُجِنَتْ بِمَاءِ تَسْنِيْمٍ (وَ هُوَ أَرْفَعُ شَرَابِ الْجَنَّةِ) فِيْ مَعِيْنِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ حَتّٰى صَارَتْ كَالدُّرَّةِ اللُّؤْلُؤَةِ الْعَظِيْمَةِ الْبَيْضَاءِ لَهَا شُعَاعٌ عَظِيْمٌ ثُمَّ طَافَتْ بِهَا الْمَلَائِكَةُ حَوْلَ الْعَرْشِ وَ حَوْلَ الْكُرْسِيِّ وَ فِي السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ الْجِبَالِ وَ الْبِحَارِ فَعَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ وَ جَمِيْعُ الْخَلْقِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَضْلَهٗ قَبْلَ أَنْ تَعْرِفَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ".

(سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، الباب الاول فی تشریف اللہ)

قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ وَ هٰذَا لَا يُقَالُ بِالرَّأْيِ. إِنْتَهٰى. يَعْنِيْ فَهُوَ إِمَّا عَنِ الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ لِأَنَّهٗ حِبْرُهَا أَوْ عَنِ الْمُصْطَفٰى بِوَاسِطَةٍ فَهُوَ مُرْسَلٌ وَ تَضْعِيْفُ بَعْضِ الْمُتَأَخِّرِيْنَ جِدًّا لَهٗ بِاحْتِمَالِ أَنَّهٗ مِنَ الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ وَ قَدْ بُدِّلَتْ، غَيْرُ مَسْمُوْعٍ فَإِنَّ التَّضْعِيْفَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ جِهَةِ السَّنَدِ لِأَنَّهٗ مِرْقَاةٌ

كَمَا هُوَ مَعْلُوْمٌ عِنْدَ مَنْ لَّهُ اَدْنٰى اِلْهَامٍ بِالْفَنِّ وَلَيْسَ كُلُّ مَا يُنْقَلُ عَنِ الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ مَرْدُوْدًا بِمُغَلِ هٰذَا الْاِحْتِمَالِ۔ اه شرح المواهب للعلامة الزرقانی رحمة اللہ علیہ

امام عارف ربانی عبداللہ بن ابی حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق

ترجمہ} امام عارف ربانی عبداللہ بن ابی حمزہ نے اپنی کتاب ''بہجة النفوس،، میں اوران سے پہلے ابن سبع نے ''شفاء الصدور،، میں اور ابوسعد نے ''شرف المصطفٰی،، میں، ابن جوزی نے ''الوفاء،، میں، حضرت کعب احبار مخضرم تابعی (جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا مگر آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف نہ ہوئے، تاہم اُن کے علم اور معتمد ہونے پر علماء کا اتفاق ہے،اُن) کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا، جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ مٹی لے کر آئیں جو زمین کا دل اور اس کی رونق (یعنی حسن ونور) ہے،فرماتے ہیں: جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فردوس اور رفیقِ اعلیٰ کے فرشتوں سمیت اُترے، اُنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے آپ کی قبر انور کی جگہ سے ایک قبضہ مٹی لی،وہ مٹی سفید روشن چمکدار تھی، اُسے جنت کی نہروں کے سرچشمہ میں (جنت کی سب سے عمدہ شراب) تسنیم کے پانی سے گوندھا گیا،حتیٰ کہ وہ بہت بڑے سفید چمک دار موتی کی طرح ہوگئی،اس کی عظیم شعاعیں تھیں، پھر اسے لے کر فرشتوں نے عرش وکرسی کے گرد اور آسمانوں زمینوں، پہاڑوں اور دریاؤں میں پھرایا، تو فرشتوں اور تمام مخلوق نے ہمارے آقا محمد ﷺ کی فضیلت کو اس سے پہلے پہچان لیا کہ وہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچانتے۔

☆علما فرماتے ہیں کہ ایسی بات محض اپنی رائے سے نہیں کہی جاسکتی۔انتھی

اُن کی مراد یہ ہے کہ یہ حدیث یا تو حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے پہلی کتابوں سے لی ہے، کیوں کہ آپ پہلی کتابوں کے عالم تھے، یا مصطفیٰ ﷺ سے کسی کے واسطہ سے،

دوسری صورت میں (اپنے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان واسطہ (راوی) کا ذکر نہ کرنے کی وجہ سے) یہ حدیث مرسل ہے (جو ہمارے نزدیک حجت ہے، جبکہ فضائل کے باب میں تو حدیثِ ضعیف بھی مقبول ہے۔)

اور بعض متاخر علماء کا اسے شدید ضعیف قرار دینا، اس اِحتمال کی بنا پر کہ یہ سابقہ کتب سے لی گئی ہوگی اور اُن میں تحریف ہو چکی ہے، نا قابل قبول ہے، کیونکہ حدیث کو ضعیف قرار دینا اُس کی سند کے لحاظ سے ہوتا ہے، کیونکہ سند ہی حدیث کی سیڑھی ہے، اور یہ بات ہر وہ شخص جانتا ہے جسے فنِ اصولِ حدیث کی ذرا بھی فہم حاصل ہے، اور ہر وہ بات جو کتبِ سابقہ سے منقول ہو، اس طرح کے اِحتمال سے رَدّ نہیں کی جا سکتی۔

وَاَيْضًا فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ كَعْبِ الْاَحْبَارِ اَنَّهٗ نُوْدِيَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ حُمِلَ فِيْهَا الْمُصْطَفٰى فِي السَّمَآءِ صِفَاحِهَا (اَيْ جَوَانِبِهَا) وَالْاَرْضِ وَبِقَاعِهَا اَنَّ النُّوْرَ الْمَكْنُوْنَ الَّذِيْ مِنْهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَيْ يُصَوَّرُ مِنْهُ جَسَدُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنْتَقَلَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ فَيَا طُوْبٰى لَهَا يَا طُوْبٰى لَهَا وَاَصْبَحَتْ يَوْمَئِذٍ اَصْنَامُ الدُّنْيَا مَنْكُوْسَةً وَّكَانَتْ قُرَيْشٌ فِيْ جَدْبٍ شَدِيْدٍ وَضِيْقٍ عَظِيْمٍ فَاَخْضَرَّتِ الْاَرْضُ وَحَمَلَتِ الْاَشْجَارُ وَاَتَاهُمُ الرِّفْدُ الْخَيْرُ الْكَبِيْرُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ فَسُمِّيَتْ تِلْكَ السَّنَةُ الَّتِيْ حُمِلَ فِيْهَا بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ الْفَتْحِ وَسَنَةَ الْاِبْتِهَاجِ (اَيِ السُّرُوْرِ)۔

ترجمہ: اسی کتاب میں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بھی مذکور ہے کہ اُس رات جس میں مصطفیٰ ﷺ شکمِ مادر تشریف لائے، آسمانوں کے اطراف وجوانب اور زمین کے کونے کونے میں یہ ندا عنائی دی کہ وہ نورِ مکنون جس سے رسول اللہ ﷺ (کا جسم اطہر بنایا گیا)، وہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر میں منتقل ہو گیا ہے، مبارک

ہو! مبارک ہو! ۔اس دن دنیا کے بت اوندھے منہ گر پڑے، قریش بہت سخت قحط اور بڑی تنگی میں تھے، (آپ ﷺ کے حمل کی برکت سے) زمین سرسبز ہو گئی اور درخت بار آور ہو گئے، اوران کے پاس ہر طرف سے بہت زیادہ خیر آئی، چناں چہ وہ سال، فتح وسرور کا سال کہلایا۔

وَ فِيْ اَنْسَانِ الْعُيُوْنِ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ "فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ اللهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ لِمُوْسٰى خُرُوْجَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَ مُوْسٰى اَخْبَرَ قَوْمَهٗ اَنَّ الْكَوْكَبَ الْمَعْرُوْفَ عِنْدَكُمْ كَذَا اِذَا تَحَرَّكَ وَ سَارَ عَنْ مَوْضِعِهٖ فَهُوَ وَقْتُ خُرُوْجِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَيْ وَ صَارَ ذٰلِكَ مِمَّا يَتَوَارَثُهُ الْعُلَمَآءُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ... اھ

ترجمہ} "انسان العیون" میں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی یہ بات مذکور ہے کہ تورات میں ہے:" اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کریم محمد ﷺ کے اپنی والدہ ماجدہ کے شکم مبارک سے باہر تشریف لانے کی خبر دی، اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو خبر دی کہ فلاں ستارہ جو تمھارے ہاں معروف ومشہور ہے، جب حرکت کرے گا اور اپنی جگہ سے ہٹے گا، وہی وقت ہوگا محمد ﷺ کی پیدائش کا"، یعنی اس بات کی خبر علمائے بنی اسرائیل نسل در نسل ایک دوسرے کو دیتے چلے آئے ہیں۔

حدیث شریف 159

میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ یہودی عالم، اور سیدنا کعب رضی اللہ عنہما

وَ اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَافِرِيِّ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ رَاٰى حِبْرَ الْيَهُوْدِ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ فَقَالَ ذَكَرْتُ بَعْضَ الْاَمْرِ قَالَ كَعْبٌ اُنْشِدُكَ بِاللهِ لَئِنْ اَخْبَرْتُكَ مَا يُبْكِيْكَ لَتُصَدِّقُنِيْ قَالَ نَعَمْ۔

(قَالَ كَعْبٌ) اُنْشِدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنْزَلِ اَنَّ مُوْسٰى نَظَرَ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ اَجِدُ اُمَّةً فِي التَّوْرَاةِ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتَابِ الْاَوَّلِ وَ الْكِتَابِ الْاٰخِرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الضَّلَالَةِ حَتّٰى يُقَاتِلُوْا الْاَعْوَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ مُوْسٰى رَبِّ اجْعَلْهُمْ اُمَّتِيْ قَالَ هُمْ اُمَّةُ اَحْمَدَ ۔ قَالَ الْحِبْرُ نَعَمْ ۔

قَالَ كَعْبٌ اُنْشِدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنْزَلِ اَنَّ مُوْسٰى نَظَرَ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ اَجِدُ اُمَّةً هُمُ الْحَمَّادُوْنَ رُعَاةُ الشَّمْسِ الْمُحَكِّمُوْنَ اِذَا اَرَادُوْا اَمْرًا قَالُوْا نَفْعَلُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاجْعَلْهُمْ اُمَّتِيْ قَالَ هُمْ اُمَّةُ اَحْمَدَ ۔ قَالَ الْحِبْرُ نَعَمْ ۔

قَالَ كَعْبٌ اُنْشِدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنْزَلِ اَنَّ مُوْسٰى نَظَرَ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ يَا رَبِّ اِنِّيْ اَجِدُ اُمَّةً اِذَا اَشْرَفَ اَحَدُهُمْ عَلٰى شَرَفٍ كَبَّرَ اللّٰهَ فَاِذَا هَبَطَ وَادِيًا حَمِدَ اللّٰهَ اَلصَّعِيْدُ لَهُمُ الطَّهُوْرُ وَالْاَرْضُ لَهُمْ مَسْجِدٌ حَيْثُ مَا كَانُوْا يَتَطَهَّرُوْنَ مِنَ الْجَنَابَةِ طَهُوْرُهُمْ بِالصَّعِيْدِ كَطَهُوْرِهِمْ بِالْمَاءِ حَيْثُ لَا يَجِدُوْنَ الْمَاءَ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَاجْعَلْهُمْ اُمَّتِيْ قَالَ هُمْ اُمَّةُ اَحْمَدَ ۔ قَالَ الْحِبْرُ نَعَمْ ۔

قَالَ اُنْشِدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنْزَلِ اَنَّ مُوْسٰى نَظَرَ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ اَجِدُ اُمَّةً مَّرْحُوْمَةً ضُعَفَاءَ يَرِثُوْنَ الْكِتَابَ وَ اصْطَفَيْتَهُمْ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ وَلَا اَجِدُ اَحَدًا مِّنْهُمْ اِلَّا مَرْحُوْمًا فَاجْعَلْهُمْ اُمَّتِيْ قَالَ هُمْ اُمَّةُ اَحْمَدَ ۔ قَالَ الْحِبْرُ نَعَمْ ۔

قَالَ كَعْبٌ أُنْشِدُكَ بِاللهِ هَلْ تَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللهِ الْمُنْزَلِ اَنَّ مُوْسٰى نَظَرَ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ اَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اُمَّةً مَّصَاحِفُهُمْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ يَلْبَسُوْنَ اَلْوَانَ ثِيَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَصُفُّوْنَ فِيْ صَلَاتِهِمْ كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ اَصْوَاتُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ لَا يَدْخُلُ النَّارَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا مَنْ بَرِئَ مِنَ الْحَسَنَاتِ مِثْلَ مَا بَرِئَ مِنَ الْحَجَرِ وَرَقُ الشَّجَرِ فَاجْعَلْهُمْ اُمَّتِيْ قَالَ هُمْ اُمَّةُ اَحْمَدَ. قَالَ الْحِبْرُ نَعَمْ.

فَلَمَّا عَجِبَ مُوْسٰى مِنَ الْخَبَرِ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللهُ مُحَمَّدًا وَ اُمَّتَهٗ قَالَ يَا لَيْتَنِيْ مِنْ اُمَّةِ اَحْمَدَ فَاَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ آيَاتٍ يُرْضِيْهِ بِهِنَّ يَا مُوْسٰى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِيْ وَبِكَلَامِيْ ...الآية فَرَضِيَ مُوْسٰى كُلَّ الرِّضٰى.

ترجمہ} ابونعیم نے عبدالرحمن معافری کی روایت بیان کی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی عالم کو روتے تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تجھے کیا چیز رُلاتی ہے؟ اس نے کہا: مجھے کچھ یاد آ گیا ہے، کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، اگر میں تجھے وہ بات بتلادوں جو تجھے رُلا رہی ہے، تو اقرار کرے گا، اور سچ بولے گا؟ اس نے کہا: ہاں۔

کعب نے کہا: میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تو اس کتاب میں پاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: اے میرے رب! بے شک میں تورات میں ایک امت کا ذکر پاتا ہوں، جسے لوگوں کے لیے نکالا جائے گا، وہ نیکی کا حکم دیں گے، برائی سے روکیں گے، اور پہلی کتابوں اور آخری کتاب پر ایمان رکھیں گے، اور گمراہی والوں سے جہاد کریں گے، حتیٰ کہ کانے دجال سے لڑیں گے، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: اے میرے رب! انہیں میری امت بنادے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ احمد کی امت ہیں۔ (حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی ان

باتوں کی تصدیق کرتے ہوئے) یہودی عالم نے کہا: ہاں!

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تو اللہ کی اتاری ہوئی کتاب میں پاتا ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: اے میرے رب! بے شک میں ایک امت کا ذکر پاتا ہوں جو بہت حمد کرنے والے، سورج کی رعایت کرنے والے، پختہ عزم لوگ ہوں گے، جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کریں گے تو ان شاء اللہ کہیں گے، انھیں میری امت بنادے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ تو امت احمد ہیں۔ یہودی عالم نے کہا: ہاں! (بات اسی طرح ہے)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتا ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: یارب! میں ایک امت کا ذکر پاتا ہوں کہ اُن میں سے جب کوئی بلندی پر چڑھے گا، اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے گا، اور جب کسی وادی میں اترے گا، اللہ تعالیٰ کی حمد کرے گا، پاکیزہ مٹی ان کو پاک کرنے والی ہوگی اور زمین ان کے لئے مسجد ہوگی، جہاں کہیں بھی وہ ہوں گے جنابت سے پاکی کریں گے، پاک مٹی کے ساتھ ان کی پاکی ایسے ہی ہوگی جیسے ان کی پاکی پانی کے ساتھ ہوگی جبکہ وہ پانی نہ پائیں گے، وضو کے اثر سے ان کے ہاتھ پاؤں اور منہ (بروز قیامت) روشن چمکتے ہوں گے، ان کو میری امت بنادے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت ہے۔ یہودی عالم نے کہا: ہاں! (تم سچے ہو)

کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتا ہے، کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: یارب! میں ایک امت کا ذکر پاتا ہوں، جس پر رحم ہوگا، کمزور ہوں گے، کتاب کے وارث ہوں، اور تو نے ان کو چن لیا ہے، اُن میں کچھ اپنے پر ظلم کرنے والے، کچھ میانہ روی والے، اور کچھ بھلے کاموں میں آگے بڑھ جانے والے ہوں گے، میں ان میں سے ہر ایک

کو رحم کیا ہوا پاتا ہوں، تو ان کو میری امت بنا دے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ احمد کی اُمت ہیں۔ یہودی عالم نے کہا: ہاں! (تیری بات سچی ہے)

کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتا ہے، کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: یارب! میں ایک امت کا ذکر پاتا ہوں، جن کے مصحف ان کے سینوں میں ہوں گے، جنتیوں والے رنگ کے کپڑے پہنیں گے، وہ نماز میں صفیں اسی طرح باندھیں گے جیسے فرشتوں کی صفیں ہوتی ہیں، مسجدوں میں اُن کی آوازیں ایسے ہوں گی جیسے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ ہو، (یعنی مسجدوں میں شور نہ کریں گے) ان میں سے کوئی ایک جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر وہی جو نیکیوں سے بالکل خالی ہوگا، جیسے درخت کے پتے پتھروں سے خالی ہوتے ہیں (کہ پتوں پر پتھر نہیں ٹھہرتا) تو ان کو میری امت بنا دے! فرمایا: وہ تو امت احمد ہیں۔ یہودی عالم نے (تصدیقاً) کہا: ہاں!

جب موسیٰ علیہ السلام کو اس خبر سے تعجب ہوا جو اللہ تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے متعلق آپ علیہ السلام کو دی، تو وہ کہنے لگے: کاش! میں امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا، اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی طرف تین آیتیں نازل کیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو راضی کیا، (ارشاد ہوا:) اے موسیٰ! میں نے تجھے لوگوں پر اپنے پیغاموں اور کلام کے ساتھ چن لیا...... الی آخر الآیۃ، چناں چہ موسیٰ علیہ السلام پورے طور پر راضی ہو گئے۔ (معلوم ہوا، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو راضی رکھنا چاہتا ہے)

حدیث شریف 160

وَ فِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ كَعْبٍ يَّحْكِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَّلَا غَلِيْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ سَيِّئَةً وَّ لٰكِنْ يَّعْفُوْ وَ يَغْفِرُ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهٗ

بِطَيْبَةَ وَ مُلْكُهُ بِالشَّامِ.... الحدیث (واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم وعلمہٗ اتم)۔

ترجمہ} "مصابیح" میں کعب رضی اللہ عنہ کی روایت مذکور ہے، آپ رضی اللہ عنہ تورات سے حکایت کرتے ہیں، فرمایا: ہم لکھا ہوا پاتے ہیں: "محمد رسول اللہ، میرا اختیار والا چنا ہوا بندہ، نہ سخت طبیعت والا، نہ غصیلا، اور نہ ہی بازاروں میں بلند آوازی سے چلّا کر بولنے والا ہے، اور برائی کا بدلا برائی سے نہیں دیتا، بلکہ معاف کر دیتا ہے، اور بخش دیتا ہے، اُس کی جائے پیدائش مکہ ہے، اور ہجرت گاہ مدینہ طیبہ ہے، اور اُس کا ملک (حکومت) شام میں ہوگا۔

(تفسیر مظہری، سورۃ اعراف/۴۳) (تفسیر بغوی، سورۃ اعراف/۱۵۷)

فصل نمبر ۲} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 161

فِيْ اِنْسَانِ الْعُيُوْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وُلِدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عِنْدَ اِبْهَارِ النَّهَارِ اَىْ وَسَطِهٖ وَكَانَ ذٰلِكَ لِمَضِيِّ اثْنَىْ عَشَرَةَ لَيْلَةً مَّضَتْ مِنْ رَّبِيْعِ الْاَوَّلِ ۔(واللہ سبحانہ و تعالٰی اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ{ "انسان العیون" میں سعید بن مسیب h کی روایت مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت دن کے درمیان میں ہوئی اور ربیع الاول کی بارھویں رات گزر چکی تھی۔

(المستدرک علی الصحیحین، باب ذکر نبی اللہ وروحہ عیسی بن مریم)

فصل نمبر ۳} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا امام ابوجعفر محمد رضی اللہ عنہ اور بزبانِ سیدنا امام علی بن حسین رضی اللہ عنہ

{حدیث شریف 162

فِي الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَىْ عَلِيِّ بْنِ

الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ (او اَنْفَسِکُمْ) قَالَ لَمْ تُصِبْهُ شَیْءٌ مِّنْ وِّلَادَةِ الْجَاهِلِیَّةِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ مِنْ نِّکَاحٍ غَیْرِ سِفَاحٍ اه۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} مواہب لدنیہ میں ہے: ابو جعفر محمد اپنے والد یعنی علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد {لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ} کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں، انھوں (علی بن حسین رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاہلیت کی ولادت سے کوئی چیز نہیں پہنچی، اور آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں، زنا سے نہیں۔

فصل نمبر ۴} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ امام ابو جعفر صادق رضی اللہ عنہ

فِی الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّیَّةِ رَوَیْنَا فِیْ جُزْءٍ مِّنْ اَمَالِیْ اَبِیْ سَهْلٍ الْقَطَّانِ عَنْ سَهْلِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِیِّ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ الْمُلَقَّبِ بِالْبَاقِرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کَیْفَ صَارَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَقَدَّمُ الْاَنْبِیَاءَ وَهُوَ اٰخِرُ مَنْ بُعِثَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمَّا اَخَذَ الْمِیْثَاقَ عَالَمَ الذَّرِّ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّاتِهِمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی کَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَنْ قَالَ بَلٰی اَنْتَ رَبُّنَا وَلِذٰلِكَ صَارَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَقَدَّمُ الْاَنْبِیَاءَ وَهُوَ اٰخِرُ مَنْ بُعِثَ اه۔ بزیادۃ من شرحہا للعلامۃ الزرقانی۔

ترجمہ} مواہب لدنیہ میں ہے: ابو سہل قطان کی امالی کے ایک جزء میں سہل بن صالح ہمدانی کی روایت مذکور ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن

ابی طالب رضی اللہ عنہم، جن کا لقب باقر ہے، سے پوچھا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے سبقت کیسے لے گئے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر میں مبعوث ہوئے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم سے عالم ذرّ (روزِ ازل) عہد لیا اور اُنھیں اُن کی جانوں پر گواہ بنایا، (فرمایا:) کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں! یعنی تو ہی ہمارا رب ہے، تب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جواب دیا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: کیوں نہیں! تو ہی ہمارا رب ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء پر مقدم ہوئے، حالاں کہ آپ تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام سے آخر میں مبعوث ہوئے ہیں۔

حدیث شریف 163 واقعۂ اصحابِ فیل اور ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وَ اَخۡرَجَ ابۡنُ سَعۡدٍ وَّ ابۡنُ اَبِي الدُّنۡيَا وَابۡنُ عَسَاكِرَ عَنۡ اَبِيۡ جَعۡفَرٍ مُحَمَّدِ بۡنِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ قُدُوۡمُ اَصۡحَابِ الۡفِيۡلِ لِلنِّصۡفِ مِنَ الۡمُحَرَّمِ فَبَيۡنَ الۡفِيۡلِ وَبَيۡنَ مَوۡلِدِ رَسُوۡلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ خَمۡسَةٌ وَّخَمۡسُوۡنَ لَيۡلَةً۔

ترجمہ﴾ ابن سعد، ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اصحابِ فیل (ابرہہ کے ہاتھیوں والے لشکر) کا آنا نصف محرم میں تھا، پس واقعۂ اصحابِ فیل اور ولادتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پچپن (55) دن بنتے ہیں۔

حدیث شریف 164

وَ اَخۡرَجَ ابۡنُ سَعۡدٍ عَنۡ اَبِيۡ جَعۡفَرٍ مُحَمَّدِ بۡنِ عَلِيٍّ قَالَ اُمِرَتۡ آمِنَةُ وَهِيَ حَامِلَةٌ بِرَسُوۡلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ اَنۡ تُسَمِّيَهٗ اَحۡمَدَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ} ابن سعد نے ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا گیا تھا، جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ تھیں، کہ اِس فرزند کا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا۔

حدیث شریف 165

وَاَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فِی الْمُصَنَّفِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا خَرَجْتُ مِنْ نِّکَاحٍ وَّ لَمْ اَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ اَیْ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ وَلَمْ یُصِبْنِیْ مِنْ سِفَاحِ الْجَاھِلِیَّۃِ شَیْءٌ وَّلَمْ اَخْرُجْ اِلَّا مِنْ طَھَرَۃٍ۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اتم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} ابن سعد، اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں، زنا سے میری پیدائش نہیں ہے، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام تک (میرے تمام آباء واُمہات کا ملاپ نکاح سے ہوا) اور مجھے جاہلیت کی بدکاری نے مَس تک نہیں کیا، اور میں پاکیزہ رحموں سے ہی ہوتا ہوا (اپنے والدین تک منتقل ہوا ہوں)۔

فصل نمبر ۵}

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 167

اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عُرْوَۃَ وَغَیْرِہٖ قَالُوْا اِنَّ قُتَیْلَۃَ بِنْتَ نَوْفَلٍ اُخْتَ وَرَقَۃَ بْنِ نَوْفَلٍ کَانَتْ تَنْظُرُ وَ تُعَایِفُ فَمَرَّبِھَا عَبْدُ اللّٰہِ فَدَعَتْہُ تَسْتَبْضِعُ مِنْھَا وَلَزِمَتْ طَرْفَ ثَوْبِہٖ فَاَبٰی وَقَالَ حَتّٰی اٰتِیَکِ وَخَرَجَ سَرِیْعًا حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی اٰمِنَۃَ فَوَقَعَ عَلَیْھَا فَحَمَلَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الْمَرْءَۃِ فَوَجَدَھَا مُنْتَظِرًا فَقَالَ لَھَا ھَلْ لَّکِ فِیْ الَّذِیْ

عَرَضْتِ عَلَيَّ قَالَتْ لَا مَرَرْتَ وَفِيْ وَجْهِكَ سَاطِعٌ ثُمَّ رَجَعْتَ وَلَيْسَ فِيْكَ ذٰلِكَ النُّوْرُ وَ فِيْ لَفْظٍ مَرَرْتَ وَ بَيْنَ عَيْنَيْكَ غُرَّةٌ مِثْلَ غُرَّةِ الْفَرَسِ وَ رَجَعْتَ وَلَيْسَ هِيَ فِيْ وَجْهِكَ ·

ترجمہ} ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ (اور اُن کے علاوہ راویوں) کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے کہا: ورقہ بن نوفل کی بہن قتیلہ بنت نوفل (ایک ستارہ کے طلوع) کو دیکھ رہی تھی، اور (اس سے) فال لینا چاہتی تھی، کہ اس کے پاس سے عبداللہ گزرے، تو اس نے آپ کو اپنی ساتھ صحبت کرنے کی دعوت دی، اور آپ کے دامن سے چمٹ گئی، آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا: (تو ٹھہر) میں آتا ہوں، اور جلدی سے (وہاں سے) نکل گئے، یہاں تک کہ آپ سیدہ آمنہ کے پاس تشریف لائے اور صحبت فرمائی، تو سیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہو گئیں، پھر آپ لوٹ کر اس عورت کے پاس آئے تو اسے انتظار میں پایا، آپ نے اُسے کہا: کیا تیری وہ حاجت جسے تو نے مجھ پر پیش کیا تھا (اب بھی ہے)؟ اس نے کہا: (اب) نہیں، (پہلے جب) آپ گزرے تو آپ کے چہرہ میں ایک نور چمک رہا تھا، پھر لوٹ کر آئے ہو تو آپ کے چہرہ میں وہ نور نہیں ہے۔
ایک حدیث میں لفظ یوں ہیں کہ تم گزرے تو تمھاری آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) چمک تھی جیسے گھوڑے کی پیشانی کی چمک ہوتی ہے، اور لوٹ کر آئے ہو تو اب تمھاری پیشانی پر وہ چمک نہیں ہے۔

(سیرۃ ابن اسحاق، باب تزویج عبداللہ بن عبدالمطلب)

(شعب الایمان، ابوبکر بیہقی، فصل فی شرف اصلہ وطہارۃ مولدہ)

حدیث شریف 168

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّ ابْنُ عَسَاكِرَ مِنْ طَرِيْقِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَلْمَرْاَةُ الَّتِيْ عَرَضَتْ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ مَا عَرَضَتْ هِيَ

أُخْتُ وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ۔

ترجمہ﴾ ابن سعد اور ابن عساکر نے بطریق کلبی از ابو صالح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ عورت جس نے حضرت عبداللہ پر وہ پیش کیا جو اس نے پیش کیا، وہ عورت ورقہ بن نوفل کی بہن تھی۔

حدیث شریف 169

وَ اَخْرَجَ الْخَرَائِطِیُّ فِی الْهَوَاتِفِ وَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ قُرَیْشٍ مِّنْهُمْ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ وَّ زَیْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ وَّ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَحْشٍ وَعُثْمَانُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ كَانُوْا عِنْدَ صَنَمٍ یَجْتَمِعُوْنَ اِلَیْهِ فَدَخَلُوْا یَوْمًا عَلَیْهِ فَرَءَوْهُ مَكْبُوْبًا عَلٰی وَجْهِهٖ فَاَنْكَرُوْا ذٰلِكَ فَاَخَذُوْهُ فَرَدُّوْهُ اِلٰی حَالِهٖ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنِ انْقَلَبَ انْقِلَابًا عَنِیْفًا فَرَدُّوْهُ اِلٰی حَالِهٖ فَانْقَلَبَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ اِنَّ هٰذَا لِاَمْرٍ حَدَثَ وَ ذٰلِكَ فِی اللَّیْلَةِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ۔(واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ﴾ خرائطی نے "ہواتف" میں، اور ابن عساکر نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ قریش کا ایک گروہ جن میں ورقہ بن نوفل، زید بن عمرو بن نفیل، عبداللہ بن جحش اور عثمان بن حریث شامل تھے، یہ سب ایک بت کے پاس اکٹھے ہوا کرتے تھے، ایک دن جب یہ اس کے پاس آئے، تو اسے اوندھے منہ گرا ہوا پایا، انھیں اس سے تعجب و وحشت ہوئی، انھوں نے مل کر اسے پکڑا اور اسے پہلے کی طرح کھڑا کر دیا، وہ اسی وقت پھر گر گیا، انھوں نے اسے کھڑا کیا، تو وہ تیسری بار پھر گر پڑا، عثمان بن حریث نے کہا: یہ کسی نو پیدا امر کی وجہ سے ہے، اور یہ واقعہ اسی رات میں ہوا جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے۔

(الخصائص الکبری، جلال الدین سیوطی، فائدۃ فی بیان وفات والدہ)

فصل نمبر ۶}

میلاد النبی ﷺ اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 170

میلاد النبی کے وقت شیطان ہی رویا تھا

ذَکَرَ بَقِیُّ بْنُ مَخْلَدٍ صَاحِبُ السُّنَنِ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ وَ کَمَا رَوَیْنَا عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ اَنَّ اِبْلِیْسَ رَنَّ (اَیْ نَخَرَ) اَرْبَعَ رَنَّاتٍ حِیْنَ لُعِنَ وَحِیْنَ اُهْبِطَ وَ حِیْنَ وُلِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ لَفْظٍ حِیْنَ بُعِثَ وَحِیْنَ اُنْزِلَتْ فَاتِحَةُ الْکِتَابِ. کَذَا اَفَادَهٗ مَوْلَانَا عَلِیُّ الْقَارِیْ عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَارِیْ فِیْ "مَوْرِدِ الرَّوِیِّ فِیْ مَوْلِدِ النَّبَوِیِّ"۔ (واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ} صاحب السنن بقی بن مخلد نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے: ہم نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ ابلیس چار دفعہ رویا: {۱} جب اس پر لعنت کی گئی {۲} جب آسمان سے گرایا گیا {۳} جب نبی کریم ﷺ پیدا ہوئے *(ایک روایت میں ہے: جب آپ ﷺ مبعوث ہوئے) {۴} اور جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔ اسی طرح مولانا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے اپنی کتاب مورد الروی فی مولد النبوی میں بیان کیا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن، لابی عبداللہ القرطبی، تفسیر سورۃ فتحہ)

*مؤلفِ کتاب حاشیہ میں لکھتے ہیں: وَهُوَ الْمُرَادُ بِقَوْلِ بَعْضِهِمْ "یَوْمَ بُعِثَ" وَاِلٰی هٰذَا اَشَارَ صَاحِبُ الْاَصْلِ بِقَوْلِهٖ شعر

لِمَوْلِدِهٖ قَدْ رَنَّ اِبْلِیْسُ رَنَّةً ‏ فَسُحْقًا لَهٗ مَا ذَا یُفِیْدُ رَنِیْنُهٗ

(شیطان کے رونے کی بعض روایات میں مذکور) "بعثت کے دن" سے مراد ولادت کا دن ہی ہے، صاحبِ "اصل" نے اپنے اِس شعر میں اسی طرف اشارہ کیا ہے:

اُن کی ولادت پہ شیطان چیخ چیخ کر غمگین آواز میں رویا، وہ خبیث، خدا کی

رحمت سے اور دُور رہو! اُسے اُس کی چیخ و پکار نے کیا فائدہ دیا!

فصل نمبر ۷} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 171

اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ وَضَعَتْهُ تَحْتَ بُرْمَةٍ فَانْفَلَقَتْ عَنْهُ قَالَتْ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ شَقَّ بَصَرَهُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ۔

ترجمہ} ابن سعد نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے جنم دیا تو اُنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہنڈیا کے نیچے رکھ دیا، وہ ہنڈیا پھٹ کر (دو ٹکڑے ہو گئی)، سیدہ فرماتی ہیں: میں نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آنکھیں کھول کر آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

(الخصائص الکبری، جلال الدین سیوطی، فائدۃ فی بیان وفات والدہ (صلی اللہ علیہ وسلم))

(طبقات ابن سعد، محمد بصری) (طبقات کبری جزء اول، صفحہ ۱۰۲)

حدیث شریف 172 شیطان کو جبریل نے ٹھڈا مارا

وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ نُوْرًا وَّ قَالَ اِبْلِيْسُ لَقَدْ وُلِدَ اللَّيْلَةَ يُفْسِدُ عَلَيْنَا اَمْرَنَا فَقَالَ لَهٗ جُنُوْدُهٗ فَلَوْ ذَهَبْتَ اِلَيْهِ فَخَبَلْتَهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اللّٰهُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَرَكَضَهٗ رَكْضَةً فَوَقَعَ بِعَدَنٍ (واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ واتم)

ترجمہ} ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو زمین نور سے روشن ہو گئی، اور ابلیس نے بول اُٹھا: آج رات وہ شخص پیدا ہوا ہے جو ہمارے کام کو فاسد کر دے گا، اس کے لشکر

نے کہا: تو جا کر اُس کے مَس کر، جب وہ نبی کریم ﷺ کے قریب ہوا، اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا، اُنھوں نے اسے ایسا ٹھڈ امارا کہ وہ عدن میں جا گرا۔

فصل نمبر ۸} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا خالد بن معدان رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 173

اَخْرَجَ الْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ وَ الْبَیْہَقِیُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھُمْ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنَا عَنْ نَّفْسِكَ فَقَالَ دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَبُشْرٰی عِیْسٰی وَرَاَتْ اُمِّیْ حِیْنَ حَمَلَتْ کَاَنَّہٗ خَرَجَ مِنْھَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَہٗ بُصْرٰی مِنْ اَرْضِ الشَّامِ۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} حاکم نے بہ سندِ صحیح، اور بیہقی نے خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کی اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم سے روایت بیان کی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اپنے متعلق خبر دیجیے! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (میں) ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت (کا مِصداق ہوں)، اور میری امی نے دیکھا، جب وہ حاملہ ہوئیں، کہ اُن کے جسم سے گویا ایک نور نکلا جس سے شام کی زمین میں بصری روشن ہوگیا۔

فصل نمبر ۹} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا ابن شہاب الزہری رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 174

اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ اَحْسَنَ رَجُلٍ رُءِیَ قَطُّ خَرَجَ یَوْمًا عَلٰی نِسَاءِ قُرَیْشٍ فَقَالَتِ امْرَءَۃٌ مِّنْھُنَّ اَیَّتُکُنَّ تَتَزَوَّجُ بِھٰذَا الْفَتٰی فَصَبَتِ النُّوْرَ الَّذِیْ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَاِنِّیْ اَرٰی بَیْنَ عَیْنَیْہِ نُوْرًا فَتَزَوَّجَتْہُ اٰمِنَۃُ فَحَمَلَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ} بیہقی اور ابو نعیم نے امام ابن شہاب زُہری رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ آپ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نہایت خوب صورت جوان تھے، حسنِ اتفاق سے ایک روز قریش کی عورتوں کے پاس سے گزرے، ایک عورت نے اُنھیں دیکھ کر اپنی سہیلیوں سے کہا: تم میں سے کون ہے جو اس جوان سے نکاح کرے؟ تا کہ اُس نور کو حاصل کر لے جو اس کی پیشانی میں ہے، کیوں کہ مجھے اُس کے آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ایک نور دکھائی دیتا ہے، چناں چہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے اُن نکاح کرلیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہوئیں (تو وہ نور سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اُن کی طرف منتقل ہو گیا)۔

حدیث شریف 175

وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَتْ آمِنَةُ لَقَدْ عَلِقْتُ بِهٖ فَمَا وَجَدْتُ لَهٗ مَشَقَّةً حَتّٰى وَضَعْتُهٗ. (واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} ابن سعد نے امام زُہری رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہوئی تو میں نے کچھ مشقت محسوس نہ کی، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گئے۔

فصل نمبر ۱۰} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا اسحاق بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 176

اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا وَلَدْتُّهٗ خَرَجَ مِنْ فَرْجِيْ نُوْرٌ اَضَاءَ لَهٗ قُصُوْرُ الشَّامِ فَوَلَدْتُّهٗ نَظِيْفًا مَّا بِهٖ قَذَرٌ وَّقَعَ اِلَى الْاَرْضِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْاَرْضِ بِيَدِهٖ. (واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} ابن سعد: ہمیں خبر دی عمرو بن عاصم کلابی نے، عمرو: ہمیں حدیث بیان کی ہمام بن یحییٰ نے از اسحاق بن عبد اللہ، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے فرمایا: جب میں

نے آپ ﷺ کو جنم دیا، میرے جسم سے نور نکلا، جس کی بدولت شام کے محل روشن ہو گئے ، میں نے آپ ﷺ کو جنا تو آپ صاف ستھرے تھے، آپ کے جسم پر کوئی گندگی نہ تھی، آپ زمین پر تشریف فرما ہوئے (اور ہم نے دیکھا) تو آپ ہاتھ زمین پر رکھے ہوئے تھے۔

فصل نمبر ۱۱} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ سیدنا عبید اللہ بن القبطیہ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 177

اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ الْقِبْطِیَّةِ فِیْ مَوْلِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ اُمُّہٗ رَاَیْتُ کَاَنَّ شِھَابًا خَرَجَ مِنِّیْ اَضَاءَتْ لَہُ الْاَرْضُ۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} ابن سعد: ہمیں خبر دی معاذ عنبری نے، معاذ: ہم سے بیان کیا ابن عوف نے از ابن قبطیہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے میلاد شریف کے بارے میں روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ کی امی جان نے فرمایا: (بوقت ولادت مصطفیٰ ﷺ) میں نے دیکھا کہ گویا مجھ سے چمکتا ہوا ایک ستارہ برآمد ہوا، جس سے زمین روشن ہو گئی۔

فصل نمبر ۱۲} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ یزید بن رومان رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 178

سونے والو! خوش ہو جاؤ، محمد مکہ میں تشریف فرما ہو گئے

اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَّ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَ طَلْحَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ فَدَخَلَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَاَسْلَمَا وَقَالَ عُثْمَانُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدِمْتُ حَدِیْثًا مِّنَ الشَّامِ فَلَمَّا کُنَّا بَیْنَ مُعَانَ وَالزَّرْقَاءِ فَنَحْنُ کَالنِّیَامِ

اِذَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ یَآ اَیُّهَا النِّیَامُ هُبُّوْا فَاِنَّ اَحْمَدَ قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ فَقَدِمْنَا فَسَمِعْنَا بِكَ۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ} ابن سعد اور ابن عساکر نے یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، اور دونوں نے اسلام قبول کرلیا، اور عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ابھی ابھی شام سے آیا ہوں، (راستے میں) جب ہم معان اور زرقاء کے درمیان (ٹھہرے) تھے تو (سونے کے لیے لیٹے تھے اور) ہماری آنکھ لگنے ہی والی تھی کہ اچانک ایک منادی پکار کر کہنے لگا: اے سونے والو! اُٹھو! احمد (مجتبیٰ، نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ظہور ہو چکا ہے، چناں چہ ہم وہاں سے آگئے، (یہاں آئے) تو ہم نے آپ کے بارے میں سنا (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلانِ نبوت کردیا ہے۔)

فصل نمبر ۱۳} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ ابوالعجفاء رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 179

اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ مِّنْ طَرِیْقِ ثَوْرِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی الْعَجْفَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَتْ اُمِّیْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ سَطَعَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَهٗ قُصُوْرُ بُصْرٰی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} ابن سعد نے بطریق ثور بن یزید، حضرت ابوعجفاء رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امی (رضی اللہ عنہا) نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ اُن سے ایک نور چمکا جس کی وجہ سے بصری کے محلات روشن ہو گئے۔

فصل نمبر ۱۴} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 180

اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِیَّةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

سَلَّمَ لَمَّا وُلِدَ وَقَعَ عَلٰى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ شَاخِصًا بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَاءِ۔ (والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم)

ترجمہ} ابن سعد نے حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل تشریف لائے اور آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائی ہوئی تھیں۔

فصل نمبر ۱۵} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 181 ایک سانپ، چار عورتیں، اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ قَالَ خَرَجَ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ يُرِيْدُوْنَ الْحَجَّ اِذَا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ اِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ تَنْثَنِيْ عَلَى الطَّرِيْقِ اَبْيَضَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ اِمْضُوْا فَلَسْتُ بِبَارِحٍ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلٰى مَا يَصِيْرُ اَمْرُ هٰذِهِ الْحَيَّةِ فَمَا لَبِثَتْ اَنْ مَاتَتْ فَعَمِدْتُّ اِلٰى خِرْقَةٍ بَيْضَاءَ فَلَفَفْتُهَا فِيْهَا ثُمَّ نَحَّيْتُهَا عَنِ الطَّرِيْقِ فَدَفَنْتُهَا وَ اَدْرَكْتُ اَصْحَابِيْ فَوَاللّٰهِ اَنَا لَقُعُوْدٌ اِذْ اَقْبَلَ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ فَقَالَتْ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ اَيُّكُمْ دَفَنَ عَمْرًا قُلْنَا مَنْ عَمْرٌو قَالَتْ اَيُّكُمْ دَفَنَ الْحَيَّةَ قُلْتُ اَنَا قَالَتْ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ دَفَنْتَ صَوَّامًا قَوَّامًا يَاْمُرُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَقَدْ اٰمَنَ بِنَبِيِّكُمْ وَسَمِعَ صِفَتَهٗ فِي السَّمَآءِ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ بِاَرْبَعِ مِاَةِ سَنَةٍ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ ثُمَّ قَضَيْنَا حَجَّتَنَا ثُمَّ مَرَرْتُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَنْبَاْتُهٗ بِاَمْرِ الْحَيَّةِ فَقَالَ صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ لَقَدْ اٰمَنَ بِيْ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ بِاَرْبَعِ مِاَةِ سَنَةٍ۔

ترجمہ} ابونعیم نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کی ایک جماعت حج کے ارادہ سے نکلی، اچانک

اُنھوں ایک سفید سانپ کسی راستے پر پیچ وتاب کھائے ہوئے دیکھا، اُس سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی، میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم جاؤ، میں نہیں جاؤں گا حتیٰ کہ میں اس سانپ کی حالت کا انجام نہ دیکھ لوں، تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ مرگیا، میں نے ایک سفید کپڑا لیا، اسے اُس میں لپیٹا، اور راستہ سے ہٹ کر اُسے دفن کر دیا، پھر اپنے دوستوں سے جاملا، اللہ کی قسم! میں ابھی بیٹھا ہی تھا کہ مغرب کی طرف سے چار عورتیں ہماری طرف آئیں، ان میں سے ایک نے کہا: تم میں سے کس نے عمرو کو دفن کیا ہے؟ ہم نے کہا: کون عمرو؟ اُس نے کہا: تم میں سے کس نے سانپ کو دفن کیا؟ میں نے کہا: میں نے دفن کیا اس نے کہا: سُن لو، کہ تم نے دن کو روزہ رکھنے والے، رات کو عبادت کرنے والے شخص کو دفن کیا ہے، جو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے ساتھ حکم دیا کرتا تھا، اور بلاشک وہ تمھارے نبی کے مبعوث ہونے سے چار سو سال پہلے اُن پر ایمان لے آیا تھا۔ (یہ سُن کر) ہم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، پھر ہم نے حج ادا کیا، پھر میں سیدنا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے پاس مدینہ میں گیا تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سانپ کے معاملہ کی خبر دی، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تُو نے سچ کہا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: بے شک وہ مجھ پر میرے مبعوث ہونے سے چار سو سال پہلے ایمان لایا تھا۔

تحقیق وتخریج: (تفسیر ابن کثیر، دمشقی، جزء ۴) (الجامع القرآن، جلال الدین، مسند عمر بن خطاب) (کنز العمال، حرف الفاء، متقی ہندی) (دلائل النبوۃ، ابو نعیم، باب اعندک علم من الجن ممن بایع) (جامع الاحادیث، عبد الرحمن، مسند عمر بن خطاب)

فصل نمبر ۱۶} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ ابو یزید مدنی رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 182

اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِبْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ سَمِعْتُ اَبَا يَزِيْدَ الْمَدَنِيَّ قَالَ نُبِّئْتُ اَنَّ عَبْدَ اللهِ اَتٰى عَلَى امْرَاَةٍ مِّنْ خَثْعَمٍ

فَرَءَتْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ نُوْرًا سَاطِعًا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَتْ هَلْ لَّكَ فِيَّ قَالَ نَعَمْ حَتّٰى أَرْمِيَ الْجَمْرَةَ فَانْطَلَقَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ ثُمَّ أَتَى امْرَءَتَهُ آمِنَةَ ثُمَّ ذَكَرَ الْخَثْعَمِيَّةَ فَأَتَاهَا فَقَالَتْ أَتَيْتَ الْمَرْءَةَ بَعْدِيْ قَالَ نَعَمْ اِمْرَءَتِيْ آمِنَةَ قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ فِيْكَ إِنَّكَ مَرَرْتَ وَبَيْنَ عَيْنَيْكَ نُوْرٌ سَاطِعٌ إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا وَقَعْتَ عَلَيْهَا ذَهَبَ فَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا قَدْ حَمَلَتْ بِخَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم واتم علمہ)

ترجمہ} ابن سعد: ہمیں خبر دی وہب بن جریر بن حازم نے، وہب: ہم سے حدیث بیان کی میرے ابو نے، اُنھوں نے کہا: میں نے ابو یزید مدنی سے سنا، اُنھوں نے فرمایا: مجھے خبر دی گئی کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک خثعمی عورت کے پاس سے گزرے، اس نے آپ کی پیشانی میں چمکتا ہوا نور دیکھا جو آسمان کی طرف جارہا تھا، تو اس عورت نے کہا: کیا تجھے مجھ میں کوئی حاجت ورغبت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، تا آں کہ میں رمی جمار کرلوں، آپ رضی اللہ عنہ نے رمی جمار کی اور اپنی بیوی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے، پھر آپ کو خثعمیہ یاد آئی، تو آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے، اُس نے پوچھا: کیا میرے پاس سے جانے کے بعد تم کسی عورت کے پاس گئے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، اپنی بیوی آمنہ کے پاس گیا تھا، تو اس نے کہا: پھر مجھے تم میں کوئی رغبت نہیں رہی، بے شک جب تم گزرے تھے، اُس وقت تمھاری آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نور تھا جو چمکتا ہوا آسمان کی طرف جاتا تھا، جب تُو نے اس (اپنی بیوی) سے صحبت کی تو وہ نور اس کے پاس چلا گیا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اُنھیں (سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا) کو خبر دی کہ تم زمین کی بہترین شخصیت کے ساتھ حاملہ ہوئی ہو، صلی اللہ علیہ وسلم۔

(الخصائص الکبری، باب اخبار الکہان قبل مبعثہ) (الطبقات الکبری، ابن سعد) (تاریخ مدینۃ دمشق، ابن عساکر، باب ذکر طہارۃ مولدہ وطیب اصلہ، اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپ

رضی اللہ عنہ نے اس (خثعمیہ عورت) سے کہا: کہ حرام سے تو موت بہتر ہے، الفاظ یوں ہیں:

اَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُوْنَهٗ

☆ ملاحظہ فرمائیں: حدیث شریف 91)

فصل نمبر ۱۷}

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 183

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَّ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ اَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی شَعْیَاءَ اَنِّیْ بَاعِثٌ نَبِیًّا اُمِّیًّا اَفْتَحُ بِهٖ اٰذَانًا صُمًّا وَّ قُلُوْبًا غُلْفًا وَّ اَعْیُنًا عُمْیًا مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَیْبَةَ وَ مُلْكُهٗ بِالشَّامِ عَبْدُ اللّٰهِ الْمُتَوَكِّلُ الْمُصْطَفَی الْمَرْفُوْعُ الْحَبِیْبُ الْمُتَحَبِّبُ الْمُخْتَارُ لَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰكِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ وَیَغْفِرُ رَحِیْمًا بِالْمُؤْمِنِیْنَ...الحدیث۔

ترجمہ} ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شعیاء علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ بلا شک میں نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجنے والا ہوں، اس کے ذریعے میں بہرے کان، دلوں کے پردے اور اندھی آنکھیں کھولوں گا (تاکہ حق بات سنیں اور سمجھیں)، اس کی جائے ولادت مکہ مکرمہ اور ہجرت گاہ طیبہ (مدینہ منورہ) ہے، اور اس کی حکومت ملک شام میں ہوگی، وہ اللہ کا بندہ، (اُس پر) بھروسہ کرنے والا، چنا ہوا، رفعت و بلندی والا، پیارا، پیار والا، اختیار والا، پسندیدہ، برائی کا بدلہ برائی سے نہ دے گا، بلکہ معاف کر کے درگزر فرمائے گا اور بخش دے گا، مومنوں پر بہت مہربان ہوگا......الحدیث

(الدر المنثور، جلال الدین سیوطی) (سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، الباب الثامن فی بعض ما ورد فی الکتب القدیمۃ من ذکر فضائلہ صلی اللہ علیہ وسلم و مناقبہ العظیمۃ)

حدیث شریف 182

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ عَنْ وَهْبٍ قَالَ كَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ عَصَى اللّٰهَ مِائَتَیْ سَنَةٍ ثُمَّ مَاتَ فَاَخَذُوْهُ فَاَلْقَوْهُ عَلٰى مَزْبَلَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى اَنِ اخْرُجْ فَصَلِّ عَلَیْهِ قَالَ یَارَبِّ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ شَهِدُوْا اَنَّهٗ عَصَاكَ مِائَتَیْ سَنَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَیْهِ هٰكَذَا كَانَ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ كُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرَاةَ وَنَظَرَ اِلَى اسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَبَّلَهٗ وَوَضَعَهٗ عَلٰى عَیْنَیْهِ وَ صَلّٰى عَلَیْهِ فَشَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَهٗ وَزَوَّجْتُهٗ سَبْعِیْنَ حُوْرًا۔

ترجمہ﴾ ابو نعیم نے "حلیہ" میں حضرت وہب رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس نے دوسو سال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی، وہ مرگیا، تو لوگوں نے اُسے گھسیٹ کر غلاظت اور کوڑے کی جگہ پر ڈال دیا، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ جاؤ (تجہیز و تکفین کرکے) اُس پر نماز ادا کرو، آپ علیہ السلام نے عرض کی: یارب! بنو اسرائیل اس پر گواہ ہیں کہ اُس نے تیری دوسو سال نافرمانی کی ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ یہ شخص ایسا ہی تھا، مگر یہ جب تورات کھولتا تھا اور اس میں نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھتا تو اُسے چومتا اور آنکھوں سے لگاتا اور اُن پر درود پڑھتا تھا، چناں چہ میں نے اس کے اس عمل کی قدر کی ہے، اس کے گناہوں کو بخش دیا ہے اور اس کا ستر حوروں سے نکاح کردیا ہے۔

حدیث شریف 185

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ النَّعِیْمِ بْنُ اِدْرِیْسَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ

"اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ" اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ
السَّلَامُ يَا جِبْرِيْلُ نَفْسِيْ قَدْ نُعِيَتْ قَالَ جِبْرِيْلُ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ
الْاُوْلٰى ۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۔ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِيَ بِالصَّلٰوةِ جَامِعَةً فَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَ الْاَنْصَارُ
اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ثُمَّ صَعِدَ
الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ خَطَبَ خُطْبَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَ
بَكَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ نَبِيٍّ كُنْتُ لَكُمْ فَقَالُوْا جَزَاكَ
اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ خَيْرًا فَلَقَدْ كُنْتَ لَنَا كَالْاَبِ الرَّحِيْمِ وَ كَالْاَخِ النَّاصِحِ الْمُشْفِقِ
اَدَّيْتَ رِسَالَاتِ اللّٰهِ وَ اَبْلَغْتَنَا وَحْيَهٗ وَ دَعَوْتَ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ
الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ فَقَالَ لَهُمْ
مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنَا اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ وَ بِحَقِّيْ عَلَيْكُمْ مَنْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلِيْ
مَظْلِمَةٌ فَلْيَقُمْ فَلْيَقْتَصَّ مِنِّيْ قَبْلَ الْقِصَاصِ فِي الْقِيَامَةِ فَلَمْ يَقُمْ اِلَيْهِ
اَحَدٌ فَنَاشَدَهُمُ الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَقُمْ اِلَيْهِ اَحَدٌ فَنَاشَدَهُمُ الثَّالِثَةَ مَعَاشِرَ
الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلِيْ مَظْلِمَةٌ فَلْيَقُمْ فَلْيَقْتَصَّ مِنِّيْ قَبْلَ
الْقِصَاصِ فِي الْقِيَامَةِ فَقَامَ مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ يُّقَالُ لَهٗ
عُكَاشَةُ فَتَخَطَّى الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى وَقَفَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ لَوْلَا اَنَّكَ نَاشَدْتَنَا مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى مَا كُنْتُ
بِالَّذِيْ اَتَقَدَّمُ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْكَ كُنْتُ مَعَكَ فِيْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ
نَصَرَ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كُنَّا فِي الْاِنْصِرَافِ حَاذَتْ نَاقَتِيْ نَاقَتَكَ
فَنَزَلْتُ عَنِ النَّاقَةِ وَ دَنَوْتُ مِنْكَ لِاُقَبِّلَ فَخِذَكَ فَرَفَعْتَ الْقَضِيْبَ
فَضَرَبْتَ خَاصِرَتِيْ فَلَا اَدْرِيْ اَ كَانَ عَمَدًا مِّنْكَ اَمْ اَرَدْتَّ ضَرْبَ النَّاقَةِ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُكَّاشَةُ اُعِيْذُكَ بِجَلَالِ اللّٰهِ اَنْ يَّتَعَمَّدَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالضَّرْبِ يَا بِلَالُ اِنْطَلِقْ اِلٰى مَنْزِلِ فَاطِمَةَ وَ ائْتِنِيْ بِالْقَضِيْبِ الْمَمْشُوْقِ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ وَ يَدُهٗ عَلٰى اُمِّ رَاْسِهٖ وَهُوَ يُنَادِيْ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُعْطِي الْقِصَاصَ مِنْ نَّفْسِهٖ فَقَرَعَ الْبَابَ عَلٰى فَاطِمَةَ فَقَالَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْقَضِيْبَ الْمَمْشُوْقَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا بِلَالُ مَا يَصْنَعُ اَبِيْ بِالْقَضِيْبِ وَ لَيْسَ هٰذَا يَوْمَ حَجٍّ وَّلَا يَوْمَ غَزَاةٍ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ مَا اَغْفَلَكِ عَمَّا فِيْهِ اَبُوْكِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُ الدِّيْنَ وَيُفَارِقُ الدُّنْيَا وَيُعْطِي الْقِصَاصَ مِنْ نَّفْسِهٖ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا بِلَالُ وَمَنْ ذَا الَّذِيْ تَطِيْبُ نَفْسُهٗ اَنْ يَّقْتَصَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَنْ فَقُلْ لِّلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ يَقُوْمَانِ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقْتَصَّ مِنْهُمَا وَ لَا يَدَعَانِهٖ يَقْتَصَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَدَخَلَ بِلَالٌ الْمَسْجِدَ وَ دَفَعَ الْقَضِيْبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. وَ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْقَضِيْبَ اِلٰى عُكَّاشَةَ فَلَمَّا نَظَرَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ اِلٰى ذٰلِكَ قَامَا فَقَالَا يَا عُكَّاشَةُ هٰذَانِ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ فَاقْتَصَّ مِنَّا وَ لَا تَقْتَصَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْضِ يَا اَبَا بَكْرٍ وَّ اَنْتَ يَا عُمَرُ فَامْضِ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَكَانَكُمَا وَمَقَامَكُمَا فَقَامَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا عُكَّاشَةُ اَنَا فِي الْحَيَاةِ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ لَا تَطِيْبُ نَفْسِيْ اَنْ تَضْرِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَهٰذَا ظَهْرِيْ وَ بَطْنِيْ اِقْتَصَّ مِنِّيْ بِيَدِكَ وَ اجْلِدْنِيْ مِائَةً وَّلَا تَقْتَصَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا

عَلِيٌّ اُقْعُدْ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَقَامَكَ وَنِيَّتَكَ وَقَامَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَقَالَا يَا عُكَّاشَةُ اَلَيْسَ تَعْلَمُ اَنَّا سِبْطَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْقِصَاصُ مِنَّا كَالْقِصَاصِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْعُدَا يَا قُرَّةَ عَيْنَيَّ لَا اَنْسَى اللّٰهُ لَكُمَا هٰذَا الْمَقَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُكَّاشَةُ اِضْرِبْ اِنْ كُنْتَ ضَارِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا حَاسِرٌ عَنْ بَطْنِيْ فَكَشَفَ عَنْ بَطْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْبُكَاءِ وَقَالُوْا اَتَرٰى عُكَّاشَةَ ضَارِبًا بَطْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَظَرَ عُكَّاشَةُ اِلٰى بَيَاضِ بَطْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهُ الْقَبَاطِيُّ لَمْ يَمْلِكْ اَنْ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَ بَطْنَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَمَنْ تَطِيْبُ نَفْسُهٗ اَنْ يَّقْتَصَّ مِنْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ تَضْرِبَ وَاِمَّا اَنْ تَعْفُوَ فَقَالَ قَدْ عَفَوْتُ رَجَاءَ اَنْ يَّعْفُوَ اللّٰهُ عَنِّيْ فِيْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ فَيَنْظُرَ اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ فَجَعَلُوْا يُقَبِّلُوْنَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ طُوْبَاكَ طُوْبَاكَ نِلْتَ دَرَجَاتِ الْعُلٰى وَمُرَافَقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَمَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّوْمِهٖ فَكَانَ مَرِيْضًا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا يَعُوْدُهُ النَّاسُ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَبُعِثَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَقُبِضَ فِيْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ...الحديث ۰(والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ} ابونعیم نے سلیمان بن احمد سے روایت کی، اُنھوں نے کہا: ہم سے محمد بن احمد بن براء نے، اُنھوں نے کہا: ہم سے عبدالمنعم بن ادریس بن سنان نے اَز والدِ خود اَز وہب بن

منبہ اَز جابر بن عبداللہ وابن عباس رضی اللہ عنہم حدیث بیان کی کہ ان دونوں (حضرت جابر وابن عباس رضی اللہ عنہم) نے فرمایا: جب اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ پوری سورت نازل ہوئی، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل! میری موت کی خبر دی گئی ہے، جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: (حضور!) آپ کی آخرت دنیا سے بہتر ہے، اور آپ کو آپ کا رب اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اعلان کریں، نماز کھڑی ہونے لگی ہے، تمام مہاجر وانصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اکٹھے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے، اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر ایسا خطبہ ارشاد فرمایا جس سے دل ڈر گئے، اور آنکھیں رو پڑیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو! میں تمہارے لیے کیسا نبی تھا؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزاءِ خیر دے! آپ بہت اچھے نبی ہیں، آپ تو ہمارے لیے مہربان باپ کی طرح اور خیر خواہ شفقت کرنے والے بھائی کی طرح تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے پیغامات پہنچا دیے اور ہم تک اس کی وحی کو پہنچایا، اور اپنے رب کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت سے بلایا، لہٰذا اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے افضل ترین جزاء دے، جو وہ کسی امت کی طرف سے کسی نبی کو دیتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

اے گروہِ مسلمین! میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں اور اپنے اس حق کی جو تم پر ہے، جس کسی پر مجھ سے کوئی ظلم ہوا ہو، اُسے چاہیے کہ اُٹھ کھڑا ہو اور مجھ سے قیامت سے پہلے دنیا میں قصاص لے لے، کوئی ایک بھی نہ اٹھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دوباری قسم دی، تو بھی کوئی نہ اٹھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر تیسری بار قسم دے کر فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! جس کسی پر مجھ سے کوئی ظلم ہوا ہو، وہ اُٹھے اور مجھ سے قیامت کے قصاص سے پہلے قصاص

لے لے، تو مسلمانوں کے درمیان سے ایک بوڑھا آدمی اٹھ کھڑا ہوا، اسے عکاشہ کہا جاتا تھا، وہ مسلمانوں کے درمیان چلتا ہوا آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا، اس نے کہا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! اگر آپ نے ہمیں بار بار قسم نہ دی ہوتی، تو میں کسی بھی چیز کے لیے آگے ہونے کو نہیں تھا، (میرا معاملہ یہ ہے کہ) میں آپ کے ساتھ ایک جنگ میں تھا، جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح دی اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائی، اور ہم واپس آ رہے تھے، تو میری اونٹنی آپ کی سواری کے برابر ہو گئی، میں اپنی سواری سے اُترا اور چاہا کہ آپ کے قدم مبارک کو بوسہ دوں، اُس وقت آپ نے چھڑی اٹھائی اور میرے پہلو پر ماری، مجھے نہیں معلوم آپ نے جان بوجھ کر ماری یا آپ اونٹنی کو مارنا چاہتے تھے اور وہ میرے لگ گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عکاشہ! میں تجھے اللہ تعالیٰ کے جلال کی پناہ میں دیتا ہوں، اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے مارنے کا ارادہ کریں، اے بلال! فاطمہ کے گھر جاؤ اور میرے پاس وہی چھڑی لے آؤ جس سے اس کو تکلیف پہنچی، راوی کہتے ہیں: بلال مسجد سے نکلے تو اُن کا ہاتھ سر پر تھا اور کہتے جا رہے تھے: یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آج بذات خاص اپنا قصاص عطا فرما رہے ہیں، پھر فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی! مجھے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) وہ لمبی پتلی چھڑی دے دو، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے بلال! ابا جان اس وقت چھڑی کو کیا کریں گے؟ نہ یہ حج کا دن ہے اور نہ ہی جنگ کا دن ہے، بلال نے کہا: اے فاطمہ خاتون! تم کو اپنے والد کے حال کی کچھ خبر نہیں! کہ وہ آج دین کو رُخصت فرما رہے ہیں اور دُنیا کو چھوڑے جا رہے رہیں، اور اپنی طرف سے بذاتِ خود قصاص عطا کر رہے ہیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے بلال! وہ کون ہے؟ جسے یہ اچھا لگتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قصاص لے، (اگر بات اسی طرح ہے جیسے تو نے کہی) تب تو حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو کہہ کہ وہ اس آدمی کے پاس جائیں، وہ ان سے قصاص

لے لے اور یہ دونوں اسے رسول اللہ ﷺ سے قصاص نہ لینے دیں، پھر بلال رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے، اور چھڑی رسول اللہ ﷺ کو پیش کردی، رسول اللہ ﷺ نے وہ چھڑی عکاشہ کو دے دی، جب ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص کی طرف دیکھا تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے عکاشہ! ہم دونوں تیرے سامنے کھڑے ہیں، تو ہم سے قصاص لے لے اور رسول اللہ ﷺ سے قصاص نہ لے، نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: اے ابوبکر! آپ اور اے عمر! آپ دونوں ہٹ جاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے مکان و مرتبہ کو جانتا ہے، پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اُٹھے اور کہا: اے عکاشہ! میں زندہ ہوں، نبی کریم ﷺ کے سامنے ہوں، مجھے یہ بات ہرگز گوارا نہیں کہ تو رسول اللہ ﷺ کو مارے، یہ میری پشت اور میرا پیٹ ہے، تو اپنے ہاتھ سے مجھ سے قصاص لے، اور چاہے مجھے سو کوڑے مارلے، مگر رسول اللہ ﷺ سے قصاص نہ لے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم بھی بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہارے مرتبے اور نیت کو خوب جانتا ہے، پھر حسن وحسین رضی اللہ عنہما اٹھے اور کہنے لگے: اے عکاشہ! کیا تو نہیں جانتا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے نواسے ہیں! ہم سے قصاص لینا ایسا ہی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے قصاص لینا، نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! تم دونوں بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ تمھیں یہ مقام نہ بھلوائے، پھر نبی کریم ﷺ فرمایا: اے عکاشہ! اگر تجھے مارنا ہے، تو مار، اُنھوں نے کہا: یارسول اللہ! میرے بدن پر اس وقت کپڑا نہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اپنے بطن اطہر سے کپڑا ہٹادیا، اور مسلمان چیخ چیخ کر رونے لگے، اور بولے: کیا ہم عکاشہ کو رسول اللہ ﷺ کے بطن مبارک پر ضرب لگاتے دیکھیں گے! پس جب عکاشہ نے رسول اللہ ﷺ کے پیٹ کی ریشم کی سی سفیدی دیکھی، تو وہ اس میں منہمک ہوکر رہ گئے، اُنھوں نے آپ ﷺ کے پیٹ مبارک کو چوما اور بولے: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! کس کا جی یہ گوارا کرتا ہے کہ آپ سے بدلہ لے! نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: یا تو بدلہ لو یا پھر معاف کر دو، عکاشہ نے کہا: میں نے معاف کر دیا، اس امید پر کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے درگزر فرمائے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو چاہے کہ جنت میں میرے رفیق کو دیکھے، وہ اس بزرگ ہستی کو دیکھ لے، چناں چہ مسلمان اٹھے اور اُن کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی) چومنے لگے، اور ساتھ یہ کہتے جاتے تھے: مبارک ہو! تجھے مبارک ہو! تو نے بلند درجے پالیے، اور جنت میں رسول اللہ ﷺ کی مرافقت پالی، پس اسی دن رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے اور اٹھارہ دن تک بیمار رہے، لوگ آپ کی عیادت کو آتے تھے، اور آپ ﷺ پیر کے دن پیدا ہوئے، پیر کے دن ہی مبعوث ہوئے، اور پیر کے دن ہی آپ ﷺ کا وصال ہوا۔

(المعجم الکبیر، طبرانی، باب حسن بن علی بن ابی طالب) (مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ۲- باب)

(مزید ۲۷ حوالہ جات ملے ہیں)

فصل نمبر ۱۸} میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 186

اَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ آمِنَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَءَیْتُ لَیْلَةَ وَضْعِهٖ نُوْرًا اَضَاءَتْ لَهٗ قُصُوْرُ الشَّامِ حَتّٰی رَءَیْتُهَا ۔

(واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} ابو نعیم نے عطاء بن یسار کے واسطے سے سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کی پیدائش کی رات ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے حتیٰ کہ میں نے ان کو دیکھا۔

فصل نمبر ۱۹}

میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ داؤد بن ابی ہند رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 187

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ ھِنْدٍ قَالَ لَمَّا وُلِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَارَتِ النطیراب لِوَضْعِهٖ وَاَلْقَی الْاَرْضَ بِكَفَّیْهِ حِیْنَ وَقَعَ وَاَصْبَحَ یَتَاَمَّلُ السَّمَاءَ بِعَیْنَیْهِ وَكَفُّوْا عَلَیْهِ بُرْمَةً ضَخْمَةً فَانْفَلَقَتْ عَنْهُ فَلْقَتَیْنِ۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} ابو نعیم نے حضرت داؤد بن ابی ہند رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر نطیراب روشن ہوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ زمین پر رکھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر تشریف فرما ہوئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آنکھوں سے آسمان کی طرف غور سے دیکھنے لگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر بڑی ہنڈیا رکھ دی گئی، جو ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی۔

فصل نمبر ۲۰} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ معروف بن خربوذ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 188

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر شیطان آسمانوں سے روک دیا گیا

اَخْرَجَ الزُّبَیْرُ بْنُ بَكَّارٍ وَّابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ مَعْرُوْفِ بْنِ خَرْبُوْذٍ قَالَ كَانَ اِبْلِیْسُ یَخْرُقُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ فَلَمَّا وُلِدَ عِیْسٰی حُجِبَ مِنْ ثَلَاثِ سَمٰوَاتٍ فَكَانَ یَصِلُ اِلٰی اَرْبَعٍ فَلَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَ مِنَ السَّبْعِ قَالَ وُلِدَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ۔ (واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: ابلیس ساتوں آسمانوں سے گزر جایا کرتا تھا، جب سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے تو اسے تین آسمانوں سے روک دیا گیا، اور وہ چار تک جاتا

رہا، پھر جب رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے تو ساتوں آسمانوں سے روک دیا گیا۔ نیز فرمایا: آپ ﷺ پیر کے دن طلوع فجر کے وقت پیدا ہوئے۔

فصل نمبر ۲۱} میلادِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 189

اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِهِ الْکَبِیْرِ مِنْ مَرَاسِیْلِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُنْتُ اَوَّلَ الْاَنْبِیَاءِ فِی الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِی الْبَعْثِ ثُمَّ قَرَءَ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوْحٍ۔

(واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

بخاری نے اپنی تاریخ کبیر میں حسن کی مرسل احادیث سے تخریج کی حسن نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے تخلیق میں اول ہوں اور بعثت میں ان سے آخر میں ہوں پھر آپ نے قرآن کی یہ آیت کریمہ پڑھی: وَمِنْكَ وَمِنْ نُوْحٍ۔

باب {۶}

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ تبع تابعین رضی اللہ عنہم

اس باب میں وہ روایات صحیحہ منقول ہیں جو تبع تابعین رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں...

فصل نمبر ۱} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام شافعی رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 188

فِیْ کِتَابِ "الرِّیَاضِ النَّضْرَۃِ فِیْ فَضَائِلِ الْعَشَرَۃِ" عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کُنْتُ اَنَا وَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِیٌّ اَنْوَارًا عَلٰی یَمِیْنِ الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ یُّخْلَقَ اٰدَمُ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا خُلِقَ اُسْکِنَّا ظَھْرَہٗ وَلَمْ نَزَلْ نَنْقُلُ فِی الْاَصْلَابِ الطَّاھِرَۃِ اِلٰی اَنْ نَّقَلَنِیَ اللّٰہُ اِلٰی صُلْبِ عَبْدِ اللّٰہِ وَ نَقَلَ اَبَا بَکْرٍ اِلٰی صُلْبِ اَبِیْ قُحَافَۃَ وَ نَقَلَ عُمَرَ اِلٰی صُلْبِ الْخَطَّابِ وَ نَقَلَ عُثْمَانَ اِلٰی صُلْبِ عَفَّانَ وَ نَقَلَ عَلِیًّا اِلٰی صُلْبِ اَبِیْ طَالِبٍ ثُمَّ اخْتَارَھُمْ اَصْحَابًا فَجَعَلَ اَبَا بَکْرٍ صِدِّیْقًا وَّ عُمَرَ فَارُوْقًا وَّ عُثْمَانَ ذَا النُّوْرَیْنِ وَ عَلِیًّا رَضِیًّا وَ فِیْ نُسْخَۃٍ وَّصِیًّا وَّ مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَقَدْ سَبَّنِیْ وَ مَنْ سَبَّنِیْ فَقَدْ سَبَّ اللّٰہَ وَ مَنْ سَبَّ اللّٰہَ اَکَبَّہٗ فِی النَّارِ عَلٰی مَنْخَرِہٖ اَخْرَجَہُ الْمُلَّا فِیْ سِیْرَتِہٖ...اھ۔

(الخصائص الکبری، جلال الدین عبد الرحمن سیوطی، فائدۃ فی بیان وفاتہ، باب ما ظہر فی لیلۃ مولدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المعجزات والخصائص)

ترجمہ} کتاب "الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ"، میں امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سند کے ساتھ روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اور ابو بکر، عمر، عثمان اور علی عرش کے دائیں طرف انوار تھے، آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ایک ہزار سال پہلے، جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے،

ہمیں ان کی پشت میں رکھا گیا، اور پھر ہم پاکیزہ صلبوں کی طرف منتقل ہوتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عبداللہ کی صلب کی طرف منتقل کر دیا، ابوبکر کو صلبِ ابوقحافہ کی طرف، عمر کو صلبِ خطاب کی طرف، عثمان کو صلبِ عفان کی طرف اور علی کو صلبِ ابوطالب کی طرف منتقل کر دیا، پھر انہیں صحابیت کے لیے منتخب فرمایا تو ابوبکر کو صدیق بنا دیا، عمر کو فاروق بنا دیا، عثمان کو ذوالنورین بنا دیا، اور علی کو رَضی (ایک نسخہ میں لفظ "رَضی" کی جگہ وَصی ہے) بنا دیا، پس جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دی، اُس نے مجھے گالی دی، اور جس نے مجھے گالی دی، اُس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی، تو جس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی، اُسے اللہ تعالیٰ گردن کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

حدیث شریف 190 وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے، نہ کسی کو ملا

وَ اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ مِنْ طَرِیْقِ اَبِیْ حَاتِمِ الرَّازِیِّ قَالَ عَمْرُو بْنُ سَوَّارٍ قَالَ الشَّافِعِیُّ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مَا اَعْطَی اللہُ اَحَدًا مَّا اَعْطٰی مُحَمَّدًا قُلْتُ اَعْطٰی عِیْسٰی اِحْیَاءَ الْمَوْتٰی فَقَالَ اَعْطٰی مُحَمَّدًا حَنِیْنَ الْجِذْعِ فَھٰذَا اَکْبَرُ مِنْ ذٰلِکَ۔ (واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} بیہقی نے ابوحاتم رازی کے واسطے سے روایت بیان کی ہے کہ عمرو بن سوار نے کہا: امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی ایک کو بھی وہ (مقام ومرتبہ) عطا نہیں کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا ہے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مردے زندہ کرنے کا معجزہ عطا کیا ہے، تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے تنے کے رونے کا معجزہ عطا کیا ہے، اور یہ اُس (مردے زندہ کرنے) سے بڑھ کر ہے۔ (اور اللہ پاک وبرتر زیادہ جاننے والا ہے اور اس کا علم کامل ترین ہے۔)

۱۔ اس سے اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف کے تیار ہونے سے پہلے ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے اور خطبہ ووعظ ارشاد فرماتے

تھے، جب منبر تیار ہو گیا تو فراقِ رسول اللہ ﷺ میں اُس نے رونا شروع کر دیا اور اس قدر رویا کہ تمام مسجد کے حاضرین نے سنا، اسی وجہ سے اسے اُستن حنانہ کہا جاتا ہے۔

۲۔ اس لیے کہ مردہ تو زندگی کا مقام و محل ہے، اس میں حیات کی صلاحیت ہے، مگر لکڑی میں صلاحیت حیات ہی نہیں، کہ وہ تو صرف اور صرف ایک جسم ہے۔

فصل نمبر ۲} میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت عمر بن قتیبہ رضی اللہ عنہما

حدیث شریف 191 اللہ نے تعالیٰ خود میلادِ مصطفیٰ ﷺ پر خوشی ظاہر فرمائی

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ وَكَانَ مِنْ اَوْعِيَةِ الْعِلْمِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ وِلَادَةُ آمِنَةَ قَالَ اللهُ لِمَلَائِكَةٍ اِفْتَحُوْا اَبْوَابَ السَّمَاءِ كُلَّهَا وَ اَبْوَابَ جِنَانِيْ كُلَّهَا وَ اَمَرَاللهُ الْمَلَائِكَةَ بِالْحُضُوْرِ فَنَزَلَتْ يُبَشِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَطَاوَلَتْ جِبَالُ الدُّنْيَا وَارْتَفَعَتِ الْبِحَارُ وَ تَبَاشَرَ اَهْلُهَا فَلَمْ يَبْقَ مَلَكٌ اِلَّا حَضَرَ وَاُخِذَ الشَّيْطَانُ فَغُلَّ سَبْعِيْنَ غُلًّا وَ اُلْقِيَ مَنْكُوْسًا فِيْ لُجَّةِ الْبَحْرِ الْخَضْرَاءِ وَغُلَّتِ الشَّيَاطِيْنُ وَالْمَرَدَةُ وَاُلْبِسَتِ الشَّمْسُ يَوْمَئِذٍ نُوْرًا عَظِيْمًا وَ اُقِيْمَ عَلٰى رَاْسِهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ حُوْرَاءَ فِي الْهَوَاءِ يَنْتَظِرْنَ وِلَادَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ اَذِنَ اللهُ تِلْكَ السَّنَةَ نِسَاءَ الدُّنْيَا اَنْ يَحْمِلْنَ ذُكُوْرًا كَرَامَةً لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ لَّا تَبْقٰى شَجَرَةٌ اِلَّا حَمَلَتْ وَلَا خَوْفٌ اِلَّا عَادَ اَمْنًا فَلَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ امْتَلَاَتِ الدُّنْيَا كُلُّهَا نُوْرًا وَ تَبَاشَرَتِ الْمَلَائِكَةُ وَ ضُرِبَ فِيْ كُلِّ سَمَاءٍ عَمُوْدٌ مِّنْ زَبَرْجَدٍ وَّعَمُوْدٌ مِّنْ يَاقُوْتٍ قَدِ اسْتَنَارَ بِهٖ فَهِيَ مَعْرُوْفَةٌ فِي السَّمَاءِ قَدْ رَآهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاِسْرَاءِ قِيْلَ هٰذَا مَا ضُرِبَ لَكَ اسْتِبْشَارًا بِوِلَادَتِكَ وَ قَدْ اَنْبَتَ اللهُ لَيْلَةَ وِلَادَتِهٖ عَلٰى شَاطِئِ نَهْرِ الْكَوْثَرِ سَبْعِيْنَ اَلْفَ شَجَرَةٍ مِّنَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ جُعِلَتْ ثِمَارُهَا

بُخُوْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ بِالسَّلَامَةِ وَ نُكِسَتِ الْاَصْنَامُ كُلُّهَا وَ اَمَّا اللَّاتُ وَ الْعُزّٰى فَاِنَّهُمَا خَرَجَا مِنْ خَزَانَتِهِمَا وَ هُمَا يَقُوْلَانِ وَيْحَ قُرَيْشٍ جَآءَ هُمُ الْاَمِيْنُ جَآءَ هُمُ الصِّدِّيْقُ لَا تَعْلَمُ قُرَيْشٌ مَاذَا اَصَابَهَا وَ اَمَّا الْبَيْتُ فَاَيَّامًا سَمِعُوْا مِنْ جَوْفِهٖ صَوْتًا وَهُوَ يَقُوْلُ الْاٰنَ يُرَدُّ عَلَيَّ نُوْرِيْ اَلْاٰنَ يَجِيْئُ زَوَّارِيْ اَلْاٰنَ اُطَهَّرُ مِنْ اَنْجَاسِ الْجَاهِلِيَّةِ اَيَّتُهَا الْعُزّٰى هَلَكْتِ وَلَمْ تَسْكُنْ زَلْزَلَةُ الْبَيْتِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَهٰذَا اَوَّلُ عَلَامَةٍ رَاَتْ قُرَيْشٌ مِّنْ مَّوْلِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔

(واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} ابونعیم نے عمرو بن قتیبہ سے روایت کی، اُنھوں نے کہا: میں نے اپنے ابو سے سنا، جو علم کا خزانہ تھے، اُنھوں نے ارشاد فرمایا: جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا وقت قریب آیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا: آسمان کے سب دروازے کھول دو، اور میری جنت کے سب دروازے بھی، اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حاضری کا حکم دیا، تو وہ اُترے، ایک دوسرے کو خوشخبری سناتے تھے، اور دنیا کے پہاڑ آسمان کی طرف بلند ہو گئے، اور سمندر اونچے ہوئے، اور ان کے رہنے والے، ایک دوسرے کو مبارباد دیتے تھے، اور کوئی فرشتہ حاضر ہونے سے نہ رہا، اور شیطان کو پکڑا گیا پھر اس کے گلے میں ستر طوق ڈال دیئے گئے، اور اسے سبز سمندر کی گہرائی میں اوندھے منہ ڈال دیا گیا، شیطانوں اور سرکشوں کو طوق ڈال دیے گئے، اور اس دن سورج کو عظیم نور عطا کیا گیا، اور اس کے سر کے پاس ہوا میں ستر ہزار حوریں کھڑی ولادت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگیں، اور اللہ تعالیٰ نے اس سال دنیا کی عورتوں کو اِذن دے دیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت وعزت افزائی کے طور پر سب مذکر بچے جنیں، اور کوئی درخت ایسا نہ رہا کہ بار آور نہ ہوا ہو، اور خوف بھی امن سے بدلے بغیر نہ رہا، پھر جب نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی تو دُنیا ساری نور سے بھر گئی، اور فرشتے ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے تھے، اور ہر آسمان میں ایک ستون زبرجد کا اور ایک ستون یاقوت کا گاڑ دیا گیا، جس سے آسمان روشن ہوا، اور وہ ستون آسمانوں میں مشہور و معروف ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنھیں شب معراج دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ وہ ستون ہیں جو آپ کی ولادت کی خوشی میں لگائے گئے تھے، اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی رات، نہر کوثر کے کنارے ستر ہزار درخت اذفر کستوری کے اُگائے، اُن کے پھل اہل جنت کی اگر بتیاں بنائے جائیں گے، تمام آسمانوں والے اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی دعا مانگتے تھے، اور تمام بُت اوندھے منہ گرادئے گئے، البتہ لات اور عزی دونوں اپنی حفاظت کی جگہ سے نکل آئے، اور وہ دونوں کہہ رہے تھے: قریش کی تباہی ہو! امین ان کے پاس آ گیا ہے، ان کے پاس صدیق آ گیا ہے، قریش نہیں جانتے کہ اُن کے ساتھ کیا ہو گیا، اور بیت اللہ شریف کے اندر سے کئی دن آواز آتی رہی، جسے لوگ سنتے تھے، کہ: اب میرا نور مجھ پر لوٹا دیا جائے گا، اب میری زیارت کرنے والا آئے گا، اب مجھے جاہلیت کی پلیدیوں سے پاک کر دیا جائے گا، اے عزی! تو ہلاک ہوا، اور بیت اللہ میں زلزلہ تین دن رات تک نہ تھما، اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ شریفہ کی پہلی نشانی تھی جسے قریش نے دیکھا۔

(الخصائص الکبری، جلال الدین عبد الرحمن سیوطی، باب ماظہر فی لیلۃ مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من المعجزات والخصائص)

فصل نمبر ۳} میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت موسیٰ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 191

اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُبَیْدَۃَ عَنْ اَخِیْہِ لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ اِلَی الْاَرْضِ وَقَعَ عَلٰی یَدَیْہِ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ وَ قَبَضَ قَبْضَۃً مِّنَ التُّرَابِ بِیَدِہٖ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَجُلًا مِنْ لَّھَبٍ فَقَالَ

لِصَاحِبٍ لَّهُ لَئِنْ صَدَقَ هٰذَا الْقَائِلُ لَيَغْلِبَنَّ هٰذَا الْمَوْلُوْدُ اَهْلَ الْاَرْضِ۔

(واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ} ابن سعد نے موسیٰ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ کی اُن کے بھائی سے روایت بیان کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی اور آپ ﷺ زمین پر تشریف فرما ہوئے تو اپنے ہاتھوں پر بوجھ ڈالے اور آسمان کی طرف سر اٹھائے ہوئے تشریف فرما (دیکھے گئے)، اور آپ ﷺ نے مٹھی بھر خاک اُٹھائی، یہ بات قبیلہ لہب کے ایک آدمی کو پہنچی تو اس نے کہا: اگر یہ بات کرنے والا سچ کہتا ہے، تو یہ بچہ دنیا بھر پر ضرور بالضرور غالب آجائے گا۔

تحقیق وتخریج:: (الخصائص الکبری، جلال الدین عبد الرحمن سیوطی، باب ما ظہر فی لیلۃ مولد رسول اللہ ﷺ من المعجزات والخصائص) (سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، الباب السادس فی وضعہ ﷺ) (السیرۃ الحلبیۃ، علی بن برہان حلبی، ۱،۶) (الطبقات الکبری، ابن سعد، ذکر علامات النبوۃ فی رسول اللہ ﷺ قبل ای یوحی الیہ) (ان کتب میں ہذا القائل کی جگہ" ہذا الفال،، ہے، جس کا معنی ہے" یہ شگون،،)

فصل نمبر ۴} میلاد النبی ﷺ بزبان وہب بن زمعہ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف 192 نیم بیداری کی حالت میں بشارت

اَخْرَجَ الْوَاقِدِيُّ عَنْ وَّهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ قَالَتْ كُنَّا نَسْمَعُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَمَلَتْ بِهٖ اٰمِنَةُ كَانَتْ تَقُوْلُ مَا شَعُرْتُ اَنِّيْ حَمَلْتُ بِهٖ وَلَا وَجَدْتُ ثِقْلًا كَمَا تَجِدُ النِّسَآءُ اِلَّا اَنِّيْ اَنْكَرْتُ رَفْعَ حَيْضَتِيْ وَرُبَّمَا كَانَتْ تَقُوْلُ وَاَتَانِيْ اٰتٍ وَّاَنَا بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ فَقَالَ لِيْ هَلْ شَعُرْتِ اَنَّكِ حَمَلْتِ فَكَاَنِّيْ اَقُوْلُ مَا اَدْرِيْ فَقَالَ اِنَّكِ حَمَلْتِ بِسَيِّدِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَنَبِيِّهَا وَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا۔

(واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم)

ترجمہ} امام واقدی نے وہب بن زمعہ کی اُن کی پھوپھی رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ اُنھوں (رضی اللہ عنہا) نے کہا: ہم سنا کرتے تھے کہ (سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ) جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہوئی، تو مجھے محسوس نہیں ہوتا تھا کہ میں حاملہ ہوں، اور نہ ہی میں عام عورتوں کی طرح (حمل کا) بوجھ پاتی تھی، سوائے اس کے مجھے حیض کا نہ آنا عجیب لگتا تھا، اور کبھی آپ رضی اللہ عنہا یہ بھی بتایا کرتی تھیں کہ، میرے پاس ایک آنے والا آیا جبکہ میں سونے اور جاگنے کی درمیانی (نیم بیداری) کی حالت میں تھی، اس نے مجھے کہا: کیا تجھے معلوم ہے کہ تو حاملہ ہے؟ میں نے کہا: مجھے نہیں معلوم، اُس نے کہا: بے شک تُو اس امت کے سردار اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ حاملہ ہے، اور تو اُن کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھنا۔

(الخصائص الکبریٰ، جلال الدین عبدالرحمن سیوطی، باب ماوقع فی حملہ صلی اللہ علیہ وسلم من الآیات)

(سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، الباب الثانی فی حمل امنہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

باب {۷}

رائج الوقت محفلِ میلاد شریف کی حقیقت اور اس کا حکم

فصل نمبر ۱} میلادِ مصطفیٰ علیہ السلام کی حقیقت اور حکم

جبکہ محرمات اور منکراتِ شرعیہ سے خالی ہو، اور دن کا تعین و تخصیص نہ ہو

نقل عبارت مولانا سلامۃ اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ

قَالَ مَوْلَانَا الْعَلَّامَةُ وَالْبَحْرُ الْفَهَّامَةُ وَمَوْلَانَا الْمَوْلَوِيُّ مُحَمَّد سَلَامَةُ اللهِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِيْ اِشْبَاعِ الْكَلَامِ فِيْ اِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِيَامِ

حقیقتِ ایں عملِ خیر غیرازیں نیست کہ در شہرِ ربیع الاوّل یا شہری دیگر از شہور مسلمانان از علماء و فضلاء و صلحاء و فقراء و اغنیاء بدعوتِ مسلمانے در مکانے جمع شوند و خواص و عوامِ اہلِ اسلام باذنِ عام بیکجا فراہم آیند و دراں مجلس بعضے از آیاتِ قرآن محتوی بر فضائل و نشرِ کمالاتِ آن سرورِ کائنات علیہ الصلاۃ و التحیات مذکور شوند و نبذے از احادیثِ صحیحہ متضمنِ معجزات و حالات سعادت آیات ولادت باکرامات و رضاعِ مقدس و حلیۂ مطہرِ آن افضل البشر بمعرض بیان آید و ھمیں کہ ایں تذکیر برکت تدخیر بہ پایان رسد حفّاظ حاضرین مجلس مکرم بقراءتِ آیاتِ معدودہ از قرآن شریف مشرف شدہ ختم ایں ذکر خیر بفاتحہ نمایند بعد ازاں ما حضری بقدر میسور از طعام و شیرینی ہر چہ باشد تقسیم بحاضرین کنند پس تر ازاں تفریق ایں جمع اتفاق افتد و ھر کسے بجائے خود رَوَدُ و بالجملہ ہیئتِ مجموعی چنیں محافل خلد مشاکل اجتماع مومنین و قراءتِ آیاتِ قرآن و بیان معانیِ آن و ذکرِ احادیثِ صحیحہ و اشتغال بدرود و اطعامِ علماء و صلحاء و اغنیاء و غرباء از اہلِ دین و ایثار صدقات و خیرات بر فقراء و مساکین است و مقصود ازیں ہمہ ذکرِ فضائل و معجزات و نشرِ فضائل و کمالات و تادر شکر نعمت وجود باجود آن افضلِ موجودات و اکملِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات است و ایں عمل خیر بایں تعیین و تخصیص اگرچہ معمول در قرونِ ثلاثہ و ماثور ازاں ازمنۂ متبرکہ نبودہ لیکن چوں اصلے برائے آن در قرونِ برکت مقرون ثابت و متحقق

محسوب در بدعاتِ حسنه وموجبِ مزید برکات است لهٰذا صالحین از علماء و عرفاء در اکنافِ عالم شرقًا وغربًا وجنوبًا وشمالاً آں را تلقی بقبول نموده از مستحسناتِ شرعیه ومستحباتِ دینیه شمرده و شش صد سال بلکه زیاده برآں می رود که ایں همه عمائددین تعامل وتداول به آں دارند خاصةً استعمال واشتغالِ اکابرِ حرمین شریفین زاد هما اللّٰه تعظیمًا وتکریمًا که اُسْطُقُسَّاتِ شرع محمدی وآخشیجانِ دینِ مصطفوی عبارت اند ازیشانست همچو وجود مکه ومدینه منوره جهاں مشهور ومتواتر است که انکارش در حکمِ انکارِ خبرِ متواتر است پس در عملے که اصلش در قرونِ ثلاثه یافته شود وسوادِ اعظمِ محدثین و فقهاء وصوفیه و متکلمیں بحسن قبول پیش آمده عامل بآں باشند وآں را موجبِ ثوابِ عظیم واجرِ فخیم انگارند انکارِ شرزمۂ قلیله از منکرین ساقط از پایۂ اعتبار ست ومغلطه که راه منکرین زده عدم تدبر در معنیِ بدعت و اقسام آں است چه اینها مطلق بدعت را محصور در سیئه دانسته حدیث کل بدعة ضلالة وامثالِ آں را غیر مخصوص انکارند واصلِ هر بدعت سیئه شمارند وحال آنکه مطلق بدعت سیئه نیست ونه بدعتِ ضلاله بلکه بدعتِ حسنه که موجبِ اجر وثواب است هم از اقسامِ بدعتِ شرعی است ولهٰذا اربابِ تحقیق بدعت رامنقسم با قسامِ خمسیه نموده احکام خمسه ازوجوب وندب واباحت وکراهت وحرمت دراں جاری فرموده اند۔

ترجمہ} حضرت علامہ مولانا مولوی محمد سلامۃ اللہ (اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل فرمائے!) نے ''اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام'' میں فرمایا:

اس عمل خیر کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ ربیع الاول کے مہینہ میں یا کسی دوسرے مہینہ میں مسلمان علماء، فضلاء، صلحاء، فقراء اور اغنیاء کسی مسلمان کی دعوت پر کسی ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور خواص وعوام اہل اسلام بھی بہ اذنِ عام ایک جگہ جمع ہو کر محفل کرتے ہیں، اس محفل میں کوئی ان آیاتِ قرآنی کی تلاوت کرتا ہے جو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے فضائل وکمالات پر مشتمل ہوتی ہیں، اور کچھ احادیثِ صحیحہ جن میں معجزات وحالاتِ ولادت باکرامت وباسعادت اور سید البشر، افضل البشر ﷺ

کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کے دودھ پینے کا بیان ہوتا ہے، اور جب یہ بیان و محفل انتہاء کو پہنچتی ہے تو حاضرین میں سے حفاظ کچھ قرآنِ پاک سے کچھ آیات کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں، اور اس فاتحہ خوانی پر یہ ذکرِ خیر مکمل ہوتا ہے، پھر اس کے بعد جو محفل منعقد کرنے والے کو بہ آسانی میسر ہوتا ہے، کھانا اور مٹھائی میں سے، وہ حاضرین میں تقسیم کر دیا جاتا ہے، پھر اس مجمع کے تمام افراد اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں، مختصر یہ کہ ان محافل میں یہ سب کچھ ہوتا ہے: مومنین کا اجتماع، قراءتِ آیاتِ قرآنیہ اور ان کے معانی کا بیان، احادیثِ صحیحہ کا ذکر، درود شریف، علماء، صلحاء، اہل دین اغنیاء، اور غرباء کو کھانا کھلانا، اور فقیروں مسکینوں کو صدقات و خیرات دینا، اور اس سب سے مقصود، اکمل و افضلِ کائنات و موجودات ﷺ کے وجودِ باجود کی نعمت پر شکرِ خدا بجالانے میں کوشش کرنا ہے۔

جسے مومن اچھا جانیں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے

اور یہ عملِ خیر اس تعیین و تخصیص کے ساتھ اگرچہ قرونِ ثلاثہ میں معمول، اور اِن متبرک زمانوں سے منقول نہیں، لیکن چونکہ اس کی اصل ان برکت والے زمانوں میں ثابت و محقق ہے، لہٰذا یہ بدعتِ حسنہ میں شمار ہوتا ہے، اور مزید برکتوں کا سبب ہے، اسی وجہ سے اَطرافِ عالم مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں، علماء و عرفاء سلف صالحین نے اس کو تلقی بقبول کا درجہ دیا ہے، (کسی چیز کا عمل میں ہونا علماء کے ہاں تلقی بقبول کہلاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ اگر اس پر کوئی نص نہ بھی ہو، تو علماء کا عمل ہی اس کے لیے کافی ہے، حدیث شریف ہے: مَا رَآهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ ★ جسے مومن اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھا ہے، (مؤطا امام مالک، باب قیام شہر رمضان ☆ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، باب امامۃ المفتون والمبتدع) قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)، شرعی طور پر یہ خوبصورت اور پسندیدہ عملوں میں سے جانا اور شمار کیا جاتا ہے، اور چھ سو۔ اال

بلکہ اس سے زیادہ اس پر گزر گئے ہیں کہ تمام عمائدِ دین اس عمل کو جاری وساری رکھے ہوئے ہیں، خاص کر حرمین شریفین (اللہ تعالیٰ ان کے شرف وعظمت کو اور بڑھائے) کے اکابر کا عمل اور اس میں مشغولیت ہے، کہ شرعِ محمدی کے حالات وواقعات، اور دین مصطفوی کے اربعہ عناصر میں سے ذکرِ مصطفی کی محفل کا انعقاد ہے، اسی طرح مکہ اور مدینہ کا وجود جہان میں مشہور ومتواتر ہے، جس کا انکار خبر متواتر کے انکار کے حکم میں ہے، اس لیے اس عمل میں جس کی اصل قرونِ ثلاثہ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین وتبع تابعین کے زمانے میں پائی گئی ہے، اور سوادِ اعظم محدثین، فقہاء، صوفیہ اور متکلمین نے بہ حسن وخوبی قبول کیا ہے، اور وہ اس پر عمل کر رہے ہیں، اور اس کو عظیم ثواب اور بہت بڑے اجر کا باعث سمجھتے ہیں، وہ امور جو غیر شرعی ہیں ان کا قلیل طور پر کوئی ارتکاب کرے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اور غلط قرار دینے والے لوگ منکرین کے راہ پڑے ہیں کہ بدعت اور اس کی اقسام کے معنی میں تدبر نہیں کرتے، اس لئے وہ لوگ مطلق بدعت کو بدعت سیئہ ہی میں بند اور مقید سمجھتے ہیں، دلیل: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، اور اس کی مثل احادیث کو مخصوص نہیں مانتے اور ہر بدعت کو اصلاً سیئہ شمار کرتے ہیں، حالانکہ مطلق بدعت، سیئہ نہیں ہے، اور نہ بدعت ضلالہ ہے، بدعتِ حسنہ، جو اجر وثواب کا باعث ہے، وہ بھی بدعت کی اقسام شرعی میں سے ہی ہے۔

اقسامِ بدعت

محققین نے بدعت کو پانچ قسموں میں تقسیم کیا ہے، وہ پانچ احکام: (۱) واجب ہونا (۲) مندوب ہونا (۳) مباح ہونا (۴) مکروہ ہونا (۵) حرام ہونا، کو اس بدعت میں جاری فرماتے ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ

امام نووی علیہ الرحمۃ در شرح صحیح مسلم می نویسد: كُلُّ بِدْعَةٍ

ضلالۃ اَلْبِدْعَۃُ کُلُّ شَیْئٍ عُمِلَ عَلٰی غَیْرِ مِثَالٍ سَبَقَ وَفِی الشَّرْعِ اِحْدَاثُ مَالَمْ یَکُنْ فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ عَامٌّ مَخْصُوْصٌ وَالْمُرَادُ غَالِبُ الْبِدَعِ۔

ترجمہ} امام نووی (اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے!) شرح صحیح مسلم میں حدیث شریف (کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ) کے تحت لکھتے ہیں: بدعت ہر وہ شے ہے جو عمل میں ہو، اور اس کی اس سے پہلے کوئی مثال نہ ہو، اور شریعت میں بدعت کا مفہوم ہے: ایسے کام کو جاری کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں نہ ہوا ہو، اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ عام مخصوص ہوگا، اور مراد اً کثیر بدعتیں ہوں گی۔

قَالَ الْعُلَمَآءُ اَلْبِدْعَۃُ خَمْسَۃُ اَقْسَامٍ وَاجِبَۃٌ وَمَنْدُوْبَۃٌ وَمُحَرَّمَۃٌ وَمَکْرُوْہَۃٌ وَمُبَاحَۃٌ۔ فَمِنَ الْوَاجِبِ نَظْمُ اَدِلَّۃِ الْمُتَکَلِّمِیْنَ لِلرَّدِّ عَلَی الْمُلَاحِدَۃِ وَالْمُبْتَدِعِیْنَ وَشِبْہُ ذٰلِکَ۔

وَمِنَ الْمَنْدُوْبَۃِ تَصْنِیْفُ کُتُبِ الْعِلْمِ وَبِنَاءُ الْمَدَارِسِ وَالرَّبْطِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ۔

وَمِنَ الْمُبَاحِ اَلتَّبَسُّطُ فِیْ اَلْوَانِ الْاَطْعِمَۃِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ۔

وَالْحَرَامُ وَالْمَکْرُوْہُ ظَاہِرَانِ وَقَدْ اَوْضَحْنَا الْمَسْئَلَۃَ بِاَمْثِلَتِہَا الْمَبْسُوْطَۃِ فِیْ تَہْذِیْبِ الْاَسْمَاءِ وَاللُّغَاتِ فَاِذَا عَرَفْتَ مَا ذَکَرْتُہٗ عَلِمْتَ اَنَّ الْحَدِیْثَ عَامٌّ مَخْصُوْصٌ وَکَذَا مَا اَشْبَہَ مِنَ الْاَحَادِیْثِ الْوَارِدَۃِ وَیُؤَیِّدُ مَا قُلْنَاہُ قَوْلُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِی التَّرَاوِیْحِ نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ وَلَا یَمْنَعُ مِنْ کَوْنِ الْحَدِیْثِ عَامًّا مَخْصُوْصًا قَوْلُ کُلُّ بِدْعَۃٍ مُؤَکَّدٌ بِکُلٍّ بَلْ یَدْخُلُہُ التَّخْصِیْصُ مَعَ ذٰلِکَ کَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی تُدَمِّرُ کُلَّ شَیْئٍ انتہی★

ترجمہ} علماء نے کہا: بدعت کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) واجب (۲) مندوب (۳) حرام (۴) مکروہ (۵) مباح۔

واجب کی مثال، جیسے: متکلمین کا دلیلوں کو منظم کرنا، تاکہ بے دینوں اور بدعتی لوگوں کا رد کیا جا سکے۔

اور مندوب کی مثال، جیسے: علم کی کتابیں لکھنا، مدرسے بنانا، اور ربط، وغیرہ

اور مباح کی مثال، جیسے: رنگا رنگ کھانوں میں کشادگی اختیار کرنا وغیرہ

حرام اور مکروہ دونوں ظاہر ہیں، اور ہم نے اس مسئلہ کو تفصیلی مثالوں کے ساتھ "تہذیب الاسماء واللغات" میں واضح کر دیا ہے، پس جب تو وہ پہچان گیا جو میں نے ذکر کیا ہے، تجھے معلوم ہو گیا کہ حدیث عام مخصوص ہے، اور اسی طرح دیگر جو احادیث اس کے مشابہ ہیں، ان کا بھی یہی حکم ہے، ہماری تحقیق کی تائید سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تراویح کے بارے یہ قول ہے: نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ (کیا ہی اچھی بدعت ہے!) اور کل بدعۃ حدیث کو عام مخصوص ہونے سے کلیۃً نہیں روکتا، بلکہ اس کے ساتھ اس میں تخصیص داخل ہو جاتی ہے: جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ، وہ (ہوا) ہر شے کو ہلاک کر دے گی۔

اگر بنظرِ انصاف ملاحظہ رود ایں بیانِ متانت ترجمان برای اثباتِ مدعاو ابطالِ دعوئ منکرینِ عملِ خیر ومثبتین عموم کل بدعۃ ضلالۃ بسند است کہ بتصریحِ امامِ ممدوح ثابت شد کہ حدیث مذکور و مانندِ آں مخصوص ست و تمسک بلفظ کلّ بنا بر اثباتِ غیرِ مخصوص ستِ ایں عام کہ منشاء غلط قائلین عموم ایں حدیث ست نیز باطل شد کہ باوجود لفظ کل عام قبول تخصیص می کند چنانچہ در کریمہ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ (۴۶/احقاف) موجود ست پس لفظ کل کہ در حدیث مذکور است مانع از قبولِ تخصیص نمی تواند شد ونیز ثابت شد کہ بدعتِ شرعی منقسم باقسامِ خمسہ است کہ وجوب وندب ہم از اقسامِ آنست ز... اکہ تحقیقِ ایں اقسامِ خمسہ در بدعتِ شرعی ست نہ لغوی ونیز بمعرضِ ثبوت رسید کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہ بر تراویح اطلاقِ بدعت فرمودہ اند ومراد ازاں بدعتِ شرعی ست کہ آں اِلتزامِ تراویح است پس کسانیکہ ایں بدعت را محمول بر بدعتِ لغوی نمودہ اند از راہِ صواب دور تر افتادہ اند چہ بملاحظۂ بیان معنی بدعت لغوی کہ سابق گزشت ایں حمل بر غیر محل ست فتدبر۔

ونیز مقترح شد کہ اطلاقِ بدعت شرعی در امرے کہ حادث بعد قرونِ ثلثہ گردد منحصر نیست بلکہ در قرونِ مذکورہ نیز اطلاقِ بدعت ہر امرِ مستحدث

دینی کردہ اند پس ازیں جا چوں آفتابِ نیمروز تابان و درخشان ست کہ بدعت محصور در سیئہ واصل ہر بدعت سیئہ نیست۔

شیخ ابن حجر ہیتمی در شرح اربعین امام نووی ذیل حدیث خامس در تقسیم بدعت نوشتہ قدرے ازاں بہ معرضِ نقل می آید۔

ترجمہ} اگر بہ نظر انصاف دیکھا جائے تو یہ سنجیدہ بیان، مدعی کو ثابت کرنے اور عمل خیر کے منکروں کے دعوی کو باطل کرنے کے لیے، اور کل بدعۃ ضلالۃ کے عموم کو ثابت کرنے والوں کے لیے سند ہے اور کافی ہے۔

کیونکہ امام ممدوح کی تصریح سے ثابت ہو چکا کہ حدیث مذکور اور اس جیسی دیگر احادیث مخصوص ہیں، اور لفظ کل سے دلیل پکڑنا، غیر مخصوص کو ثابت کرنے پر بنا رکھنا ہے، یہ عام ہے، کیونکہ اس حدیث کے عموم کے قائلین کا غلط منشاء بھی باطل ہوا کہ لفظ کل کے باوجود عام تخصیص کو قبول نہیں کرتا، جیسا کہ آیتِ کریمہ میں ہے: تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ. لہٰذا لفظ کل جو حدیث میں مذکور ہے، تخصیص کو قبول کرنے سے مانع نہیں ہوسکتا۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ شرعاً بدعت کی پانچ قسمیں ہیں، اور وجوب وندب بھی اس کی اقسام میں سے ہیں۔

اس لیے کہ بدعت کی ان پانچ قسموں کی تحقیق شرعی ہے، لغوی نہیں، نیز یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح پر بدعت کا لفظ جو استعمال فرمایا، اس سے مراد بدعت شرعی ہے اور وہ تراویح کا التزام ہے، پس جو لوگ اس بدعت کو بدعتِ لغوی ظاہر کرتے ہیں، وہ درست راہ سے دور تر جا گرے ہیں۔ بدعت کے لغوی معنی کو، جو پہلے گزر چکا، ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ معنی برمحل نہیں ہے۔ تو غور و فکر کر۔

نیز یہ بات صحیح طور پر واضح ہو چکی کہ بدعتِ شرعی کا اطلاق اس کام میں جو تین زمانوں کے بعد ظاہر ہو، منحصر نہیں ہے، بلکہ مذکورہ زمانوں میں بھی بدعت کا اطلاق ہر نئے

ہونے والے دینی کام پر ہوتا ہے، لہٰذا دوپہر کے سورج کی طرح یہ بات واضح روشن ہوگئی، کہ بدعت سیئہ ہی پر محصور نہیں، اور نہ ہی اصلاً ہر بدعت سیئہ ہے۔

شیخ ابن حجر ہیتمی نے امام نووی کی کتاب ''اربعین نووی'' کی شرح میں پانچویں حدیث کے تحت بدعت کی تقسیم میں لکھا ہے، اس سے کچھ نقل کیا جاتا ہے:

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ

قال الشافعی رحمه الله تعالی ما احدث و خالف کتابا او سنة او اجماعا او اثرا فهو البدعة الضلالة و ما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فهو البدعة المحمودة والحاصل ان البدعة الحسنة متفق علی ندبها وهی ما وافق شیئا مما مر ولم یلزم من فعله محذور شرعی ومنها ما هو فرض کفایة کتصنیف العلوم ونحوها مما مر قال الامام ابو شامه شیخ المصنفة رحمة الله علیه ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولوده صلی الله علیه و آله و سلم من الصدقات و اظهار النعمة و السرور فان ذلک مع ما فیه من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبة رسول الله صلی الله علیه و سلمهو تعظیمه و جلاله فی قلب فاعله ذلک و شکر الله تعالی علی ما من به من ایجاد رسوله الذی ارسله للعالمین رحمة صلی الله علیه سلم وان البدعة السیئة وهی ما خالف شیئا من ذلک صریحا او التزاما قد تنتهی الی ما یوجب التحریم تارة والکراهة اخری انتهی بقدر الحاجة ونیز شارح مذکور شرح حدیث بست و هشتم نوشته:

والحاصل ان البدعة منقسمة الی الاحکام الخمسة فمن البدعة الواجبة علی الکفایة للاشتغال بالعلوم العربیة للتوقف علیها فهم الکتاب والسنة کالصرف والنحو والمعانی والبیان واللغة۔

ومن البدع المحرمة مذاهب سائر اهل البدع انتهی ما اردنا ایراده.

ترجمہ} امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو بھی نئی چیز ظاہر ہو اور کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے خلاف ہو، وہ بدعت ضلالت ہے، اور جو خیر کی نئی چیز ظاہر ہو، اور وہ ان میں سے کسی چیز کے مخالف نہ ہو، تو وہ بدعتِ محمودہ ہے، حاصل یہ کہ بدعتِ حسنہ کے مستحب

ہونے پر اتفاق ہے، اور یہ بدعت وہ ہے جو مذکورہ اشیاء میں سے کسی کے موافق ہو اور اس کے کرنے سے کوئی شرعی ممنوع بات کا ارتکاب لازم نہ آئے۔ ایک بدعت وہ بھی ہے جسے فرضِ کفایہ کہا جاتا ہے، جیسے علوم کی تصنیف و تالیف وغیرہ، جس کا بیان گزر چکا ہے۔ امام ابو شامہ شیخ المصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اور کیا ہی اچھی چیز ہے! جو ہمارے زمانے میں نئی آئی ہے، جسے ہر سال کیا جاتا ہے، نبی کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن میں، یعنی صدقات و خیرات کی تقسیم، نعمت و خوشی کا اظہار، کہ بلاشک فقیروں محتاجوں پر احسان کرنے کے ساتھ ساتھ، جو کچھ بھی اس میں ہے، یہ محافل خبر دیتی ہیں کہ یہ محفل کرانے والے کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت اور آپ کی تعظیم و تکریم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا بھی ہے، اِس پر کہ اُس نے اپنے اُس رسول کو بھیج کر اِحسان فرمایا جسے اُس نے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، ﷺ۔ اور بدعتِ سیئہ وہ ہے جو ان (کتاب وسنت واجماع واثر) میں سے کسی شے کے مخالف ہو، خواہ صراحتاً مخالف ہو یا التزاماً، یہ کبھی حرام ہوتی ہے، کبھی مکروہ۔ بقدرِ حاجت میں نے لکھ کر بس کیا، نیز شارح مذکور نے اٹھائیس نمبر حدیث کی شرح میں لکھا ہے:

اور حاصل یہ ہے کہ بدعت پانچ احکام کی طرف منقسم ہے، ایک بدعت واجبہ کفایہ ہے، یعنی علومِ عربیہ میں مشغولیت، کیوں کہ عربی علوم کے سمجھنے پر ہی کتاب وسنت کا سمجھنا موقوف ہے، جیسے: صرف، نحو، معانی، بیان اور لغت وغیرہ۔

اور بدعتِ حرام کے تحت تمام اہل بدعت کے مذاہب آتے ہیں۔

یہاں تک وہ بات پوری ہوگئی جو ہم کہنا چاہتے تھے۔

از ین عبارت با بشارت نیز تقسیم بدعت حسنه وسئیه پیدا و هو یدا است۔ معهذا اقتراح بودن عمل مولود شریف از بدعت حسنه مطابق بیان مقصود به عنوانی منقول از شیخ الشیوخ امام ابو شامه است که محتاج تشریح و تفصیل نیست انتهی باختصار والتقاط وایضًا

قال العلامة الموصوف علیہ رحمۃ اللہ الرءوف

بعد نقل العبارات المنقولۃ عن العلماء والاعلام حیث قال وفذلکۂ کلام
در یں مقام کہ مستفاد از عباراتِ منقولۂ علمائِ اعلام ست اینکہ عمل مولد
شریف وتعینِ ماہ وروز برائ آں بلاارتیاب از اُمورِ مستحبہ ومستحسنہ وبدعاتِ
حسنہ وموجبِ اجرِ جزیل وخیرِ نبیل ست پس دریں شک نیست کہ شہر ربیع
الاول وھمچناں روزِ دو شنبہ بسببِ شرفِ ولادتِ باسعادتِ آنحضرت علیہ
الصلوۃ والتحیۃ واجب التعظیم ولائقِ احترام وتکریم ست کہ تشریف وتکریمِ
ظرفِ مکان وزمان بہ تشریف وتکریمِ مظروف است ولهذا تعینِ روزِ دو شنبہ کہ
ثابت بقول وفعلِ حضرت ﷺ است اصل یوم برائ تعیین عمل مولد شریف و
برائ صوم عاشوراء واعادۂ عقیقہ قرار دادہ اند اگر زیادہ تر ازیں ھمہ کہ بمعرض
بیاں آمد سند عمل مولد شریف مطلوب ست باید شنید وتائید سماوی را بدیدۂ
حق بین باید دید کہ مولانا شیخ ابو الخطاب علیہ الرحمۃ کہ قرعۂ ابتدائ تالیف
رسالۂ میلادِ شریف بنام نامی ھمیں علامہ افتادہ در رسالہ خودش کہ مسمی
تنویر است می نویسند:

ترجمہ} اس خوشخبری والی عبارت سے بھی بدعت کی تقسیم ظاہر وباہر ہے، علاوہ ازیں میلاد پاک کی محفل کا بدعتِ حسنہ ہونا، شیخ الشیوخ اما ابو شامہ سے منقول عبارت کے عین مطابق ہے، جو محتاجِ تشریح وتفصیل نہیں ہے۔ (انتهی باختصار والتقاط)

نیز، علامہ موصوف (آپ پر اللہ تعالیٰ رءوف کی رحمت ہو!) نے، علماء اَعلام سے منقول عبارات کو نقل کرنے کے بعد، فرمایا:

خلاصۂ کلام، اس مقام میں جو ان علماء اعلام سے منقول عبارات سے حاصل ہو رہا ہے، یہ ہے کہ میلاد شریف کا عمل اور اس کے لیے مہینہ ودن کا تعین بے شک مستحب اور پسندیدہ کاموں اور بدعاتِ حسنہ میں سے ہے، اور اجرِ عظیم کا سبب اور بے پایاں بھلائی کا موجب ہے، کیوں کہ اس میں شک نہیں ہے کہ ربیع الاول کا مہینہ اور اسی طرح پیر کا دن آں حضرت ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے سبب واجب التعظیم اور لائق صد احترام

وتکریم ہے، اس لیے کہ ظرف کی تکریم وتشریف مظروف کی تکریم وتشریف کی وجہ سے ہے، لہٰذا پیر کے دن کا تعین جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول وفعل سے ثابت ہے، علماء نے اسے میلاد شریف کے دن کی تعیین، صومِ عاشوراء اور عقیقہ کے اعادہ کے لیے اصل (بنیادی دلیل) قرار دیا ہے۔

اگر، جو کچھ بیان ہوا اس سے زیادہ میلاد شریف کی سند مطلوب ہو، تو سننا چاہئے، اور تائید آسمانی کو دیدۂ حق بین سے دیکھنا چاہئے کہ مولانا شیخ ابو الخطاب رحمہ اللہ تعالیٰ، جب میلاد شریف کے رسالہ کی تالیف کرنے لگے، تو انھیں علامہ کے نام نامی پر قرعہ آیا، آپ اپنے رسالہ میں خود لکھتے ہیں، جس کا نام تنویر ہے۔

حدیث شریف 193

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے گھر میں محفل میلاد کرتے تھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ بَیْتِہٖ وَقَائِعَ وِلَادَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لِقَوْمٍ فَیَسْتَبْشِرُوْنَ وَیَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِذَا جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ لَکُمْ شَفَاعَتِیْ۔

ترجمہ} سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ایک دن اپنے گھر میں ولادتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے واقعات لوگوں سے بیان کررہے تھے، تو لوگ خوش ہو رہے تھے، اور اللہ تعالیٰ کی حمد کررہے تھے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ رہے تھے، کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، فرمایا: تمہارے لیے میری شفاعت حلال (یعنی ثابت) ہو گئی۔

حدیث شریف 194 میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ سیدنا عامر انصاری رضی اللہ عنہ

ونیز دراں رسالہ از ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ مروی است:

مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَيْتِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِاَبْنَائِهِ وَعَشِيْرَتِهِ وَيَقُوْلُ هٰذَا الْيَوْمُ هٰذَا الْيَوْمُ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اللهَ فَتَحَ لَكَ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِكَتُهُ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَكَ مَنْ فَعَلَ فِعْلَكَ نَجٰى نَجَاتَكَ

انتهى بحروفه·

ترجمہ} اور اسی رسالہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف سے گزرے اور عامر انصاری آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کے واقعات اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو سنا رہے تھے، اور آپ کہہ رہے تھے: یہ ہی دن تھا یہ ہی دن تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے رحمت کے دروازے کھول دیئے اور فرشتے سارے تیرے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں، جس نے تیرے جیسا کام کیا وہ تیری طرح نجات پا جائے گا۔

اکنوں در منطوق صدق وثوق این هر دو روایت بابشارت ملاحظه رود که ببانگ بلند وندای ارجمند منادی باصل اصیل برای بیان مولد نبیل در قرنی ست که مصداق خیر القرون قرنی بوده است وفعلیکه مستوجب حلت شفاعت آنحضرت علیه الصلاة والتحیة وفتح ابواب رحمت واستغفار تمام ملائکه ونجات از عذاب دنیا وآخرت برائے فاعل خودش باشد چه جای اباحت واستجاب اگر بوجوبش قائل شوندو آنرا واجب شمارند چنانچه بعضے از اکابر علماء بآن تصریح کرده اندالبته قابل قبول علماء وفحول فضلاء ست انتهى بحروفه۔

ترجمہ} اب جو بیان ہو رہا ہے، اس میں یقین کی سچائی میں، یہ دونوں روایتیں ملاحظہ ہو چکیں، کہ بلند آواز سے اور نصیب والی نداء کے منادی نے اصل دلیل کے ساتھ اس زمانہ

میں بیان کر دیا ہے جسے خیر القرون قرنی کہا جاتا ہے، اور جو فعل اپنے کرنے والے کے لیے شفاعت آنحضرت ﷺ کے حلال و جائز و ثابت ہونے، رحمت کے دروازے کھلنے، تمام ملائکہ کی بخشش کی دعا اور دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات کا سبب ہو، کیا وجہ ہے کہ اس کے مباح اور پسندیدہ ہونے سے اس کے واجب ہونے کا قول کیا جائے، اور اسے واجب شمار کریں، جیسا کہ بعض اکابر علماء سے اس کی تصریح بھی موجود ہے، البتہ علماء کے قبول کے لائق فضلاء کا پسندیدہ ہے۔

وقال فی الهامش: ذکرِ فضائل ومعجزاتِ سرورِ کائنات صلی اللّٰہ علیه وسلم خصوصا در وقتِ ظهورِ فساد و ضعفِ اعتقاد و اشاعت کفره مطاعن آن سید الانام صلی اللّٰہ علیه وسلم والقائے شبهات وشکوک در اذهان عوام الحاق آن بسائر واجبات علی الکفایه اقرب بروایت ودرایت می نماید۔۔۔اه

وایضًاقال العلامة الموصوف علیه رحمة اللّٰہ الرء وف اگر مسلمانان حال اعلائے دین را سیّما دریں جورِ زمان که بهر کوچه وهر زن نشر فضائل پیغمبر خود برائی ترویج دین و ترغیب مردم می کنند بدیده حمیت اسلامی ملاحظه نمایند انعقاد مجلس مولود شریف که موجب نشر فضائل ومعجزات سرور کائنات علیه الصلاة والتحیات است درماه ربیع الاول بلکه در هر ماه بر ذمه خود ها لازم وواجب دانند۔ انتهی بحروفه۔

ترجمہ} صاحبِ حاشیہ کہتے ہیں: سرورِ کائنات ﷺ کے فضائل و معجزات کا ذکر خصوصاً ایسے وقت میں کرنا جب کہ فسادِ عقیدہ اور اس کی کمزوری کا ظہور ہو، اور کافر حضور علیہ الصلوٰۃ وسلم پر طعن کریں اور پھر اسے نشر کرتے ہوں، اور عوام کے ذہنوں میں شکوک وشبہات ڈالتے ہوں، اور اسے باقی واجباتِ کفایہ کے ساتھ ملانا، روایت و درایت کے زیادہ قریب نظر آتا ہے۔

نیز علامہ موصوف نے (آپ پر اللہ تعالیٰ رء وف ورحیم کی رحمت ہو!) فرمایا:
اگر مسلمان، دشمنانِ دین کا حال، خصوصاً آج کے دور میں، کہ ہر گلی و کوچہ میں وہ

لوگ اپنے پیغمبر کے فضائل، اپنے دین کی ترویج اورلوگوں کی ترغیب کے لیے نشر کرتے ہیں ،(اگر مسلمان اسے) اسلامی حمیت کے ساتھ دیکھیں تو یہ محفل میلاد شریف جو سرور کائنات ﷺ کے فضائل و معجزات کے نشر کا سبب ہے، ماہِ ربیع الاول میں یا ہر ماہ میں اپنے ذمہ لازم وواجب جانیں۔

(منکروں کی تو بات ہی چھوڑیں، ان کا تو حال یہ ہے کہ۔
ذکر روکے، فضل کاٹے، نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں اُمت رسول اللہ کی)

ایک مسئلہ زائد فائدہ کے لیے

کاتب الحروف عفي عنه درینجایک مسئله برائے از دیاد فائده می نویسد:

فی الفتاوی العالمکیریۃ فی جلد اوّل فی الباب الحادی والعشرون فی الجنائز فی فصل الثالث فی التکفین نقلا عن الایضاح اذا کان مع الجنازة نائحة او صائحة زجرت فان لم تنزجر فلا باس بان مشی معها لان اتباع الجنازة سنة فلا یترکه لبدعة من غیره انتهی وفی الدر المختار وتنزجر النائحة ولا یترک اتباعها لاجلها اھ۔

ترجمہ} کاتب الحروف عفی عنہ اس جگہ ایک مسئلہ فائدہ کو زیادہ کرنے کے لئے لکھتا ہے:
فتاوی عالم گیری، جلد اول، باب اکیس جنائز کے بیان میں، تیسری فصل کفن دینے کے بیان میں، ایضاح سے نقل کرتے ہوئے ہے، کہ جب جنازہ کے ساتھ نوحہ کرنے والی یا چیخنے والی ہو تو اسے جھڑکا جائے گا، اور اگر وہ جھڑک کو قبول نہ کرے تو جنازہ کے ساتھ چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ جنازہ کی اتباع سنت ہے، اور سنت کسی بدعت کی وجہ سے نہیں چھوڑی جاتی۔ درمختار میں ہے: نوحہ والی کو ڈانٹ پلائی جائے اور اس کی وجہ سے

جنازہ کے ساتھ چلنا نہ چھوڑا جائے۔

علامہ طحطاوی کا درمختار پر حاشیہ

وفی حاشیۃ العلامۃ الطحطاوی علی الدر المختار:

وقولہ ولا یترک اتباعها لاجلها لان السنۃ لاتترک بما اقترن بها من البدعۃ وترد الولیمۃ حیث یترک حضورها بوجود بدعۃ فیها لوجود الفارق انهم لو ترکوا المشی مع الجنازۃ لزم عدم انتظامها ولا کذالک الولیمۃ لوجود من یاکل الطعام ابو السعود ملخصا انتهت بحروفها فافهم واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

وایضا قال: العلامۃ الموصوف علیہ رحمۃ اللہ الرءوف باقی ماند کلام درینکہ باوجودیکہ اصل اصیلی برای این فعل حسن در قرن اوّل پیدا باشد پس اطلاق بدعت اگرچہ بدعت حسنہ گویند کہ از اسلافِ کرام وعلمائ ہمام بریں فعل منقول است بکدام محمل می نشیند جوابش باید شنید وبنظر انصاف باید دید کہ این اطلاق باطلاق بدعتِ حسنہ بر سنت تراویح است کہ جناب خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالی عنہ نعمۃ البدعۃ التراویح اشارہ فرمودہ اند و ریں شک نیست کہ وجود تراویح بقول وفعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ومتحقق است پس چنانچہ نظر بالتزام واجتماع واستدامتِ آں در تمام ماہِ رمضان بمعین فعل مسنون اطلاق بدعتِ حسنہ فرمودہ اند ہمچناں نظر بالتزام واجتماع واستدامت آں در تمام ماہ ربیع الاول بلکہ در تمام سال اکابر علماء سلف اطلاق بدعتِ حسنہ بریں سنت تقرری نمودہ اند انتہی بحروفہ★(واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم)

ترجمہ} علامہ طحطاوی کے درمختار پر حاشیہ میں ہے:

مصنف کا کہنا: اس بدعت کی وجہ سے اتباع جنازہ نہ چھوڑی جائے گی، اس لیے ہے کہ سنت کے ساتھ مل جانے والی بدعت کی وجہ سے سنت نہ چھوڑی جائے گی، تاہم ولیمہ کو رد کر دیا جائے گا، اس وجہ سے کہ اس میں حاضری کو چھوڑا جا سکتا ہے جب کہ اس میں

کوئی بدعت ہو، اس لیے کہ دونوں میں فرق کرنے والی چیز موجود ہے، کہ جب وہ جنازہ کے ساتھ چلنے کو چھوڑ دیں گے تو انتظام کا نہ ہونا لازم آئے گا، لیکن ولیمہ اس طرح نہیں ہے، کیوں کہ کچھ لوگ کھانے والے وہاں ضرور موجود ہوں گے۔

نیز علامہ موصوف علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

باقی رہی یہ بات کہ جب اس فعل حسن کی اصل اصیل قرنِ اول میں موجود ہے، تو پھر اسے بدعت کہنا، خواہ بدعتِ حسنہ ہی کہیں، جیسا کہ اسلاف کرام وعلماء ہمام سے منقول ہے، کیسے درست ہو سکتا ہے؟

تو اس کا جواب سننا چاہئے اور بہ نظر انصاف دیکھنا چاہئے کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے سنتِ تراویح کو بدعتِ حسنہ کہا گیا ہے، کہ جنابِ خلیفۂ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نعمت البدعۃ سے تراویح کی طرف اشارہ فرمایا، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ تراویح کا وجود آنحضرت ﷺ کے قول وفعل سے ثابت و متحقق ہے، پس جیسے اس کا التزام کرنے، اجتماع کرنے اور پورے ماہِ رمضان میں ہیشگی کرنے پر نظر کرتے ہوئے، معین فعلِ مسنون پر بدعتِ حسنہ کا اطلاق فرماتے ہیں، اسی طرح اس فعل میلاد کے التزام، اجتماع اور پورے ماہِ ربیع الاول بلکہ پورے سال میں ہیشگی کی طرف نظر کرتے ہوئے اکابر علماء سلف اِس سنتِ تقریری کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں۔ (اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس کا علم کامل واکمل ہے۔)

فصل نمبر ۲} علماءِ کرام وفقہاءِ عظام کے فیصلے

ہر سال ولادت کے دن جشن میلاد شریف منانے کا حکم جب کہ وہ مکروہاتِ شرعیہ سے خالی ہو

علامہ مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ

افاد: مَوْلَانَا الْعَلَّامَةُ جَلَالُ الدِّيْنِ السَّيُوْطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي رِسَالَتِهٖ بَعْدَ نَقْلِ السُّؤَالِ عَنْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ فِيْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ مَا حُكْمُهٗ مِنْ حَيْثُ الشَّرْعِ؟

علامہ مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ میں ربیع الاول میں نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کے متعلق سوال (ماہ ربیع الاول میں میلاد شریف منانے کا شرعی حکم کیا ہے؟) نقل کرنے کے بعد فرمایا:

اَلْجَوَابُ: اِنَّ اَصْلَ الْمَوْلِدِ هُوَ اجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ وَرِوَايَةُ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِيْ مَبْدَئِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَقَعَ فِيْ مَوْلِدِهٖ مِنَ الْاٰيَاتِ ثُمَّ يُمَدُّ لَهُمْ سِمَاطٌ يَاْكُلُوْنَهٗ وَيَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَةِ الَّتِيْ يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ قَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِظْهَارُ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...اھ

جواب: میلاد شریف دراصل لوگوں کا اجتماع ہے، قرآنِ پاک کی تلاوت ہے، نبی کریم ﷺ کے ابتدائے معاملہ میں جو احادیث وارد ہوئیں اُن کی روایت کرنا ہے، اور آپ ﷺ کے میلاد شریف پر جو نشانیاں اور واقعات رونما ہوئے ان کو بیان کرنا ہے، پھر لوگوں کے لیے دسترخوان بچھایا جاتا ہے، لوگ کھاتے ہیں اور پھر اس پر کوئی زائد عمل لیے بغیر پلٹ جاتے ہیں، یہ عمل مولد شریف اُن بدعتوں میں سے ہے جنھیں حسن کہا جاتا ہے، اور ان کے اپنانے والے کو ثواب دیا جاتا ہے، کیوں کہ اس میں نبی کریم ﷺ کی تعظیم ہے، اور آپ ﷺ کے میلاد شریف پر فرحت و مسرت کا اظہار کرنا ہے۔

علامہ محمد بن یوسف شامی کی مشہور کتاب ''سیرتِ شامیہ''

وَفِيْ سَبِيْلِ الْهُدٰى وَالرَّشَادِ فِيْ سِيْرَةِ خَيْرِ الْعِبَادِ الْمَشْهُوْرِ بِالسِّيْرَةِ الشَّامِيَّةِ لِلْعَلَّامَةِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الشَّامِيِّ قَالَ اَبُو الْخَيْرِ السَّخَاوِيُّ فِيْ فَتَاوَاهُ عَمَلُ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ لَمْ يُنْقَلْ عَنْ اَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ فِي الْقُرُوْنِ الثَّلٰثَةِ الْفَاضِلَةِ وَاِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَهَا ثُمَّ لَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ فِيْ سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْكِبَارِ يَحْتَفِلُوْنَ فِيْ شَهْرِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ الْوَلَائِمَ الْبَدِيْعَةَ الْمُشْتَمِلَةَ عَلَى الْاُمُوْرِ الْبَهِيْجَةِ الرَّفِيْعَةِ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ فَضْلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ الْاِمَامُ

الْحَافِظُ اَبُو الْخَيْرِ ابْنُ الْجَزْرِيِّ شَيْخُ الْقُرْآنِ مِنْ خَوَاصِّهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ فِيْ ذٰلِکَ الْعَامِ وَبُشْرٰی عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمُرَامِ★

علامہ محمد بن یوسف شامی کی مشہور کتاب ''سیرت شامیہ'' میں ہے: ابوالخیر سخاوی نے اپنے فتاوی میں کہا: عمل مولد شریف (مروّج) فضیلت والے تین زمانوں میں سلف صالحین میں سے کسی سے منقول نہیں ہے، بلکہ یہ ان تین زمانوں کے بعد شروع ہوا ہے۔ پھر اہل اسلام تمام اطراف واکناف عالم میں اور بڑے بڑے شہروں میں نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی محفلیں منانے لگے اور اب تک مناتے چلے آرہے ہیں، قسم قسم کی عوتیں کی جاتی ہیں جو خوش کن اور بلند مرتبہ کاموں پر مشتمل ہوتی ہیں، اور لوگ طرح طرح کی اشیاء صدقہ دیتے ہیں، خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور نیک کاموں میں زیادتی کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کو پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں، اس کی برکتوں سے ان پر عظیم فضل ظاہر ہوتا ہے۔ شیخ القراء، امام ابوالخیر بن جزری اس کی خاصیتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ (عمل) سال بھر کے لیے (آفتوں سے) امان کا ذریعہ ہوتا ہے، اور مطالب ومقاصد کے حصول کی پیشگی بشارت ہے۔

(قُلْتُ:) وَ اَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَ ذٰلِکَ مِنَ الْمُلُوْکِ صَاحِبُ اَرْبَلِ الْمَلِکُ الْمُظَفَّرُ اَبُوْ سَعِيْدٍ كُوْكَرِيُّ بْنُ زَيْنِ الدِّيْنِ اَحَدُ الْمُلُوْکِ الْاَمْجَادِ وَ الْكُبَرَاءِ الْاَجْوَادِ وَقَالَ الْحَافِظُ عِمَادُ الدِّيْنِ بْنُ كَثِيْرٍ فِيْ تَارِيْخِهٖ كَانَ صَاحِبُ اَرْبَلِ يَعْمَلُ الْمَوْلِدَ الشَّرِيْفَ فِيْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَ يَحْتَفِلُ بِهٖ احْتِفَالًا هَائِلًا وَقَدْ صَنَّفَ الشَّيْخُ اَبُو الْخِطَّابِ بْنُ دِحْيَةَ لَهٗ كِتَابًا فِى الْمَوْلِدِ سَمَّاهُ "اَلتَّنْوِيْرُ فِيْ مَوْلِدِ الشَّرِيْفِ النَّذِيْرِ"، وَ جَازَاهُ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ وَقَدْ اَثْنٰى عَلَيْهِ الْاَئِمَّةُ مِنْهُمُ الْحَافِظُ اَبُوْ شَامَه شَيْخُ النَّوَوِيِّ فِيْ كِتَابِهٖ "اَلْبَاعِثُ عَلٰى اِنْكَارِ الْبِدَعِ وَ الْحَوَادِثِ"، وَقَالَ مِثْلَ هٰذَا الْحُسْنِ يُنْدَبُ اِلَيْهِ وَ يُشْكَرُ فَاعِلُهٗ وَيُثْنٰى عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ الْجَزْرِيِّ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذ

لِکَ اِلَّااِرْغَامُ الشَّیْطَانِ وَ سُرُوْرُ اَھْلِ الْاِیْمَانِ وَ قَالَ الْعَلَّامَۃُ اِبْنُ ظَفَرْ بَل فِی "الدُّرَرِ الْمُنْتَظَمِ،، وَقَدْ عَمِلَ الْمُحِبُّوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَرَحًا بِـمَوْلِدِہٖ الْوَلَائِمَ فَمِنْ ذٰلِکَ مَا عَمِلَہٗ بِالْقَاھِرَۃِ الْمَغْرَبِیَّۃِ مِنَ الْوَلَائِمِ الْکِبَارِ الشَّیْخُ اَبُو الْحَسَنِ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ فَضْلٍ شَیْخُ شَیْخِنَا اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَعَمِلَ ذٰلِکَ قَبْلَہٗ جَمَالُ الدِّیْنَ الْعَجَمِیُّ الْھَمْدَانِیُّ ★

میں کہتا ہوں: سب سے پہلے جس نے اس عمل کو رائج کیا وہ بادشاہوں میں اربل والا بادشاہ ملک مظفر ابو سعید کوکری بن زین الدین ہے، جو بزرگی اور شرافت والے، بڑے جود وسخا والے حضرات میں سے ہے، اور حافظ عماد الدین بن کثیر نے اپنی تاریخ میں فرمایا: صاحب اربل میلاد شریف کی محفل ربیع الاول میں کیا کرتا تھا اور یہ محفل عظیم کانفرنس ہوا کرتی تھی۔ شیخ ابو الخطاب بن دحیہ نے اس بادشاہ کے لیے میلاد شریف کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی اور اس کا نام "التنویر فی مولد البشیر النذیر،، رکھا، جس پر بادشاہ نے اُنھیں ایک ہزار دینار نذرانہ پیش کیا، اور ائمہ کرام نے اس بادشاہ کی بڑی تعریف کی ہے، ان ائمہ میں سے ایک حافظ ابو شامہ، امام نووی کے شیخ واستاذ ہیں، جو اپنی کتاب "الباعث علی انکار البدع والحوادث،، میں فرماتے ہیں کہ یہ کام اُس سے بہت اچھا ہوا، اس پر اس کی قدر اور تعریف کی جائے گی۔

ابن جزری نے فرمایا: اس محفل کے کروانے میں شیطان کو ذلیل کرنے اور اہل ایمان کو خوش کرنے کے سوا کچھ نہیں (اور یہ دونوں چیزیں مطلوب ومقصود ہیں)۔ علامہ ابن ظفر بل نے "الدرر المنتظم،، میں فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی خوشی میں بڑی بڑی دعوتیں کرتے ہیں، ان میں سے یک وہ محفل ہے جسے مغربی قاہرہ میں شیخ ابو الحسن معروف بہ ابن فضل منعقد کرتے ہیں، آپ ہمارے شیخ ابو عبد اللہ محمد بن نعمان کے استاذ وشیخ ہیں، ان سے پہلے یہ محفل کرنے

والے جمال الدین عجمی ہمدانی ہیں۔

شیخ امام علامہ ناصر الدین (ابن البطاح)

وَاَیْضًا فِیْہ: وقال الشَّیْخُ الْاِمامُ الْعَلَّامَۃُ نَاصِرُ الدِّیْنِ الْمُبَارَکُ الشَّہِیْرُ بِابْنِ الْبَطَّاحِ فِیْ فَتْوٰی بِخَطِّہٖ اِذَا اَنْفَقَ الْمُنْفِقُ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَجَمَعَ جَمْعًا اَطْعَمَہُمْ مَا یَجُوْزُ وَاَسْمَعَہُمْ مَا یَجُوْزُ سِماعُہٗ وَدفعَ الْمُسْتَمِعُ الْمُشَوَّقُ لِلْاٰخَرِ مَلْبُوْسًا، کُلُّ ذٰلِکَ سُرُوْرًا بِمَوْلِدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَمِیْعُ ذٰلِکَ جَائِزٌ وَیُثَابُ فَاعِلُہٗ اِذَا اَحْسَنَ الْقَصْدَ★

نیز اسی کتاب میں ہے: شیخ امام علامہ ناصر الدین، جو ابن البطاح کے نام سے مشہور ہیں، اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے فتوی میں فرماتے ہیں: جب خرچ کرنے والا اس رات خرچ کرے اور مجمع جمع کرے، انھیں جو جائز ہو کھلائے، جو سننا جائز ہو ان کو سنائے، اور شوق سے سننے والا دوسرے کو کوئی لباس دے، یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی خوشی میں ہوتا ہے، تو یہ سب جائز ہے، اس کے کرنے والے کو ثواب دیا جائے گا، جبکہ اس کا مقصود پیارا، خوبصورت اور حسین ترین ہے۔

امام شیخ جمال الدین عبدالرحمن بن عبدالملک

وقال الشَّیْخُ الْاِمَامُ جَمَالُ الدِّیْنِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ: مَوْلِدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُبَجَّلٌ مُکَرَّمٌ قَدَّسَ یَوْمَ وِلَادَتِہٖ وَشَرَّفَ وَعَظَّمَ وَکَانَ وُجُوْدُہٗ سَبَبَ النَّجَاۃِ لِمَنْ تَبِعَہٗ وَتَقْلِیْلُ حَظِّ جَہَنَّمَ مَنْ اَعَدَّ لَہُ الْفَرَحَ بِوِلَادَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَمَّتْ بَرَکَاتُہٗ عَلٰی مَنِ اہْتَدٰی بِہٖ فَشَابَہَ ھٰذَا الْیَوْمُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِنْ حَیْثُ اَنَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ لَا تُسْعَرُ فِیْہِ جَہَنَّمُ ھٰکَذَا وَرَدَ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فمِنَ الْمُنَاسِبِ اِظْہَارُ السُّرُوْرِ وَاِنْفَاقُ الْمَیْسُوْرِ وَاِجَابَۃُ مَنْ دَعَاہُ رَبُّ الْوَلِیْمَۃِ لِلْحُضُوْرِ★

امام شیخ جمال الدین عبدالرحمن بن عبدالملک نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا میلاد شریف معظم ومکرم ہے، آپ کی ولادت کے دن کو اللہ تعالیٰ نے پاکی عطا کی، بزرگی دی اور عظیم بنایا، اور ایسا کیوں نہ ہو کہ آپ ﷺ کا وجودِ پاک ہر اس شخص کی نجات کا سبب ہے جس نے آپ کی پیروی کی، اس کا جہنم سے کوئی تعلق نہیں جس نے آپ کے میلاد کی خوشی کی تیاری کی، اسے آپ کے میلاد کی برکتیں پورے طور پر حاصل ہوتی ہیں جو آپ سے راہنمائی لے، چناں چہ یہ دن جمعہ کے دن کے مشابہ ٹھہرا، اس حیثیت سے کہ جمعہ کے دن جہنم کو نہیں بھڑکایا جاتا، اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے، تو مناسب خوشی کا اظہار، اور جو آسانی سے میسر ہو اس کا خرچ کرنا، اور اس کا دعوت کو حاضری کے لیے قبول کرنا جسے یہ دعوتِ ولیمہ کرنے والا دعوت دے (☆اس دعوت کو ولیمہ کہا جارہا ہے کیوں کہ اس میں بھی ولیمہ سے بڑھ کر خرچ کرنے میں بے تکلفی ہوتی ہے)۔

امام علامہ ظہور الدین بن جعفر

وَ قَالَ الْاِمَامُ الْعَلَّامَةُ ظَهُوْرُ الدِّيْنِ بْنُ جَعْفَرٍ هِيَ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ اِذَا قَصَدَ فَاعِلُهَا جَمْعَ الصَّالِحِيْنَ وَ الصَّلٰوةَ وَ السَّلَامَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اِطْعَامَ الطَّعَامِ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِيْنِ وَ هٰذَا الْقَدْرُ يُثَابُ عَلَيْهِ بِهٰذَا الشَّرْطِ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ ★

امام علامہ ظہور الدین بن جعفر نے فرمایا: یہ عمل (میلاد شریف کی خوشی منانا) بدعت حسنہ ہے، جب اس محفل کو قائم کرنے والا صالحین کو اکٹھا کرنے، نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے، اور فقیروں مسکینوں کو کھانا کھلانے کا قصد وارادہ کرے، اور اس قدر پر اس شرط کے ساتھ ہر وقت میں ثواب دیا جاتا ہے۔

نصیر الدین طیالسی

قَالَ الشَّيْخُ نَصِيْرُ الدِّيْنِ الطَّيَالِسِيُّ هٰذَا مِنَ السُّنَنِ وَ لٰكِنْ اِذَا اَنْفَقَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَ اَظْهَرَ السُّرُوْرَ فَرَحًا بِدُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْوُجُوْدِ وَ اتَّخَذَ السِّمَاعَ

الْخَالِیْ مِنَ الضُّعْفِ وَ الْوَضْعِ اَوْ اِنْشَادِ مَا تُثِیْرُ نَارَ الشَّهْوَةِ مِنَ الْفِسْقِیَاتِ وَ الْمُشَوِّقَاتِ لِلشَّهَوَاتِ الدُّنْیَوِیَّةِ وَ اَمَّا اِنْشَادُ مَا یُشَوِّقُ اِلَی الْاٰخِرَةِ وَ یُزَهِّدُ فِی الدُّنْیَا فَهٰذَا اجْتِمَاعٌ حَسَنٌ یُثَابُ قَاصِدُ ذٰلِکَ وَ عَامِلُهٗ عَلَیْهِ اِلَّا اَنَّ سُؤَالَ النَّاسِ مَا فِیْ اَیْدِیْهِمْ بِذٰلِکَ فَقَطْ بِدُوْنِ ضَرُوْرَةٍ وَ حَاجَةٍ سُؤَالٌ مَکْرُوْهٌ وَ اجْتِمَاعُ الصُّلَحَاءِ فَقَطْ لِیَاْکُلُوْا ذٰلِکَ الطَّعَامَ وَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَ یُصَلُّوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یُضَاعِفُ بِالْقُرُبَاتِ وَ الْمَثُوْبَاتِ★

نصیر الدین طیالسی نے کہا: یہ عمل مسنون ہے، لیکن جب محفل کا انعقاد کرنے والا اس دن خرچ کرے اور نبی کریم ﷺ کی دنیا میں آمد پر خوشی، فرحت اور سرور کا اظہار کرے، اور اس سماع کو سنے جو شرعی کمزوری اور گھٹیا پن سے اور ان اشعار کے گانے سی خالی ہو جو شہوت کی آگ کو بھڑکاتے ہیں، جیسے گناہ، بے حیائیاں اور دنیوی خواہشات کا شوق دلانے والے اشعار و اقوال، البتہ ایسے اقوال و اشعار کا پڑھنا سننا جو آخرت کا شوق دلائیں اور دنیا میں بے رغبت کریں، تو یہ اجتماع حسن ہے، اس کا ارادہ و قصد رکھنے والے کو اور اس پر عمل کرنے والے کو ثواب دیا جائے گا، سوائے اس کے کہ جو چیز اس محفل میں رکھی جاتی ہے، لوگوں سے بلا ضرورت و حاجت وہ چیز مانگنا، ناپسندیدہ سوال ہے، اور علماء و صلحاء کو اکٹھا کرنا تاکہ یہ کھانا وہ کھائیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھیں، قرب الٰہی اور ثواب کو دو نا دون بڑھا دیتا ہے۔

امام حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن اسماعیل (ابوشامہ)

وَ قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ الْمَعْرُوْفُ بِاَبِیْ شَامَه فِیْ کِتَابِه "اَلْبَاعِثُ عَلٰی اِنْکَارِ الْبِدَعِ وَ الْحَوَادِثِ،، قَالَ الرَّبِیْعُ قَالَ الشَّافِعِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْمُحْدَثَاتُ مِنَ الْاُمُوْرِ نَوْعَانِ اَحَدُهُمَا مَا اُحْدِثَ مِمَّا یُخَالِفُ کِتَابًا اَوْ سُنَّةً اَوْ اَثَرًا اَوْ اِجْمَاعًا فَهٰذِهِ الْبِدْعَةُ هِیَ الضَّلَالَةُ وَ الثَّانِیْ مَا اُحْدِثَ مِنَ الْخَیْرِ

لا خِلَافَ فِيْهِ لِاَحَدٍ مِنْ هٰذَا فَهِيَ مُحْدَثَةٌ غَيْرُ مَذْمُوْمَةٍ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ يَعْنِيْ اَنَّهَا مُحْدَثَةٌ لَمْ تَكُنْ وَاِذَا كَانَتْ فَلَيْسَ فِيْهَا رَدٌّ لِمَا مَضٰى فَالْبِدَعُ الْحَسَنَةُ مُتَّفَقٌ عَلٰى جَوَازِ فِعْلِهَا وَالاِسْتِحْبَابِ لَهَا وَرَجَاءِ الثَّوَابِ لِمَنْ حَسُنَتْ نِيَّتُهُ فِيْهَا وَهِيَ كُلُّ مُبْتَدَعٍ مُوَافِقٍ لِقَوَاعِدِ الشَّرْعِيَّةِ غَيْرُ مُخَالِفٍ لِشَيْءٍ مِنْهَا وَلَا يَلْزَمُ مِنْ فِعْلِهٖ مَحْذُوْرٌ شَرْعِيٌّ وَذٰلِكَ نَحْوُ بِنَاءِ الْمَنَابِرِ وَالرُّبُطِ وَالْمَدَارِسِ وَخَانَاتِ السَّبِيْلِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ الَّتِيْ لَمْ تُعْهَدْ فِي الصَّدْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ مُوَافِقٌ لِمَا جَاءَتْ السُّنَّةُ مِنِ اتِّبَاعِ الْمَعْرُوْفِ وَالْمُعَاوَنَةِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَمِنْ اَحْسَنِ الْبِدَعِ مَا ابْتُدِعَ فِيْ زَمَانِنَا هٰذَا مِنْ هٰذَا الْقَبِيْلِ مَا كَانَ يُفْعَلُ بِمَدِيْنَةِ اَرْبَلَ كُلَّ عَامٍ فِي الْيَوْمِ الْمُوَافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَاِظْهَارِ الزِّيْنَةِ وَالسُّرُوْرِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مَعَ مَا فِيْهِ مِنَ الْاِحْسَانِ اِلَى الْفُقَرَاءِ يُشْعِرُ بِمَحَبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيْمِهٖ وَاِجْلَالِهٖ فِيْ قَلْبِ فَاعِلِهٖ وَشُكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَا مَنَّ بِهٖ مِنْ اِيْجَادِ رَسُوْلِهِ الَّذِيْ هُوَ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَوَّلُ مَنْ فَعَلَ بِالْمُوْصِلِ عُمَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَحَدَ الصَّالِحِيْنَ وَالْمَشْهُوْرُ وَبِهٖ اقْتَدٰى فِيْ ذٰلِكَ صَاحِبُ اَرْبَلَ وَغَيْرُهٗ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى انتهى بحروفه۔

امام حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن اسماعیل، جو ابو شامہ کے نام سے مشہور ہیں، اُنھوں نے اپنی کتاب "اَلْبَاعِثُ عَلٰى اِنْكَارِ الْبِدَعِ وَالْحَوَادِثِ" میں فرمایا: ربیع نے کہا: امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو نئی پیدا ہونے والی چیزیں ہیں، وہ دو طرح کی ہیں: (۱) وہ جو نئی پیدا شدہ چیزیں کتاب اللہ، سنتِ رسول اللہ ﷺ، اثر یا اجماع کے خلاف ہوں، یہ بدعتِ ضلالت ہیں۔ اور (۲) وہ چیزیں جو خیر والی ہیں، ان میں کسی ایک کا اختلاف نہیں ہے، یہ وہ بدعت ہیں جو مذمت والی نہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان شریف کے قیام کے بارے فرمایا: یہ بدعت کیا اچھی ہے! گویا یہ بدعت ہے ہی

نہیں، اور جب نئی پیدا شدہ چیز ہو، اور اس میں اس کا رد نہ ہو جو پہلے ہو چکا، تو بدعتِ حسنہ ہی ہوتی ہے، اس کے کرنے کے جائز ہونے پر، مستحب ہونے پر اور اس کے لئے ثواب کی امید ہونے پر اتفاق ہے، جس کی نیت اچھی ہو۔ اور یہ ایسی بدعت ہے جو سارے کی ساری قواعدِ شرعیہ کے موافق ہے، شریعت کے کسی حکم کے مخالف نہیں ہے اور نہ ہی اس کے کرنے سے کسی شرعی ممنوع کو کرنا لازم آتا ہے، اور یہ ایسے ہی ہے جیسے منبر بنانا، فوجیوں کی قیام گاہیں بنانا، مدرسے قائم کرنا، اور سرائیں بنانا وغیرہ، نیکی کی وہ انواع جو شروع زمانۂ اسلام میں نہیں تھیں۔ تو بلاشک یہ عمل اس کے بھی موافق ہے جسے سنت نے بیان کیا یعنی نیکی کی پیروی کرنا نیکی اور تقویٰ پر معاونت کرنا، اور بہترین بدعت جو ہمارے زمانے میں اس قبیل سے ظاہر ہوئی ہے وہی ہے جو شہر اربل میں ہر سال اس دن میں منعقد ہوتی تھی جو یومِ ولادتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوتا تھا یعنی صدقات دینا، نیکی کرنا، زینت و خوشی کو ظاہر کرنا، بلاشک اس میں جو فقیروں کے ساتھ احسان ہے، اس کے ساتھ ساتھ، یہ عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال کے، اس محفل کو منعقد کرنے والے کے دل میں ہونے کی خبر دیتا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا بھی ہے کہ اس نے اپنے رسول کو جو عالمین کے لیے رحمت ہیں، پیدا فرمایا، اور جس نے سب سے پہلے یہ عمل کیا وہ موصل شہر میں عمر بن محمد ہیں، جو ایک صالح مرد ہیں، اور مشہور بات یہ ہے کہ صاحب اربل وغیرہ نے ان کی اقتداء کی، اللہ تعالیٰ ان سب پر رحم فرمائے!

باید دانست که در کلام صاحب سیرت تعارض صریح موجود است که اول خودش نوشته که اول کسیکه اجداث این عمل از ملوک کرد صاحب اربل است و بعدازاں گفته فاعلِ اولِ ایں فعل درموصل عمربن محمد است وصاحب اربل وغیر آں مقتدی شیخ ممدوح بوده اند.

وجواب ایں شبه آنست که مراد از اوّلیتِ صاحبِ اربل دریں عملِ خیر اوّلیتِ اضافی نسبت بملوک است یعنی در سلاطین زمان اول کسیکه ابتداء باین

عمل کرد صاحب اربل است و مراد از اولیت این فعل در موصل که فاعل آن عمر بن محمد است اولیت حقیقی، پس اقتداء صاحب اربل وغیر آن از ملوک و دیگر عوام و خواص شیخ ممدوح صحیح و درست است، و لهذا قید ملوک در عبارت اول صاحب سیرت خود موجود است۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

یہ بات جاننا چاہئے کہ صاحب سیرت کی کلام میں واضح تعارض موجود ہے، کہ اوّل اُنھوں نے خود لکھا کہ بادشاہوں میں سب سے پہلے جو شخص اس عمل کو شروع کرنے والا ہے وہ صاحب اربل ہے، اور بعد میں خود ہی فرمایا کہ اس فعل کو سب سے پہلے کرنے والا موصل میں عمر بن محمد ہیں، اور صاحب اربل وغیرہ نے شیخ ممدوح کی پیروی کی ہے۔

جواب شبہ

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ اس عمل خیر میں صاحب اربل کی اوّلیت سے مراد اوّلیت اضافی ملوک کی نسبت سے ہے، یعنی زمانہ کے بادشاہوں میں سب سے پہلے جس نے اس عمل خیر کی ابتداء کی وہ صاحب اربل ہے، اور موصل میں، کہ وہاں اسے کرنے والے عمر بن محمد ہیں، اس فعل کی اوّلیت سے مراد اوّلیت حقیقی ہے، چناں چہ صاحب اربل وغیرہ بادشاہوں اور عوام و خواص کا شیخ ممدوح کی پیروی کرنا (بمعنیٰ مذکور) صحیح و درست ہے، یہی وجہ ہے کہ صاحب سیرت کی پہلی عبارت میں لفظ "ملوک" موجود ہے۔

وَ اَیْضًا فِی السِّیْرَۃِ الشَّامِیَۃِ وَقَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْعَلَّامَۃُ صَدْرُ الدِّیْنِ مَوْهُوْبُ بْنُ عُمَرَ الْجَزْرِیُّ الشَّافِعِیُّ : هٰذِهٖ بِدْعَۃٌ لَابَاسَ بِهَا وَ لَا تُکْرَهُ الْبِدَعُ اِلَّا اِذَا رَاغَمَتِ السُّنَّۃَ وَ اِذَا لَمْ تُرَاغِمْهَا فَلَا تُکْرَهُ وَ ثَوَابُ الْاِنْسَانِ بِحَسْبِ قَصْدِهٖ فِیْ اِظْهَارِ السُّرُوْرِ وَ الْفَرَحِ بِمَوْلِدِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ۔ انتہت بحروفها.

نیز سیرت شامیہ میں ہے: شیخ امام علامہ صدر الدین موہوب بن عمر جزری شافعی نے فرمایا: یہ ایسی بدعت ہے جس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور بدعتوں کو مکروہ

نہیں کہا جاتا مگر اسی وقت جب وہ سنت کے مخالف ہوں، اور اگر وہ خلافِ سنت نہ ہوں تو مکروہ نہیں ہوتیں، انسان کا ثواب اس کے نبی کریم ﷺ کے میلاد کی خوشی میں قصد و ارادہ کے مطابق ہے۔

مولانا محدث ابن جوزی (مولد الشریف)

وَ اَفَادَ مَوْلَانَا الْمُحَدِّثُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ آخِرِ رِسَالَةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ وَقَدْ بَسَطَ الْکَلَامَ فِیْ تَرْغِیْبِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فَلَا زَالَ اَهْلُ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ وَ الْمِصْرِ وَ الْیَمَنِ وَ الشَّامِ وَ سَائِرِ بِلَادِ الْعَرَبِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ یَحْتَفِلُوْنَ بِمَجْلِسِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ وَ یَفْرَحُوْنَ بِقُدُوْمِ هَلَالِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ وَ یَغْتَسِلُوْنَ وَ یَلْبَسُوْنَ بِالثِّیَابِ الْفَاخِرَةِ وَ یَتَزَیَّنُوْنَ بِاَنْوَاعِ الزِّیْنَةِ وَ یَتَطَیَّبُوْنَ وَ یَکْتَحِلُوْنَ وَ یَاْتُوْنَ بِالسُّرُوْرِ فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ وَ یَتَبَذَّلُوْنَ عَلَی النَّاسِ بِمَا کَانَ عِنْدَهُمْ مِّنَ الْمَضْرُوْبِ وَ الْاَجْنَاسِ وَ یَهْتَمُّوْنَ اهْتِمَامًا بَلِیْغًا عَلَی السِّمَاعِ وَ الْقِرَاءَةِ لِمَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ یَنَالُوْنَ بِذٰلِکَ اَجْرًا جَزِیْلًا وَ فَوْزًا عَظِیْمًا وَ مِمَّا جُرِّبَ عَنْ ذٰلِکَ اَنَّهٗ وُجِدَ فِیْ ذٰلِکَ الْعَامِ کَثْرَةُ الْخَیْرِ وَ الْبَرَکَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَ الْعَافِیَةِ وَ وُسْعَةِ الرِّزْقِ وَ ازْدِیَادِ الْمَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ الْاَحْفَادِ وَ دَوَامِ الْاَمْنِ فِی الْبِلَادِ وَ الْاَمْصَارِ وَ السُّکُوْنِ وَ الْقَرَارِ فِی الْبُیُوْتِ وَ الدَّارِ بِبَرَکَةِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ۔

مولانا محدث ابن جوزی نے محفل میلاد النبی ﷺ کی ترغیب دِلانے میں کافی گفتگو کے بعد، رسالۂ مولد الشریف کے آخر میں، بطورِ افادہ لکھا ہے کہ حرمین شریفین، مصر، یمن، شام اور باقی عرب شریف کے مشرق سے مغرب تک کے شہروں کے رہنے والے نبی کریم ﷺ کے میلاد پاک کی محفلیں کرواتے آ رہے ہیں، اور ربیع الاول کا چاند طلوع ہونے پر خوش ہوتے ہیں، نہاتے ہیں، لباسِ فاخرہ پہنتے ہیں، طرح طرح کی زینت سے آراستہ ہوتے ہیں، خوشبوئیں لگاتے ہیں، سرمہ استعمال کرتے ہیں، اوران دنوں میں خوشی

کے کام کرتے ہیں، اور جو کچھ ان کے پاس روپیہ، پیسہ، غلہ ہوتا ہے، اُسے لوگوں میں خرچ کرتے ہیں، اور ایک عظیم سماع کا اہتمام کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی میلادِ پاک کے پڑھنے سنانے کا خوب انتظام ہوتا ہے، اس کے ساتھ وہ بہت بڑا اَجر وثواب اور عظیم کامیابی پائیں گے، اور تجربہ شدہ باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جس سال محفل میلاد منعقد ہوتی ہے اس سال میں بہت زیادہ خیر وبرکت پائی جاتی ہے، اس کے ساتھ سلامتی، عافیت، وسعتِ رزق، مال اور اولاد ونسل میں اضافہ، شہروں میں ہمیشہ کا امن وسکون اور گھروں میں سکون اور قرار، نبی کریم ﷺ کے میلاد کی برکت سے پایا جاتا ہے۔

ایک میلادی اور اس کے پڑوس یہودی، اور زیارتِ رسول ﷺ

وَ قَدْ حُكِيَ اَنَّهُ كَانَ رَجُلٌ بِبَغْدَاد كَانَ يَصْنَعُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَوْلِدَ النَّبِيِّ وَ فِيْ جِيْرَانِهِ يَهُوْدِيَةٌ مُنْكِرَةٌ مُتَعَصِّبَةٌ فَقَالَتْ مُعْجِبَةً لِزَوْجِهَا مَا بَالُ جَارِنَا الْمُسْلِمِ يَبْذُلُ مَالًا جَزِيْلًا وَيُنْفِقُ اَمْوَالًا كَثِيْرَةً وَيَتَصَدَّقُ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَيُطْعِمُ بِاَنْوَاعِ الطَّعَامِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الشَّهْرِ فَمَا حَالُهُ فَقَالَ لَهَا زَوْجُهَا لَعَلَّهُ يَزْعَمُ اَنَّ لَهُ نَبِيًّا وُلِدَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَيَصْنَعُ مَوْلُوْدًا لَهُ وَ يَكُوْنُ بِذٰلِكَ عِنْدَهُ فَرْحَةٌ وَ سُرُوْرٌ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَنْكَرَتْ فِيْ ذٰلِكَ وَاَقْبَلَ عَلَيْهَا اللَّيْلُ فَنَامَتِ الْيَهُوْدِيَةُ فَاِذَا بِرَجُلٍ كَثِيْرِ الْاَنْوَارِ وَحَوْلَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فَرَءَتْ وَتَعَجَّبَتْ وَ سَئَلَتْ مِنْ اَصْحَابِهِ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ اَرَاهُ اَغَرَّ وَ اَكْرَمَ فِيْكُمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ اِذَا اُكَلِّمُهُ يُكَلِّمُنِيْ هُوَ قَالُوْا: نَعَمْ۔ فَقَصَدَتْ اِلَيْهِ وَ تَقَدَّمَتْ وَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ وَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا اَمَةَ اللّٰهِ فَبَكَتِ الْيَهُوْدِيَةُ وَقَالَتْ كَيْفَ تُجِيْبُنِيْ وَ كَيْفَ تَقُوْلُ لِيْ لَبَّيْكَ وَ اَنَا عَلٰى غَيْرِ دِيْنِكَ فَقَالَ لَهَا مَا اَجَبْتُ اِلَّا عَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ هَدَاكِ ثُمَّ قَالَتْ مُدَّ يَدَيْكَ حَتّٰى اُبَايِعَكَ فَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّكَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَانْتَبِهَتْ مِنَ النَّوْمِ وَاسْتَيْقَظَتْ ذِيْ فَرْحَةٍ وَسُرُوْرٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَنَامِ الَّتِيْ رَءَتْ

فِيْهَا سَيِّدَ الْاَنَامِ فَعَاهَدَتِ اللّٰهَ فِيْ رُؤْيَاهَا اَنْ اَصْبَحْتُ فَاَتَصَدَّقُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمِيْعِ مَا اَمْلِكُ مِنْ مَالِيْ وَاَصْنَعُ مَوْلِدًا لَّهُ فَلَمَّا اَصْبَحَتْ وَاَرَادَتْ اَنْ تُؤَدِّيَ بِمَا عَاهَدَتْ فَرَءَتْ حِيْنَئِذٍ زَوْجَهَا كَذٰلِكَ فَرِحًا مُبَشِّشًا وَعَازِمًا عَلٰى بَذْلِ مَالِهِ فَقَالَتْ لِزَوْجِهَا مَالِيْ اَرَاكَ فِيْ هِمَّةٍ صَالِحَةٍ اَلَا لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لَهَا زَوْجُهَا هٰذَا لِاَجْلِ الَّذِيْ اَسْلَمْتِ عَلٰى يَدَيْهِ الْبَارِحَةَ فَقَالَتْ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَنْ اَطْلَعَكَ عَلٰى هٰذَا السِّرِّ الْمَكْنُوْنِ فَقَالَ هُوَ الَّذِيْ اَسْلَمْتُ بَعْدَكِ عَلٰى يَدَيْهِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَمَعَنِيْ وَاِيَّاكِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ وَاَنْقَذَنِيْ وَاِيَّاكِ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ وَجَعَلَنِيْ وَاِيَّاكِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ★ انتهیٰ

حکایت بیان کی گئی ہے کہ ایک آدمی بغداد میں ہر سال نبی کریم ﷺ کے میلادِ پاک کی محفل قائم کیا کرتا تھا، اور اس کے پڑوس میں ایک یہودیہ رہتی تھی، جو منکر بھی تھی اور متعصب متشدد بھی تھی، اس نے حیران ہو کر اپنے خاوند کو کہا: ہمارے اس مسلمان پڑوسی کا کیا حال ہے؟ بہت زیادہ مال خرچ کرتا ہے، اور پانی کی طرح پیسہ بہا دیتا ہے، فقیروں مسکینوں پر صدقہ کرتا ہے، اس مہینہ میں کئی قسم کے کھانے کھلاتا ہے، اس کو کیا ہے؟! اسے اس کے خاوند نے کہا: شاید بات یہ ہے کہ اس کا گمان ہے، اس کے نبی اس مہینہ میں پیدا ہوئے، تو یہ ان کے میلاد کی خوشی میں ایسا کرتا ہے، اور اس عمل پر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرحت وسرور کا اظہار کرتا ہے۔ یہودیہ نے اس کو ناپسند کیا، رات ہوئی تو وہ سو گئی، خواب میں اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑی نورانی شخصیت کے پاس ہے، اُن کے ارد گرد ان کے اصحاب کی جماعت تھی، اس نے دیکھا اور تعجب کیا، اور آپ کے اصحاب سے پوچھا: یہ شخصیت کون ہے جسے میں سب سے زیادہ چمکدار پیشانی والا اور تم میں سب سے زیادہ عزت وکرامت والا دیکھ رہی ہوں؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جواب دیا: آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے کہا: کیا جب میں ان سے بات کروں

تو آپ مجھ سے بات کریں گے؟ انہوں کہا: ہاں، تو وہ ارادہ کر کے آگے بڑھی اور اس نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کہا: اور عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حاضر ہوں، اے اللہ کی بندی! تو یہودیہ رونے لگی، اور کہنے لگی: آپ کیسے مجھ سے محبت رکھتے ہیں، اور آپ نے مجھے " حاضر ہوں،، کیسے کہہ دیا، جب کہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے محبت نہیں کی مگر جب میں نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ہدایت دے دی ہے، اس نے پھر کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تا کہ میں آپ کی بیعت کروں، بلا شک میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور آپ محمد رسول اللہ ہیں، پھر وہ نیند سے خبر دار ہوئی اور جاگ اُٹھی درآنحالیکہ وہ اس خواب کی وجہ سے بہت خوش تھی جس میں اس نے سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی، اس نے اس خواب میں اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کر لیا تھا کہ میں صبح اپنا سارا مال جس کی میں مالک ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صدقہ کر دوں گی، اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کرواؤں گی، پس جب صبح ہوئی اور اس نے چاہا کہ جو اس نے عہد کیا تھا اس کو پورا کرے، تو اسی وقت اس نے اپنے خاوند کو دیکھا، وہ بھی اسی طرح خوش، اور کھلے ہوئے چہرے کے ساتھ مال کو خرچ کرنے کا ارادہ کیے ہوئے تھا، اُس نے اپنے خاوند سے کہا: مجھے کیا ہے کہ میں آپ کو نیک اردہ میں دیکھ رہی ہوں، سنو، یہ کس کے لیے ہے؟ تو اس کے خاوند نے اسے جواب میں کہا: یہ اُنھی کے لیے ہے جن کے ہاتھ پر تو آج رات ایمان واسلام قبول کر چکی ہے، وہ بولی: اللہ تجھ پر رحم کرے! تجھے کس نے اس پوشیدہ راز سے مطلع کر دیا؟ اس نے کہا: وہ وہی ہے جس کے ہاتھ پر میں تیرے بعد مسلمان ہوا ہوں، پھر وہ کہنے لگا: تمام تعریف اس کے لیے ہے جس نے مجھے اور تجھے دین اسلام پر اکٹھا کر دیا، اور مجھے اور تجھے شرک وگمراہی سے بچا لیا ہے، اور مجھے اور تجھے امت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کر دیا ہے، اور تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

علامہ مولانا ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری ''المورد الروی فی مولد النبی،،

وَ اَفَادَ مَوْلَانَا الْعَلَّامَۃُ عَلِیُّ الْقَارِیُ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِیُ فِیْ رِسَالَۃِ الْمَوْرِدِالرَّوِیِّ فِیْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ قَالَ شَیْخُ مَشَائِخِنَا الْاِمَامُ الْعَلَّامَۃُ الْبَحْرُ الْحِبْرُ الْفَہَّامَۃُ شَمْسُ الدِّیْنِ مُحَمَّدِ السَّخَاوِیُّ بَلَّغَہُ اللّٰہُ الْمَقَامَ الْعَالِیْ وَ کُنْتُ مِمَّنْ تَشَرَّفَ بِاِدْرَاکِ الْمَوْلِدِ فِیْ مَکَّۃَ الْمُشَرَّفَۃِ عِدَّۃَ سِنِیْنَ وَ تَعَرَّفَ مَا اشْتَمَلَ عَلَیْہِ مِنَ الْبَرَکَۃِ الْمُشَارِ لِبَعْضِھَا بِالتَّعْیِیْنِ تَکَرَّرَتْ زِیَارَتِیْ فِیْہِ لِمَحَلِّ الْمَوْلِدِ الْمُسْتَفِیْضِ وَ تَصَوَّرَتْ فِکْرَتِیْ مَا ھُنَالِکَ مِنَ الْفَجْرِ الطَّوِیْلِ الْعَرِیْضِ قَالَ وَ اَصْلُ عَمَلِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ لَمْ یُنْقَلْ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ فِی الْقُرُوْنِ الثَّلٰثَۃِ الْفَاضِلَۃِ وَ اِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَھَا بِالْمَقَاصِدِ الْحَسَنَۃِ وَ النِّیَّۃِ الَّتِی لِلْاِخْلَاصِ شَامِلَۃٌ ثُمَّ لَا زَالَ اَھْلُ الْاِسْلَامِ فِیْ سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَ الْمُدُنِ الْعِظَامِ یَحْتَفِلُوْنَ فِیْ شَھْرِ مَوْلِدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بِعَمَلِ الْوَلَائِمِ الْبَدِیْعَۃِ وَ الْمَطَاعِمِ الْمُشْتَمِلَۃِ عَلَی الْاُمُوْرِ الْبَھِیْجَۃِ الرَّفِیْعَۃِ وَیَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَیَالِیْہِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَ یُظْھِرُوْنَ الْمَسَرَّاتِ وَ یَزِیْدُوْنَ فِی الْمَبَرَّاتِ بَلْ یَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَۃِ مَوْلِدِہِ الْکَرِیْمِ وَ یَظْھَرُ عَلَیْھِمْ مِنْ بَرَکَاتِہٖ کُلُّ فَضْلٍ عَمِیْمٍ بِحَیْثُ کَانَ مِمَّا جُرِّبَ کَمَا قَالَ الْاِمَامُ شَمْسُ الدِّیْنِ ابْنُ الْجَزْرِیِّ الْمُقْرِی الْمُجَرَّبُ مِنْ خَوَاصِہٖ اَنَّہٗ اَمَانٌ تَامٌّ فِیْ ذٰلِکَ الْعَامِ وَ بُشْرٰی تَعْجِیْلٍ بِنَیْلِ مَا یَنْبَغِیْ وَیُرَامُ...اھ۔

علامہ مولانا ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے اپنے رسالہ ''المورد الروی فی مولد النبی،، میں فائدہ بیان کیا کہ ہمارے مشائخ کے شیخ امام علامہ بحر العلوم حبر الامت شمس الدین محمد سخاوی (اللہ تعالیٰ انہیں مقامِ عالی تک پہنچائے) نے فرمایا: میں ان حضرات میں سے ہوں جنھوں نے نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی محفل پاک میں کئی سال تک مکہ میں رہتے ہوئے حاضری کا شرف پایا ہے، اور ان برکتوں کو جانا پہچانا جو اس محفل پاک میں ہوتی ہیں، بعض حضرات نے ان برکات کا تعین کر کے ان کی طرف اشارہ فرمایا ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانِ ولادت پر مجھے کئی بار مسلسل حاضری نصیب ہوئی، میری فکر نے اس فجر کا تصور کیا جو وہاں پر طویل وعریض ہوتی ہے، اور فرمایا: عمل مولد

شریف کی اصل فضل وکرم والے تین زمانوں میں سلف صالحین میں سے کسی سے منقول نہیں ہے، اور بیشک یہ بعد میں ایجاد ہوا، مگر اسکے مقاصد حسن ہیں، یہ پروگرام نیتِ حسن اور اخلاص پر مشتمل ہے، پھر ہمیشہ اہل اسلام میلاد شریف کے مہینہ میں تمام اطراف واَ کناف میں اور بڑے بڑے شہروں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلادِ پاک کی محفلیں کرتے چلے آرہے ہیں، ان محافل میں ولیموں کی طرح بڑی بڑی دعوتیں ہوتی ہیں، اور ایسے کھانے ہوتے ہیں جو عظیم رونق اور خوشی کے کئی طرح کے امور پر مشتمل ہوتے ہیں، اس ماہ کی راتوں میں لوگ کئی طرح صدقہ کرتے ہیں، اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں، نیکیوں میں زیادتی ہو جاتی ہے، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے پڑھنے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں، اس کی برکات سے ہر طرح کے اور عام فضل کا اظہار ہوتا ہے، وہ پوشیدہ نہیں بلکہ اس کا تجربہ کیا گیا ہے، جیسا کہ امام شمس الدین ابن جزری مقری، اس کی خصوصیات کا تجربہ کرنے والے، نے کہا کہ یہ عمل اس سال میں امانِ کامل، جلد ملنے والی خوشخبری ہے، اور اپنے مقاصد اور مرادوں کے پالینے سے بھی اس کی برکات کا حصول ہوتا ہے......الخ۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی

وَ اَفَادَ مَوْلَانَا الْعَلَّامَةُ الْمُحَدِّثُ الشَّیْخُ عَبْدُ الْحَقِّ الدِّهْلَوِیُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فِیْ "مَا ثَبَتَ مِنَ السُّنَّةِ"، فِیْ اَیَّامِ السَّنَةِ لَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ یَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ یَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَ یَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَیَالِیْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَ یُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَ یَزِیْدُوْنَ فِی الْمُبَرَّاتِ وَ یَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْکَرِیْمِ وَ یَظْهَرُ عَلَیْهِمْ مِنْ بر کاته کُلُّ فَضْلٍ عَمِیْمٍ وَ مِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِّهٖ اَنَّه اَمَانٌ فِیْ ذٰلِکَ الْعَامِ وَ بُشْرٰی عاجلة بنیل الْبُغْیة و الْمُرام فرحم اللّٰهُ اِمْرَءًا اِتَّخَذَ لَیَالِیَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَکِ اَعْیَادًا یَکُوْنَ اشد علة علی من فی قلبه مرض و عناد وَ لَقَدْ اَطْنَبَ ابْنُ الْحَاجِّ فِی الْمُدْخَلِ فِی الْانکار علی ما احدثه الناس من الْبِدَعِ وَ الْهَوَاءِ و الْغِنَاءِ بِالْاٰلَاتِ الْمُحَرَّمَةِ عِنْدَ عَمَلِ الْمولد الشریف فاللّٰه تعالی یُثِبْهُ علی قصدِهِ الْجَمِیْلِ وَ یَسْلُکُ بِنَا سَبِیْلَ السُّنَّةِ فَاِنَّهٗ حَسْبُنَا وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ اھ. بحروف

مولانا علامہ محدث شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "ماثبت من السنۃ" میں فرمایا: سال کے دنوں میں ہمیشہ سے اہل اسلام نبی کریم ﷺ کی ولادت کے مہینہ کی نسبت سے یا اس مہینہ میں محفلیں کرتے چلے آرہے ہیں، اور میلاد شریف کے مہینہ کی راتوں میں صدقہ کرتے، اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں، اور نیکی کے کاموں میں اضافہ کر دیتے ہیں، اور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کو پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں، ان پر اس کی برکتوں سے پورے طور پر فضل عظیم ظاہر ہوتا ہے، اور جو تجربہ شدہ بات اور خصوصیات ہیں ان میں یہ بھی ہے، کہ میلاد منانا اس سال کے لیے امان ہوتا ہے اور دنیا میں فوراً خوشخبری یہ ہوتی ہے کہ جو مقصد و مراد ہوتی ہے بندہ اسے پالیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے، جو میلاد کے مبارک مہینہ کی راتوں کو عیدیں بنالے، تاکہ اس کی بیماری اور سخت ہو جس کے دل میں بیماری اور عناد ہے، ابن الحاج نے "مدخل" میں شدید انکار کیا۔ ہے ان امور کا جو لوگوں نے ایجاد کر لئے یعنی بدعتیں، خواہشاتِ نفسانی، گانے حرام آلاتِ (موسیقی) کے ساتھ میلاد شریف کی محفل وجلوس یا کسی اور نام سے موسوم محافل میں، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے باقی رکھے، اچھے ارادہ پر، اور ہمیں سنت کی راہ پر چلائے کہ وہ راہ ہمیں کافی ہے، اور اللہ تعالیٰ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

وَاَفَادَ مَوْلَانَا الْعَلَّامَۃُ الْمُحَدِّثُ الشَّاہُ وَلِیُّ اللّٰہِ الدِّھْلَوِیُّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فِی الْاِنْتِبَاہِ فِیْ سَلَاسِلِ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ اَخْبَرَنِیْ سَیِّدِی الْوَالِدُ قَالَ کُنْتُ اَصْنَعُ فِیْ اَیَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَۃً بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَفْتَحْ لِیْ فِیْ سَنَۃٍ مِّنَ السِّنِیْنَ شَیْءٌ اَصْنَعُ بِہٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمَّصًا مَقْلِیًّا فَقَسَمْتُہٗ بَیْنَ النَّاسِ فَرَاَیْتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْہِ ھٰذَا الْحِمَّصُ، انتھی۔

مولانا علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "الانتباہ فی سلاسل الاولیاء" میں فرمایا: مجھے میرے والدِ بزرگوار نے خبر دی، فرمایا: میں میلاد شریف کے موقع

پر نبی کریم ﷺ کے ایصالِ ثواب کے لئے کھانا پکایا کرتا تھا، ایک سال میرے پاس کوئی چیز نہ آئی، جس سے میں کھانا بناتا، اور بھنے چنوں کے سوا کچھ نہ پایا تو میں نے وہی لوگوں میں تقسیم کردیئے، پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ کے سامنے وہ چنے رکھے ہوئے تھے۔

وَ اَفَادَ اَیْضًا مَوْلَانَا الْمَوْصُوْفُ عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الرَّءُوْفِ فِیْ "فُیُوْضِ الْحَرَمَیْنِ"، وَکُنْتُ قَبْلَ ذٰلِکَ بِمَکَّةَ الْمُعَظَّمَةِ فِیْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمِ وِلَادَتِهٖ وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَذْکُرُوْنَ اِرْهَاصَتَهُ الَّتِیْ ظَهَرَتْ فِیْ وِلَادَتِهٖ وَمُشَاهَدِهٖ قَبْلَ بِعْثَتِهٖ فَرَءَیْتُ اَنْوَارًا سَطَعَتْ دَفْعَةً وَّاحِدَةً لَا اَقُوْلُ اِنِّیْ اَدْرَکْتُهَا بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا اَقُوْلُ اَدْرَکْتُهَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کَیْفَ الْاَمْرُ بَیْنَ هٰذَا وَذٰلِکَ فَتَاَمَّلْتُ تِلْکَ الْاَنْوَارَ فَوَجَدْتُهَا مِنْ قِبَلِ الْمَلَائِکَةِ الْمُوَکَّلِیْنَ بِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ وَرَءَیْتُ یُخَالِطُ اَنْوَارُ الْمَلَائِکَةِ اَنْوَارَ الرَّحْمَةِ۔

نیز مولانا موصوف (ان پر اللہ رءوف رحم فرمائے!) نے "فیوض الحرمین"، میں لکھا: اور میں اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں نبی کریم ﷺ کی جائے پیدائش میں، آپ ﷺ کی ولادت کے دن تھا، لوگ نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھتے تھے، اور آپ کے وہ معجزات بیان کرتے تھے جو آپ کی ولادت کے وقت بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تھے، میں نے یک دم انوار کو چمکتے ہوئے دیکھا، میں نہیں کہتا ہوں کہ میں نے ان انوار کو جسم کی آنکھ سے دیکھا، اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں نے انہیں روح کی آنکھ سے دیکھا، اللہ ہی جانتا ہے اس دوران معاملہ کیسا ہوا، پھر میں نے ان انوار میں غور وفکر کیا تو میں نے انھیں ایسی محفلوں پر مقرر شدہ فرشتوں کی طرف سے سمجھا، اور میں نے دیکھا فرشتوں کے انوار رحمت کے انوار کے ساتھ مل رہے تھے۔

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ در جواب سائلی کہ استفسار از مجلس محرم و مرثیہ خوانی نمودہ افادہ فرمودہ کہ در تمام سال در

مجلس در خانه فقیر منعقد میشود مجلس ذکر مولود شریف ومجلس ذکر شهادت حسنین اول که مردم روز عاشورا یا یک دوروز پیش ازیں قریب چهارم صد یا پانصد کس بلکه قریب هزار کس وزیاده ازاں فراهم می آیند درود میخوانند بعد ازاں که فقیر آید می نشیند و ذکر فضائل حسنین که در حدیث شریف وارد شده در بیان می آید و آنچه در احادیث اخبار شهادت ایں بزرگان وتفصیل بعض حالات وبد مآلی قاتل ایشان وارد شده نیز بیان کرده میشود دریں ضمن مرثیه ها از غیر مردم یعنی جن وپری که حضرت ام سلمه ودیگر صحابه مذکور کرده میشود وخوابهائے موحش که حضرت عباس ودیگر صحابه دیده اند دلالت برفرطِ اندوه بروح مبارک حضرت جناب رسالت مآب می کنند مذکور می شود وبعد ازاں ختمِ قرآن وپنج آیت خوانده بر ماحضر فاتحه نموده آید ودریں بین اگر شخصے خوش الحان سلام می خواند یا مرثیه مشروع اکثر حضار مجلس و ایں فقیر را هم رقت و بُکا لاحق میشود اینست قدریکه بعمل می آید پس اگر ایں خیرها نزد فقیر بهمیں وضع که مذکور شد جائز نمی بود اقدام براں اصلا نمی کرد باقی ماند مجلس مولود شریف پس حالش اینست که بتاریخ دوازدهم شهر ربیع الاول همیں که مردم موافق معمول سابق فراهم شدند ودرخواندن درود مشغول گشتند فقیر می آید اولًا بعضے از احادیث فضائل آں حضرت صلی اللّٰه علیه وآله وسلم مذکوره میشود و بعد ازاں ذکرِ ولادت باسعادت ونبذی از حال رضاع وحلیه شریف وبعضے از آثار که دریں آوان بظهور آمد بمعرض بیان می آید پستر برما حضراز طعام یاشیرینی فاتحه خوانده تقسیم آں بحاضرینِ مجلس می شود علاوه براں زیارت موئے مبارک آنحضرت صلی اللّٰه علیه وآله وسلم نیز معمول قدیم است۔ انتهی۔

مولوی اسماعیل صاحب

وحضرت مولانا جناب مولوی اسمعیل صاحب رحمة اللّٰه علیه در جواب استفتاء چهارده که مولانا مولوی رشید الدین خان صاحب مرحوم نموده بودند افاده فرموده در جواب استفتاء سیزدهم که عبارتش بعینها اینست سیزدهم آنکه اعراب قرآن بدعت است یا نه اگر هست حسنه است یا سیئه وایں جمع قرآن بحکم قرآن

بود یا بکدام حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم یا بحکم ہر دو نبود پس بدعت است یا نہ وھمچنیں ہر حکمی کہ از نص قرآن شریف یا ظاہر احادیث متن نبود بدعت است یا نہ۔

جواب از سیزدھم آنکہ اعرابِ قرآن بدعتِ حسنہ است کہ صحت قراءت عجمیان بل عربیان حال بران موقوف است لیکن جمع قرآن ظاہرًا نہ بحکم کدام آیتِ قرآنی است ونہ بحکم کدام حدیث نبوت پس بدعت باشد لیکن بدعت حسنہ چراکہ مقصود ازاں ضبط وحفظ قرآن است از ضیاع وغلط ودر حسن بودن بعضی بدعات شبہ نیست و اثبات آن از اکثر احادیث میتواں نمود مثل: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَهَا★ وتقیید بدعت مردود بہ بدعت ضلالت چنانکہ در حدیث است: مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ... الحدیث وحدیث مَنْ اَحْدَثَ فِیْ شَرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ چہ ازاں مردود بودن بدعتی ثابت میشود کہ تعلقی بدیں نداشتہ باشد پس بدعتی کہ اصل آں از شرع ثابت باشد مثل اخذ تسبیح وتراویح حسنہ باشد پس حکمی کہ از نص صریح قرآن وحدیث ثابت نباشد برد وقسم است یکے بدلیل شرعی دیگر مثل اجماع وقیاس ثابت شود یا اصلی شرعی داشتہ باشد آن خود ہرگز بدعت سئیہ نیست بلکہ چوں بدلیل وبحکم آیۂ کریمہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ قواعد استنباط و غیرآں در دین داخل است در سنت یا بدعت حسنہ کہ در معنی سنت است داخل باشد بلکہ بعمل آوردن بعضے بدعات حسنہ فرض کفایہ چنانکہ در کتب بسیار مصرح است منجملہ آں "فتح المبین شرح اربعین" امام نووی است از شیخ ابن الحجر ہیتمی کہ دروی در شرح حدیث خامس گفتہ قال الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما احدث ویخالف کتابًا او سنۃ او اجماعًا او اثرًا فھو البدعۃ الضلالۃ وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فھو البدعۃ المحمودۃ والحاصل ان البدعۃ الحسنۃ متفق علی ندبھا و ھی ما وافق شیئا مما مرّ ولم یلزم من فعلہ محذور شرعی ومنھا ما ھو فرض کفایۃ کتصنیف العلوم ونحوھا مما مرّ قال الامام ابو شامۃ شیخ المصنف

رحمۃ اللہ علیہ ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصدقات والمعروف واظہار النعمۃ والسرور ان ذلک مع مافیہ من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتعظیمہ وجلالتہ فی قلب فاعل ذلک وشکر اللہ تعالیٰ علی ما منّ بہ من ایجاد رسولہ الذی ارسلہ للعالمین رحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی، بحروفہ۔

شیخ المشائخ مولانا محمد اسحاق

وحضرت مولانا شیخ شیوخنا جناب مولانا مولوی محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ در جواب سوال پانزدھم کہ در مائۃ المسائل مذکوراست افادہ فرمودہ کہ قیاس عرس برمولود شریف غیر صحیح است یعنی عرسے کہ دراں روز معین نمودہ مردمان جمع شوند ولباس فاخرہ بپوشند ودر مقام قبر یادر دیگر جاو رنگھا زند و چیز از اختراعات خود وبدعات مثل رقص وضرب الآت لھو وغیرہ بعمل آرند چناچہ ھمیں عبارت بعینھا قبیل این عبارت دراں موجوداست پس بعد ایں عبارت کہ قیاس عرس بر مولود شریف غیر صحیح است ایں عبارت ترقیم می فرمایند زیرا کہ درمولود شریف ذکر ولادت خیر البشر است وآں موجب فرحت و سروراست ودرشرع اجتماع برائے فرحت وسرور کہ خالی از بدعات ومنکرات باشد آمدھو برای اجتماع حزن وشرور ثابت نشدہ و فی الواقع فرحت مثل فرحت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم و دیگر امر نیست پس دیگر امر بریں قیاس صحیح نخواھد بود انتھی بحروفہ۔

شیخ المشائخ مولانا جمال الدین

وافاد مولانا العلامۃ شیخ شیوخنا مولانا جمال الدین المعروف بمیر احسن علی المحدث الکھنوی علیہ الرحمۃ کہ محفل مولود شریف برای حناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم البتہ مستحسن است بلکہ مستحب وموجب ثواب دلائل جواز محض مولود شریف در رسائل اثباتِ مولد از اکابر محدثین وعلماء از سلف وخلف انتظام دارند و شیخ جلال الدین سیوطی از درشرح نسائی وشیخ ابن حجر وشرح اربعین امام نووی حکم باستحسان

آں فرمودہ اند وامام نووی هم بهمین مطلب میل فرموده اند و قصه مقرر ساختن آنحضرت صلی اللّٰه علیه و سلم حسان را برای دفع هجو وذم مشرکین از آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلم در صحیحین مسطور است وبهیمن جهت فرمودند اَللّٰهُمَّ اَیِّدِ الْحَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ کذا فی الصحیحین ودر حدیث آمده است که فرمود آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلم حضرت بلال را که ترک مکن روزه دوشنبه را زیرا که زائیده شده ام روز دوشنبه واین حدیث اصل است در جواز تعیین روز مولد ونیز در حدیث وارد است عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ اخرجه محمد فی الموطا واختیار عمل مولد شریف ازمدت پانصدسال یا ازان زائد علمایٔ محدثین وفقهایٔ عظام ومفتیانِ کرام و مشایخِ اهلِ سنت وجماعت ومتبعانِ سنت و مسلمین ترویج یافته وسلاطینِ عادل بر تائیدِ ایشان کمر بسته ترویج آن منظور داشتند وصرفِ اموالِ بسیار بران نموده اند وتا حالِ این عمل در دیارِ عرب از حرمین شریفین ویمن وعراق وهند از اکابر علماء ومشائخ کبریٰ وارباب ورع وتقوی بملاحظهٔ دلائلِ مسطوره در کتب ورسائل جاریست انتهیٰ، اختصار۔

مولانا مفتی محمد سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

وافاد مولانا المفتی محمد سعد اللّٰه رحمة اللّٰه علیه فی جواب سوال ما قولهم رحمهم اللّٰه در میلاد خیر العباد صلی اللّٰه علیه وعلی آله الامجاد که بدایتش از کدام زمان بوده است و ایجادش از کیست وحکمش چیست بینوا باسناد الکتاب توجروا یوم الحساب اقول فی الجواب: مستعینًا بملهم الحق والصواب قال الحافظ ا ـ ابو الخیر السخاوی فی فتاواه عمل المولود الشریف لم ینقل عن احد من السلف الصالح فی القرون الثلثة الفاضلة انما حدث بعدهم انتهی واول کسیکه ابتدایش ساخته شیخ عمر بن ملا محمد موصلی است واول کسکه از ملوک باشتهارش پرداخته ملک مظفر الدین ابو سعید کوکیری بن زین الدین

بادشاہ اربل است کہ دراوائل مائۃ سابعہ محفلہای عالیہ برایش ترتیب کردہ صلائے عام دادہ واز فیض عامش عالمی را مالامال انعام واکرام گردانیا ہ کل ذلک فی سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد لمحمد بن یوسف الشامی وگویند کہ ملک مذکور ہرسال درتقریب میلاد سہ لک دینار صرف مینودہ وعلمای اعلام وصوفیۂ کرام را کہ در محفل اوحاضرمی شدند مورد صلات وانعامات میفرمودے کذافی المرءۃ الزمان بسط ابن الجوزی وشیخ ابو الخطاب عمر بن حسن کلبی معروف بن دحیہ اندلسی از مشاہیر علمائے آں زماں کہ رسالۃ "التنویر فی مولد البشیر النذیر" تالیف کردہ بخدمتش گذرانیدہ ہزار دینار صلہ اش یافتہ قاضی ابن خلکان می آرد الحافظ ابو الخطاب ۲ ۔ کان من اعیان العلماء ومشاہیر الفضلاء قدم من المغرب فدخل الشام والعراق واجتاز باربل سنۃ اربع وستمأۃ فوجد ملکہا مظفر الدین بن زین الدین یعتنی بمولد النبی فعل لہ کتاب "التنویر فی مولد لبشیر النذیر" امادرانعقادمحفل آں علمائے اعلام اختلاف کردہ اند رسالہادرحسن وقبحش تالیف نمودہ وتحقیق آنست کہ اگر دریں تقریب باحسن نیت وسرور ولادت بر بیانِ حالات ومعجزاتِ سرورِ کائنات علیہ وعلی آلہ الصلاۃ و التسلیمات وخیرات ومبرات واطعامِ طعام و تقسیم شیرینی وانعام و اکرام اکتفاء نمایند وامری از ممنوعات شرعیہ دران منضم سازند از بدعات حسنہ وامور مستحبہ است ولہذا علامہ سیوطی در مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ میفرمایند ومما بالغ فی انکارہ وہو غیر مسلم لہ عمل المولد الشریف النبوی والصواب انہ من البدع الحسنۃ المندوبۃ اذاخلاعن المنکرات شرعا وعلامہ موصوف در فتاوای خود میگویند عندی ان اصل المولد الذی ہواجتماع الناس وقراۃ ماتیسرمن القرآن وروایۃ الاخبار

الواردة فی مبدء امر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وما وقع فی مولدہ الآیات ثم یمد لھم سماط یاکلونہ وینصرفون عن غیر زیادۃ علی ذلک من البدعۃ الحسنۃ التی ثیاب علیھا صاحبھا لما فیہ من تعظیم قدر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم واظھار الفرح والاستبشار بمولدہ الشریف وامام حافظ الحدیث ابو محمد عبد الرحمن بن اسماعیل المعروف بابی شامہ در کتاب "الباعث علی انکار البدع والحوادث،، بعد ذکر بدعت حسنہ می آرد٭

ومن احسن ماابتدع فی زماننا ھذا من ھذا القبیل ما کان یفعل بمدنیۃ اربل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الصدقات و المعروف واظھار الزینۃ والسرور فان ذلک مع مافیہ من الاحسان الی الفقراء یشعر بمحبتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وتعظیمہ وجلالتہ فی قلب فاعلہ وشکرًا للّٰہِ تعالیٰ علی مامن بہ من ایجاد رسولہ الذی ارسلہ رحمۃ للعالمین صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

علامہ صدر الدین موہوب بن عمر خدری شافعی

وعلامہ صدر الدین موھوب بن عمر خدری شافعی فرمودہ است ھذہ بدعۃ لا باس بہ ولا تکرہ بالبدع الا اذا راغمت السنۃ واما اذا لم تراغمھا فلا تکرہ ویثاب الانسان بحسب قصدہ فی اظھار السرور والفرح بمولد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

شیخ الاسلام حافظ الحدیث ابوالفضل احمد بن علی بن حجر

وشیخ الاسلام حافظ الحدیث ابو الفضل احمد بن علی بن حجر می گویند المولد بدعۃ لم ینقل عن احد من السلف الصالح من القرون الثلثۃ لکنھا مع ذلک قد اشتملت علی محاسن وضد ھا من تحری فی عمل المحاسن وتجنب ضدھا کان بدعۃ حسنۃ ومن لا فلاانتھی کذا فی "سبل الھدی،، وکسانیکہ بانکار واستقباحش رفتہ اند ازان جملہ است علامہ تاج الدین فاکھانی مالکی کہ آنرا از بدعات مذمومۃ قرار دادہ دو رسالہ خود مسمی ب"مورد فی الکلام مع عمل المولد،، نوشۃ لا اعلم لھذا المولد اصلا فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عمل عن

احد من علماء ائمة الدین ھم القدوة فی الدین المتمسکون بآثار المتقدمین بل ھو بدعة احدثھا الباطلون وشھوة نفس اعتنی بھا الاکالون بدلیل انا اذا اوزنا علیھا الاحکام لخمست قلنا اما ان یکون واجبا اومباحا او مکروھا او محرما ولیس بواجب اجماعا ولا مندوبا لان حقیقة المندوب ماطلبه الشرع من غیر ذم علی ترکه وھذا لم یوذن فیه الشرع و لا فعله الصحابة ولا التابعون المتدینون فیما علمت وھذ اجوابی عنه بین یدی اللّٰہ عزوجل اذعنه سنت ولا جائزان یکون مباحا لان الابتداع فی الدین لیس مباحا باجماع المسلمین فلم یبق الا ان یکون مکروھا او حراما وحینئذ یکون الکلام فیه فی فصلین والتفرقة بین حالین احدھما ان یعمله رجل من غیر ماله لاھله و اصحابه وعیاله لا یجاوزون ذلک الاجتماع علی اکل الطعام ولا یقترفون شیئا من الآثام وھذا الذی وصفناه بانه بدعة مکروھة وشناعة اذ لم یفعله احد من متقدمی اھل الطاعة الذین ھم فقھاء الاسلام وعلماء الانام سراج الازمنة و زین الامکنة والثانی ان یدخله الجنایة وتقوی به العنایة حتی یعطی احد ھم الشیء ونفسه تمنعه وقلبه یولمه و یوجعه لم یجد من الم الحیف وقد قال العلماء اخذ المال بالحیاء کاخذه بالسیف لا سیما ان انضاف الی ذلک شیء من الغنایة من الطبول والملاھی بالآت الباطل من الدفوف والشبابات واجتماع الرجال مع الشبان المرد والنساء الغانیات مع ان الشھر الذی ولد فیه صلی اللّٰہ علیه وسلم وھو ربیع الاول ھو بعینه الشھر الذی توفی فیه فلیس الفرح فیه باولی من الحزن فیه ھذا ما علینا ان نقول ومن اللّٰہ یرجو حسن القبول انتھی مختصرًا ۔ وعلماء المحققین وحفاظ المتقین بجواب فاکھانی حرف بحرف پرداخته اند ازاں جمله علامه سیوطی آورده آنچه فاکھانی می گویند لا اعلم لھذا المولد اصلاً فی کتاب ولا سنة از عدم علمش نفی وجود نفس الامری لازم نمی آید وکیف لا که شیخ ابو الفضل ابن حجر باستخراج اصلش ازسنت گفته: وقد ظھرلی تخریجھا علی اصل ثابت وھوما ثبت فی الصحیحین من اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَا فَسَئَلَھُمْ فَقَالُوْا

هٰذَا يَوْمٌ اَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ فيه وَ نَجَّا مُوْسٰى فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَ نَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهٗ وَ اَ مَرَ بِصِيَامِهٖ وازین حدیث جواز تعیین روز سرور واظهار خورسندی وبشاشت بهر سال در آن روز پیدا ست وعلامه سیوطی باستخراج اصلی دیگر از سنت پرداخته چنانچه می فرماید وقدظهرلی تخریجه علی اصل آخر وهومارواه البیهقی

عبدالمطلب کے بعد آپ نے خود اپنا عقیقہ کیا جب کہ عقیقہ دوبارہ نہیں

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَقَّ عَنْ نَّفْسِهٖ بَعْدَ النُّبُوَّةِ اَنَّ جَدَّهٗ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ عَقَّ عَنْهُ فِيْ سَابِعِ وِلَادَتِهٖ و العقیقة لا تعاد مرة ثانية فيحمل ذلك على ان هذا فعله صلى الله عليه وسلم اظهارًا للشكر على ايجاد الله تعالى اياه رحمةً للعالمين فيستحب لنا ايضًا اظهار الشكر بمولده بالاجتماع واطعام الطعام و نحو ذلك انتهى*

وراقم الحروف برد و اصل دیگر ظفر یافته اوّل آنکه در صحیح مسلم از قتاده مروی ست سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم الاثنين فقال فيه ولدت وفيه انزل علیّ وچوں معلوم شد که آں حضرت صلی الله علیه وسلم برای شکر ولادت خود روزه داشته اند امتثالش اگر آنروز محفل سرور خالی از مفاسد وشرور ترتیب دهند خالی از استحباب نخواهد شد۔

یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم عید مناتے فرمایا: اس دن ہماری دو عیدیں ہیں

دوم آنکه در صحیح بخاری از عمر رضی الله عنه مروی ست: ان رجلا من اليهود فقال يا امير المومنين آية فى كتابكم يقرء ونه لوعلينا معشر اليهود نزلت لاتخذ نا ذلك اليوم عيدا قال اى آية قال اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى ورضيت لكم الاسلام دينا فقال عمر قد عرفنا ذلك اليوم و المكان الذى نزلت فيه على النبى صلى الله عليه وسلم وهو قائم بعرفة يوم الجمعة ودر خیر البحاری شرح صحیح بخاری در معنی آن مذکور است یعنی قد اتخذنا ذلك اليوم

عیدا وھکذاقال النووی وازیں قول نیز روز سرور را برای دوام عیدقرار دادن مستفاد میشود پس اگر روزِ میلادِ خیر العباد را ہم منجملہ اعیاد مقررسازند وآن روزمسرت وانبساط نمایند روا باشد بل اولیٰ بود اما بشرطیکہ ضمیم منکرات شرعیہ در آن نباشدوآنچہ فاکہانی آوردہ لا جائزان یکون مباحالان الابتداع لیس مباحاباجماع المسلمین علامہ سیوطی در جوابش میفرماید قولہ المذکور کلامِ مستقیم لان البدعة لم تختصر فی الحرام و المکروہ بل قدیکون ایضا مباحة ومندوبة وواجبة قال النووی فی تھذیب الاسماء واللغات البدعة فی الشرع ھی مالم یکن فی عھد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھی منقسمة الی حسنة و قبیحة و قال الشیخ عزالدین بن عبد السلام فی القواعد البدعة منقسمة الی واجبة و محرومة ومندوبة الی ان قال والبدع المندوبة امثلة منھا احداث الربط و ا لمدارس وکل احسان لم یعھدفی العصر الاول منھا التراویح والکلام فی دقائق التصوف وفی الجدل ومنھاجمع المحافل الاستدلالِ فی المسائل ان قصد بذلک وجہ اللّٰہ تعالیٰ و روی البیھقی باسنادہ فی مناقب الشافعی عن الشافعی فان المحدثات من الامور ضربان احدھما احدث مما یخالف کتابا او سنة او اثرا و اجماعًا فھذہ البدعة الضلالة والثانیة مااحدث من الخیر لا خلاف فیہ بواحدة من ھذا وھذہ محدثة غیر مذمومة وقدقال عمر رضی اللّٰہ عنہ فی قیام رمضان نعمت البدعة ھذہ یعنی انھا محدثة لم یکن فعرف بذلک منع قول الشیخ تاج الدین لان ھذا القسم مما احدث ولیس فیہ مخآلفة الکتاب ولا سنة ولا اثر ولااجماع فھی غیر مذمومة کما فی عبارة الشافعی وھو من الاحسان الذی لم یعھد فی العصر الاول فان اطعام الطعام الخالی کردہ اند براستقباحش لقول علیہ السلام کل بدعة ضلالة چہ مراد ازان ہر بدعتیست کہ مخالف کتاب سنت واثر واجماع باشد واصلش دراصول مذکورہ وقرون ثلثہ یافتہ نشودبخلاف میلادکہ اصولش مسطور گردیدہ وآنچہ فاکہانی آوردہ★

الثانی: ان یدخلہ الجنایة الخ علامہ سیوطی در جوابش می آوردو ھو کلام صحیح فی نفسہ غیر ان التحریم فیہ انما جاء من قبل ھذہ الاشیاء المحرمة التی ضمت

اليه لا من حيث الاجتماع لاظهار شعائر المولد بل لووقع مثل هذه الامور فی الاجتماع لصلاة الجمعة مثلا كانت قبيحة شنيعة ولا يلزم من ذلک اصل الاجتماع لصلاة الجمعة وقد رئينا بعض هذه الامور تقع فی ليالی رمضان عند اجتماع الناس للتراويح اما انچه فاکهنی گفته است مع ان الشهر الذی الخ علامه سیوطی گوید جوابه ان ولادة النبی صلی اللّٰه عليه وسلم اعظم النعم علينا وفاته اعظم المصائب لنا والشريعة حست اظهار شكر المنعم والصبر والسكون والكتم عند المصائب وقد امر الشرع بالعقيقة عند الولادة وهی اظهار شكر وفرح بالمولود ولم يامر عند الموت بذبح ولا لغيره بل نهی عن النياحة واظهار الجزع وقال ابن رجب فی كتاب اللطائف فی ذم الشيعة حيث اتخذوا يوم عاشوراء لاجل قتل الحسين رضی اللّٰه عنه لم يامر اللّٰه ولا رسوله باتخاذ ايام مصائب الانبياء وموتهم ماتما فكيف مادونهم انتهى بالجمله در استحباب سرُورِ ولادت سروَرِ عالم صلی اللّٰه علیه وسلم خالصًا ومخلصًا شکی وار تیابی نیست در سیرت شامیه ابو عبداللّٰه بن ابی محمد نعمان منقول است که میگفت شینیدم شیخ ابوموسی زرهونی را که می فرموده پیغمبرِ خدارا بخواب دیدم واز حال مولد پر سیدم فرمود من فرح بنا فرحنابه واللّٰه اعلم نمقه محمد سعداللّٰه انتهی بحروفه★

علامہ شیخ جمال رحمۃ اللہ علیہ مفتی مکہ

ودرین باب سوال هم از حضرت مفتی احناف بمکة المكرمة زادها اللّٰه تعضيما وتشريفا جناب مولانا شیخ جمال علیه رحمة اللّٰه ذی الجلال نموده شده بود وحضرت ایشان در جوابش ترقیم فرمودند که عمل مولد شریف از بدعت حسنه است چنانچه سوال وجواب بعینها درینجا نوشته بود★

سئل : ما قول سيدنا العالم العلامة الشيخ جمال الفتنی المفتی بمكة المكرمة فی عمل المولد فی ربيع الاول كل سنة استبشارا بمولده صلی اللّٰه عليه وسلم هل هو حسن كما قاله كثيرون ومنهم الجلال السيوطی وغيره ام هو بدعة منكرة بينوا لنا الجواب!

فاجاب العلامة الشيخ جمال رحمة اللّٰه عليه بقوله عمل المولد

الشریف من البدع الحسنة وقال العلامة ابو شامه شیخ النووی من احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولده صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الصدقات والمعروف واظہار الزینة و السرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان للفقراء مشعر بمحبتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی قلب فاعل ذلک وشکرًا لِلّٰہِ تعالیٰ علی مامن بہ من ایجاد رسولہ الذی ارسلہ رحمة للعلمین الخ

علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ

وقال السخاوی لا یزال اھل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الکبار یفعلون المولد ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویعتنون بقراءة المولد الکریم ویظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عمیم★

علامہ ابن جزری رحمہ اللہ تعالیٰ

قال ابن الجزری من خواصہ انہ امان فی ذلک العام وبشری عاجلة بنیل البغیة والمراد واول من احدثہ من الملوک صاحب اربل وصنف لہ ابن دحیہ کتابا فی المولد سماہ "التنویر بمولد البشیر النذیر" فاجازہ بالف دینار وقد استخرج لہ الحافظ ابن حجر اصلا من السنة وکذا الحافظہ السیوطی ورد علی الفاکہی فی قولہ ان عمل المولد بدعة مذمومة انتہی وھمیں سوال دریں باب از مفتی احناف بمکة المکرمة زادھا اللّٰہ تعظیمًا وتشریفًا جناب مولانا عبدالرحمن سراج نمودہ شدہ بود وحضرت ایشاں ایں عمل را از بدعات حسنة ترقیم فرمودہ اند چنانہ سوال وجواب بعینہا نوشتہ میشود ماقولکم یا علماء الملة السمحة البیضاء ومفاتی الشریعة الغراء فی قراءة المولد النبوی علی صاحبہا الصلوة والسلام اھل بدعت سیئة ام امر مستحب او غیر ذلک★

علامہ شہاب خفاجی محشی بیضاوی

الحمد للّٰہ وحدہ حمد الکون استمد التوفیق والعون عمل المولد جائز وھو من البدع الحسنة استحسنہ جمہور السلف من العلماء الکبار الاعلام قال العلامة الشہاب الخفاجی محشی البیضاوی فی رسالتہ فی عمل المولد قال

العلامة ابن الحجاج فی المدخل المولد مما احدثه الناس وقد احتوی علی بدع ومحرمات کالرقص بالدف وآلات الطرب مما لا یلیق بسائر الزمان فکیف بھذا الزمان الذی من اللّٰہ علینا فیه لسید الاولین والآخرین الی ان قال وقد ارتکب بعضھم فیه ما لا ینبغی من اللھو فان خلا عن ذلک واقتصر فیه علی الطعام والمسرة فھو بدعة حسنة اھ۔

خادم شریعت ومنہاج عبدالرحمن بن عبداللہ سراج حنفی مفتی مکہ مکرمہ

ثم نقل الشھاب انه سئل الحافظ ابن حجر عنه فاجاب بما صورته اصل عمل المولد بدعة لم ینقل عن احد من السلف فی القرون الثلثة فی مع ذلک قد اشتمل علی محاسن وضدھا فاذا جری علی المحاسن فاجتنب ضدھا کان بدعة حسنة واللّٰہ سبحانه اعلم امر برقمه خادم الشریعة والمنھاج عبد الرحمن بن عبداللّٰہ سراج الحنفی مفتی مکة المکرمة کان اللّٰہ لھما حامدًا مصلیًا مسلمًا (عبدالرحمن سراج)

مولانا مولوی رحمۃ اللہ صاحب مفتی مالکیہ وشافعیہ وحنابلہ

وبعد از حضرت مفتی صاحب موصوف جناب حضرت مولانا مولوی رحمة اللّٰہ صاحب مفتی المالکیة والشافعیة والحنابلة نیز برین فتوی بایں طور ترقیم فرموده اند نقلش بعینه نوشته میشود (محمد رحمت اللّٰہ)

ابوبکر حجی بسیونی مفتی الاحناف مکہ مشرفہ

الحمدللہ وحده وصلی اللّٰہ علی من لا نبی بعده رب زدنی علمًا اما بعد فقد اطلعت علی ھذا السوال و ما حرره مفتی الاحناف بمکة المشرفة فی الحال ھو عین الصواب والموافق للحق بلا شک ولا ارتیاب واللّٰہ سبحانه وتعالیٰ اعلم خادم الشریعة ببلدة اللّٰہ الحمیة ابو بکر حجی بسیونی مفتی المالکیة کان له فی عونه حامدًا مصلیًا مسلمًا (ابو بکر بسیونی)

مفتی شافعی بمکۃ الحمیۃ محمد سعید بن محمد بابصیل

الحمدلله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه السالكين نهجهم بعده اللهم هداية للصواب فى كتابه قصة المولد للشهاب ابن حجر ما لخص بعضها ان عمل المولد بدعة لكنها حسنة لما اشتملت عليه من الاحسان الكثير للفقراء ومن قراءة القرآن واكثار الذكر و الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم و اظهار السرور و الفرح به صلى الله عليه وسلم والمحبة له (اغاظة)اهل الزيغ والعناد من الزنادقه والملحدين و الكفرة و المشركين و استدل شيخ الاسلام الحافظ ابن حجر لكونه بدعة حسنه بخبر الصحيحين انه صلى الله عليه وسلم لما قدم المدينة وجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسالهم فقالوا هذا اليوم اغرق الله فيه فرعون ونجا موسى نحن نصومه شكرا لله تعالى فقال صلى الله عليه وسلم فنحن احق بموسى منكم فصامه وامر بصيامه وقال ان عشت الى قابل ...الحديث قال اعنى شيخ الاسلام فيستفاد منه فضل الشكر لله تعالى بانواع العبادات على ما من به فى يوم معين من اسداء نعمة اودفع نقمة ويعاد ذلک فى نظير ذلک اليوم من كل سنة و اىّ نعمة اعظم من نعمة بروز هذا النبى نبى الرحمة فى ذلک انتهى ★ ومنه يعلم الجواب والله سبحانه وتعالى اعلم كتبه وكيل مفتى الشافعية بمكة الحمية محمد سعيد بن محمد بابصيل عفى عنه امين (محمد سعيد بالبصيل)

خلف بن ابراہیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ

الحمدلله وحده رب زدنى علما استمد من الله التوفيق والرشاد لِأقْومِ طريق.

عمل المولد عمل المولد جائز باتفاق العلماء اذا خلا عن محرّم خصوصا انه يجرى من الخيرات ويتعدى نفعها للفقراء و المساكين وتشتمل على

الاجتماع المسنون فی قوله صلی اللہ علیه وسلم ما اجتمع قوم یذکرون اللہ الا نزلت علیهم السکینة حفتهم ملائکة و ذکرهم اللہ فیمن عنده واللہ سبحانه وتعالیٰ اعلم امر برقمه الحقیر خلف بن ابراهیم خادم افتاء الحنابلة بمکة المشرفة حالاً حامدًا مصلیًا مسلمًا۔ کاتب الحروف: غفر اللہ میگوید که جناب حضرت مولانا (راجی عفو الرحیم خلف بن ابراهیم)

عمدة المفسرین وزبدة المحدثین جناب مولانا شاہ عبدالغنی صاحب نقشبندی مجددی قدس سرہ

شیخنا ومرشدنا حضرت عمدة المفسرین و زبدة المحدثین جناب مولانا شاہ عبد الغنی صاحب نقشبندی مجددی قدس سرہ را دیده است که در محفل مولد النبی صلی اللہ علیه وسلم که در مدینه منوره علی صاحبها الصلوة والسلام بتاریخ دوازدهم ماه ربیع الاول روز یکشنبه ۱۲۸۷ھ ھجری در مسجد نبوی شده بود تشریف آورده شریک این محفل شریف شدند و ذکر مولد شریف که در صحن مسجد شریف بر منبر کدامی از ائمه یکی بعد از دیگرے متوجه بطرف روضه شریف شده میخواندند استماع می فرمودنده بوقت قیام ذکر ولادت شریف قیام می فرمودند وحال و کیفیات برکات این محفل شریف که ظهور شده بود خارج از حیطهٔ تقریر و تحریر است صلی اللہ علی صاحبه وعلی آله وصحبه و اتباعه و نوابه و سلم تسلیمًا کثیرًا و حضرت مولانا صاحب موصوف را سند اجازت احادیث شریفه وغیرها از حضرت والد ماجد خود واز جناب مولانا اسحق صاحب وغیرهما است حال حضرت اساتذهٔ کرام این چنین است که بمعرض بیان آمد وحال علم وعمل حضرات ایشں برهمه روشن است اتباع حضرات اساتذهٔ کرام خوب است که همه بفضله سُبحانه وتعالی ماهر درهر علوم بودند واز همه امور بخوبی واقف بودند چنانچه روزے حضرت مولانا و استاذنا و شیخنا حضرت شاہ عبدالغنی قدس سره بمسجد نبوی بعد از فراغ حلقه شریفه کلاهِ مبارک خود باین احقر عنایت فرمودند جزاہ اللہ سبحانهٗ وتعالیٰ خیر الجزاء فی الدنیا والآخرة وتذکره چند امور فرمودند علی الخصوص درباب

ایں امر مذکور بتصریح تمام فرمودہ بودند وبرای ابلاغ ایں امر تاکید تمام فرمودہ بودند چنانچہ ایں امرا حسب فرمودہ حضرت ایشاں بنا بر خیر خواھی برادرانِ مسلمین بحیطئہ تقریر وتحریر وآرد و باللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم۔

فصل نمبر ۳} اصول تعیین اور میلاد پر اعتراضات وجوابات

قال العلامة القاری علیه رحمة الباری فی رسالة "المورد الروی فی مولد النبوی،، قال یعنی ابن الجرزی و اذا کان اهل الصلیب اتخذوا لیلة مولد نبیّهِم عیدَ الاکبر فاهل الاسلام اولی بالتکریم واجدر٭

قلت لما یرد علیه انا مامورون بمخالفة اهل الکتاب ، ولم یظهر من هذا الشیخ لهذا السوال جواب ۔ قال السخاوی علی سبیل الاضراب بل خرّج شیخُ مشائخ الاسلام خاتمة الائمة الاعلام ابو الفضل ابن حجر الاستاذ المعتبر تغمده اللّٰه بر حمته و اسکنه فسیح جنته فِعْلَهٗ علی اصل ثابت یمیل الی الاسناد الیه کل حبرٍ هُمامٍ و هو ما ثبت فی الصحیحن من النبی صلی الله علیه وسلم قدم المدینة فوجد الیهود یصومون یوم عاشوراء فسئلهم فقالوا هو یوم اغرق الله فیه فرعون و نجّی موسٰی علیه السلام فنحن نصومه شکرًا لله عزّ و جلّ فقال صلی الله علیه وسلم فانا احق بموسٰی علیه الصلاة والسلام منکم فصامه و امر بصیامه وقال ان عشت الی قابل الحدیث٭

قلت وفقهم اولا الفةً ثم خالفهم آخر تحقیقًا لصورة المخانقة قال ای الشیخ فیستفاد منه فعل الشکر لله تعالیٰ علی مامن به فی یوم معین من اسداءه نعمةً و دفع نقمة و یعاد ذٰلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنة والشکر لله تعالیٰ یحصّل بانواع العبادة کالصلاة والصیام والتلاوة وای نعمة اعظم من نعمة بروز هذاالنبی نبی الرحمة صلی اللّٰه علیه وسلم؟

قلت وفی قوله تعالی لقد جاء کم رسول اشعار بذلک وایماء الی تعظیم وقت مجیئه لما هنالک٭ قال و علی هذا فینبغی ان یقتصر فیه علی ما یفهم الشکر لله

تعالی من نحو ما ذکر و امّا ما یتبعه من السماع و اللهو و غیرها فینبغی ان یقال ما کان
من ذلک مباحا بحیث یعین السرور بذلک الیوم فلا باس بالحاقه و ما کان حراما و
مکروها فیمنع و کذا ما کان فیه خلاف بل یحسن فی ایام الشهر کلها و لیالیه یعنی
کما جاء عن ابن جماعة تمنیه فقد ا تصل بنا ان الزاهد القدوة المعمر ابا اسحاق
ابراهیم بن عبدالرحمن بن ابراهیم بن جماعة لما کان فی المدینة النبویة علی ساکنها
افضل الصلاۃ و اکمل التحیة کان یعمل طعاما فی المولد النبوی و یطعم الناس و یقول
لو تمکنت عملت بطول الشهر کل یوم مولدا، انتهی بحروفه

قوله: ان النبی صلی الله علیه وسلم قدم المدینة . . . الحدیث
فی صحیح البخاری فی باب صیام العاشوراء :عن ابن عباس قال قدم
النبی صلی الله علیه وسلم المدینة فرای الیهود تصوم یوم عاشوراء
فقال ما هذا؟ قالوا هذا یوم صالح هذا یوم نجی الله بنی اسرائیل من
عدوهم فصامه موسیٰ قال فانا احق بموسی منکم فصامه و امر
بصیامه.

فی فتح الباری: فصامه موسیٰ زاد مسلم فی روایته شکرا لله تعالیٰ
فنحن نصومه...اھ

وفی صحیح البخاری: فی باب اتیان الیهود النبی صلی الله علیه
وسلم حین قدم المدینة عن ابن عباس قال لما قدم النبی صلی الله
علیه وسلم المدینة فوجد الیهود یصومون عاشوراء فسئلوا عن ذٰلک
فقالوا هو الیوم الذی اظهر الله فیه موسیٰ و بنی اسرائیل علی فرعون
و نحن نصومه تعظیما له فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نحن اولیٰ
بموسیٰ منکم ثم امر بصومه...اھ

وفی سنن ابی داؤد و نحن نصومه تعظیماً له. . . اھ*

وفی صحیح البخاری: فی باب قول اللہ عزوجل: و ھل اتاک حدیث موسیٰ و کلم اللہ موسیٰ تکلیمًا۔ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ وجدھم یصومون یومًا یعنی یوم عاشوراء فقالوا ھذا یوم عظیم وھو یوم نجی اللہ فیہ موسٰی و اغرق آل فرعون فصام موسٰی شکرًا للہ تعالٰی فقال انا اولٰی بموسٰی منھم فصامہ وامر بصیامہ...اھ

وفی سنن ابن ماجۃ: فصامہ موسٰی شکرا...اھ

وفی شرح معانی الآثار للامام الطحاوی: عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وجد الیہود یصومون یوم عاشوراء فسئلھم فقالوا ھذا الیوم الذی اظھر اللہ عز وجل فیہ موسٰی علٰی فرعون فقال انتم اولٰی بموسٰی منھم فصوموہ ففی ھذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما صامہ شکرًا للہ عز وجل فی اظھارہ موسٰی علٰی فرعون فذٰلک علی الاختیار لا علی الفرض انتھی بحروفہ

وایضًا فیہ: وقد اخبر ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ فی حدیثہ بالعلۃ التی من اجلھا کانت الیھود تصومہ انھا علی الشکر منھم للہ تعالٰی فی اظھارہ موسٰی علٰی فرعون وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضًا صامہ کذلک والصوم للشکر اختیارٌ لافرضٌ انتھی★

وایضًا فیہ: بعد ذکر حدیث ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: انہ قال انی اصوم یوم عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ ففی ھذا الحدیث انہ امرھم بصومہ احتسابا لما ذکر فیہ من الکفارۃ ولیس ھذا یخالف عندنا لحدیث ابن عباس لانہ قد یجوز ان یکون کان یصومہ شکر اللہ تعالٰی لما اظھر موسٰی علٰی فرعون فیشکر واللہ بہ ما شکرہ بہ من ذلک فیکفر بہ عنہ السنۃ

الماضیۃ۔۔۔انتھی بحروفہ

قال العلامۃ العینی فی شرح صحیح البخاری: بعد نقل حدیث ابن عباس

قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فرای الیہود ویصوم یوم عاشوراء الحدیث ظاہر حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یدل علی الوجوب لانہ علیہم السلام صامہ و امر بصیامہ لکن نسخ الوجوب و بقی الاستجاب کماذکرنا وقال الطحاوی بعدان روی ہذاالحدیث ففی ہذاالحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما صامہ شکرًا للہ عز وجل فی اظہارہ موسٰی علیہ الصلاۃ والسلام علی فرعون فذلک علی الاختیار لاعلی الفرض انتھی۔

قلت: وفیہ بَحث لان القائل یقول لانسلم ان ذلک علی الاختیار دون الفرض لانہ علیہ الصلاۃ والسلام امر بصومہ والامر المجرد عن القرائن یدل علی الوجوب و کونہ صامہ شکرًا لا ینافی کونہ للوجوب کما فی سجدۃ من اصلہا للشکر مع انہا واجبۃ اہ بحروفہ

وقال العلامہ علی القاری علیہ الرحمۃ الباری فی شرح مشکوۃ المصابیح: فصار ذٰلک الیوم اومثلہ اھ۔

وایضًا قال فیہ: ونحن نصومہ ای شکرا ایضًا اہ

وقال العلامۃ العینی فی شرح الحدیث المذکور:

قولہ: فصامہ ای النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیس معناہ انہ صام ابتداء لانہ قد علم فی حدیث آخر انہ کان یصومہ قبل قدومہ المدینۃ فعلی ہذا معناہ انہ ثبت علی صیامہ ودوامہ علی ما کان علیہ قیل یتحمل انہ کان یصومہ بمکۃ ثم ترک صومہ ثم لما علم ما عنداہل الکتاب فیہ صام اہ

وایضًا قال فیہ قولہ: وامر بصیامہ وللبخاری فی تفسیر یونس من طریق الی بشر فقال لاصحابہ انتم احق بموسی منہم فصوموہ اہ۔

و قال العلامۃ علی القاری علیہ رحمۃ الباری فی شرح مشکوۃ المصابیح فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقولہ تعالی فبھداھم

اقتداہ فتعظیم ماعظمه لم یکن علی جهة المتابعة له فی شرعه بل علی طرق موافقة شرعه لشرعه فی ذٰلک او کان صیامه شکرا لِخلاص موسٰی علیه السلام کما سجد فی شکرَ اللّٰه تعالیٰ علی قبول توبة داؤد علیه الصلاۃ والسلام۔

قوله: کما سجد فی ص شکرَ اللّٰه تعالیٰ خرج النسائی عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما: **قال ان النبی صلی الله علیه وآله وبارك وسلم یسجد فی ص وقال سجدها داؤد توبة ونسجدها شکرًا**...اہ۔

قال العلامة ابن حجر علیه رحمة اللّٰه الباری شکرًا منا علی قبول توبة لان الانبیاء علیهم الصلاۃ والسلام کرجل واحد فالنعمة علی احدهم نعمة علی الکل اھ۔

قال الشیخ تاج الدین الفاکهانی رحمه اللّٰه تعالٰی: لا اعلم لهٰذا المولد اصلا فی کتاب ولا سنة اھ۔

قال العلامة مولانا جلال الدین السیوطی ردا علیه یقال علیه نفی العلم لا یلزم منه نفی الوجود قد استخرج امام الحفاظ ابو الفضل ابن حجر اصلا من السنة واستخرجت له انا اصلا ثانیا وسیاتی ذکرهما بعد هذا اھ۔

قوله سیاتی ذکرهما بعد هذا ما نصه وقد سئل شیخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر عن عمل المولد فاجاب بان اصل المولد بدعة لم ینقل عن احد من السلف الصالح فی قرون الثلثة ولکنها مع ذٰلک فقد اشتملت علی محاسن وضدها فمن تحری فی عملها المحاسن وتجنب ضدها کان بدعۃ حسنة ومن لا فلا وقد ظهر لی تخریجها علی اصل ثابت وهو ما ثبت فی الصحیحین من **ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قدم المدینة فوجد الیهود یصومون یوم عاشوراء فسئلهم فقالوا هو یوم اغرق الله فیه فرعون ونجی موسٰی فنحن نصومه شکرا لله تعالٰی** فیستفاد منه فعل الشکر لله تعالی علی ما من به فی یوم معین من ابداع نعمة ودفع نقمة ویعاد ذٰلک فی نظیر ذٰلک الیوم من کل سنة والشکر لله تعالی یتحصل بانواع العبادات کالسجود والصیام والصدقة والتلاوة وایّ نعمة اعظم من النعمة بتولد هذا النبی

نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فینبغی ان یتحری الیوم بعینہ حتی یطابق قصۃ موسی علیہ الصلاۃ والسلام فی یوم عاشوراء وان لم یلاحظ ذلک لا یبالی بعمل المولد فی ایّ یوم من الشہر الی ان قال فہذا یتعلق باصل عملہ و اما ما یعمل فیہ فینبغی ان یقصرفیہ علی ما یفہم معہ الشکر للہ تعالٰی من نحوما تقدم ذکرہ من التلاوۃ والاطعام والصدقۃ و انشاد شیء من المدائح النبویۃ المحرّکۃ للقلوب الی فعل الخیر والعمل للآخرۃ واما ما یتبع ذٰلک من السماع واللہو وغیر ذٰلک فینبغی ان یقال ما کان من ذلک مباحا بحیث یعیّن السرور بذلک الیوم لا باس بالحاقہ بہ وما کان حراما او مکروھًا فیمنع وکذا ما کان خلاف الاولی انتہی★

وظہر لی تخریجہ علی اصل آخر وہو ما رواہ البیہقی عن انس رضی اللّٰہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عق عن نفسہ بعد النبوۃ مع انہ قد ورد اَنَّ جدہ عبدَ المطلب عق عنہ یوم سابع ولادتہ والعقیقہ لا تعاد مرۃ ثانیۃ فیحمل ذلک علی ان الذی فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ اظہارا للشکر علی ایجاد اللہ تعالی ایاہ رحمۃ للعالمین و تشویقا لامتہ کما کان یصلی علی نفسہ لذلک فیستحب لنا ایضاء اظہار الشکر بمولدہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالاجتماع و اطعام الطعام و نحوذ لک من وجود القربات و اظہا رالمسرات ثم رایت امام القراء الحافظ شمس الدین بن الجزری قال فی کتابہ المسمّٰی بـ" عرف التعریف بالمولد الشریف ،، انہ قد رؤی ابولہب فی النوم فقیل لہ ما حالک فقال فی النار الا انہ یخفف علی کل لیلۃ اثنین و اَمُصُّ مِنْ بین اصبعیّ ہاتین ماء بقدر ہذا و اشار براس اصبعہ و ان ذلک بِاِعْتَاقِیْ ثویبۃ عند ما بشرتنی بولادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و بارضاعہا لہ فاذا کان ابو لہب الکافر الذی نزل القرآن بذمہ جوزی فی النار لفرحہ بمولد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فما حال المسلم الموحد من امتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولعمری انما یکون جزاؤہ من المولی الکریم ان یدخلہ بفضلہ جنات النعیم و قال الحافظ شمس الدین ابن ناصر الدین الدمشقی فی کتابہ المسمی "المورد

الصادی فی مولد الھادی ،، وقد صح ان ابا لھب یخفف عنه عذاب النار فی مثل یوم الاثنین لاعتاقه ثویبة سرورا بمیلاد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ثم انشد ؎

اذا کان ھذا کافر جاء ذمه | وتبت یداہ فی الجحیم مخلدا
اتی انه فی یوم الاثنین دائما | یخفف عنه للسرور باحمد !
فما الظن بعبد الذی کان عمرہ | باحمد مسرورا ومات موحدا

قوله: وقد ظھرلی تخریجھا الخ فی شرح المواھب اللدنیة للعلامة الزرقانی وسبقه الی ذلک الحافظ ابن رجب اھ۔

نبی کریم نے خود اپنا عقیقہ کیا......ابولہب کا مرنے کے بعد مستفید ہونا

قوله :وظھرلی تخریجه علی اصل آخر وھو مارواہ البیھقی الخ تعقبه النجم بانه حدیث منکر کما قاله الحافظ بل قال فی شرح المھذب انه حدیث باطل فالتخریج علیه ساقط اھ۔

ودرشرح سفر السعادت است:درحدیث انس رضی اللّٰه تعالٰی عنه چنانچه در بعض روایات آمدہ وارداست که رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بعد از ظھور نبوت عقیقه خودرا چوں در وقت ولادت معلوم وے نشد که کردند یا نه ذبح کردہ امادر اسناد آں حدیث ضعفی است وخالی از بُعدے ھم نیست واللّٰه اعلم اھ۔

وفی زاد المعاد :ذکر ابن ایمن عن انس رضی الله تعالٰی عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم عق عن نفسه بعد ان جاء ته النبوۃ و ھذا الحدیث قال ابوداؤد فی مسائله سمعت احمد حدثھم بحدیث الھشیم بن جمیل عن عبدالله بن المثنی عن ثمامة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم عق عن نفسه فقال احمد عبدالله بن محمد عن قتادہ عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم عق عن نفسه قال مھنا قال احمد ھذا منکر ضعف عبدالله المحرر...اھ

قوله : انه قد روی الخ والرأی له اخوہ العباس بعد سنة من وفاۃ ابی لھب بعد واقعة بدر ذکرہ السھیلی وغیرہ کذا فی شرح المواھب اللدنیة العلامة

الزرقانی وھٰذا ما یرویه غیر واحد من اھل السیر و غراه فی المدارج الی الحدیث وصححه الدمشقی ویعاضده ما اخرج الشیخان عن ابن عباس بن عبدالمطلب و ابی سعید الخدری و البخاری عن ابن المسیب عن ابیه و مسلم عن سفیان فی ابی طالب من احادیث یطول الکلام بذکرھا فانھا تدل علی ان خیرات الکافر لا تذھب جفاء وانه قد ینتفع بھا و ما ورد فی خلاف ذٰلک من الآیات و الاخبار فقال النبووی قال البیھقی قد یجوز ان یکون ورد ذٰلک فی انه لا یکون لھا موقع لتخلیص من النار و ادخال الجنة ولکن یخفف عنه عذابه الذی یستوجبه علی جنایات ارتکبھا سوی الکفر بما فعل من الخیرات ، قلت : وبه قال المفسر عبد العزیز الدھلوی و نسبه الی ابی حنیفة رضی اللّٰه تعالٰی عنه و وافقھم الکرمانی علی ذلک و لکن جعله من برکات النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و خصائصه و اذا عرفت ذٰلک علمت ان الاحتجاج بھذه الروایة لیس بساقط من کل وجه علی انه لا یلزم من کونه لا یوجب العلم ان لا یصح التمسک به فی غیره ایضًا مع ان العلماء لم یزالوا یتساھلون فی فضائل الاعمال حتّٰی قال اسمٰعیل الدھلوی انه قد یوخذ الموضوع یعنی ما لم یثبت وضعه بخصوصه فی بیان الفضائل ما ثبت فضله بغیره تائیدًا و اذا کان الموضوع بھذه المثابه فالمنقطع بحسب الباطن اولی کذا افاده المحشی و قوله و غراه فی المدارج الی الحدیث حیث قال : اول کسیکه آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلم را شیر داد ثویبة بود کنیزک ابو لھب بضم مثلثة و فتح واو و سکون تحتانیة وموحده درآخر و این ثویبة آں شب که چوں آنحضرت متولد شد بشارت رسانید وابولھب در خانه عبداللّٰه برادرِ تو پسرے متولد شد دابو لھب اورا نمردگانے آزاد کرد وامر کرد که اورا شیر دھد وحق تعالٰی بایں شادی و سرور که ابو لھب بولادت آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلم کرد در عذابِ دے تخفیف کرد در روز دو شنبه از وی عذاب برداشت چنانکه در حدیث آمده است و درینجا سنداست مراھل موالیدرا که در شب میلاد آنحضرت صلی اللّٰه علیه وآله وسلم سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولھب که کافر بوده قرآن بمذمت وی نازل شده چوں بسرور میلاد آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلم و بذل شیر جاریه وی

بجہت آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم جزا دادہ شدہ تا حال مسلمان کہ مملو است بمحبت و سرور و بذل مال در طریق وے چہ باشد ولیکن باید کہ از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ اند از تغنی و آلات محرمہ و منکرات حابسے باشد تا موجب حرمان از طریقۂ اتباع نرود انتہی بحروفہ۔

ابولہب کو انگلیوں سے مشروب ملنے کی مزید تحقیق

وفی الخصائص الکبریٰ للعلامۃ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللّٰہ علیہ:

اخرج الشیخان عن عروۃ قال اعتق ابو لھب ثویبۃ فارضعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات ابو لھب اُرِیَہُ بعضُ اھلِہٖ فی بِشَرِّ حِیْبَۃٍ فقال ماذا لقیت قال ابو لھب لم الق بعد کم غیر انی سُقِیْتُ فی ھذہ بعتاقتی ثویبۃ واشار الی النقرۃ التی بین الابھام والتی تلیھا من الاصابع ...اھ

وفی صحیح البخاری فی کتاب النکاح فی باب امھاتکم اللاتی ارضعنکم ویحرم من الرضاع ما یحرم من النسب: قال عروۃ وثویبۃ مولاۃ لابی لھب وکان ابو لھب اعتقھا فارضعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات ابو لھب اریہ بعض اھلہ بشر حیبۃ قال لہ ما ذا لقیت قال ابو لھب لم الق بعد کم غیر انی سقیت فی ھذہ بعتاقتی ثویبۃ انتھی بحروفہ

وفی فتح الباری: للعلامۃ ابن حجر و عمدۃ القاری للعلامۃ العینی ذکر السھیلی ان العباس قال لما مات ابو لھب رایتہ فی منامی بعد حول فی شر حال فقال ما لقیت بعد کم راحۃ الا ان العذاب یخفف عنی کل یوم اثنین قال وذٰلک ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولد یوم الاثنین وکانت ثویبۃ بشرت ابا لھب بمولدہ فاعتقھا ... بحروفھا

وفی عمدۃ القاری وفی التوضیح وفیہ وفی الحدیث من الفقہ ان الکافر قد

یعطی عوضًا من اعماله التی تکون منها قربة لاهل الایمان باللہ کما فی حق ابیطالب غیر ان التخفیف فی ابی لھب اقل من التخفیف عن ابی طالب ۔ ذٰلک لنصرة ابی طالب لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وحیاطة له و عداوة ابی لھب له... اھ

وفی فتح الباری قال البیھقی ماورد من بطلان الخیر لکفار فمعناہ انھم لا یکون لھم تخلص من النار ولا دخول الجنة و یجوز ان یخفف عنھم من العذاب الذی یستوجبونه علی ما ارتکبوہ من الجرائم سوی الکفر بما عملوہ من الخیرات واما عیاض فقال: انعقد الاجماع علی ان الکفار لا تنفعھم اعمالھم و لا یثابون علیھا بنعیم ولا تخفیف عذاب وان کان بعضھم اشد عذابًا من بعض۔

قلت: وھذا لا یرد الاحتمال الذی ذکرہ البیھقی فان جمیع ما ورد من ذلک یتعلق بذنب الکفر و اما ذنب غیر الکفر فما المانع من تخفیفه و قال القرطبی ھذا التخفیف خاص بھذا و بمن ورد النص فیه قال ابن المنیر فی الحاشیة ھنا قضیتان احدھما محال و ھی اعتبار طاعة الکافر مع کفرہ و لان شرط الطاعة ان تقع بقصد صحیح و ھذا مفقود من الکافر الثانیة اثابة الکافر علی بعض الاعمال تفضلا من اللہ تعالیٰ و ھذا لا یحیله العقل فاذا تقرر ذٰلک لم یکن عتق ابی لھب لثویبة قربة معتبرة و یجوز ان یتفضل اللہ علیه ما شاء کما تفضل علی ابی طالب و المتبع فی ذٰلک التوقیف نفیا و اثباتًا۔

قلت: و تتمة ھذا ان یقع التفضل المذکور اکرامًا لمن وقع من الکافر البر له و نحو ذلک انتھی بحروفه۔

وفی سیرة الشامیة: قال شیخنا فی فتاواہ عندی ان اصل المولد الذی ھو اجتماع الناس وقراءة ما تیسر من القرآن و روایة الاخبار الواردة فی مبدء النبی صلی اللہ علیه وسلم وما وقع فیه من الآیات ثم یمد لھم سماط یاکلون منه و یتفرقون من غیر زیادة علی ذٰلک من البدع الحسنة ای ثیاب علیھما صاحبھا لما فیه من تعظیم قدر النبی صلی اللہ علیه وسلم و اظھار الفرح و لا استبشار بمولدہ الشریف و قال قد ظھر لی تخریجه علی اصل غیر الذی ذکرہ الحافظ وھو ما رواہ البیھقی عن انس رضی

الله تعالی عنه ان النبی ﷺ عق عن نفسه بعد النبوة مع انه ورد ان جده عبد المطلب عق عنه فی سابع ولادته والعقیقة لا تعاد مرة ثانیة یحمل ذلک علی ان الذی فعله صلی اللّٰه علیه وسلم فعله اظهار اللشکر علی ایجاد اللّٰه تعالٰی ایاه رحمة للعالمین و تشریفًا لامته کما کان یصلی علی نفسه لذلک فیستحب لنا ایضًا اظهار الشکر بمولده بالاجتماع والاطعام وغیر ذلک من وجوه القربات والمثوبات۔

وقال فی شرح سنن ابن ماجة: الصواب انه من البدع الحسنة المندوبة اذا خلی عن المنکرات شرعا اھ۔

ودر تقریر مولانا حضرت جمال الدین المعروف بہ میرزا حسن علی المحدث الکھنوی سابق مذکور شده است که در حدیث آمده است که فرمود آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلم حضرت بلال را که ترک مکن روزهٔ دو شنبه را زیرا که من زائیده شده ام روز دو شنبه و این حدیث اصل است در جواز تعیین روز مولد... اھ۔

وفی مشکوة المصابیح عن ابی قتادة قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صوم الاثنین فقال: فیه ولدتُ و فیه انزل علیّ رواه مسلم اھ۔

قال العلامة علی القاری فی شرحه: وفی الحدیث دلالة علی ان الزمان قد یتشرف بما یقع فیه و کذا المکان انتهی بحروفه۔

قال الشیخ تاج الدین الفاکهانی رحمه اللّٰه: الشهر الذی ولد فیه صلی اللّٰه علیه وسلم وهو ربیع الاول هو بعینه الشهر الذی توفی فیه فلیس السرور فیه اولی من الحزن اھ۔

قال العلامة مولانا جلال الدین السیوطی رحمه اللّٰه تعالیٰ رد اعلیه: جوابه ان ولادته صلی اللّٰه علیه وسلم اعظم النعم علینا و وفاته اعظم المصائب بنا و الشریعة حثت علی اظهار شکر النعم و الصبر و السکون و الکتم عند المصائب و قد امر الشرع بالعقیقة عند الولادة وهی اظهار الشکر و فرح بالمولد و لم یامر عند

الموت بذبح و لا بغیرہ بل نهی عن النیاحة و اظهار الجزع فدلت قواعد الشرع علی انه یحسن فی هذا الشهر اظهارُ الفرح بولادته صلی اللّٰه علیه وسلم دون اظهار الحزن فیه بوفاته انتهی۔

ایک اعتراض

وبعضی مانعین مولد شریف میگویند: **وقد صح انه قیل لابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنه ان قوما اجتمعوا فی مسجد یهللون و یصلون علی النبی صلی اللہ علیه وسلم و یرفعون اصواتهم فذهب الیهم ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنه و قال ما عهدنا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و ما اراکم الا مبتدعین فما زال یذکر ذٰلك حتی اخرجهم من المسجد** کذا فی التا تارخانیة وطوالع الانوار

همچنیں انعقاد ایں مجلس مولود بهیئت کذایه ملتزمه موقته را باید فهمید که معهود ومعمول بزمان آنحضرت صلی اللّٰه علیه و سلم و آل عظام وصحابه کرام نبود پس ایں را برهماں طریق باید داشت واختراع از طرف خود هرگز نباید ساخت علماء می نویسند که اتباع چنانکه در دعا کردن می باید همچناں در ترک آں نیز شاید فالاتباع کما یکون فی الفعل یکون فی الترک کذا فی المواهب اللطیفیة شرح مسند ابی حنیفة وجناب مولاناشاه عبد العزیز صاحب قدس سره در تحفه اثنا عشریه اشاره فرموده اند که روز تولد نبی و وفات نبی را عید قرار نداده اند۔

جوابِ اعتراض

جوابش اینست که مولانا جلا ل الدین سیوطی رحمة اللّٰه علیه ایں اثر را که بمعرض استدلا ل برائی ابطال انعقاد مجلس مولود آورده تضعیف نموده گفته که بمعرض استدلا ل برائی ابطال انعقاد مجلس مولود آورده تضعیف نموده گفته که بر تقدیر صحت معارض احادیث کثیره که مثبت خلاف ایں اثر است نمی تواند شد ونیز بر تقدیر صحت ایں اثر گویم که محتمل است که باعث بر منع و

اخراج ایں قوم از مسجد شور شغب این جماعۃ برفع صوت بودہ باشد کہ منافی ادب و مخالف آدابِ مسجد است نمیدانی کہ ایں شور و ھنگامہ موجبِ انتشارِ شاغلینِ عبادتِ خدا و نمازیان اخلاص انتما میشود و واقعی است کہ چنیں شور و ھنگامہ معھود در عھد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبودہ و لا تھلیل وصلوۃ بر ان حضرت علیہ الصلاۃ والسلام و اجتماع مسلمانان در مسجدِ خود ماثور ومنقول دراں عھد رسالت مھد بودہ است پس داعی بر منع واخراج قوم از مسجد فقط رفع صوت و شورو شغب خواھد بود معھذا ایں روایت صلاحیت معارضہ بروایتی کہ درصحیح بخاری درباب من جعل لاھل العلم ایاما معلومۃ مذکور است ندارد و آن اینست کہ کان عبداللہ یذکر الناس فی کل خمیس یعنی بود عبداللہ بن مسعود کہ پند میداد مردم را بروز پنجشنبہ پس بر طبع سلیم وعقل مستقیم البتہ پوشیدہ نباشد کہ ایں تعیین و تخصیص روز پنجشنبہ برائی وعظ و تذکیر کہ عبداللہ بن مسعود از طرفِ خود ایجاد کردند در عھد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبودہ پس چہ باعث شد کہ عبداللہ بن مسعود بادی ترک کلیہ الاتباع کما یکون فی الفعل یکون فی الترک گردیدہ معاذ اللہ خویشتن را مرتکب کراھۃ و بدعۃ فرمودند پس ایں روایت بخاری اظھر من الشمس وابین من الامس است کہ تعیین وتخصیص روز برائ عمل خیر اگرچہ آن روز از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماثور نباشد جائز ومستحسن است بالجملہ از تعیین و تخصیص عبداللہ بن مسعود روز پنجشنبہ را برائے وعظ وتذکیر مقرر فرمودہ اند استخراج اصل را برائ تعیین مجلس مولود بھیئت بملتزمہ درایٔ اصول ثلثہ مذکورہ سابقہ کہ صوم عاشوراء صوم دو شنبہ و اعادہ عقیقہ است ثابت ومتحقق گردید ومتروک شارع کہ واجب الاتباع است آن متروک بمعنی دیگر است نہ مطلق متروک خواہ معدوم بعدمِ مستمر درزمان شارع باشد یا بمقتضائ مصلحتی معدوم بعدم طاری و لاحق بعد وجوہ سابق گرد. وعلماء تصریح نمودہ اند کہ گاھی مقصود شارع از ترک فعلی وفور شفقت وغایت رحمت بر اُمّت می باشد یعنی اگر شارع آن فعل را ترک نمی فرمود التزام

استمراری آں فعل موجب وجوب بر امت می گشت چنانچه در ترک التزام تراویح همیں مصلحت قرار داد علماء است پس ایچنیں ترک لا محاله واجب الاتباع نباشد و فعل ایں متروک و التزام آں از حریم اباحت و استحسان خارج نیفتد که مظنۂ وجوب که در فعل و التزام شارع بوده در فعل والتزام دیگرے متصور نیست چنانچه علامه فیروز آبادی در صراط مستقیم بعد نقل اقوال مختلفه در صلوة الضحی گفته صواب آنست که مواظبت بران نیز مستحب است وخوف توهم فرضیت مرتفع شد و استناد بعبارتِ تحفه دریں مقام مدفوع ست باینکه مدلول ایں عبارت مخالفت صریحه به قول وفعل صاحب تحفه دارد پس لامحاله ماؤل ومصروف عن الظاهر خواهد بود تفصیل ایں اجمال اینست که صاحب تحفه خودش در جوابِ سائل که سوال از جواز تقریر و تعین روز بعد سال بنا بر رفتن بزیارت بزرگان نموده می نویسند که رفتن بر قبور بعد سال یک روز معین کرده بسه صورت است اول آنکه یک روز معین نموده یک شخص یا دو شخص بغیر سیئات اجتماعیه مردم کثیر بر قبور محض بنا بر زیارت و استغفار روند این قدر از روئ روایاتِ صحیحه ثابت است در تفسیر درمنثور نقل نموده که هر سال آنحضرت صلی الله علیه وسلم بر مقابر می رفتند و دعائے مغفرتِ اهلِ قبور می نمودند ایں قدر ثابت است ومستحب★

دوم آنکه هیئت اجتماعیه مردم کثیر جمع شوند ختم کلام الله کنندۂ فاتحه بر شیرینی وطعام نموده تقسیم درمیان حاضران نمایند ایں قسم معمولِ زمانۂ پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم وخلفاءِ راشدین نبوده اگر کسے ایں طور بکند باک نیست زیرا که دریں قسم قبح نیست بلکه فائده احیاء واموات را حاصل می شود★

سوم طور جمع شدن برقبور اینست که مردماں یک روزمعین نمودۂ لباسهائ نفیس وفاخره پوشیده مثل عید شادمان شده برقبه ها جمع شوند رقص و غیره سماع با مزامیر و دیگر بدعات ممنوعه مثل سجود برائے قبور وطوائف گرداں قبور می نمایند ایں قسم حرام وممنوع بلکه بعضی بحدِ کفر می رسند

وھمیں محل ایں ہر دو حدیث است **ولا تجعلوا قبری عیدًا ولا تجعلوا قبری وثنًا** چنانچہ در مشکوۃ موجود است انتھی۔

ونیز مولانا ممدوح در جواب سائلے کہ سوال از جوازِ عُرس بزرگانِ نمودہ نوشتہ اند کہ زیارت وتبرک بقبورِ صالحین و امدادِ ایشاں باھدائے ثواب تلاوتِ قُرآن و دُعاھائے خیر وتقسیم طعام وشیرنی امر مستحسن وخوب است باجماع علماء و تعیین روز برائے آنست کہ آں مذکّرِ انتقالِ ایشاں می باشد ازدار العمل بدار الثواب وإلّا بہ روز کہ ایں عمل واقع شود موجب فلاح و نجات است وخلف را لازم است سلف خود را بایں نوع بز واحسان نماید چنانچہ در احادیث مذکور است کہ ولد صالح یدعو لہ وتلاوت قرآن واھدائے ثواب عبادت موتی قرار دادن مبنی بر کمال بلادت و فرط جھل است آری اگر کسے سجدہ و طواف ودُعا بنحو یا فلاں افعل کذا بعمل آرد البتہ مشابھت باعبدۃ الاوثان کردہ باشد و چوں چنیں نیست پس چرا محل طعن باشد در دُرِّ منثور سیوطی مرقوم است اخرج ابن المنذر وابن مردویہ

ہر سال نبی کریم، صدیق، عمر اور عثمان شہداءِ احد کے پاجاتے اور سلام کہتے

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ وسلم کان یاتی اُحُدًا کل عام فاذا اتی الشعب سلم علی قبور الشہداء فقال سلام علیکم بما صبرتم الخ واخرج ابن جریر عن محمد بن ابراھیم قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی قبور الشہداء علی راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وابوبکر وعمر وعثمان یفعلون ھذا انتھی★

ونیز مولانا ممدوح در جواب سائلی کہ استفسار ازمجلس محرم ومرثیہ خوانی نمودہ افادہ فرمودہ کہ در تمام سال دو مجلس در خانۂ فقیر منعقد می شود مجلس ذکر مولود شریف ومجلس ذکر شہادت حسنین و تمام عبارت آں جواب بعینہا در فصل سابق نوشتہ شدہ است من شاء فلینظر ثمہ★

وجناب مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کہ برادر کوچک جناب حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب بودند کیفیت تبحر حدیث وتفسیر علوم نقلیہ وعقلیہ حضرت ایشاں معلوم خواص وعوام است وجواب سوالی آنچہ می نویسند بعینہ دریں جا برائے فائدۂ عامہ نقل نمودہ مے شود۔

سوال: بر قبر بزرگے در سال جمع امدن وآن را روزِ وفات وعرس قرار دادن باوجودیکہ زمان امر سیّال غیر قارّ است چہ حکم دارد؟

جواب: زمان اگرچہ سیال غیر قاراست اما آنچہ بآں تقدیر کردہ می شود زمان را از شب وروز وماہ وسال اینہا را شرعًا دورہ مقرر است چوں یک دورہ تمام می شود باز از سر شروع می شود ہمیں حساب رمضان بشہر صوم وذی الحجہ بشہر حج وہمچنیں شہورِ دیگر در دورہ حکم اتحاد بہ نظر اودادہ می شود چنانچہ در حدیث است کہ یہود عرض کردند در حضور جناب نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حق تعالی نجات حضرت موسی علیہ الصلاۃ والسلام وغرق فرعون دریں روز عاشوراء کردہ است برائے شکرانہ روز میگیریم جناب نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ انا احق بموسٰی منکم فصام یوم عاشوراء وامر الناس بصیامہ ونیز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلال را وصیت کردند بصوم روز دوشنبہ وفرمودند فیہ ولدت وفیہ انزل وفیہ ھاجرت وفیہ اموت بنا بریں یاد کردن آں تاریخ وآں ماہ رسم مردم افتادہ وچوں مردمان ازیں جہان محافظت ایں رسم گذشتہ اند ایشاں را انتظارے بسوی ولد یا کسے دیگر از اقارب خود می باشد پس رفع انتظاری آں فایدہ ایست معتدبہ وبمعاملات مکاشفہ دریافت شد کہ درچنیں روز اجتماع ارواحِ دوستاں در عالم بررخ ہم می شود پس امداد بدعا وختم وطعام بدعتی مباح است و وجہ قبح ندارد و اما ارتکاب محرمات از روشن ساختن چراغاں و ملبوس ساختن قبور و سرود نواختن معارف ہمہ بدعات شنیعہ اند وحضور چنیں مجالس ممنوع انتہی★

ازیں جوابات افادت آیاتِ چند فائدہ مستنبط میشود اول آنکہ رفتنِ مردم بہیئت اجتماعیہ وجمع شدن بر قبور بعد سال برائی زیارت بزرگان وختم

قرآن کردن وفاتحه بر شیرینی یا طعامی خوانده تقسیم آن نمودن ایں قسم اگرچه معمول زمانۂ پیغمبرِ خدا صلی اللّٰه علیه وسلم و خلفائِ راشدین نبوده لیکن چوں ایں طور قبحی ندارد اگر کسے بعمل آرد باک نیست بلکه بنا بر اشتمال بر فائده برائی احیاء واموات طرفے از استحباب واستحسان خواهد داشت ونیز ازیں جا مقترح میشود که نبودن امرے از امور خیر در زمانِ آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلم وخلفاء راشدین موجب عدم جواز وکراهت وبدعت سیئه بودنش نیست وایں فائده مبنی بر همان قول حضرت امام شافعی علیه الرحمة است که مختارِ امام نووی وغیره علمائ دین است که هر امر مستحدث که مخالف قواعد شرعیه نباشد آں از مستحسنات و بدعاتِ حسنه است لهٰذا اجتماعِ مردم خواه بروزِ ولادت یا وفات بارتکاب امور ممنوعه شرعیه البته بدعت سیئه و ناجائز خواهد بود که بایں صورت مخالف قواعد شرعی ست★

دوم آنکه تعیینِ روز و ماه برائی مولود شریف واجتماع مردم یکجا درماه ربیع الاول وهمچناں برائی انعقادِ مجلسِ ذکرِ شهادتِ امامِ حسین علیه الصلاة والسلام درماه محرم روز عاشوراء یا غیر آں وشنیدم سلام ومرثیه مشروع و گریه وبکا بر حال شهدائِ کربلا جائز ودرست است۔

سوم آنکه عید گرفتن روزولادت یا وفات نبی یا غیر آں عبارت از اجتماع مردم بارتکاب محظورات شرعی است وآں البته ممنوع و بهمین معنی روز تولد و وفات نبی را عید قرار نداده اند گفتن صحیح است نه مجرد اجتماع مردم دراں روز وتلاوت قرآن وذکر احادیث وخواندن درود شریف و تقسیم طعام یا شیرینی بعد فاتحه به حاضرین مجلس که ایں امر مستحسن و موجب ثواب است۔

چهارم آنکه زمان اگرچه سیال غیر قاراست لیکن چوں تقدیر زمان از شب وروز ماه وسال است وهریکی راازینها شرعًا وعرفًا دوره مقرراست که بعد انقضائ یک دوره دورۂ دیگر شروع می گردد ولهٰذا بنظر اعاده ایں ادوار لا تقضیه هر دوره را حکم اتحاد با نظیرش داده می شود بهمیں حساب رمضان بشهر صوم

و ذبیحہ بشہر حج وہمچنیں شہور دیگر مثل ربیع الاول بشہر ولادت و وفاتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم وغیر آں درہر سال محسوب است ومبنی بر ہمیں اعتبار است در شرع صوم عاشوراء وصوم دوشنبہ وایام بیض وصوم عرفہ ودیگر امور شرعیہ کہ منوط ومربوط بیعتین وتخصیص روز یاماہ یاسال است★

پنجم آنکہ باوجودیکہ جواز استحباب اجتماع مردم بروز عرس واہدایٔ ثواب از خواندنِ قرآن واطعامِ طعام وتقسیمِ شیرینی بہ اقوالِ علماء مستند بہ اثبات رسید معاملہ مکاشفہ ہم مؤید اینست کہ در چنیں روز اجتماعِ ارواحِ دوستان در عالمِ برزخ ہم می شود پس امداد بدُعا وختم وطعام بدعتی مباح است و وجہ قبح ندارد کما مرّ التصریح بھذا التعیین من مولانا رفیع الدین و بر تصریح مولانا ممدوح موقوف نیست دیگر بزرگان مثل مولانا شیخ عبد الحق محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ وغیر آں نیز بہیمن راہ رفتہ اند وحکم اتحادِ نظیر در دورۂ روز وماہ وسال در عبارتی کہ سابق از رسالۂ علامہ مولانا سیوطی منقول شد نیز مستفاد است بلکہ مذھب جمہور علماء سلف ہمین است والا اعتبار اکثرے از احکامِ شرعیہ کہ تفصیل بعضے از انہا آنفاً گذشت از دست خواہد رفت وازین جاے شائبہ تکلف و بے فائلہ تصلف بمعرض ثبوت میرسد کہ اعادہ شادی میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال درماہ ربیع الاول مثل اعادۂ صوم عاشوراء وصوم دوشنبہ امور مستحسنہ ومستحبہ است نمی دانی کہ شکرانۂ نعمت نجاتِ حضرت موسٰی علیہ الصلاۃ والسلام ازدستِ فرعون در روزِ ولادت آنحضرت علیہ الصلاۃ و التحیۃ کہ مناطِ اعادۂ صوم عاشوراء وصوم دوشنبہ است ہمان مناط اعادۂ شادی میلاد شریف دربارۂ ربیع الاول موجود است بلکہ انعقادِ مجلس میلاد شریف چوں متضمن اشاعت و نشر فضائل و معجزات آنحضرت علیہ الصلوات الزاکیات والتسلیمات الوافیات بہ شکرانۂ نعمت وجودِ باوجود است استحسان و استحباب آں زیادہ تر از استحسان و استحبابِ صوم دوشنبہ ونظائر آں خواہد بود انتھی ما افادہ مولانا العلامۃ الشیخ محمد سلامت اللہ علیہ الرحمۃ باختصار والتقاط واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

فصل نمبر: ۴} میلادِ مصطفیٰ کی محفل میں جب ممنوعاتِ شرعیہ محرمات ومنکرات نہ ہوں تو حکم کیا ہے؟ اور دن متعین کرنے وغیرہ کی صورت میں حکم کیا ہے؟

مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ

قال العلامہ حضرت مولانا الامام الربانی مجدد الف الثانی رحمۃ اللہ علیہ فی مکتوبہ الشریف (مکتوب هفتاد دوم در جلد ثالث ۱۲ منہ) الی جناب خواجہ حسام الدین احمد دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافتہ بود در نفس قرآن خواندن بصورت حسن ودر قصائد نعت ومنقبت خواندن چہ مضائقہ است ممنوع تحریف و تغییر حروفِ قرآن است و التزام رعایت مقامات نغمہ و تردید صوت بآن بطریق الحان بالتصفیق مناسب آں کہ در شعر نیز غیر مباح است اگر بر نھجی خوانند کہ تحریفی در کلماتِ قرآنی واقع نشود ودر قصائد خواندن شرائط مذکورہ متحقق نگردد وآں را هم بغرض صحیح تجویز نمایند چہ مانع مخدوما بخاطر فقیر میرسد تا سدِّ این باب مطلق نکنند ابو الهوسان ممنوع نمی گردند اگر اندک تجویز کردند منجر بہ بسیار خواهد شد قلیلہ یفضی الی کثیرہ قول مشهور است والسلام۔

و افاد ایضًا فی مکتوبہ الشریف (یعنی مکتوب د وبست وهفتاد وسوم جلد اول) الی جناب مرزا حسام الدین احمد اندراج یافتہ بود اگر چنانچہ مبالغہ در منع سماع متضمن منع مولود کہ عبارت از قصائد نعت و اشعار غیر نعت خواندن است نیز بود اخوی واعزی میر محمد نعمان وبعض یاران اینجائی کہ در واقعۂ آنحضرت را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیدہ اند کہ ازیں معرکہ مولود بسیار راضی اند برینها ترک شنودن مولود بسے مشکل است مخدوما اگر وقائع را اعتبار بودہ وبر منامات اعتبار باشد مریدان را بہ پیران هیچ احتیاج نباشد و التزام طریقی از طرق عبث می افتد، هر مریدی موافق وقائع خود خواهد کرد ومطابق منامات خود زندگانی خواهد نمود آں وقائع ومنامات موافق طریق پیر باشند یا نباشند و مرضی او بوند یا نبوند بریں تقدیر سلسلۂ پیری ومریدی برهم می خورد

وهر ابو الهوسی بوضعِ خود مستقل می گرد ومریدِ صادق هزار وقائع را باوجود پیر به نیم جو نمی خِرَد وطالب رشید بد ولت حصورِ پیر منامات را ز ،ضغاث احلام می شمرد و هیچ التفات بآنها نه نماید شیطان لعین دشمنی است قوی منتهیان از کید او ایمن نیستند و از مکر او ترسان ولرزان اند از مبتدیان ومتوسطان چه گویدغایة ما فی الباب منتهیا ن محفوظ اند وازسلطانِ شیطان مصئون بخلاف متبدیان ومتوسطان پس وقائع ایشان شایانِ اعتماد نباشد واز مکر دشمن محفوظ نبوند★

سوال: واقعه که دراں واقع حضرت پیغمبر ما را به پیند صادق است و از کید ومکرِ شیطان محفوظ:**فان الشیطان لایتمثل بصورته کماورد** پس وقائع ما نحن فیه صادق باشند واز مکر شیطان محفوظ★

جواب : صاحبِ فتوحات مکیه عدم تمثل شیطان را مخصوص بصورت خاصه آں سرور علیه وعلی آله الصلاۃ والسلام که مدفون در مدینه است میسازد وحکم بعدمِ آں تمثل بهر صورتیکه بیند تجویز می نمایند وشک نیست که تشخیص آن صورت علی صاحبها الصلاۃ والسلام خصوصا در منامات بسیار متعسر است پس چگونه شایان اعتماد بود واگر عدم تمثل شیطان را مخصوص بصورت خاصه آن سرور علیه وعلی آله الصلاۃ والسلام نسازیم و بهر صورتیکه به بیند عدم آن تمثل را درصورت تجویز نه نمائیم چنانچه بسیار از علماء بداں رفته اند ونیز مناسب رفعتِ شان آن سرور راست علیه الصلاۃ و السلام وعلی آله گویم که اخذ احکام ازاں صورت ودر یافتن مرضی و نا مرضی آں از مشکلات است چه تواند بود که دشمن بعین درمیان متوسط شده باشد وخلاف واقع را بواقع نموده بود وبیننده را در اشتباه والتباس انداخته عبارت و اشارت خود را عبارت واشارت آں صورت علی صاحبها الصلاۃ والسلام داینده باشد الی ان افاد رضی اللّٰه تعالیٰ عنه درحالتِ منام که محل تعطیل حواس است وجائ التباس و اشتباه باوجود تنهائی رائی از کجا معلوم شود که آں واقعه از تصرّفِ شیطان محفوظ است واز تلبیسِ او مصئون یا آں که گویم چوں در ادهان

قصائد نعت خوانند گان و شنوند گان متمکن شده بود که آں سرور علیه و علی آله الصلاة والسلام ازیں عمل راضی خواهند بود چنانچه ممد و حان ازمه د حان راضی اند و ایں معنی درمتخیلهٔ ایشاں متنقش گشته تواند بود که در واقعهٔ آں صورت مخیله خود را دیده باشند بے آنکه آں واقعه را حقیقتے باشد ویا تمثل شیطانی بود و ایضًا واقعات ورؤیای صادقه گاهی محمول بر ظاهر اند وحقیقت آنها همان است که رائی دیده است مثلًا صورت زید را در خواب دیده است ومراد همان حقیقت زید است و گاهی مصروف از ظاهر ند ومحمول بر تعبیرِ صورتِ زید را درخواب دیده است ومراد ازاں عمرو داشته اند مثلًا بواسطهٔ علاقه مناسب که درمیان عمرو وزید بوده است پس ایں واقع یاران از کجا معلوم شود که محمول بر ظاهر اند واز ظاهر مصروف نیند چرا نتواند بود که مراد ازاں وقائع تعبیرات بود وآں وقائع کنایات باشد ازامور دیگر بی آنکه تمثل شیطانی را گنجائش بود بالجمله اعتماد بر وقائع نباید نهاد الی ان افاد رضی اللّٰه تعالیٰ عنه یاران انجا مدتیست که بوضع خود زندگانی نموده اند زمامِ اختیار بدستِ ایشانست اما میر محمد نعمان را غیر از انقیاد چه چاره است عیاذًا بالله سبحانه اگر لمحه بعد از منع توقف نماید اگر فرضًا توقف کند که را ضرر خواهد کرد مبالغه فقیر درمنع بواسطه مخالفت طریقت خود است مخالفت طریق خواه بسماع و رقص بود خواه بمولود و شعر خوانی هر طریق را وصولیست بمطلب خاص و وصول بمطلب خاص ایں طریق منوط بترک ایں امور است هر که را طلب مطلب ایں طریق بود باید که از مخالفت ایں طریق اجتناب نماید و مطالب طرق دیگر منظور نظر او نباشد حضرت خواجه نقشبندی قدس سره فرموده اند نه ایں کار می کنم و نه انکار می کنم یعنی ایں کار منافی طریق خواص هست پس نکینم وچوں مشایخ دیگر کرده اند ازاں انکار هم ننمائیم لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فیروز آباد که ملجاء ملاذِ ما فقراء ست وقدوهٔ ما پیروانِ هر گاه در وی امری حادث شود که مخالف ایں طریقه عالیه بود جای اضطراب ما فقراء است مخدوم زادهٔ ما احق اند بمحافظت طریق والد بزرگوار خود فرزندان حضرت خواجه

احرار قدس سرہ بعد از تغیر طریق والد بزرگوار ایشاں طریق اصل را ایشاں مخافظت نمودند و باتغیر کنندگان مجادلہ فرمودند چنانچہ بسمع شریف شما نیز رسید باشد الی ان افاد رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ واگر فرضًا حضرت ایشاں دریں اوان دردنیا زندہ بودند و ایں مجلس واجتماع منعقد میشد آیا بایں امر راضی میشدند وایں اجتماع رامی پسندیدند یانہ یقینِ فقیر آن است کہ ہرگز ایں معنی راتجویز نمی مودند بلکہ انکار می نمودند مقصودِ فقیر اِعلام بودہ قبول کنید یانہ کنید ہیچ مضائقہ نیست وگنجائش مشاجرہ نہ اگر مخدوم زادہ ہا و یارانِ آنجاءٔ برھماں وضع مستقیم باشند ما فقیراں را از محبت ایشاں غیر از حرمان چارہ نیست زیادہ چہ تصدیعہ دھد والسلام اولًا و آخرًا انتہی باختصار ★

نقل عبارت مولانا محمد مظہر قدس سرہ

وجناب حضرت مولانا مولوی محمد مظہر صاحب نقشبندی مجددی دھلوی مدنی در مقامات سعیدیہ دربیانِ حالاتِ حضرت والد ماجد خود قدس سرہ ترقیم فرمودہ اند عبارت حضرت ایشاں بعینہا این است می فرمودند کہ خواندنِ مولود شریف وقیام نزدیک ذکرِ ولادتِ باسعادت مستحب است و دریں باب رسالہ خاص دارند و دراں تحقیق فرمودہ اند کہ منع حضرت مجدد الف ثانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ از مولود خوانی محمول بر سماع وغنا است لا غیر انتہت بحروفہا★

الشیخ تاج الدین الفاکہانی

قال الشیخ تاج الدین الفاکھانی الذی ملخصہ ان دخلہ الجنایہ و ضاف الیہ الغناء والرقص واجتماع الشبان مع النساء و غیر ذلک من المحرمات فھذا الذی لایختلف فی تحریمہ اثنان اھ۔

علامہ مولانا جلال الدین سیوطی کارد

قال العلامۃ مولانا جلال الدین السیوطی ردا علیہ ھذا کلام صحیح فی نفسہ غیر ان التحریم فیہ انما جاء من قبل ھذہ الاشیاء المحرمۃ التی ضمت الیہ لا من حیث الاجتماع لاظہار شعار المولد بل لو وقع مثل ھذہ الامور فی الاجتماع

لصلاة الجمعة مثلا لكانت قبيحة شنيعة و لا يلزم من ذلک ذم اصل الاجتماع لصلاة الجمعة كما هو واضح وقد رء ينا بعض هذه الامور في ليالي من رمضان عند اجتماع الناس لصلوة التراويح ايحرم الاجتماع لاجل هذه الامور التی قرنت بها كلا بل نقول اصل الاجتماع لصلاة التراويح حسن و سنة و قربة و الضم اليها من هده الامور الشينعة قبيح شنيع كذلک نقول اصل الاجتماع لاظهار شعار المولد مندوب وقربة وماضم اليه من الامور المذمومة مذموم ممنوع انتهى۔

نقل عبارت رسالہ فیصلہ مولانا کرامت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

وعبارة " رسالة الفيصلة" لمولانا واستاذنا المولوی کرامت علی رحمة الله عليه: بسم الله الرحمن الرحيم حامدًا ومصليًا

فقیر کرامت علی جونپوری کی طرف سے برادران دینی، جو اس فقیر سے حاضرانہ اور غائبانہ محبت رکھتے ہیں، اور اپنے امام کے مذہب پر مضبوط ہیں، اور حضرت مرشد برحق سید احمد قدس سرہ سے اعتقاد رکھتے ہیں، اور اُن کی کتاب صراط المستقیم کو سچی کتاب جانتے ہیں، بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے، مطالعہ فرمائیں کہ حاجی جہانگیر صاحب ساکن مبارک پور کے زبانی معلوم ہوا کہ مولوی فیض اللہ صاحب نے اعظم گڑھ میں حاجی جہانگیر سے کہا کہ "ایضاح الحق" کے رد کرنے سے ہم لوگوں کو تمانچہ لگا، سو تم مولوی صاحب سے ہاتھ جوڑ کے ہماری طرف سے کہو کہ جس طرح اس کو رد کیے ہیں، اسی طرح سے اس کتاب کو صحیح لکھ دیں، کہ یہ کتاب صحیح ہے، ہم سے غلطی ہوئی جو ہم نے اس کو رد کیا، تو اس لکھنے سے سارا کام بن جائے، ابھی کچھ بگڑا نہیں ہے، اور یہ بات کہنا کہ کسی مقام میں ہم نے "ایضاح الحق" کی تحقیق کے واسطے لکھا تھا کہ یہ کتاب کس کی تصنیف ہے، اور اس مقام کی تین مولویوں نے، جو بڑے معتبر ہیں، حلف کر کے لکھا کہ یہ کتاب "ایضاح الحق" مولانا محمد اسمٰعیل کی تصنیف ہے، اور اس مقام کا نام حاجی صاحب مذکور نے کہا کہ ہم کو یاد نہیں، سو اس بات کو سن کر نہایت افسوس ہوا کہ اس فقیر نے رسالہ "اطمینان القلوب" میں "ایضاح الحق" کی خرابی اور لامذہبی کو ظاہر کر دیا، اور فقہ کی کتابوں کے مسئلوں کا جو "ایضاح

الحق ،، میں رد لکھا ہے، اس کو بھی کھول دیا، اور ہمارے مرشد حضرت احمد سید قدس سرہ کی کتاب ''صراط المستقیم،، کے جن جن مقاموں کا رد'' ایضاح الحق،، کے جس مقام میں کیا ہے، اس کو بھی کھول دیا، اور یہ لکھ دیا کہ صراط المستقیم کے مصنف حضرت مرشد ممدوح ہیں، اور اس کے لکھنے والے مولانا محمد اسمٰعیل مرحوم ہیں، اور'' ایضاح الحق،، کا مصنف کوئی دوسرا مولوی اسمٰعیل ہے، تو ہم نے اس میں کیا بُرا کیا؟ ہم نے تو اپنے مرشد اور مولانا محمد اسمٰعیل کے سنت و جماعت ہونے سے لوگوں کو خبردار کر دیا، اور'' ایضاح الحق،، کے مصنف کی لامذہبی اور ہمارے مرشد سے اس کی عداوت کے حال کو کھول دیا، سو ہزار ہزار تعجب ہے کہ '' ایضاح الحق،، میں جو'' صراط المستقیم،، کا رد ہے، اس سے مولوی صاحب کو تمانچہ نہ لگا، تو اب جناب مولوی صاحب ممدوح اور سارے مسلمانوں کو مناسب ہے کہ'' ایضاح الحق،، اور'' صراط المستقیم،، دونوں کے اُس مقام کو دیکھیں اور خوب دریافت کریں کہ'' ایضاح الحق،، کے مصنف نے'' صراط المستقیم،، کو رد کیا ہے یا نہیں، اگر رد کیا ہے تو اپنے مرشد حضرت سید احمد کی کتاب'' صراط المستقیم،، کو حق جانیں اور اسی پر عمل کریں، اور'' ایضاح الحق،، کو جھوٹی جانیں، سو عجب تماشے کی بات ہے کہ دونوں کتاب کو نہ لا کے، اور حق تحقیق نہ کر کے ہم کو کہا کہ ہم'' ایضاح الحق،، کو صحیح لکھ دیں، تو اب مسلمانو! انصاف کرو کہ ہم اپنے مرشد سے جو ۱۵ را کا دن برس سے اعتقاد رکھتے ہیں، سو اُس اعتقاد کو ہم کیسے جھوٹے، جاہل ، لامذہب اور گمنام کے لکھنے سے کسی طرح چھوڑ دیں، اور ایسے اندھے بن جائیں کہ '' ایضاح الحق،، کے رد ہونے سے ہم کو طمانچہ لگے، اور'' صراط المستقیم،، کے رد ہو نے سے تمانچہ نہ لگے، اس مضمون کو سارے اہل سنت و جماعت لوگ خصوصاً واعظ لوگ غور کریں، اور ایسی جھوٹی کتاب کے فریب کے جال سے مسلمانوں کو بچائیں، اب اس بات کو خوب سوچو کہ جب'' ایضاح الحق،، والے نے'' صراط المستقیم،، کو رد کیا ہے، تو اب'' ایضاح الحق،، کا مصنف مولانا محمد اسمٰعیل مرحوم کو ثابت کرنا کیا فائدہ؟ اگر یہ بات ثابت ہوگئی کہ '' ایضاح الحق،، مولانا محمد اسمٰعیل کی تصنیف ہے، تو اس سے کیا فائدہ ہوا، اور جنگل میں بیل

پکا تو کوے کے باپ کا گیا، یعنی ''صراط المستقیم''، تو رد ہونے کی نہیں، مولانا محمد اسمٰعیل پر ہی عیب لگ جائے گا، اسی طرح سے مولود شریف اور قیام کے مسئلہ میں ہی ''ایضاح الحق'' کے معتقدوں کی ٹیڑھی سمجھ کا حال سمجھو، اور مولود شریف اور قیام کو جو شخص منع کرتا ہے، یا حرمین شریفین کے لوگوں پر طعن کرتا ہے، اور اُن کا عیب تلاش کرتا ہے، یا ایک شخص معین کی تقلید کو واجب نہیں کہتا ہے، یا فقہ پر عمل کرنا واجب نہیں جانتا، تو اُس میں خواہ مخواہ لامذہبی اور وہابی پن کی کوئی بات ہوتی ہے، اور ہم نے رسالہ ملخص میں مولود شریف کو پچیس عالموں اور اماموں کے قول اور فعل سے اور اپنے طریقہ کے پیشواؤں کے قول سے اور توارث سے ثابت کیا ہے، اور مولود کا منع کرنے والا فقط ایک شخص فاکہانی مالکی ہے۔ سو جماعت کے مقابلہ میں اکے دُکے کا کیا اعتبار، اور قیام کو ایک مجتہد اور مکہ معظمہ کے دو معتمد اور نامی عالم قدیم کے فتوی سے اور بڑی بڑی معتبر کتاب سے اور توارث سے ثابت کیا ہے، اور یہ قیام چونکہ قیام تعظیم کا ہے، اس واسطے اس کی اصل کو حضرت عائشہ کی حدیث سے ثابت کیا ہے۔

اب ایک بات بڑی فائدہ کی یاد رکھو، وہ یہ ہے کہ لفظ مولد النبی ﷺ میں تعظیم مضاف کی ہے مانند بیت اللہ کے اور عہد الخلیفہ کے، یعنی جب کسی چیز کی نسبت کسی بڑی کی طرف کرتے ہیں یعنی جب کسی چیز کا علاقہ کسی بڑی سے لگاتے ہیں، تب اس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہے، جیسے: مولود نبی ﷺ کا اور ان کا موئے مبارک اور نعلین شریف وغیرہ، یا جیسے بندہ کا گھر، دربار شاہ کا غلام، تو اس مقام میں گھر کی تعظیم اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہے، اسی واسطے یہ عاشق رسول اللہ ﷺ کے مولود کی تعظیم کرنے والوں کی طرف ہے، سو جو لوگ دھوکا کھا گئے ہیں، وہ توبہ کریں، اور مولود کو منع کرنے والوں سے علاقہ توڑ ڈالیں، اور یہ اضافت تحقیر کے واسطے کب ہوتی ہے، جب کسی چیز کی نسبت چھوٹی اور حقیر اور ذلیل چیز کی طرف کرتے ہیں، جیسے: ولد الحجام یعنی حجام کا بیٹا۔ جو چاہے اس قاعدہ کو مختصر معانی میں دیکھے۔ سو یہ بات سمجھ میں آ گئی، تو مولود کی حقارت کرنا درست نہ ہوگا، یہ لفظ کہہ کر کہ مولود بدعت مذمومہ ہے، یا گمراہی، یا حرام ہے، یا مکروہ ہے، اور یہ کہنا کبھی درست نہ ہوگا کہ یہ

رسالہ مولود کے باطل کرنے کے واسطے ہے، جیسا کہ ایک رسالہ کا نام کسی نے رکھا ہے ''غایۃ الکلام فی ابطال عمل المولد والقیام،، قافیہ تو مل گیا، مگر ایمان کا کیا حال ہوا! یہ مضمون بحث اور زبانی تقریر کر کے باطل نہ ہو سکے گا، جب تک مختصر معانی کے مضمون کو اس کے برابر کی کتاب سے کوئی رد نہ کرے گا، اب اسی ایک مضمون سے تم لوگ وہابیوں کے مذہب اور ان کے علم کی حقیقت سمجھو، کتاب کا نام مقرر کرنے میں تو ان کا یہ حال ہوا، اسی مضمون سے تم لوگ ان کے سارے عقیدہ اور علم اور مسئلوں کا حال سمجھو، اور قیام کا منع اب تک کسی کتاب میں نہ پایا، اور حال کے وہابیوں نے جو اپنے رسالوں میں قیام کو منع لکھا ہے، یا اب کوئی جاہل منع کرے، تو اس کی بات کون سنتا ہے، اور رسالہ ملخص جلدی چھپ کر آتا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی سب حقیقت کھل جائے گی، اور یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ حرمین شریفین یعنی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دین کا دیس ہے، تو جو مذہب حرمین شریفین میں نہیں ہے، اس مذہب کو کاس بنور کی طرح سے بے جڑ کا جانو، اور دل میں یقین رکھو کہ حرمین شریفین کے علماء کی بھاری جماعت کی پیروی کرنے میں بڑی خیر ہے۔ ''ردالمحتار،، میں، تیسری جلد میں باب البغاۃ میں: تین سو نو صفحہ میں، خارجی لوگ جس پر خروج کرتے ہیں، اُس کے کافر ہونے کا جو اعتقاد رکھتے ہیں، اسی بات کے بیان میں فرماتے ہیں: جیسا کہ واقع ہوا ہے ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعداروں میں، جو نجد سے نکلے تھے اور حرمین شریفین پر قابض ہو گئے تھے، اور وہ لوگ فریب سے اپنے تئیں حنبلی مذہب کہتے تھے، لیکن وہ لوگ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہی لوگ مسلمان ہیں، اور جو لوگ ان کے اعتقاد کی خلاف اعتقاد رکھتے ہیں، وہ سب مشرک ہیں، اور اسی اعتقاد کے سبب سے اہل سنت و جماعت اور ان کے علماء کے قتل کرنے کو انہوں نے مباح کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو توڑا یعنی ان کی لڑائی کی بڑی ہیبت جو لوگوں کے دل میں سمائی تھی، سو نکل گئی اور خوب مارے گئے اور اللہ تعالیٰ نے خراب کیا اُن کے شہروں کو، اور ان کے اوپر فتح دیا مسلمانوں کے لشکروں کو بارہ سو تینتیس ہجری میں، انتہی

فائدہ: حجاز کی زمین کے سوای کو مجدی کہتے ہیں۔ ''مشکوۃ المصابیح،، کے باب ذکر الیمن والشام کی پہلی فصل کے آخر میں بخاری کی روایت والی حدیث جو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

مجد میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور مجد سے شیطان کے لشکر اور شیطان کے مدد گار لوگ نکلیں گے۔

یہ خاکسار کہتا ہے کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معجزہ کے طور پر فرمائی تھی، سو ویسا ہی ظاہر ہوا، اور وہابیوں کا فتنہ اس ملک میں بھی پہنچا، یہاں سے ان شاء اللہ تعالیٰ وہابی لوگ نکالے جائیں گے، پھر یہاں کے وہابی لوگ بھی کئی فرقہ ہیں: ایک وہ ہیں جو سارے مقلدوں کو مشرک جانتے ہیں اور مشرکوں کے حق میں جو آیت اُتری ہے اس کو مقلدوں کے حق میں پڑھتے ہیں اور آپ کسی کی تقلید نہیں کرتے، ایسے لوگ دلی، بنارس عظیم آباد، مرج گڑھی، کلکتہ، ڈھاکہ اور رامپور بوالیا کے متعلق دیہات وغیرہ مقاموں میں نکلے ہیں، اور دوسرے فرقے تقلید کرتے ہیں، اور جیسا کہ پُرانے وہابی اپنی تئیں حنبلی کہتے تھے، ویسا ہی یہ لوگ بھی اپنے تئیں حنفی کہتے ہیں، جیسے بنگالہ میں ڈھاکہ، فرید پور اور بریسال کے متعلق دیہات ہیں، دودامیاں کے گروہ کے لوگ اور چاٹگام کے متعلق بعضے دیہات میں مخلص الرحمن کے گروہ، اور بھی کئی قسم کے وہابی لوگ ہیں، سو وہ سب کس طرح سے پہچان پڑیں کہ یہ وہابی ہیں؟ ان کی شناخت یہ ہے کہ وہ اپنے گروہ کے سوا سب کو مشرک جانتے ہیں، اگرچہ ظاہر میں مشرک نہ کہیں، بلکہ نماز بھی ساتھ پڑھ لیں، مگر کسی مسئلہ میں ختلاف ہونے کے وقت اپنے گروہ کے سوا کسی کی بات نہ مانیں گے، چنانچہ ہندوستان اور بنگال کے وہابیوں میں اب تک وہی پُرانا اعتقاد پُرانے وہابیوں کا موجود ہے، جو چاہے سو آزمالے، وہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے گروہ کے سوا سب کو مشرک جاننے کے سبب سے اپنے گروہ کے سوا کسی عالم کی بات نہیں مانتے، حرمین شریفین اور تمام دنیا کے عالم کو پیٹ پالنے

والا اور انگریز کا عالم کہتے ہیں، یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ رامپور بوالیا میں ایک دغاباز دلی سے جا کر رہا ہے، وہ کہتا ہے کہ مولود شریف بدعت سیئہ ہے، اور اس میں قیام کرنا شرک ہے، اور اسی قیام کے سبب سے کہتا ہے کہ (العیاذ باللہ!) روم کا بادشاہ اور حرمین شریفین کے سارے علماء اور سارے لوگ مشرک ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جمع نہیں کرے گا میری امت کو گمراہی پر۔

اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ جس بات پر اس امت کے لوگ اتفاق کریں گے وہ بات حق ہی ہوگی

اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ یہ ایک خاصیت ہے کہ پروردگار تعالیٰ نے اس امت مرحومہ کو اُس کے ساتھ خاص کیا ہے کہ جس بات پر اس امت کے لوگ اتفاق کریں گے وہ بات حق ہی ہوگی، پوری اس حدیث کو اشعۃ اللمعات میں باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل میں دیکھو، سو اس حدیث کی مخالفت کر کے وہابی لوگ اپنے گروہ کے لوگوں سے دو تین آدمیوں کا نام لے کر کہتے ہیں کہ فلانے فلانے کی بات مانو اور جو مسئلہ پوچھنا ہو سو انھیں سے پوچھو، پس یہی ایک بات اُن دغاباز فریبیوں کے فساد سے بچنے کے واسطے کافی ہے، بھلا کیا سبب ہے کہ حرمین شریفین، جہاں قیامت تک دین باقی رہنے کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے، وہاں کے علماء کی جماعت اور اس ملک ہندوستان کے سارے علماء کی جماعت کے ماننے اور ان سے مسئلہ پوچھنے سے اپنے گروہ کے لوگوں کو منع کرتے ہیں، اور اپنے گروہ کے دو تین یا چار پانچ عالم کی بات ماننے اور ان سے مسئلہ پوچھنے کی تاکید کرتے ہیں، اور لکھنہ ہی بھیجتے ہیں، تو سنت و جماعت مذہب کے ہزاروں علماء کی جماعت کو چھوڑ کر اپنے ہی گروہ کے دو تین شخص چُن لینا اور اُن کے سپرد اپنے معتقدوں کو کرنا، یہ تو اپنے وہابی پنے اور لامذہب ہونے کا صاف اقرار کرنا، اور سنت و جماعت کے گروہ سے جُدا ہو جانا ہے۔

ایک تمثیل عام لوگوں کی سمجھ کے لیے

اب ایک بات بڑے کام کی تم لوگ سنو، کہ مثلاً ایک شخص اچھا پکا سونا ایک سیر لایا ہے، اور شہر اور گاؤں کے لوگوں سے کہتا ہے کہ تم لوگ پچاس یا سو سنار کے پاس ہمارا سونا لے جاؤ، وہ تو لے اور سوراخی کسوٹی پر گھسائے، اگر اچھا ٹھہرے تو سولہ روپے تولہ ہمارا سونا خرید لو، اور ایک دوسرا شخص ایک سیر پیتل ملمع کیا ہوا لایا ہے، اور چھپ چھپ کر نادان لوگوں سے کہتا ہے کہ ہمارا سونا بہت اچھا ہے، ہم سترہ روپیہ تولہ بیچتے ہیں، تم لوگ چوکو مت، ہم سے خرید کرلو، جب کوئی خریدار کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اچھا ہمارے ساتھ چلو ہم دس بیس سنار کو تمہارا سونا دکھلا کر سب خرید لیں گے، تب وہ کہتا ہے: تمام جہان کے سنار اندھے ہیں، فقط ہماری ہی آنکھ ہے، اور ہمارے ساتھ کے فلانے فلانے کی آنکھ ہے، اگر تم کو خریدنا ہو تو ہم لوگوں کی آنکھ سے سونا خرید کرو۔ تو اب بھائیو! انصاف سے کہو کہ ان دونوں میں کون ٹھگ ہے، اور ایسے ٹھگ کی باتوں کو کوئی عقل والا قبول کرے گا یا نہیں. اور ہم کہتے ہیں کہ ہماری باتوں کو ہندوستان اور بنگالہ کے ہزاروں سنت و جماعت کے علماء سے اور حرمین شریفین کے سارے علماء سے اور جہان کے سارے سنت و جماعت علماء سے تحقیق کرلو، سچ ٹھہرے تو مانو، جھوٹ ٹھہرے تو ہماری بات کو نہ مانو، بلکہ ہم کو مطلع کرو، تاکہ ہم بھی اُس سے توبہ کریں۔ اور حقیقت میں قیامت تک اس امت کے لوگوں میں جتنا اختلاف ہوگا، سب کا فیصلہ آپ فرما گئے ہیں، مختصر فیصلہ یہ ہے کہ ایک حدیث جو پہلے مذکور ہو چکی، اور دوسری حدیث جواب لکھتے ہیں، سارے اختلاف کا فیصلہ کرنے کو کافی ہے، دوسری حدیث یہ ہے "مشکوۃ المصابیح میں باب ثواب ہذہ الامۃ"، کی دوسری فصل میں سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت بارش کی طرح ہے: دریافت نہیں ہوتا
پہلا مینہ فائدہ مند ہے یا آخری

مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ آخِرُہٗ۔

مثل میری امت کی مانند مینہ (بارش) کے ہے، دریافت نہیں ہوتا کہ پہلا مہینہ بہتر اور فائدہ دینے والا زیادہ ہے یا اس کا آخر۔

اشعۃ اللمعات میں جو اس حدیث کی شرح ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ساری امت بہتر ہے، جیسے مینہ (بارش)، کہ سب کا سب بہتر اور فائدہ مند ہے، ویسے یہ امت بہتر ہونے میں سب برابر ہے، یعنی صحابہ کے وقت تک کی ساری امت نیک ہونے میں برابر ہیں، تو پہلی حدیث اور اس حدیث کا مضمون مل کے یہ بات ثابت ہوئی کہ صحابہ کے وقت سے لے کر قیامت تک جس زمانہ کے امت کے لوگ جس بات پر اتفاق کریں گے وہ بات گمراہی پر نہ ہوگی۔ تو ایک جگہ بیٹھ کے دو چار آدمی کا بحث اور جھگڑا کرنا، اور ہار جیت سے کچھ فائدہ نہیں، یہ تو جان بچانے کی حکمت ہے، اصل بات وہی ہے جو دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتی ہے، سو جو شخص اپنی بات پر اتفاق دکھلائے گا، اس کو تمام زمانہ پہچان جائے گا یہ شخص سچا ہے، جیسے مولود شریف اور قیام کا مسئلہ یا مرید ہونے کا مسئلہ وغیرہ ہے، اور توضیح اور مجالس الابرار اور سنت و جماعت مذہب کی بہت سی کتابوں سے یہی بات ثابت ہے کہ مراد امت مطلقہ سے اہل سنت و جماعت ہیں، اور اہل سنت و جماعت وہی لوگ ہیں کہ طریقہ ان کا طریقہ رسول علیہ الصلاۃ والسلام اور اُن کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ ہے، اور اہل بدعت مراد نہیں ہیں، تو یہاں سے لے کر حرمین شریفین تک کے سارے اہل سنت و جماعت کو چھوڑ کر، جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت فرمایا ہے، محمد کے گروہ کے دو تین یا چار پانچ لوگوں سے، جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شیطان کا لشکر فرمایا، مسئلہ پوچھنا اور اُن کے مذہب پر چلنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کھلم کھلی کرنا ہے، مسلمانو! ہم نے تم لوگوں کی بڑی خیر خواہی کی ہے کہ اس رسالہ فیصلہ میں ٹھگ کی پہچان کر دادی، ہمارے حق میں دُعا کرو! والسلام، انتہت بحروفہا۔

نقل عبارت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

وقال العلامة مولانا الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوى فى مدارج النبوة اول کسی که آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلم را شیر داد، ثویبه بود کنیز ک ابو لهب بضم مثلثه وفتح واوو سکون تحتانیه وموحده در آخر وایں ثویبه آن شب که چوں آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلم متولد شد بشارت رسانید بابولهب که در خانۂ عبداللّٰه برادر تو پسرے متولد شد وابو لهب او را بشمردگانی آزاد کرد وامر کرد که او را شیر دهد وحق تعالیٰ بایں شادی وسرور که ابولهب بولادت آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلم کرد در عذاب وے تخفیف کرد در روز دوشنبه از وے عذاب برداشت چنانچه در حدیث آمده است ودرین جا سند است مر اهل موالید را که در شب میلاد آنحضرت صلی اللّٰه علیه وآله وسلم سرور کنند و بذل اموا نمایند یعنی ابو لهب کافر بود وقرآن مذمت وے نازل شده چوں بسرور میلاد آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلم وبذل شیر جاریۂ وے بجهت آنحضرت صلی اللّٰه علیه وسلم جزا داده شد تا حالِ مسلمان که مملوّ است بمحبت ومسرور وبذلِ مال نه طریق وے چه باشد ولیکن باید که از بدعتها که عوام احداث کرده اند از تغنی وآلات محرمه ومنکرات خالی باشد تا موجب حرمان از طریق اتباع نگردد، وانتهی بحروفه واللّٰه سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمهٗ اتم۔

باب نمبر ۸ میلاد شریف کی محفل میں قیام کرنا

فی کتاب انسان العیون فی سیرة الامین الماموں: جرت عادة کثیر من الناس اذا سمعوا بذکر وصفه صلی اللّٰه علیه وسلم ان یقوموا تعظیما له صلی اللّٰه علیه وسلم و هذا القیام بدعة لا اصل لها ای لکن هی بدعة حسنة لانه لیس کل بدعة مذمومة و قد قال سیدنا عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه فی اجتماع الناس لصلاة التراویح نعمت البدعة*

علامہ عز بن عبد السلام رحمہ اللہ

قدقال العز بن عبدالسلام رحمه اللّٰه ان البدعة تعتبر بها الاحکام الخمسة و ذکروا من امثلة کل ما یطول ذکره ولا ینافی ذلک قوله صلی اللّٰه علیه وسلم: ایاکم و محدثات الامور فان کل بدعة ضلالة وقوله صلی اللّٰه علیه وسلم من احدث فی امرنا ای شرعنا ما لیس منه فهو رد لانه هذا عام ارید به الخاص فقد قال امامنا الشافعی قدس سره ما احدث وخالف کتابا او سنة او اجماعا او اثرا فهو من البدعة الضلالة وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فهو من البدعة المحمودة وقد وجد القیام عند ذکر اسمه صلی اللّٰه علیه وسلم من عالم الامة ومقتدی الائمة دینا و ورعا، الامام تقی الدین السبکی وتابعه علی ذلک مشائخ الاسلام فی عصره فقد حکی بعضهم ان الامام السبکی اجتمع عنده جمع کثیر من علماء عصره فانشد نشد قول الصرصری رحمه اللّٰه فی مدحه صلی اللّٰه علیه وسلم وشرّف وعظّم ؎

قلیل لمدح المصطفی الخط بالذهب علی ورق من خط احسن من کتب
وان تنهض الاشراف عند سماعه قیاما صفوفا و جثیا علی الرکب

فعند ذلک قام الامام السبکی رحمه اللّٰه و جمیع من بالمجلس فحصل انس کبیر بذلک المجلس ویکفی ذلک فی الاقتداء...اه

و فی کتاب السیرة المحمدیة والطریقة الاحمدیة لمولانا العلامة المولوی محمد کرامت العلی الدهلوی رحمة اللّٰه علیه جرت عادة کثیر من

الناس انه اذا سمعوا بذکر وضعه علیه الصلاۃ والسلام ان یقوموا تعظیما له علیه الصلاۃ و السلام و قد وجد القیام عند ذکر اسمه الشریف من الامام تقی الدین السبکی وتابعه علی ذلک مشائخ الاسلام فی عصرہ اھ بحروفه۔

وفی السیرۃ الشامیة جرت عادۃ کثیر من المحبین اذا سمعوا بذکر وضعه صلی اللّٰہ علیه وسلم ان یقوموا تعظیمًا له صلی اللّٰہ علیه وسلم و ھذا القیام بدعة لااصل لها وقال ذو المحبة الصادقة حسّانُ زمانه ابو زکریا یحی بن یوسف الصرصری رحمة اللّٰہ علیه فی قصیدۃ من دیوانه ۔

قلیل المدح المصطفی الخط بالذھب	علی فضة من خط احسن من کتب
و ان تنھض الاشراف عند سماعه	قیاماً صفوفا او جثیا علی الرکب
اما اللّٰہ تعظیمًا له کتب اسمهٗ	علی عرشه یا رتبةً رسمت الرتب

واتفق ان منشدا انشد ھذہ القصیدۃ فی ختم درس شیخ الاسلام الحافظ تقی الدین ابی الحسن السبکی والقضاۃ والاعیان بین یدیه فلما وصل المنشد الی قوله وان تنھض الاشراف عند سماعه الی آخرِ البیت قام الشیخ للحال قائما علی قدمیه امتثالًا لما ذکرہ الصرصری وحصل الناس ساعة طیبة ذکر ذلک ولدہ شیخ الاسلام ابو نصر عبد الوھاب فی ترجمة من الطبقات الکبری انتھت ومراد ازیں قول وھذا القیام بدعة لا اصل لها بدعت حسنه است چنانچه صاحب سیرۃ حلبی بتصریح آں پرداخته ومعنی لا اصل لها لا نظیر لها ای فی القرون الثلثة باشد ودر بعضی از اطلاقات علماء لا اصل لها بمعنی لا وجود لها نیز واقع است کذاافادہ مولا ما العلامة محمد سلامة اللّٰہ علیه الرحمة وایضًا افاد رحمة اللّٰہ علیه اما عمل مولد پس اگرچه حدوثِ ایں عمل شریف بایں ھیئتِ کذائی متعارف نیز بعد انقضائ قرون ثلثة است ولھذا اطلاقِ بدعتِ حسنه بر آں نمودہ اند چنانچه از قول امام سخاوے ودیگرے از ائمۂ دین تصریحش رفت لیکن برائے ایں عمل چوں اصلی بلکه احوال ثلثة استخراج کردہ اند وورائ ایں اصول ثلثة اصل اصلی در قرون اول از تخریج ابن دحیه که بیانش گزشت نیز پیدا است اطلاق لا اصل لها بریں بدعت حسنه بایں اعتبار نمی توان کرد بخلاف قیام که ھر چند این ھم

ازبدعتِ حسنه است لیکن چوں برای آن اصلی بمعنی متعارف مستخرج نشد اطلاق لا اصل لھا بریں بدعت حسنه نمودند و همیں است تفاوتے درعمل مولد وقیام اگرچه هردواز بدعاتِ حسنه و امور مستحبه موافق تحقیقِ تدقیقِ اکابرِ دین است انتهی ۔

علامہ مولانا و شیخ شیخنا عبداللہ سراج الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ رحمۃ اللہ علیہما

و افاد العلامة مولانا و شیخ شیخنا عبداللّٰه سراج الحنفی مفتی مکة المکرمة رحمة اللّٰه علیهما اما القیام اذاجاء ذکر ولادته صلی اللّٰه علیه وسلم عند قراءة المولد الشریف توارثه الائمة الاعلام و اقره الائمة و الحکام من غیر نکیر منکر ولا ردّ رادّ و لهذا کان مستحسنا و من یستحق التعظیم غیره و یکفی اثر عبداللّٰه بن مسعود ما رآه المسلمون حسنا فهو عنداللّٰه حسن واللّٰه ولی التوفیق و الهادی الی سواء الطریق حرره خادم الشریعة والمنهاج عبداللّٰه بن المرحوم عبد الرحمن سراج المفسر المحدث بالمسجدالحرام۔

السوال: وسئل مولانا العلامة الشیخ جمال مفتی مکة المکرمة عن القیام عند ذکر ولادته هل هو ادب لا باس به ام بدعة مذمومة بینوا لنا ★

الجواب : فاجاب بقوله الیقام عند ذکر مولده الاعطر جمع من السلف استحسنه فهو بدعة حسنة الخ۔

السوال: وسئل مولانا العلامة الشیخ عبد الرحمن سراج عن القیام عند ذکر ولادته صلی اللّٰه علیه وسلم اهو بدعة سیئة ام مستحب اوغیر ذلک بینوا و توجروا ★

الجواب : فاجاب بقوله القیام عند ذکر ولادته صلی اللّٰه علیه وسلم جائز ومستحسن کماهو مختار علماء الحرمین والروم ومصر والشام من مقلدی الائمة الاربعة المجتهدین ان کان علی سبیل المحبة ولم یکن علی سبیل الالتزام واللّٰه سبحانه وتعالی اعلم امر رقمه خادم الشریعة و المنهاج عبدالرحمن بن عبداللّٰه سراج الحنفی مفتی مکة المکرمة کان اللّٰه لهما حامدًا ومصلیًا ومسلمًا و کتب بعد ذٰلک مولانا مولوی رحمة اللّٰه سلمه اللّٰه اصاب من اجاب۔

(عبد الرحمن سراج)　　(محمد رحمت اللہ)

مفتی المالکیۃ ابوبکر حجی بسیونی

وکتب بعد ذلک مفتی المالکیۃ ابوبکر حجی بسیونی الحمدللہ وحدہ وصلی اللہ علی من لا نبی بعدہ رب زدنی علمًا اما بعد فقد اطلعت علی ھذا السوال و ماحررہ مفتی الاحناف بمکۃ المشرفۃ فی الحال ھو عین الصواب والموافق للحق بلا شک ولا ارتیاب واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

مفتی الشافعیۃ بمکۃ المحمیۃ مولانا محمس سعد بن محمد بال

وکتب وکیل مفتی الشافعیۃ بمکۃ المحمیۃ مولانا محمس سعد بن محمد بالصبیل بعد ذلک ان القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم قیل انہ مندوب وقیل انہ بدعۃ حسنۃ لان البدعۃ تنقسم الی واجبۃ والی مستحبۃ والی بقیۃ الاحکام الخمسۃ کل بینہ العلماء فی محلہ الخ

مفتی حنابلۃ

وکتب بعد ذلک مفتی الحنابلۃ اما القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد سنہ العلماء واھل الفضل تعظیما لقدرہ صلی اللہ علیہ وسلم والقیام مسنون للوالدین و اھل العلم وسید القوم امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ حین اتاھم سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی بنی قریظۃ فقال لھم صلی اللہ علیہ وسلم قوموا لسیدکم واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم امر برقمہ الحقیر خلف ابن ابراھیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرقۃ حالا حامدًا مصلیًا مسلمًا۔

وکتب ایضًا فی جواب سوال آخر ما نصہ اما القیام عند ذکر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو ادب حسن ولا یخالف مشروعا ومن ترکہ مع قیام الناس علی اختلاف طبقاتھم فقد سلک مسلک الجفاء وبما یحصل علیہ من الذم والتوبیخ مالا خیر فیہ و لا یھولنک الشطع والتعمق والتشوید فی انکارہ فانہ ھو سعی و استخفاف بالجناب الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فھذہ اقاویل العلماء کما تراہ فی ادنی منہ فقد ذکر فقھائنا رحمھم اللہ تعالیٰ انہ مندوب فی حق الوالدین والعالم وسید القوم ففی شرح الغایۃ والضروع والبدع یوخذ من فعل الامام احمد

الحو ، ودلك به ذكر عنده ابراهيم بن طهمان كان متكئيا فاستوى جالسا وقال لا ينبغي ان يذكر الصالحون فنتكى قال ابن عقيل فاخذت من هذه حسن الادب فيما يفعله الناس عند ذكر امام العصر من النهوض لسماع تو قيعاته قال فى الفروع: ومعلوم ان مسئلتنا اولى۔

ابن الجوزی رحمہ اللہ تعالیٰ

وذكر ابن الجوزى ان ترك القيام كان فى الاول ثم صار ترك القيام كالهوان بالشخص فاستحب لمن يصلح له القيام والله سبحانه وتعالى اعلم امر برقمه الحقير خلف بن ابراهيم خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة★

شیخ مولانا محمد بن عبداللہ ابن حمید مفتی حنابلہ مکہ

وكتب شيخه مولانا محمد بن عبدالله ابن حميد مفتى الحنابله بمكة المشرفة ان المولد النبوى فصل من السيرة النبوية و معلوم استحباب قراءة السيرة الشريفة كلًا او بعضًا واما القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم فهو مقتضى الادب ولا ينافى مشروعا وقد ذكر ابراهيم بن طهمان عندالامام احمد رضى الله تعالىٰ عنه وكان متكيا فاستوى جالسا وقال لا ينبغى ان يذكر الصالحون ونتكى ومسئلتنا اولى خصوصًا اذا اعتاد الناس القيام والله سبحانه وتعالىٰ اعلم كتبه الحقير محمد بن عبدالله بن حميد مفتى الحنابلة بمكة المشرفة لطف الله به حامدًا مصليًا مسلمًا★

وكتب مولانا محمد بن يحى مفتى الحنابلة فى مكة المشرفة نعم يجب القيام عند ذكر ولدته صلى الله عليه وسلم استحسنه العلماء الاعلامه وقداة الدين والاسلام فذكروا ان عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم يحضر روحانيته صلى الله عليه وسلم فيجب التعظيم والقيام والله سبحانه وتعالىٰ اعلم كتبه الفقير الى الله محمد بن يحى مفتى الحنابلة فى مكة المشرفة اهـ

فائدہ عظیمہ

فی "شرح الشفاء" للعلامة علی القاری، علیہ رحمۃ اللہ الباری، فی

الجلد الثاني فی فصل فی المواطن التی یستحب فیہا الصلوٰۃ والسلام علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ابن دینار وھو من کبار التابعین المالکیین وفقھائم ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ ای لان روحہ علیہ السلام حاضر فی بیوت اھل الاسلام السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصالحین ای من الانبیاء والمرسلین والملائکۃ المقربین السلام علی اھل البیت لعلہ اراد مومنی الجن و رحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ. انتھی بحروفہ

مولانا حسین بن ابرہیم مفتی مالکی مکہ شریفہ

وکتب مولانا حسین بن ابراھیم مفتی المالکیۃ بمکۃ المحمیۃ: القیام عند ذکر ولادۃ سید الاولین والآخرین صلی اللّٰہ علیہ وسلم استحسنہ کثیر من العلماء. واللّٰہ اعلم کتبہ حسین بن ابراھیم مفتی المالکیۃ بمکۃ المحمیۃ ★

مولانا محمد عمران ابی بکر رئیس

وکتب مولانا محمد عمران ابی بکر الرئیس مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ: نعم القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم استحسنہ العلماء وھو حسن لما یجب علینا من تعظیمہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کتبہ فقیر لربہ محمد عمر ابی بکر الرئیس مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ ★

مولانا عثمان دمیاطی شافعی

وکتب مولانا عثمان حسن الدمیاطی الشافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ: القیام عند ذکر ولادۃ سید المرسلین صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی قراءۃ المولد الشریف تعظیما لہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم امر لا شک فی استحسانہ وطلبہ واستحبابہ وندبہ ویحصل لفاعلہ من الثواب الحظ الاوفر والخیر الاکبر لانہ تعظیم ای تعظیم للنبی الکریم ذی الخلق العظیم الذی اخرجنا اللّٰہ بہ من ظلمات الکفر الی نور الایمان و خلصنا بہ من نار الجھل الی جنات المعارف والایقان فتعظیمہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فیہ مسارعۃ الی رضاءِ رب العالمین واظھار لاقوی شرائع الدین وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۔ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وذکر القاضی عیاض فی "الشفاء" والعلامۃ القسطلانی

فی "المواہب،، علامات کثیرۃ لمحبۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فمن اعظمہا الاقتداء بہ و الرضاء بما شرعہ و کثرۃ ذکرہ وتعظیمہ عند ذکرہ واظہار الخشوع والخضوع والانکسار مع سماع اسمہ فکل من احبّ شیئا خضع لہ کما کان کثیرا من الصحابۃ بعدہ اذا ذکروہ خشعوا و اقشعرت جلودہم وبکوا و کذلک کان کثیر من التابعین فمن بعدہم یفعلون ذلک محبۃ وتوقیرا★

علامہ ابن حجر

وقال العلامۃ ابن حجر فی "الجوہر المنظم،،: تعظیم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بجمیع انواع التعظیم التی لیس فیہا مشارکۃ اللّٰہ فی الالوہیۃ امر مستحسن عند من نوّر اللّٰہ بصائرہُم ورحِمَ اللّٰہ البوصیری حیث قال ؎

دع ما ادعتہ النصاری فی نبیہم   واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم

وثبت فی السنۃ طلب القیام لغیرہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلان یطلب لہ من باب اولی روی البخاری ومسلم عن ابی سعید الخدری ان ناسا نزلوا علی حکم سعد بن معاذ رضی اللّٰہ عنہ فارسل الیہ فجاء علی حمار فلما ابلغ قریبا من المسجد قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قوموا الی خیرکم او سیدکم★

نووی، بغوی وخطابی کا فیصلہ

قال النووی قال البغوی والخطابی اَن قیام المرءوس المرئیس الفاضل و الوالی العاقل وقیام المتعلم للعالم مستحب غیر مکروہ عملا بہذا الحدیث ثم قال الدمیاطی بعد نقل الاحادیث المثبتۃ للقیام فاستفید من مجموع ما ذکرنا استحباب القیام لہ عند ذکر ولادتہ لما فی ذلک من کمال تعظیم لہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یقال القیام عند ذٰلک ذکر ولادتہ بدعۃ لانا نقول لیس کل بدعۃ مذمومۃ کما اجاب ذٰلک الامام المحقق الولی ابوزرعۃ العراقی حین سئل عن فعل المولد مستحبًا او مکروہا و ہل ورد فیہ شیئ او ہل فعلہ من یقتدی بہ فاجاب بقولہ الولیمۃ واطعام الطعام مستحب کلّ وقت فکیف اذا انضم السرور بظہور نور النبوۃ فی ہذا الشہر الشریف ولا نعلم ذٰلک عن السلف و لاَ یلزم من کونہ بدعۃ کونہ

مکروہا فکم من بدعۃ مستحبۃ بل واجبۃ اذا لم ینضم لذلک مفسدۃ و اللّٰہ الموفق انتہی۔

علامہ ابن حجر فی مولدہ الکبیر

نقلہ عنہ العلامۃ ابن حجر فی مولدہ الکبیر فیقال نظیر ذلک فی القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایضًا قد اجتمعت الامۃ المحمدیۃ عن اہل السنۃ والجماعۃ علی استحسان القیام المذکور **وقد قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یجتمع امتی علی ضلالۃ** قال العلامۃ المدائنی جرت العادۃ بقیام الناس اذا انتہی المدّاح الی ذکر مولدہ وہی بدعۃ مستحبۃ لما فیہ من اظہار الفرح والسرور والتعظیم وفی ہذا القدر کفایۃ لمن وفقہ اللّٰہ وہداہ وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیمًا کثیرًا قال بفمہ و امر برقمہ الفقیر الی احسان ربہ فی الدنیا والآخرۃ عثمان الدمیاطی الشافعی خادم طلبۃ العلم بالمسجد الحرام حالا و بالجامع الازہر سابقا غفر اللّٰہ لہ جمیع ذنوبہ و ستر فی الدارین جمیع عیوبہ واحبابہ اجمعین الحمد للہ رب العلمین اہ باختصار۔

پس اگر کسی از حضار مجلس منیف مولد شریف تخلف ازیں قیام سازد و باتباع حاضرین مجلس در قیام نہ پردازد البتہ مورد ملام وہدف سہام سرزنش وعتاب ہر خاص وعام باشد کہ تخلف و انحراف بلا ارتیاب بظاہر شرع کہ مامور بہ امتثال آنیم دلیل اعراض واغماض از تعظیم وتکریم آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم است وباوجود ایں محظور شرعی چنیں تخلف منافی آدابِ صحبت وحسن معاشرت کہ قطع نظر از امر مندوب ومستحسن موافقت باقوم در امر مباح ہم از مستحسنات عادی وعرفی است و مخالفت دراں قبیح ومذموم کہ مستلزم نفرت ووحشت جماعت ست پس این تخلف وانحراف از موافقت با جماعت ہرگز وجہی از جواز ندارد کہ باوجودِ مخالفت با فعل جماعت مستلزم انحراف از تعظیم کسی است کہ معظم ومکرم نزد خدا وجملہ انبیاء وسائر برایا است انتہی ما افادہ مولانا العلامۃ الشیخ محمد سلامۃ اللّٰہ علیہ الرحمۃ باختصار والتقاط★

نقل جواب حضرت علامہ مولانا مولوی تراب علی صاحب قدس سرہ

وافاد مولانا العلامۃ و استاذ نا البحر الفھامۃ ابو البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی قدس سرہ فی جواب سوال چہ می فرمایند علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین در مولد شریف ونمودن مجلس و اقامت کردن چنیں ذکر مولد شریف از کدام حدیث عمل می فرمایند خصوص بماہ ربیع الاول کہ از دریافت آں تقویتِ جوابِ منکر گرددبینواوتوجروا!

جواب: حامدًاومصلیًادرپردہ مباد کہ ذکر ولادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھمچناں ذکرِ معراج وغزوات ومعجزات ومانندِ اینھا بروایات معتمدہ معتبرہ درھر وقت وھرمکان ظاھر بلا تقیید وتعیین تاریخ وماہ معرّے از بدعات منفردًااو مجتمعًا بزبانِ عربی باشد یافارسی یااُردو ونثر باشد یا نظم بالاتفاق از مثوبات است و خیر محض و موجب تقویتِ ایمان و اما تعیینِ آں در شھر ربیع الاول و در شب دوازدھم آں یا در روزِ وی پس نزد محدثین مانندِ امامِ نووی وحافظ ابو شامہ استاذ امام نووی و ابن جوزی و شیخ ابو موسی زرھونی وعلامہ ناصر الدین مبارک معروف بابن طبّاخ وجلال الدین سیوطی وعلامہ ظھیر الدین جعفر و محمد بن علی دمشقی مصنف سبل الھدی وامام بزرنجی و شیخ عبد الحق محدث دھلوی وغیرھم قدست اسرارھم پس از امور مستحسنہ است واز ادلہ قویہ دندان شکن مبرھن ومبثت شدہ توضیحش آنکہ قال الحافظ ابن حجر قد ظھرلی تخریجھا علی اصل ثابت و ھو ما ثبت فی الصحیحین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیھود یصومون یوم عاشوراء فسالھم فقالوا ھذا یوم اغرق اللہ فیہ فرعون و نجا موسٰی فنحن نصومہ شکرًا للہ تعالٰی علی ما من بہ فی یوم معیّن من ابداء نعمۃ او دفع نقمۃ و یعاد ذٰلک علی نظیر ذٰلک الیوم من کل سنۃ و الشکر للہ تعالٰی یحصل بانواع العبادات من الصیام و السجود و الصدقۃ و التلاوۃ★

وایّ نعمۃ اعظم من النعمۃ ببروز ھذا النبی الکریم نبی الرحمۃ فی ذلک

اليوم وعلى هذا فينبغي ان يتحرى اليوم بعينه حتى يطابق قصة موسى فی يوم عاشوراء و نیز در حدیثِ صحیح آمده که فرموده آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال را که ترک مکن روزه دو شنبه زیرا که من پیدا شدم دراں روز شبه نیست دراں که ایں حدیث اصل است در جوازِ تعینِ روزِ مولد و ایضًا مثبت است آں دعوی را آنچه خطیب قسطلانی در مواهب لدنیه افاده فرموده اذا كان يوم الجمعة التى خلق فيه آدم عليه الصلاة والسلام خص بساعة لا يصاد فها عند مسلم فسال اللّٰہ فيها خيرا الا اعطاه ايا ه فما بالک بالساعة التى ولد فيها سيد المرسلين انتهى★

وعلامه جلال الدین سیوطی رساله میسوط در اثبات دعوی مذکوره تصنیف کرده و دادِ انصاف داده من شاء والاطلاع عليها فليرجع اليها المرام برائ اثبات مجلس میلادِ شریف مطلقًا ومقیّدًا دلائل کثیره اند و برای استیعاب آنها کتابی ضخیمه باید و فیما نقلناه كفاية لمنصف فانصف ولا تتبع الهوى باقی ماند قیل وقال در قیامِ هنگامِ ذکرِ ولادتِ با برکت سید انام علیه الصلاة والسلام پس باید دانست که اصلِ قیام برائے تعظیم ثابت ومتحقق است در صحیحین بروایت ابو سعید خدری ثابت شده که هر گاه سعد بن معاذ نزد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم حاضر شده فرمودند که **قوموا الى سيدكم** یعنی استاده شوید بجهت سردارِ خود امامِ بغوی و خطابی تصریح فرمودند باینکه قیامِ رعایا برائ تعظیمِ حاکمِ عادل و قیامِ شاگرد بجهتِ تعظیمِ استاذ مستحب است نه مکروه بدلیل ایں حدیث و احادیث دیگر دریں باب نیز مروی است بخوف اطناب از ذکر آنها معذور ماندم۔

المرام چوں اصل محکم برائ جوازِ قیامِ تعظیمی هویده شده پس قیام ممدوح به نیتِ تعظیم و تکریمِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدعت سیئه نباشد بلکه محدثین راسخین باستحسانش تصریح کردند قال عثمان بن حسن الدمياطي الشافعي قد اجتمعت الامة المحمدية من اهل السنة و الجماعة على استحسان القيام المذكور و **قال صلى الله عليه وسلم لا يجتمع امتى على**

الضلالة وقال عبداللہ بن عبدالرحمن السراج اما القیام اذا جاء ذکر ولادتہ عند قراءۃ المولد الشریف فتوارثہ الائمۃ من غیر نکیر ولھذا کان مستحسنا ویکفی فیہ اثر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما رآہ المسلمون حسنًا فھو عنداللہ حسن علاوہ آنکہ ہر گاہ از آیۃِ کریمہ وتعزروہ وتوقروہ وجوب تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثبت شدہ پس قیامِ مذکور کہ از افرادِ تعظیم است نیز بپایۂ ثبوت مستحکم باشد در ھدایہ مذکور است کہ اعمالِ امصار نزدِ امامِ اعظم وابویوسف ومحمد رحمۃ اللہ تعالیٰ و نزدِ ھمہ فقھاء معتبر است تاوقتیکہ مانعے دراں موجود نباشد وظاھر است کہ ھمہ علمائےِ حرمین شریفین واکثر علماء ھند باستحسانِ قیامِ ممدوح فتوٰی دادند پس عمل ایشاں بطریقِ اولیٰ قابل استناد باشد بالجملہ ہر گاہ توارثِ عامہ مسلمین حجت قطعی باشد پس توارثِ علمائے حرمین شریفین چرا حجتِ قطعی نباشد فی الھدایۃ فی الاذان قبل الوقت یجوز للفجر من النصف الاخیر من اللیل لتورات اھل الحرمین انتھی۔

افادۂ قاضی ناصر الدین عبداللہ بیضاوی

وقاضی ناصر الدین عبداللہ بیضاوی در تفسیر انوار التنزیل افادہ فرمودہ وقرء الباقون ملک وھو المختار لانہ قرءہ اھل الحرمین انتھی، چون قراءۃِ اھل حرمین برائے مذھبِ مختار حجتے باشد پس فعلِ شان یعنی قیامِ تعظیمی نزد متبعانِ سنت نیز حجت باشد وہر کہ فتوی دادہ (یعنی مولوی الھداد مدرس کلکتہ) کہ محفل مولود بدعتِ سیئہ است درقرونِ ثلثہ نبود از طریق مستقیم انحراف ورزیدہ زیرا کہ دلیلش بطبق شکلِ اول چنان میشود کہ محفل مذکور درقرون ثلثہ نبود وآنچہ درقرون ثلثہ نباشد آں بدعتِ سیئہ باشد پس مفتی صاحب را باید کہ کبرٰی مذکورہ را از دلیل محکم مدلل کنند ودونہ خرط القتاد کما لا ینبغی لاھل السداد تحقیقِ بدعت در رسالہ عجالہ نافعہ وتفصیلِ تعیین در رسالہ ھدایۃ النجدین واثبات محفل شریف وقیام منیف در رسالہ اشباع الکلام مذکور است من شاء الاطلاع علیھا فلیرجع الیھا ★ واللہ اعلم وعلمہٗ اتم۔

حررہ ابوالبرکات رکن الدین محمد المدعو بہ تراب عَلِیّ عفی عنہ انتهی بحروفہ واللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم

الحمد للہ اولا وآخرًا و ظاھرًا و باطنًا و صلّی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا

کتبہ العبد الضعیف الراجی رحمۃ ربہ الحق

محمد عبد الحق عفی عنہٗ

تقریظات

تقریظ عمدۃ العلماء زبدۃ العرفاء حضرت مرشدنا ومولانا شاہ ابوالخیر فاروقی نقشبندی مجددی نفعنا اللّٰہ بطول بقاءہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم: الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی عبداللّٰہ ابوالخیر احمدی بمطالعہ ایں رسالہ شریف مشرف شد جزا اللّٰہ مؤلفا خیرًا واسبغ علیہ نعمہ فی الدنیا والآخرۃ بسیار خوب و زیبا نوشتہ اند صحیح است و معمولِ صلحائِ مومنین است وجناب مؤلف عمدۃ اتقیائے زمانہ اند و د رصلاح و تقوی و استقامت و علم و عمل چہ جائے ھندوستان کہ در حرمین محترمین نظیر خود ندارند مجددی مشرب حنفی مذھب صدیقی نسب اند بقیۂ سلف اند و امید از حق تعالیٰ دارم کہ حجۂ خلف گردند و بارک اللّٰہ فی عمرہ وعلمہ وارشادہ آمین (ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر الفاروقی النقشبندی)

تقریظ عمدۃ الواصلین زبدۃ المقربین حضرت مولانا شاہ حاجی امداداللّٰہ صاحب فاروقی چشتی مہاجر مکہ معظمہ

مؤلف علامہ جامع الشریعۃ والطریقۃ نے جو کچھ رسالہ ''الدرر المنتظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم،، میں تحریر کیا وہ عینِ صواب ہے، فقیر کا بھی یہی اعتقاد ہے، اور اکثر مشائخ عظام کو اسی طریقہ پر پایا، خداوند تعالیٰ مؤلف کے علم وعمل میں برکت زیادہ عطا فرمائے!

العبد الضعیف فقیر امداد اللہ الچشتی الصابری عفی اللہ عنہ (محمد امداد اللہ فاروقی)

تقریظ جناب مولانا محمد رحمت اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ

اس رسالہ کو میں نے اول سے آخر تک اچھی طرح سنا، اس کا اسلوبِ عجیب اور طرزِ غریب بہت ہی پسند آیا، اگر اس کے وصف میں کچھ لکھوں تو لوگ اسے مبالغہ پر حمل کریں گے، اس لیے اُسے چھوڑ کر دُعا پر اکتفاء کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اِس کے مصنف محقق منصف کو اجرِ جمیل اور ثوابِ جزیل عطا فرمائے! اور اس رسالہ سے منکروں کے تعصب بے جا کو توڑ کر اُن کو راہِ راست پر لائے! اور مصنف کے علم، فیض اور تندرستی میں برکت بخشے! اور میرے اساتذہ کرام کا اور میرا عقیدہ مولد شریف کے باب میں قدیم سے یہی تھا اور یہی ہے، بلکہ بحلف سچ سچ ظاہر کرتا ہوں کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ ؎

بریں زیستم ہم بریں بگذرم

اور وہ عقیدہ یہ ہے کہ انعقادِ مجلس مولود، بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو، جیسے تغنی اور باجا اور کثرت سے روشنی بیہودہ نہ ہو، بلکہ روایاتِ صحیحہ کے موافق ذکرِ معجزات اور ذکرِ ولادتِ حضرت ﷺ سے کیا جائے، اور بعد اُس کے اگر طعامِ پختہ یا شیرینی بھی تقسیم کی جائے، اُس میں کچھ حرج نہیں، بلکہ اس زمانہ میں جو ہر طرف سے پادریوں کا شور اور بازاروں میں حضرت ﷺ اور اُن کے دین کی مذمت کرتے ہیں، اور دوسری طرف سے آریہ لوگ جو (خدا اُن کو ہدایت کرے!) پادریوں کی طرح بلکہ اُن سے زیادہ شور مچا رہے ہیں، ایسی محفل کا انعقاد، اُن شروط کے ساتھ جو میں نے اوپر ذکر کیں، اس وقت میں فرضِ کفایہ ہے، میں مسلمان بھائیوں کو بطورِ نصیحت کہتا ہوں کہ ایسی مجلسوں کے کرنے سے نہ تھمیں، نہ رکیں، اور اقوالِ بیجا منکروں کی طرف جو تعصب سے کہتے ہیں، ہرگز التفات نہ کریں، اور تعیین یوم میں اگر یہ عقیدہ نہ ہو کہ اس دن کے سوا اور دن جائز نہیں، تو کچھ بھی حرج نہیں، اور جواز اس کا بخوبی ثابت ہے، اور قیام وقتِ ذکرِ میلاد کے چھ سو برس جمہور

علماء صالحین نے متکلمین اور صوفیہ صافیہ اور علماء محدثین نے جائز رکھا ہے، اور جناب صاحب رسالہ نے اچھی طرح ان امور کو ظاہر کیا ہے، اور تعجب ہے کہ اُن منکروں سے کہ ایسے بڑھے کہ فاکہانی مغربی کے مقلد ہو کر جمہور سلف صالح کو متکلمین اور محدثین اور صوفیہ صافیہ سے ایک ہی لڑی میں پرو دیا، اور اُن کو ضال مضل بتلایا، اور خدا سے نہ ڈرے کہ اس میں اُن لوگوں کے استاذ اور پیر بھی تھے، مثل حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی اور اُن کے صاحبزادے شاہ رفیع الدین دہلوی اور اُن کے بھائی شاہ عبدالعزیز دہلوی اور اُن کے نواسے حضرت مولانا محمد اسحٰق دہلوی قدس اللہ اسرارہم، سب کے سب انہیں ضال مضل میں داخل ہو جاتے ہیں، اُف ایسی تیزی پر کہ جس کے موافق جمہور متکلمین اور محدثین اور صوفیہ سے حرمین اور مصر اور شام اور یمن اور دیار عجمیہ میں لاکھوں گمراہی میں ہوں، اور یہ حضرات چند ہدایت پر، یا اللہ! ہمیں اور اُن کو ہدایت کر اور سیدھے راستہ پر چلا! آمین ثم آمین!

اور وہ جو بعضے میری طرف نسبت کرتے ہیں کہ عرب کے خوف سے تقیہ کے طور پر سکوت کرتا ہوں، اور حق ظاہر نہیں کرتا، بالکل جھوٹ ہے، اور اُن کا قول مغالطہ دہی ہے، میں بحلف کہتا ہوں کہ میں نے کبھی حضرت سلطان کے سامنے، جو میرے نزدیک خلاف واقع ہو، اُن کی رعایت یا اُن کے وزراء وامراء کی رعایت سے کبھی نہیں کہا، بلکہ صاف صاف دونوں دفع میں جو مَیں بلایا گیا ہوں، کہتا رہا ہوں، اور کبھی خیال نہیں کیا کہ حضرت سلطان المعظم یا اُن کے وزراء امراء ناراض ہوں گے، اور میرا جھگڑا اور گفتگو جو عثمان نوری پاشا، کہ بڑے پاشا مہیب اور زبردست تھے، اور اپنے حکم کی مخالفت کو بدترین امور سمجھتے تھے، میری گفتگو سخت جو مجلس عام میں آئی، تمام حجاز والے، خاص کر حرمین والے بڑے چھوٹے سب کے سب بخوبی جانتے ہیں کہ میں اگر تقیہ کرتا تو ان حضرات منکرین کے خوف سے تقیہ کرتا، مجھے یقین ہے کہ جب ان کے ہاتھ سے امام سُبکی اور جلال الدین سیوطی اور

ابن حجر اور ہزار ہا عالم تقویٰ شعار، خاص کر اُن کے استادوں اور پیروں میں شاہ عبدالرحیم اور شاہ ولی اللہ اور اُن کے بیٹے شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالعزیز اور اُن کے نواسہ مولوی محمد اسحٰق قدس اللہ اسرارہم نہ چھوٹے، تو میں غریب نہ اُن کے سلسلہ اور استادوں میں شامل ہوں اور نہ سلسلہ پیروں میں، کس طرح چھوٹوں گا، یہ تو ہر طرح سے تفسیق بلکہ تکفیر میں بھی قصور نہ کریں گے، پر میں اُن کی اِن حرکات سے نہیں ڈرتا، اور جو میرے ان اقوال کی تائید اور سند جناب محقق مصنف رسالہ نے جا بجا تحریر فرمائی ہے، اسی پر اکتفاء کرتا ہوں، واللہ اعلم وعلمہ اتم فقد امر برقمہ وقال بفمہ الراجی رحمۃ ربہ المنان محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمٰن غفر لہما اللہ الحنان۔ ۱۲۹۳ھ

تقریظ سید حمزہ شاگرد رشید احمد گنگوہی

الحمدللہ الذی انعمنا بولادۃ النبی الاکرم والصلوۃ علی الرسول الذی امر باتباع السواد الاعظم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد! عرض کرتا ہوں کہ یہ رسالہ "الدرر المنظم فی مولد النبی الاعظم" اس ناچیز کی نظر سے گزرا، اس کا ہر مضمون لا جواب ہے، اور پسندیدۂ اولوالالباب، اور کیوں کر نہ ہو کہ اس کے مصنف تحقیق میں کشمس فی نصف النہار ہیں، اور تدقیق میں منبع الاسرار، علماء عرب وہند وروم ومصر کے مستند بلکہ کافہ فضلائے عالم کے معتمد، اور جیسا کہ ان کا علم وذکاء معتبر، ویسا ہی ورع واتقاء مشتہر، امید ہے کہ یہ کتاب مقبولِ خاص وعام ہوگی، اور راحتِ جانِ اہلِ اسلام، کیوں کہ اس میں مجلس مولد شریف کا ثبوت ہے، وہ مجلس شریف کہ جو گلدستہ خوبیٔ دین ہے، اور عطر مجموعۂ فلاح یقین وہ مجلس کہ جو امور مذکورۂ ذیل پر مشتمل ہے: (۱) ذکرِ ولادتِ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) استعمالِ خوشبو (۳) آراستگیٔ مکانِ ذکر (۴) شیرینی (۵) درود شریف (۶) قیام (۷) تداعی (۸) یقین (۹) وقت ذکر مبارکہ کی خوبی جس میں فضائل ومدح وبیانِ ولادت

داخل ہے۔ اس آیہ شریفہ سے بوجہ احسن مستفاد ہوتی ہے: وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (ہود/۱۲۰) اھ جب ذکر رسل تثبیت فؤاد اور موعظہ اور ذکری کا مثمر ہو فما ظنک بذکر سید المرسلین حبیب احسن الخالقین فتنبہ و کن من الشاکرین لانعام خیر المنعمین، اس آیہ شریفہ سے یہ بھی واضح ہوا کہ یہ ذکر شریف افرادِ وعظ میں داخل ہے، بلکہ اعلیٰ اور اہم بھی ہے، کیونکہ یہ ذریعہ عمدہ ازدیادِ محبت سرورِ کائنات کا ہے، اور محبت ذریعہ کمالِ اتباع کا ہے کما لا یخفی علی المنصفین الماہرین نیز ظاہر ہے کہ جو مومن ہے، وہ محبوبِ انس وجان سے محبت رکھے گا، جو آپ سے محبت رکھے گا، آپ کا ذکر کثرت سے کرے گا۔

پس معلوم ہوا کہ جو مومن ہے، آپ کا ذکر کثرت سے کرے گا، دونوں مقدمے اس قیاس کے، دو حدیثوں مسطورہٴ ذیل سے ثابت ہیں: اول سے اول، ثانی سے ثانی (۱) آنحضرت ﷺ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تو مومن نہ ہوگا جب تک ہر محبوب سے مجھے محبوب تر نہ بنائے گا۔ (۲) دوسری حدیث میں: مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ۔ استعمالِ خوشبو خواہ مکان بسایا جائے یا حاضرین پر چھڑکا جائے یا کپڑوں میں ملا جائے سب ایک کلی کے افراد ہیں، جو "استعمالِ خوشبو" ہے، اور وہ ایک فعل ہے محبوبِ دو عالم کے افعالِ محبوبہ میں سے، پس سنّتِ سنیہ پر عمل کرنا اور اپنے اخوان کو ایسے عمل میں شریک کرنا، مزید مرتبہ ایمانیہ کا باعث نہ ہوگا تو کیا ہوگا؟

آراستگیٔ مکان، ذکر آراستگی سے مراد عمدہ فروش اور چوکی ہے، فروش سے مہمانوں کی خاطر اور چوکی سے ذکر کی تعظیم مقصود ہوتی ہے، دونوں کے نظائر بہت سے شریعت میں موجود ہیں، خطبہ اور وعظ اور قراءتِ حدیث اور حضرت حسان کے لئے منبر کا ہونا، نیز قراءتِ حدیث اور وعظ کے واسطے چوکی کا لعال دلیل کافی ہے، ثبوتِ تعظیم ذکر پر

رہی مہمانوں کی خاطر حدیث شریف سے ایک نظیر واضح کرتا ہوں۔

جب حضرت ام ایمن زیارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر ہوا کرتی تھیں، سرورِ مخلوقات علیہ الف الف تحیات اپنی ردائے مبارک اُن کے واسطے بچھا دیا کرتے تھے۔ اگر کوئی کہے: وہ رضاعی ماں تھیں، اُن کی تعظیم کیوں کر نہ فرماتے؟

ہم کہیں گے: جب ایسا بادشاہ ایک حق کا ایسا خیال کرے، پھر ہم کو اپنے بزرگوں اور بھائیوں کا خیال بدرجۂ اولیٰ چاہیے۔

شیرینی، حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے، حضرت ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا عسل (شہد) پیش کیا کرتی تھیں، اس سے معلوم ہوا کہ ہدیہ روحِ پُرفتوح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اور شکریہ قدوم برادر مومن کے لیے شیرینی خوب چیز ہے، اور صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹھاس بہت مرغوب تھی، پس آپ کے ہدیہ کے لیے اور آپ کی امت کی خاطر داری کے لئے مٹھائی بہت مناسب ہے، ہم ایصال ثواب و نیز تواضعِ احباب ؎

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کام

پنجم کثرتِ درود، فضائلها لا تحتاج الی البیان

قیام، مستحسناتِ جمہور علماء سے ہے، مستحسناتِ علماء کا انکار کون کرسکتا ہے، کیوں کہ اس انکار سے بہت مسائل فقہیہ اور احادیث کا انکار لازم آتا ہے، اعاذنا اللہ منہ! طلبہ جو کہ علت کے جویاں رہتے ہیں، اُن کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وجہ استحسانِ علماء کی یہ ہے کہ یہ قضیہ مجربات سے ہے کہ اس وقت خاص میں خواصِ امت کو مشاہدۂ جمالِ مصطفیٰ حصول ہوتا ہے اور اس مشاہدہ کے واسطے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر مجلس میں تشریف لانا ضروری نہیں بلکہ ارتفاعِ حجاب کافی ہے، اس کی ایک نظیر محسوسات میں

آفتاب ہے، کہ اُس کے لیے ایک جگہ معین ہے، اور ہر اہلِ بصر مکان میں اُس کی روشنی سے فائدہ اُٹھاتا ہے، نابینا تقلیداً روشنی کا معتقد ہے، پس علماء کہ حکمائے امت ہیں، مستحسن سمجھے کہ اہلِ وجد و ذوق کی تقلید سے عوام بھی بہ نیت استحسان قیام کرلیا کریں۔ ھکذاافادنی شیخی سید العاشقین امداد اللّٰہ للعالِمین والعالَمین مدّ اللّٰہ ظلہ علی ر، و س المستمدّین★

فائدہ: جب یہ مجلس اُمورِ حسنہ سے مرتب ہوئی، تو اُس کی ہیئت کذائی مالیس منہ کے قبیل سے نہ ہوئی، بلکہ تدوین کتب احادیث و بنائے مدارس و ایجادِ علوم الٰہیہ کے ہوئی اور یہ مجلس مظہر فعلِ خیر۔

لطیفہ: جب بریانی کا صباق سامنے آتا ہے تو ہم لوگ اُس کی ہیئت کذائی پر اعتراض نہیں کرتے، بلکہ جھٹ پٹ آستین چڑھا کر کلیہ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ میں داخل کرلیتے ہیں، پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعہ حسنات کو بھی وَاعْمَلُوْا صَالِحًا کے تحت میں داخل رکھیں۔

تداعی، یہ مجلس فعل حسن ہے، تو اُس کے تداعی کیوں حسن نہ ہوں گے، بلکہ احکامِ آیۃ کی تعمیل ہوگی: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ. تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی. اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ وغیرہا۔

تعیین وقت، حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر وظیفۂ شب کا ناغہ ہوجائے تو اُس کو ظہر سے اول پڑھ لیا کرو، لفظ (وظیفۂ شب) سے دلالت ہے تخصیصِ وقت کی مقبولیت پر، نیز ان کو پڑھنے کے واسطے فرمانا دلیل ہے پسندیدگیٔ مداومت پر، اور بہت سی احادیث سے خوبیٔ مداومت ثابت ہے، پس مداومت فعلِ خیر کے بہت مناسب ہے، اس زمانہ میں تو لابدّ منہ کی قبیل سے ہے، کیونکہ جو لوگ وعظ کے نام سے نفرت کرتے ہیں، اُن کو احکامِ خداوندی سنانے کی کوئی صورت اس نالائق ننگِ خلائق کے نزدیک اس کے سوا نہیں، پس

اس کی اشاعت پر کوشش علماء کو ضروری ہے، واضح ہوا کہ امور مذکورہ بالا کی اور بہت سی براہین موجود ہیں، مگر تفصیل اس مقام کی مناسب نہیں جس کو زیادہ مطلوب ہو اس رسالہ شریفہ اور انوار ساطعہ وغیرہما کتب محققین سے مل سکتے ہیں۔

تنبیہ: مجلس مقدس مولود عبارت مجموعہ امور خیر سے ہے، جیسا کہ کتب معتبرہ اس پر شاہد ہیں، اگر کوئی اپنی جہالت یا ہوائے نفسانی سے اس میں کچھ خرابی ملادے تو اُس شخص کے فعل کی وجہ سے یہ مجلس مقدس علی الاطلاق خراب نہ کہلائے گی، جس طرح کہ نماز، جو شارع کی مامور بہ اور فعل حسن ہے، کسی نمازی کے خرابی مخلوط کرنے سے بد نہ بن جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم وھو یھدی من یشاء الی سواء السبیل حررہ المفتقر الی امداد اللہ القوی حمزہ۔۔۔ الدھلوی المقیم ببلد اللہ الامین زادہ اللہ شرفا الی یوم الدین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اللھم امتنی فی احد الحرمین علی الایمان وابعثنی یوم القیمۃ من الآمنین آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ وسلم علی خیر خلقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

تقریظ جناب مولوی عبد السمیع رامپوری صاحب مؤلف انوار ساطعہ

الحمدللہ سرًا وجھارا والصلوۃ علی النبی وآلہ لیلا ونھارا اما بعد! اس صدی کے آدمیوں کا باہمی شقاق، بات بات میں پھوٹ اور افتراق دیکھ کر دِل میں خیالات آتے تھے: یارب العالمین! وہ تیری بندے سلف صالحین کیسے تھے، جن کا سینہ غبار کینہ سے صاف، آنکھوں میں حیا، دِل میں انصاف، حُبِ رسول اُن کی اصل طینت، اتباع حق اُن کی جبلی فطرت، اِنھیں خیالات میں تھا کہ یکا یک غیب سے آگاہ کیا گیا کہ اے عبد السمیع بیدل! تیرا دھیان کدھر ہے، کیا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بے خبر ہے کہ فرمایا:

لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللہِ۔

اور فرمایا: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ

پس اللہ کے پیارے بندے سدا رہیں گے، حق کریں گے، حق کہیں گے،

ازاں جملہ دیکھو وہ مہاجر مقیم حرم صراط مستقیم پر ثابت قدم صوفی فقیہ محدث مورد الصدق والحق حلال مضامین ادق لکل خطاب صحیح احق جناب مولوی عبدالحق رقاہ اللہ الی درجات الکمال طبقاً عن طبق واقعی جب اس نحیف نے اُن کی تصنیف رسالہ "الدرر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم،، دیکھا، معلوم کیا کہ اس کا مصنف مجسم انصاف کا پتلا ہے، نہ تفریط کا نشان، نہ افراط کا پتا ہے، مولد شریف مع القیام کا استحباب وامور محرمہ سے اجتناب مرقوم، کہ یہی محققین اہلِ سنت کا بھی مذہب، اور راقم الحروف کا بھی یہی عمل اور عقیدہ ہے، میں نہیں جانتا کہ مانعین کو اس میں تردد کیا ہے، کیا کلام اللہ میں نہیں پڑھا:

وَاشْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ. اور کیا نہیں پڑھا:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ. مواہب لدنیہ وغیرہ محدثین کی تصنیفات میں دیکھا کہ منجملہ اسماء مبارکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اسمِ مبارک آپ کا نعمۃ اللہ بھی ہے اور فضل اللہ اور رحمت بھی ہے، پھر مولد شریف میں اُس نعمتِ الٰہی کا شکر، اور رحمت و فضل الٰہی کا فرحت و سرور ہی تو ہے، اور شکر ادا ہوتا ہے انواعِ عبادات سے، مثل تلاوتِ آیاتِ قرآن و قراءتِ معجزاتِ سید الانس والجان و اطعام طعام و دعوتِ اہلِ اسلام، یہ سب کچھ مولد شریف میں موجود ہے، اور جو سامانِ استعمال عطریات و زینت و اجتماع مومنین و احباب و اعزہ و اہل قرابت ہے، یہ سب سامانِ سُرور و فرحت ہے، بناءً علیہ یہ محفل داخل تحت مضمونِ ارشاد حضرت رب العزت ہے، جو فضل اللہ اور رحمت الٰہی کی فرحت و سرور اور بجا آوری شکر نعمت اللہ کی ہدایت ہے، اور کیا نہیں پڑھا اُنہوں نے:

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ اور نبی کریم علیہ

الصلاۃ والتسلیم اعظم شعائر اللہ میں ہیں،

پس جس وقت ایسے اعظم شعائر اللہ کے ظہور کا بیان ہو، اُس وقت تعظیماً کھڑا ہونا اور درود وسلام پڑھنا کیوں کر بدعت ضلالت ہوا، اپنے منعم ومحسن کے ذکر اور آثار کی تعظیم بعینہٖ منعم ومحسن کی تعظیم ہے۔

اسماعیل دہلوی

مولوی اسمٰعیل صاحب صراط مستقیم مطبوعہ ہاشمی میرٹھ صفحہ شانزدہم میں لکھتے ہیں:

واز فروغ حب منعم است تعظیم شعائرِ اُو مثل تعظیم نامِ اُو کلامِ او لباسِ اُو دسلاحِ او حتی کہ مرکبِ اُو ومسکنِ اُو چنانکہ بر کسیکہ ممارست ایں امور کردہ ومجانست با حقوق شناساں از امرائے عظام بلکہ جمیع مصاحبان کرام وتعظیم ایشاں را مرفرمان بادشاهی و تخت بادشاهی رادیدہ پوشیدہ نخواهد ماند چون تعظیم شعائر منعم بکمال میرسد باعثِ تعظیم هر چیزیکہ مؤید حب ومروج شکر او باشد میگرددانتهی۔

اور مولوی اسمٰعیل تو اولیاء کرام کی محبت کو علامت تقوی اور داخل تعمیل آیہ: وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فرماتے ہیں، بھلا حضرت نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی محبت وتعظیم وفرحت وجود باوجود کیوں کر تعمیل آیہ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ نہ ہوگی، عبارت اُن کی صراط مستقیم صفحہ ۴۳ میں یہ ہے: اگر نیک تامل کنی دریابی کہ محبت امثال ایں کرام خود شعائر ایمان محبت وعلامت تقوی اوست ذلک وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۔ انتهی کلامہ۔

اس کلام کے نقل کرنے سے ہم کو یہ بھی مدنظر ہے کہ بعض مغالطہ دینے والے ناواقفوں کو شک میں ڈالتے ہیں کہ یہ آت تو فلاں موقع میں نازل ہوئی ہے، پھر استدلال کے ساتھ تو یہ مغالطہ سخت بے جا ہے، کیونکہ علماءِ اصول وفقہ کے نزدیک عموم الفاظ پر حکم دیا

جاتا ہے، خصوصِ اسبابِ نزول وغیرہ پر منحصر نہیں رہتا، اسی بنا پر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے عمومِ لفظ شعائر اللہ میں تعظیمِ اولیاء کرام کو داخل کیا ہے، کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی محبت و تعظیم بدرجہ اولیٰ اِس میں داخل ہے۔

اب اگر کوئی یہ وسواس پھیلائے کہ یہ قیام محدث (نئی چیز) ہے، تو ہم کہیں گے محدث ہونا کچھ موجبِ نقص نہیں، اور نہ ہم کو ذرہ بھر مُضر، کئی وجہ سے: وجہ اول یہ کہ جو امر جدید کسی دلیل شرعی کے تحت میں داخل ہو، اس کو علماء بدعتِ حسنہ اور سنتِ حکمیہ کہتے ہیں، بدعت اس واسطے کہ بخصوصہٖ ظہور اُس کا بعد میں ہوا، اور حسنہ اور سنت اس لیے کہ وہ عمومِ مندوبات شرعی میں داخل ہے، اور یہ قیام مروج ایسا ہی ہے، تشریح اس کی یہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی تعظیم نصوصِ قرآنی سے ثابت ہے: وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ۔ وَصَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ ... ★ ان آیات، نیز دیگر مقامات سے تعظیمِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا ایک مفہوم کلی ثابت ہوا، اور جب مفہوم کلی کا ثبوت ہوا تو اُس کے کل افراد کا ثبوت ہو گیا، فرق اس قدر ہے کہ بعض افراد تعظیمی وہ ہیں جو عین قرونِ ثلثہ میں ظاہر ہوئے، اور بعض وہ ہیں جو بعد میں ظاہر ہوئے، سو اس صورت میں تغیر و تبدل اصل ماہیت میں نہیں، کیونکہ نوع کا مقتضیٰ طبعی اپنے افراد میں نہیں بدلتا، بناءً علیہ وہی تعظیم کی مشروعیت کا حکم جو افرادِ موجودہ قرونِ ثلثہ میں تھا، افرادِ محدثہ مابعد میں بھی باقی رہا، اور افراد محدثہ میں جو تغایر اور تخالف ہے، وہ ہیئت و تشخص کا اختلاف ہے، سو یہ کچھ معتر نہیں۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ ''انتباہ'' میں لکھتے ہیں:

باید دانست کہ یکے از نعم خداتعالیٰ بر امتِ مصطفویہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیمات آنست کہ تا امروز سلسلہ ہائے ایشاں تا حضرت پیغامبر

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صحیح و ثابت است و اگر چہ اوائل امت را باَواخرِ امت در بعض امور اختلاف بودہ است پس صوفیہ صافیہ ارتباط ایشاں در زمنِ اول بہ صحبت و تعلیم و تأدّب با آدابِ تہذیبِ نفس بودہ است نہ بخرقہ و بیعت، در زمن سید الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد و بعد ازاں رسم بیعت پیدا گشت و ارتباط سلسلہ بہ ہمہ ایں امر تحقق است و اختلاف صور ارتباط ضرر نمکیند الی ان قال علمائے کرام ارتباط ایشاں دزرمن اول باستماع احادیث و حفظ آں در دعائے قلب بود و بعد ازاں تصنیفِ کتب و قراءت و منادلہ و احادثِ آں پیدا شد و ارتباط سلسلہ بہمہ نوع ایں امور صحیح است و اختلاف صور را اثری نیست انتہی★

صاحب بنایہ کا فیصلہ

اور یہی مضمون صاحب بنایہ کی عبارت کا ہے، کوئی سمجھے یا نہ سمجھے، وہ بیان بدعت میں لکھتے ہیں:

وما کان واقعا تحت عموم ماندب اللہ الیہ وحض رسولہ فھو فی حیز المدح ومالم تکن لہ مثال موجود کنوع الجود والسخاد فعل المعروف فھو من الافعال المحمودۃ ولا یجوز ان یکون ذلک فی خلافِ ماورد الشرع بہ:

لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد جعل لہ فی ذلک ثوابا فقال من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا۔

ہم کہتے ہیں یہ قیام تعظیمی عموم مفہوم کلی تعظیم ثابت بالقرآن میں داخل ہے، تو محمود اور فعل معروف ہوا، اور کسی فعل معروف کا وجود بخصوصہ و تشخصہ اگر صدرِ اول میں نہ ہو اور حال یہ کہ وہ فعل عموم حکم شرعی میں داخل ہے، تو وہ خلاف ماورد بہ الشرع میں داخل نہیں ہو سکتا جیسا کہ صاحب نہایہ نے تصریح کی ہے۔

دوسری وجہ یہ کہ اس قیام میں ایک عظمت نکلتی ہے، اور ادب پیدا ہوتا ہے رسول

اللہ ﷺ کا، اور ایجاد کرنا ایسی چیز کا مستحب ہے، حدیث شریف میں اس کی ترغیب واقع ہوئی ہے:

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ. رواہ مسلم

امام نووی نے شرح مسلم میں اور ملا محمد طاہر نے مجمع البحار میں ذیل حدیث مذکورہ میں لکھا ہے، کہ نیک طریقہ جاری کرنے میں، خواہ اُسی کا خود ایجاد ہے اور پہلے نہ تھا، یا تھا مگر پھر بند ہو گیا تھا پھر اُس نے جاری کیا، دونوں صورتوں میں اُس کو ثواب ملے گا، اور وہ طریقہ خواہ علم ہو، خواہ عبادت، خواہ ادب ہو، عبارت یہ ہے:

کان ذلک تعلیم علم او عبادۃ او ادب۔

پس ہم کہتے ہیں کہ یہ قیام طریقۂ حسنہ ہے، جاری کیا گیا واسطے ادب کے، بناءً علیہ یہ موجب اجر و مستحسن ہوا۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ یہ قیام کسی امر شرعی کے مخالف نہیں، اور ممنوع وہ امر جدید ہوتا ہے جو مخالف ہو، اور مثادے کسی امر سنت کو، قال الامام حجۃ الاسلام الغزالی انما المحذور بدعۃ تراغم سنۃ ماموراً بہا، اور مانعین جو اپنی طرف سے عقائد باطلہ فاعلین عمل مولد کے ذمہ افتراء کر کے حکمِ ممنوعیت لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ قیام کو فرض اعتقاد کرتے ہیں، اور نیز جانتے ہیں کہ ولادت شریف آپ کی اس محفل میں ہوئی، معاذ اللہ! اور نیز حضرت کو عالم الغیب بالذات جانتے ہیں، سو یہ تینوں باتیں غلط محض ہیں، قیام کو ہم مستحسن جانتے ہیں، اور ولادت باسعادت کو جو قاریٔ مولد شریف صاف بیان کر دیتا ہے کہ فلاں سال وماہ زمان ومکان میں ہوئی، نہ کہ اس محفل میں، معاذ اللہ!، اور نبی کریم علیہ التسلیم کو ہم عالم الغیب بالذات نہیں جانتے، بلکہ یہ جانتے ہیں کہ آپ کو جو علم ہوا اور ہوتا ہے وہ ملائکہ کی خبر رسانی اور اللہ تعالیٰ کی وحی والہام وکشف ومشہود کر دینے سے ہے،

پس جب انعقادِ محفل وقیام میں کوئی عقیدہ اور فعل مخالف اہل سنت نہ ہوا، پھر امتناع کیا!

چوتھی وجہ: یہ کہ ما رآہ المسلمون حسنًا فھو عند اللہ حسنٌ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اِس میں لفظ مسلمون واقع ہے، لفظ صحابہ وتابعین وغیرہ کا نہیں، والعبرۃ لعموم الالفاظ. بناءً علیہ جس امر کو کسی طبقہ کے اہل اسلام پسند کریں گے، وہ عنداللہ بھی پسند ہوگا، لیکن مطلق سے مراد فردِ کامل ہوتا ہے، تو لفظ مسلمون سے، جو مسلمان کامل ہیں، وہ ہی مراد ہوں گے۔ اس تقریر سے ثابت ہوا کہ عہدِ صحابہ میں، اُن اصحاب کا پسند کیا ہوا پسند ہوگا جو درجۂ علم وعمل میں کامل ہوں گے، اسی طرح طبقۂ تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین میں اُن کا پسند کیا ہوا پسند ہوگا اور مستحسن ہوگا جو اپنے ہمعصروں میں اعلیٰ درجہ کی قوتِ نظری وعملی رکھتے ہوں گے، اسی طرح طبقات مجتہدین کے بعد عامہ مسلمین میں اُن کا پسند کیا ہوا مستحسن عنداللہ ہوگا کہ جو شخص ممتاز ہوں گے روایت اور درایت میں، مثل علماء دین ربانی ومفتیان شرح متین حقانی، سو یہ قیام ایسی چیز ہے کہ جب سے احداث اس کا ہوا ہے، بڑے بڑے علماء دین اس کو مستحسن فرماتے رہے ہیں، پس اُن کے مقابل میں دوسرے آدمیوں کا قول، جو قیام سے انکار کرتے ہیں، مسموع نہ ہوگا، کیونکہ مطلق میں فرد کامل مراد ہوتا ہے، اور علمائے کاملین شرقًا وغربًا قیام کا استحسان فرما چکے ہیں، اَب ہم اُن کی دو چار نقلیں درج کرتے ہیں:

محمد ابن علی دمشقی محدث لکھتے ہیں:

جرت عادۃ کثیر من المحبّین اذا سمعوا بذکر وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا۔ پھر ان کے بعد صاحب سیرۃ الشامیہ نے اس قیام کا ذکر کیا، اور محدث دمشقی مذکور کی عبارت کو کھول دیا اور لکھ دیا کہ ھذا القیام بدعۃ حسنۃ، پھر ان کے بعد صاحب سیرتِ حلبی نے بھی یہی لکھا اور اسی طرح علامہ مدابغی نے اپنی مولد میں لکھا کہ جرت العادۃ بقیام الناس اذا انتھی المداح الی ذکر مولدہ صلی

اللہ علیہ وسلم وھی بدعۃ مستحسنۃ مستحبہ، اور لکھ چکے ہم اوپر کہ بدعت حسنہ کو سنتِ حکمیہ کہتے ہیں، اور وہ موجبِ ثواب ہوتی ہے، تو یہ قیام بھی موجبِ حصولِ ثواب ہوا، اور ایک موقع میں جو چند اشعار مدحِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پڑھے گئے، شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ تعظیماً کھڑے ہو گئے، اور اُن کے ساتھ جمیع علماء اور کبراء جو حاضر تھے، وہ بھی صف کی صف کھڑے ہو گئے، اور حال اس امامِ وقت کا علامہ زرقانی نے جلد اوّل شرح مواہب میں اس طرح لکھا ہے:

امام علامہ ابوالحسن علی ابن عبدالکافی ملقب بہ تقی الدین سبکی

الشیخ الامام العلامہ ابو الحسن علی ابن عبد الکافی الملقب به تقی الدین السبکی الفقیه الحافظ المفسر الاصول المتکلم النحوی اللغوی الجدلی الخلافی النظار الشیخ الاسلام بقیة المجتهدین برع فی العلوم انتهت الیه الریاسة بمصر انتهی

اور چونکہ یہ بڑے درجہ کے شخص تھے، اسی لیے سیرتِ حلبی میں بھی اُن کی سند پکڑی ہے، اور نام ان کا اس تعظیم اور صفت سے لکھا ہے، جو مرقوم ہوتا ہے:

وقد وجد القیام عند ذکر اسمه صلی اللّٰه علیه وسلم من عالم الامة ومقتدی الائمة دیناو ورعا الامام التقی الدین السبکی و یکفی مثل ذلک فی الاقتداء انتهی مخلصًا

واضح ہو کہ ولادت اس امام کی ۶۸۳ھ اور وفات ۷۵۶ھ میں ہوئی، اور اپنے وقت میں مقتدیٰ ایک عالم کے ہوئے، اسی واسطے محدثِ حلبی ودیگر اکابر سلف رحمہم اللہ لکھتے ہیں کہ اقتداء امام سبکی کا کافی حجت ہے مستحسن ہونے قیام میں، اور لکھا امام برزنجی نے مولد شریف میں وقد استحسن القیام عند ذکر مولده الشریف ائمة ذو روایة درایة فطوبی لمن کان تعظیمه صلی اللّٰه علیه وآله وبارک وسلم غایة مرامه ومرماه۔

اور علماء عہد کے درۃ التاج شیخ عبداللہ سراج مفتی حنفی مکی نے قیام مروّجہ میلاد کے لئے لکھا: توارثه الائمة الاعلام واقره الائمة الحکّام من غیر نکیر منکر ورد راد یعنی اس قیام پر ائمہ اعلام اور ائمہ حکام میں سے کسی نے رد و انکار نہیں کیا بلکہ سب نے مقرر رکھا

اور سب میں جاری رہا، پھر اُن کے بعد مفتی عبد الرحمن سراج مفتی مکہ نے لکھا: وعلماء العرب والمصر والشام والروم والاندلس کلھم راہ حسنا فعلی حاکم الشرع تعزیر منکرہ۔

اس وقت راقم الحروف اسی قدر پر اکتفاء کرتا ہے، اور جس مبصر منصف حق طلب کو مولد شریف کی اورزیادہ تحقیق منظور ہو، وہ میرے رسائل دافع الاوہام وانوار ساطعہ وغیرہ کو ملاحظہ فرمائیں، اور جو کچھ میری دلائل پر براہینِ قاطعہ وغیرہ میں جرح وقدح کیا گیا ہے، باردوم جو انوار ساطعہ کو نظر ثانی کر کے چھپوایا ہے، اُس میں اُن کے سب شکوک واوہام کو بحول اللّٰہ وقوتہ القویہ کھول دیا گیا ہے:

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین وصلِ اللھم علی نبیک سیدالمرسلین وآلہ واصحابہ ومحبہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین★

حررہ عبدالسمیع غفراللہ لہ ولوالدیہ

تقریظ جناب مولانا قسیم الدین احمد رضوی عظیم آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرًا والصلوۃ والسلام علی حبیبہ ورسولہ المخاطب یاایھاالنبی انآ ارسلناک شاھدًاومبشرًا ونذیرًا★وداعیًاالی اللّٰہ باذنہ وسراجًامنیرًا★وعلی آلہ واھل بیتہ الذین طھرھم اللّٰہ تطھیرًا واصحابہ الذین اتبعوا النبی الامی وفرحوا بمیلادہ الشریف.فبشرھم رسول اللّٰہ بالنجاۃ مبشرًا اما بعد!

بندۂ بارگاہِ حضرتِ صمد، سید قسیم الدین رضوی حنفی قادری منعمی عظیم آبادی، غفرلہ ولوالدیہ، عاشقانِ روئے احمدی ومشتاقانِ کوئے محمدی کو بشارت دیتا ہے کہ رسالہ "الدر المنظم فی بیان حکم مولدالنبی الاعظم،، جس کو حضرت مولانا البحر الطمطام دار البحر القمقام الغائص فی بحار التوحید القائم فی مقام التجرید والتفرید المھاجر الی اللّٰہ ورسولہ السالک مسالک اقوم طرق حبیبہ وآلہ حضرت مولانا بالفضل

اولنا الحاج الشاہ محمد عبد الحق الہ آبادی ثم جعلہ اللہ بکیّاالا زالت شموس افاضتہ طالعۃ علی الغلمین والمستر شدین بالحق نے تالیف کیا ہے، ایسی کتاب لا جواب ومسائل حقہ سے معمور بلاارتیاب ہے، کہ جس کے دیکھنے سے منکرین کو بجز سکوت چارہ نہ ہوگا، محبین کادل باغ باغ ومنکرین کا کلیجہ داغ داغ ہوگا۔

الحق، مولانا نے اسم بامسمی اپنی کتاب کو کیا ہے، یعنی موتیوں کو پرودیا ہے، اللہ تعالیٰ مولانا ممدوح کو مجھ سے اور سب مسلمانوں کی جانب سے جزائے خیر دے! اور ذات کوان کی مفیضًا علی الحق قائم رکھے، اور کیوں کر خوشی میلاد شریف سے مسلمان منکر ہوسکتا ہے، جب اللہ تعالیٰ نے لقد من اللہ علی المؤمنین کہہ کر ذاتِ پاک نبی کریم کی ولادت سے مسلمانوں پر احسان جتایا ہے تو بہ مقتضائے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان، ہم لوگوں کو ہمیشہ اظہارِ احسان کرنا وممنون ہونا چاہئے، وبفحوائے حدیث شریف کہ تکمیل وصحتِ کلمہ لاالہ الا اللہ بغیر قول محمد رسول اللہ نہیں ہوتی، اور ظاہر تلفظ محمد رسول اللہ بغیر بے دریافت کمالات ذاتی وصفاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بکارآمد نہیں، اور موقوف علیہ فرض، فرض ہوتا ہے، بیانِ حالاتِ رسول اللہ فرض ہوا، وبعد بیان الیوم اکملت لکم دینکم الخ کے اللہ تعالیٰ نے کتاب کریم کو اپنی بیانِ میلاد پر حضرت رسول اللہ کے ختم کیا یعنی:

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم ۔

پھر منکرین پر فان تولوا فقل حسبی اللہ لاالہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ۔ فرما کر عتاب کیا فاعتبروا یا اولی الابصار ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ عبداللہ داماد قاسم نانوتوی

الحمدلله علی ما رزقنا بمنه وفضله اخوة الایمان وربط بالاتحاد والالفة حسن نظام الایقان واوجب علینا حضور الجماعات الخمسة والجمع والاعیاد ومدح الاجتماع فی حلق الذکر واستحب الجمع لمحافل المیلاد وحرم علینا المناقشة فیما بیننا والجدال والتباغض وشنع المنافة فینا والمراء والتحاسد وجعل اختلاف الامة رحمةً للعلمین واظهر رأفة باباحة الرخص علی المؤمنین والصلوة علی من اختصه بالخلق العظیم وعلی آله الذین اهتدوا بهدیه المستقیم۔

بعد حمد وصلوۃ کے، الفقیر الی الباری عبداللہ الانصاری تمام برادرانِ دینی کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مدت سے اختلاف باہمی درباب مسئلۂ میلادِ سرورِ کائنات علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتحیات سنتا تھا، اور طرفین کا تعصب یوماً فیوماً ترقی پذیر دیکھ کر شبانہ روز دِل سے دُعا کیا کرتا تھا، کہ یا اللہ! کوئی صاحب مقبولِ انام، مرجع خاص وعام، اس بارہ میں ایسی تحریر فرمائیں کہ جس سے فریقین اپنے تعصب بے جا سے خبردار ہوکر باز آئیں، اور حق پرست اور منصف مزاج اور طالبانِ روایت طریقِ مستوی پر لگ جائیں، سو اسی دوران فقیر نے کتاب "دُرالمنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم" دیکھی جس کے مصنف مخدومنا ومولانا شاہ عبدالحق محدث مہاجر ہیں، (الحق) اس کتاب کے ہر مسئلہ کو بہ دلائلِ کتاب وسنۃ واجماعِ امۃ مدلل پایا، اگر اس کتاب کے مصنف کو منصف وفاروق اور کتاب کو قولِ فیصل وصراطِ مستقیم کہا جائے، تو بجا ہے، اور کیوں نہ ہو، مصنف، دام ظلہٗ العالی، مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیماً وتشریفاً میں علماً وفہماً وورعاً مثلِ آفتاب مشہور ہیں، اولیٰ دلیل اُن کی دلائل مقبولیت سے یہ ہے کہ وہ حرمِ محترم میں شیخ الدلائل ہیں، فقیر کو اُن کی توصیف کی کچھ ضرورت نہیں، کیوں کہ تمام مضامین اس کتاب کے اُن کے فضل وکمال پر براہین قاطعہ ہیں، اور صحتِ عبارات کی خود بخود انوار ساطعہ ہیں، ہاں اس قدر گزارش ضروری ہے کہ جو کچھ

مصنف مدظلہ نے درباب جوازِ میلادِ فخر عباد تحریر فرمادیا، وہ ہی مسلک قولاً وفعلاً ہندوستان کے مشاہیر علماء کا سلف سے لے کر خلف تک رہا ہے۔

چنانچہ جناب مولانا شاہ عبدالحق محدث وحضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث ومولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی ومولانا مولوی احمد علی محدث ومولانا مولوی مفتی عنایت احمد ومولانا عبدالحی رحمہم اللہ تعالیٰ واستاذنا مولوی محمد لطف اللہ ومولانا مولوی ارشاد حسین ومولانا الحافظ الحاج محمد ملا نواب سلمہم اللہ تعالیٰ کا اسی پر عمل رہا اور ہے، اور نیز زبدۃ الفضلاء استاذ العلماء مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم مدرس اعلیٰ مدرسہ عربیہ دیوبند خاص دیوبند میں بارہا محافل میلاد میں شریک ہوئے، اور بحالت قیامِ قاری وسامعین قیام بھی کیا، اور فرمایا کہ اگرچہ اس کی اصل، جیسے کہ چاہئے، نہیں، پر جبکہ تمام مجلس ذکرولادت کی تعظیم کو اُٹھ کھڑی ہو، ایسی حالت میں قیام نہ کرنا سوءِ ادبی سے خالی نہیں، چنانچہ مولانا مخدومنا کے اس قول اور فعل پر بہت سے شاگردِ رشید وباشندگانِ شہر شاہد ہیں، ماسوا اس کے سلالۂ خاندانِ مصطفوی جامع الشریعۃ والطریقۃ حاجی سید محمد عابد مہتمم مدرسۂ دیوبند نے خاص مولانا ممدوح سے خاص اپنے مکان پر ذکرِ ولادت شریف بطریق وعظ کرایا اور شیرینی بھی تقسیم فرمائی، اور نیز کہف الفضلاء مولانا مولوی محمد قاسم صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) ناظم مدرسۂ مذکور کی زبانی کرۃً مرۃً سنا گیا ہے کہ ذکرِ ولادتِ باسعادت موجب خیر وبرکت ہے اور خاص مولانا بھی بعض بعض جگہ مجلس میلاد میں شریک ہوئے، چنانچہ پیرجی واجد علی صاحب دیوبندی جو مولانا کے مرید اور مولود خوان ہیں، اس امر کے شاہد ہیں، پس یہ جو بعض اشخاص بلا تحقیق اہالیانِ مدرسۂ دیوبند کو اپنی تحریرات میں مانعینِ ذکرِ ولادت باسعادت سے ٹھہراتے ہیں، سراسر بے جا ہے، اور اتہامِ عظیم ہے، جس کو کچھ ہی عقل ہوگی وہ سمجھ لے گا کہ اہل مدرسہ سے مدرسِ اعلیٰ ومہتمم ومدبرِ مدرسہ کے اقوال وافعال کا اعتبار ہے......(واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ جناب مولوی محمد جمیل الرحمن خان صاحب خلف الصدق مولوی عبدالرحیم خان صاحب مرحوم

الحمد لمن بعث حبیبه الی الخلق رحمة للعالمین، والشکر لمن ارسل رسوله الی الوری خاتما النبیین، والصلاة علی من خوطب بخطاب **الم نشرح لك صدرك**★ثم بشر ببشارة **ورفعنا لك ذكرك**★وامر بذکره حجة عباد الله بقوله **و اذكروا نعمة الله** كيف لا فان الله وملائكة يصلون على النبی تکریما ★**فيا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما**★ وعلى جميع آله وصحبه الذین فدوا اعمارهم وما ملکت ایمانهم فی مرضاة الله وحب رسوله فطوبی لهم، **اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون**★فتيسر الله لی ولسائر المسلمین اتباعهم لانهم هم المهتدون★ وبعد فهذه رسالة عجيبة غریبة بارعة ومقالة انیقة رشیقة قارعة، اصلها ثابت وفرعها فی السماء، تَتَلَأْلَأُ فیها آیات واحادیث کالیلة القمراء، یعجب حسن زانته مضامینها کل ناظر ماهر، ویغرب حصانته بیانها کل طالع باهر فی جواز مولد البشیر النذیر، رزق الله شفاعته کل صغیر وکبیر، تنشرح بها صدر المحبین وتضیق بها قلوب المنکرین، تمرح بها نفوس اهل الحق والوداد، وتمرح منها عیون اهل الهواء والعناد، دلائلها فالقة لاکباد الزائغین، عن سبیل الرشاد، حججها خارقة لاکناد الرائغین الی طریق الفساد، ولیت شعری الدلیل عندی رمط الجاحدین، وما الحجة عند قوم المانعین، وهی لانکارهم من هذا الفعل الحسن اصل، وایش لهم ثبوت بالنقل، لا والله بل هم جاءوا بالشقر والبقر، عن نبات آخر، ومحض الحقد والشین، ومحض البغض والمین، فما لهولاء القوم لا یکادون یفقهون حدیثا، ولا یعرفون من السبت خمیسا، لعمری ان عمل المولد النبی الکریم، موجب لفوز درجات النعیم، علی ان فیه ارغام الشیطان، وازدیاد حب الله لاهل الایمان، کیف لا وقد نطق بها العالم الکبیر، الفاضل الخبیر، الفقیه الجلیل، والمحدث النبیل، المولنا الحاج محمد عبد الحق الله آبادی، ابقاه الله فی بسط الایادی، المهاجر بیت الله الحرام،

والزائر روضة النبی الفخام، فلله در مولفها حیث الفها، ومرصعها حین اصفها ،لا ینزع فیضانه عن کل عالم وعامی ولا یحرم من هدایته کل اقاصی وادانی، فما اذکی ذهنه الثقیف، و ما اشحذ فکره الحصیف ، لعلمی انه یخطر ببالی مرة بعد اخری، و کرہ بعد اولی، ان تحریر مثل هذه الرسالة لا مرفخیم، و الی بیان هذه المسئلة للناس احتیاج عظیم،الی ان جاء محظور بابی مخلعته من ظهر الغیب بخلعة الوجود، و مکلا باکلیل الطبع من توفیق الملک المعبود، ینظر اهل الرشاد من المسلمین ، ان هذا الفعل مقبول محبوب بین المؤمنین ، من قدیم الایام الی زماننا الذی قلب له ظهر المجن فالحق **ما راہ المؤمنون حسنا فهو عند الله حسن**، ولیعلموا الذین ظلموا علی انفسهم بالانکار، وتشمروا فیه ذیل الاصرار، ویتجاوزون فی ذلک شتتا، ویحیدون عن طریق المستقیم شططا، ویتنابذون اهل السنة بالقاب اهل البدعة والشرک والجحیم، **فسبحانک هذا بهتان عظیم**، فعسی ان یکون لهم هذه الرسالة فصل الخطاب، ان نظروا بعین الانصاف طالبا للصواب، لان المؤلف سلک فیها مسلک المحققین، واختار مذهب المدققین، باعِدًا عن التفریط والافراط، آخِذًا الطریقة السداد بالاحتیاط، **والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم. ویضل من یشاء وهو الحکیم العلیم. ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین وآخر دعوٰنا ان الحمد لله رب العالمین** ،صلی الله علی خیر خلقه محمد سید المرسلین، برحمتک یاارحم الراحمین★

نمقه احقر عباد اللہ المنان عبدہ محمد جمیل الرحمن خان عفی عنه مدرس اللسان العربی فی مشن کالج دهلی

قصیدہ عرضِ حال پُرملال اشرفِ شکستہ بال بحضور پُرنور حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم

الصلوٰۃ اے پیشوائے انبیاء! السلام اے مقتداء اولیاء!

الصلوٰۃ اے حضرت شمس الضحیٰ! السلام اے حضرت بدر الدجیٰ!

الصلوٰۃ اے سید نور الہدیٰ! — السلام اے سرور ہر دوسرا!

الصلوٰۃ اے سید خیر الوریٰ! — السلام اے شافع روزِ جزا!

الصلوٰۃ اے رحمۃ للعالمین! — السلام اے مظہر ذاتِ خدا!

الصلوٰۃ اے سرورِ دُنیا و دیں! — السلام اے باعث تکوینِ ما!

گر نبودے ذاتِ پاکت را وجود — کُن نہ گفتے خالقِ ارض و سما

ہر چہ ہست از ہستیٔ تو ہست شد — نیستی را ہستیت آمد فنا

اوّل آمد نور ، آخر شد ظہور — شد بنامت ابتداء و انتہاء

تو نبی بودے وآدم آب و گِل — ہیچ کس را نیست بر تو ابتداء

سیّدِ اولادِ آدم ذاتِ تو — کے میسر شد کسے را ایں عطا

فسحتِ عالم شبِ دیجور بود — از تو روشن گشتِ یا بدر الدجیٰ!

ذرّہ ذرّہ نور یاب از حُسنِ تو — بُد رخِ پُر نور یا شمس الضحیٰ!

سورۂ واللیل وصفِ زلفِ تو — و الضحیٰ تفسیر روئے دلربا

اے کہ مدّاحت خدائے ذوالجلال — از ثنایت خامشی حدِّ ثنا

آنکہ وصفِ اوست قرآن مجید — کیست در وصفش کند چون وچرا

یا نبی اللہ بحالم کن نظر — سوختم در آتشِ ہجرِ شما

پردہ افگن از رُخِ پُر نورِ خویش — کز فراقت برلب آمد جانِ ما

یا بخواں مارا حضورِ خویشتن — مخلصی یابیم زیں دارِ عنا

تابِ تنہائی ندارم بعد ازیں — از چنیں محبوب محبوبِ خدا

آرزو دارم زِ خاکِ کوئے تو — ہر دو چشمِ خویش سازم سرمہ سا

سجدۂ خاکِ درِ دربارِ تو — عاشقانت را خوش از ظلِّ ہما

گر ہمایوں بختِ من یاری کند — جاں بخاکِ کوئے تو سازم فدا

آں کمندِ زلفِ مشکینت کجاست | تا کشد فرقم بسوئے خاکِ پا
شوکتِ سلطاں نگردد ہیچ کم | ز التفات او سُوئے حالِ گدا
جانِ شیریں تلخ شد در ہجر تُو | جامِ وصلت بخش از بہرِ خدا
بعد مُردن گر بدست آید وصال | صد ہزاراں جاں بریں مُردن فدا
بحر رحمت ایزدی من تشنہ کام | در تب و تابم بصد رنج و عنا
وعدۂ وصلت بروز محشر ست | من کجا و وعدۂ وصلت کجا
تابِ مہجوری ندارم ساعتے | تا بکے مانم دریں رنج و بلا
یا الٰہی! زود تر محشر شود | تا بچشمِ سر بہ بینم آں لقا
عشق حق در عشق تو دارد مقر | منکرش را لعن گویم برمَلَاَ
قطع بہ دستیکہ در دستِ تو نیست | لنگ باد آں پا زِ راہت ناشنا
کور بہ چشمی نہ خواہد دیدنت | کر بود گوشے کہ نشنید از ثنا
در سرے سودات نے با واقلم | دل کہ بے دردت بود بروے بلا
یارسول اللہ! منعم بے چارۂ | بیکس و بے یار و یاور بے نوا
زاد راہِ آخرت موجود نیست | ہر زمانم الرحیل رآمد ندا
منزلم دُور و دراز و پُر خطر | بے سرو سامانم و بے دست و پا
نَے بدستم زہد و نَے حُسنِ عمل | از تہی دستی رسد کارم کجا
کار بد، اخلاق بد، گفتار بد | خبثِ باطن را نہ حد و انتہا
ہر چہ کردم نیست دروی جز بدے | بار نیکی تا درو تخمِ خطا
ہر دم از عمرم دُرِ شہوار بود | ہر زمانم گنج گوہر بے بہا
دانہ دانہ منتشر کردم بخاک | وائے بر حالم دریغا! حسرتا!
خرمنِ عمرم بہ برقِ لہو سوخت | بے سروساماں شدم مفلس گدا

صرف کردم عمر در لہو و لعب — نیست در دستم بجز حرص و ہوا
خوابِ خرگوشم بگوشم پنبہ کرد — ہیچ نہ شنیدم ز پندِ دلکشا
نفس وشیطاں دشمنانم در پے اند — نیست جز ذاتت گر ملجائے ما
دشمنم بر حالِ زارم گریہ کرد — دیدہ آید دوست چوں سازد بما
بارِ عصیاں گردنم دو تا نمود — زیں گر انباری سُبک دوشم نما
گرچہ غرقابِ گناہانم و لے — نیستم مایوس ز امیدِ نجا
چشم دارم یار من یاری کند — او رحیم و من گرفتارِ بلا
از تہی دستی چہ باشد خوف و بیم — تُو محمد بادشہ اشرف گدا

تقریظ منظوم من تصنیف منشی محمود صاحب المتخلص بہ رونق

یہ تصنیف کیا عمدہ اور دلنشیں ہے — کتاب ایسی اب تک تو دیکھی نہیں ہے
ہے کس بحرِ دانش کی یہ دُر فشانی — کہ ہر اک ورق دامنِ گوہریں ہے
عجب لکھی ہے یہ کتابِ مدلل — مؤلف کو اس کی ہزار آفریں ہے
روایت قویہ درایت صحیحہ — نہیں ایسی خوبی جو اس میں نہیں ہے
بغور اس کو دیکھا تو اصل اس کی بے شک — حدیثِ شریف اور کتابِ مبیں ہے
جو فعلِ بزرگاں ہے وہ مستند ہے — جو قولِ مشائخ ہے محکم متیں ہے
یہ وہ شاہدِ دِلربا جلوہ گر ہے — فدا جس کی خوبی پہ ماہِ مبیں ہے
ہر اک صفحہ اس کا رُخِ دِل رُبا ہے — ہر اک سطر اِک گیسوئے عنبریں ہے
ہر اک دائرہ ہے اگر دُرجِ گوھر — تو ہر ایک نقطہ بھی دُرِّ ثمیں ہے
جو دیکھے گا صلِ علیٰ ہی کہے گا — کہ مملو بذکرِ شہِ مرسلیں ہے
ہیں اس دُرِ منتظم سے محروم منکر — کہ یہ در خورِ گوشِ اہلِ یقیں ہے
لکھے ہیں وہ اِس میں دلائل قویہ — کہ منکر کو گنجائش اصلاً نہیں ہے

بُرا وہ ہی سمجھے گا ذکرِ نبی کو | جو ساء المصیر اور جو بئس القرین ہے
نہ مانے اگر منکر اَب بھی تو کیا ہے | ہمیشہ سے اُن کی تو عادت یوہیں ہے
نہ معجز سے بھی لایا بو جہل ایماں | علاج اس جہالت کا ممکن نہیں ہے
جو ہیں منکرِ بزمِ میلاد دیکھیں | کہ کیسی قوی حجتِ مثبتیں ہے
دُعا مانگو اللہ سے یہ باتیں چھوڑو | کہ ذات اُس کی بس ارحم الراحمیں ہے
محبت نبی کی تو ہے اصلِ ایمان | جو یہ ہی نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے

قطعہ تاریخ طبع منشی رونق

بہت خوب ہے دُر منظم چھپا | کسی شے کا اس میں نہیں کچھ قصور
کہا جب کہ رونق سے تاریخ کو | تو فوراً کہا اُس نے خیر السرور

۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ طبع زاد مولانا قسیم الدین صاحب رضوی عظیم آبادی

ہوئی جبکہ مطبوع تری یہ کتاب
کہ ہر قول اِس کا ہے بس باصواب
ندا ہاتفِ غیب نے دی مجھے
کہ دُرِّ منظم ہے یہ لاجواب

۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ دیگر

چھپ چکی جب کتاب مولانا (یعنی مولوی عبد الحق صاحب الٰہ آبادی مہاجر بیت اللہ) واقعی جو دُرِ منظم ہے، میں نے ایک دوست سے کہا اپنے، جو کہ دل سا رفیق و ہمدم ہے، ہم بھی تاریخ کا ثواب تو لیں، کہ یہ ذکرِ رسولِ اکرم ہے، بولا راشد کتاب یہ واللہ بحرِ حبِ نبی اعظم ہے۔

۱۳۰۸ھ

تقریظ دل پسند و دل ربا بھی

از محمد یاسین قادری شطاری باوفا بھی

الحمدللہ! حق یہ کہ حق ہوا نہ ادا بھی
درود و سلام بر رسل انبیاء و سید انبیاء بھی

پاک بازانِ خلق پر ہردم صلوٰۃ و سلام
نیز بر آل و اصحابِ نبی علماء و اَولیاء بھی

حمدِ الٰہی لکھ، اے قلم! اور چل باحیا بھی
نگاہِ مصطفیٰ رہے، نہ ہو غافل بندہ بھی

میرے اللہ! دعا ہے تجھی سے، التجا بھی
جنت بھی کر عطا اور مزید اس کی جزا بھی

انعام ایسا ملے ان کو جو نہ ملا ہو کسی کو
کرم تیرا ہو خصوصی اور عطا ہو لقا بھی

امن و سکون اور ہر عیش میں رہیں
نہ لگے ان کو ہرگز کبھی تتی ہوا بھی!

محتاج ہیں تیرے تجھی سے ہے مانگا
رجوع طرف تیری اور دست بہ دعا بھی

دریائے علم نہیں سمندر ہیں وہ علم کا
محبوب ہیں ہمارے اور محبوبِ خدا بھی

لکھی ایسی کتاب لگے انبارِ دلائل
مختصر ایسی بند ہوا کوزے میں دریا بھی

قبر اُن کی ٹھنڈی ہو خدایا جس نے
رد بھی کیا اور پھر منکر کو دیا ہے بھگا بھی

شیطان نامراد ایسا ہوا کہ نہ ہوگا کبھی
مکر کی اس کے نہ ہے گنجائش ذرا بھی

میلاد پر خاک اس نے ڈالی تھی خود
اپنے سر پر اور اب پڑی ہے سُوا بھی

عاشقانِ مصطفیٰ کے لئے ہے یہ کیسا
پیارا ساماں اور دردِ عشق کی دوا بھی

پڑھا جب میں نے اس کتابِ شفا کو
دل باغ باغ ہوا دور ہوئی ہے وبا بھی

اس کتاب میں کوئی ریب و شک نہیں
ہیں احادیث، آثار و اقوالِ بے بہا بھی

اس کی تقریظات نظم سے متاثر یوں ہوا
کہ لکھی تقریظ فی البدیع، رُکا نہ ذرا بھی

یہ ہے فضلِ ربِ رحیم و علیم و قدیر و بصیر
عطا و نگاہ و توجہ محمد مصطفیٰ و مجتبیٰ بھی

اے لوگو! پڑھ کر یہ کتاب ہوؤ ہوشیار
دلائل یاد رکھیں اور ہر ہر ادا بھی

جتنی احادیث ہیں درج اس بک میں
برابر نہیں اُن کے ہرگز گوہر بے بہا بھی

جو اُن کا ہو دل و جان سے، ہو جائیں اس کے محمد مصطفیٰ اور محمد کا خدا بھی

محفل آپ کی دلیل محبت ہے مومنو! پڑھ دیکھ قرآن مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا بھی

دشمن جو اُن کا دشمن اس کا خدا ہے در دنیا ذلت و خواری در آخرت سزا بھی

جو پڑھے اس کتاب کو تسلیم ہی کریگا مگر یہ کہ دل میں ہو اس کے حسد ذرا بھی

کرد اختیار طریق بحر حب نبی اعظم کہ دُرِ منظم ہے خیر السرور دجائے پناہ بھی

۱436ء ۱308ء ۱307ء ۱307ء

بہر محمد یا رب! مجھ سے قبول نذر ہو ہے بندہ طلبگار غفران و عفو اور وفا بھی

ماں باپ آل واولاد سب کی خیر ہو نہ رہیں محروم اساتذہ و احباء بھی

مشائخ سلسلہ عالیہ قادریہ کی طفیل کر معاف خطائیں صدقہ ابی ضیاء بھی

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

مدرس مدرسہ اسلامیہ حیدری مسجد کامونکی

((کرد اختیار / 1436 موجودہ تاریخ اشاعت ہے۔

{ کہ در منظم } اور { خیر السرور } اور { بحر حب نبی اعظم }

جب پہلی بار کتاب چھپی یا لکھی گئی وہ تواریخ ہیں۔

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی))

12 ربیع الاول 1436ھ

جنوری 2015ء